تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصہ نہم

خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

تصنیف :- ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

ترجمہ :- علامہ عبداللہ العمادی

نفیس اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ



تاریخ طبری

حصہ نہم

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

حصہ اوّل

خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ تا خلیفہ محمد المہتدی باللہ

سنہ ۲۳۲ ہجری تا سنہ ۲۵۶ ہجری

خلافتِ عباسیہ کے زوال کی مفصل و مکمل تاریخ

تصنیف

علامہ ابی جعفر جریر الطبری

ترجمہ

علامہ عبد اللہ العمادی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر .....

نفیس اکیڈمی

بلاسس اسٹریٹ ـــــــــــ کراچی

قیمت

NAFEES ACADEMY Rs. Sirachan Rd. KARACHI

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Z'
953
ط ب ر ت

تاریخ الامم والملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ نہم کے

جملہ حقوق دانمی تصحیح و ترتیب و تبویب ، بحق

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

مالک

نفیس اکیڈیمی

و

مسعود پبلشنگ ہاؤس بلاسس اسٹریٹ کراچی ۱

محفوظ ہیں

بہ اہتمام _____ خالد اقبال گاہندری

اشاعت اوّل نفیس اکیڈیمی - کراچی اکتوبر ۱۹۶۸ء

برانچ آفس _____ اسٹریچن روڈ کراچی

ٹیلیفون _____ ۲۳۲۹۵۶

۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

01388

نمبر .....

(الجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

زوالِ خلافتِ عبّاسیہ

از محمد اقبال سلیم گاھندری

تاریخ طبری کا یہ نواں حصہ اور اس کے بعد کا آخری یعنی دسواں حصہ خلافت عباسیہ کے دور اضمحلال کی تصویر ہے۔ تاریخ کے صفحات زمانہ حاضر کے لئے عبرت و موعظت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اردو زبان کا زبان زد فقرہ ہے۔ اگلا گرے پچھلا ہوشیار" اگر اگلے کے گر جانے پر بھی پچھلا ہوشیار نہ ہو تو کون اسے ہوشیار کر سکتا ہے۔ اس لئے ہر پچھلے کا فریضہ ہے کہ اگلوں کے ٹھوکر کھانے، سنبھلنے اور گر جانے کی داستان کو بڑی توجہ اور غور و خوض کے ساتھ پڑھے اور نہ صرف پڑھے بلکہ واقعتہً ہوشیاری کا سبق حاصل کر کے ہوشیار ہو جائے۔

یہ صحیح ہے کہ اس جہان کی کسی بات کو بقائے دوام حاصل نہیں۔ اور ہو سکتی ہی نہیں۔ صبح جب آفتاب عالم تاب برآمد ہوتا ہے تو جہاں بہت سی نئی چیزوں کو جنم دیتا ہے وہاں ہزاروں پرانی چیزوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور اسی ایجاد و فنا کا نام دنیا ہے۔ اگر اس جہاں کا یہی قانون کلی ہے تو جاہ و جلال، شکوہ و احتشام کو بھی اس سے استثناء حاصل نہیں ہو سکتا۔ وجوہ و اسباب کا ایک طویل سلسلہ ہر دور جلال اور دور اضمحلال میں ہمیشہ ملتا ہی رہتا ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود مبارک ہیں وہ آنکھیں جو تاریخ کے اس تسلسل میں اپنے لئے عبرت و موعظت کا نقش دیکھتی ہیں اور اس سے اپنے افکار و اعمال کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

ایسی آنکھوں کے لئے بنی عباس کے اس دور کی تاریخ میں بہت کچھ سبق موجود ہیں بنی عباس نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے جس نسلیت اور گروہ بندی سے فائدہ اٹھایا تھا اور جس مرکز گریز قوت نے بنو امیہ کی عظیم الشان سلطنت کو ختم کیا تھا وہ ۱۳۲ھ میں اگر بنی امیہ کو ختم کر سکتی تھی تو پورے ایک سو سال کے بعد ۲۳۲ھ میں عباسی خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ کے دور خلافت میں بنی عباس کے بھی ٹکڑے اڑا سکتی تھی۔ وہی نسلیت اور گروہ بندی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دور میں ابھرنے لگی۔ بلکہ اہل غرض نے سوئے ہوئے اس فتنہ کو جگایا اور اس سے وہی کام لیا جو خود عباسی لے چکے تھے نتیجہ یہ نکلا کہ عباسی مسند جاہ و جلال اور قوت و اقتدار کا منبع ہونے کی بجائے آہستہ آہستہ ایک فقیر کی گدی بنتا چلا گیا۔

ظاہر ہے کہ یہ انقلاب ایک دن میں نہیں ہو گیا اور ایک مضبوط اور منظم حکومت کے ختم ہونے میں ایک بڑی مدت گزر ہی جاتی ہے۔ یہ عمل ہوتا رہا اور روز بروز اقتدار کی باگ خلفاء کے ہاتھوں سے نکل کر کبھی اس گروہ کے اور کبھی دوسرے گروہ کے ہاتھوں میں جاتی رہی اور کام بگڑتا تو ہر روز بگڑتا ہی چلا گیا۔ تاریخ طبری کے حصہ نہم و دہم میں ۲۳۲ھ سے ۳۰۲ھ تک ستر سال کی تاریخ ہے۔ طبری کا انتقال ۳۱۰ھ میں اپنی تاریخ کی تکمیل کے تقریباً آٹھ سال کے بعد ہوا ہے۔ طبری اس دور اضمحلال و انحطاط کے بڑے حصہ کا خود عینی شاہد ہے۔ اس لئے بھی یہ حصے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسے غور سے ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ عروج و زوال کے دور میں کیا فرق ہوتا ہے اور کون سی وہ تدبیری خرابیاں ہوتی ہیں جو بڑی سے بڑی منظم حکومتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔ نام کے لئے بغداد کی خلافت عباسی طبری کے بعد بھی تقریباً ساڑھے تین سو سال تک قائم رہی اور اس وقت ختم ہوئی جب کہ ۶۵۶ھ میں نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی کی سازش سے ہلاکو خاں نے شہر بغداد کو جلا کر خاک کر دیا اور بغداد کے آخری خلیفہ المستعصم کو قتل نہیں کر دیا۔ لیکن یہ خلافت محض تبرک تھی ۳۰۲ھ کے بعد کا پورا زمانہ طوائف الملوکی، سازش اور ہر حصہ مملکت میں آزاد فرمانرواؤں کے عروج و زوال کی ایک داستان کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

تاریخ طبری جیسی اہم اور ضخیم کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھا کر ہم نے ایک بہت بڑی مہم شروع کی تھی اور آج ہم اس کی تکمیل کرتے ہوئے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس مہم کو انجام دینے کی توفیق بخشی۔ میں اپنے ان تمام تاجران کتب اور اپنے سبھی کرم فرماؤں انفرادی قدر دانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مستقل خریداری قبول کر کے میری مالی مشکلات میں غیر معمولی مدد کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ان معاونین کی اعانت ہی اتنی بڑی ضخیم کتاب کی اشاعت کا باعث ہوئی ورنہ دس حصے کی کتاب کی اشاعت یقیناً میرے بس سے باہر تھی۔ وما توفیقی الا باللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست
خلافت بغداد کا دور انحطاط حصہ اوّل
تاریخ طبری حصہ نہم

باب ۱

خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ	۲۳
محمد بن واثق کی مخالفت	۲۳
جعفر کی خلافت کی تجویز	۲۳
جعفر کی تخت نشینی	۲۴
جعفر کا خطاب المتوکل علی اللہ	۲۴
اعلانِ خلافت	۲۴
فوج میں تنخواہوں کی تقسیم	۲۵
المتوکل علی اللہ کی عام بیعت	۲۵
امیر حج محمد بن داؤد	۲۵
سنہ ۲۳۳ھ کے واقعات	۲۵
متوکل کی محمد بن عبدالملک سے ناراضگی	۲۶
متوکل کی ناراضگی کی وجہ	۲۷
متوکل کے لئے احمد بن دواد کی سفارش	۲۷
استخلاف	۲۸
جعفر متوکل علی اللہ کا انتخاب	۲۸
ابن زیات کی گرفتاری کا حکم	۲۹
ابن زیات کے مال و املاک کی ضبطی	۲۹
ابن زیات پر عتاب	۳۰
وفات ابن زیات	۳۱
ابن زیات کی لاش کا انجام	۳۱
ابن زیات کے غلام کی گرفتاری	۳۱
ابن فرج پر عتاب	۳۲
ابراہیم بن جنید کی اسیری	۳۲
ابوالوزیر پر عتاب	۳۲
عمال کا عزل و نصب	۳۳
تھیوڈورا کا انجام	۳۳
امیر حج محمد بن داؤد	۳۳
سنہ ۲۳۴ھ کے واقعات	۳۳
محمد بن بعیث کا فرار	۳۴
امارت آذربائیجان پر حمدویہ کا حملہ	۳۵
ابن بعیث کا محاصرہ	۳۵
محصورین کو امان کی پیش کش	۳۵
ابن بعیث کی گرفتاری	۳۶
ایتاخ	۳۶
ایتاخ کے اختیارات و اعزاز	۳۷
امیر حج محمد بن داؤد	۳۷
سنہ ۲۳۵ھ کے واقعات	۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایتاخ کی مراجعت بغداد	۳۷	محمد بن ابراہیم کا خاتمہ	۵۶
ایتاخ کا بغداد میں استقبال	۳۸	فرمان تعزیت	۵۶
ایتاخ کی گرفتاری	۳۹	وفات ابن سہل	۵۷
ایتاخ کی درخواست	۳۹	مشہد کربلا	۵۷
ایتاخ کا خاتمہ	۴۰	متفرق واقعات	۵۸
ابن بعیث کی بغداد میں اسیری	۴۰	امیر حج المنتصر محمد بن متوکل	۵۸
ابن بعیث کی رہائی	۴۱	۲۳۷ھ کے واقعات	۵۸
فارسی شاعری	۴۱	بغاوت ارمینیہ	۵۸
ابن بعیث کی وفات	۴۲	یوسف بن محمد کی محصوری	۵۹
ذمیوں کو مخصوص لباس پہننے کا حکم	۴۲	یوسف بن محمد کا قتل	۵۹
امتیاز اہل ذمہ	۴۲	اہل ارمنیا کی سرکوبی	۵۹
ذمیوں کے متعلق فرمانِ خلافت	۴۳	ولایت ابن طاہر	۶۰
محمود بن فرج کا دعوئی نبوت	۴۵	محمد بن ابی داؤد کی معزولی	۶۰
محمود بن فرج کا انجام	۴۶	ابن ابی داؤد پر عتاب	۶۰
ولی عہدی کی بیعت	۴۶	ابجار کے اشعار	۶۱
ولی عہدی کے متعلق فرمانِ خلافت	۴۷	قرآن مجید کے متعلق بحث کی ممانعت	۶۱
خلافت نامے کے نسخے	۵۳	احمد بن نصر کی تدفین	۶۱
المعتز باللہ کی ولایت	۵۳	متفرق واقعات	۶۲
اسحٰق بن ابراہیم کی وفات	۵۴	امیر حج علی بن عیسٰی	۶۲
متفرق واقعات	۵۴	۲۳۸ھ کے واقعات	۶۲
امیر حج محمد بن داؤد	۵۴	حادثۂ تفلیس	۶۲
۲۳۶ھ کے واقعات	۵۵	اسحٰق بن اسمٰعیل کا قتل	۶۳
محمد بن ابراہیم	۵۵	تفلیس کی تاراجی	۶۴
محمد بن ابراہیم کا امارت فارس پر تقرر	۵۵	قلعہ الجرمان کی تسخیر	۶۴
محمد بن ابراہیم کی معزولی	۵۶	لشکر دمیاط کی فسطاط میں طلبی	۶۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومیوں کی دمیاط میں غارت گری	۶۵	بحر پر فوج کشی کا حکم	۷۴
رومی سپاہ کی مراجعت	۶۵	محمد بن عبداللہ القمی کی روانگی	۷۴
متفرق واقعات	۶۶	محمد بن عبداللہ القمی کا حملہ	۷۴
امیر حج علی بن عیسیٰ	۶۶	بربروں کی شکست	۷۶
۲۳۹ھ کے واقعات	۶۶	علی بابا کی امان طلبی	۷۶
متفرق واقعات	۶۶	محمد بن عبداللہ القمی کی مراجعت بغداد	۷۷
امیر حج عبداللہ بن محمد	۶۶	متفرق واقعات۔ امیر حج عبداللہ بن محمد	۷۷
۲۴۰ھ کے واقعات	۶۷	۲۴۲ھ کے واقعات	۷۷
		زلزلے	۷۷
اہل حمص کی شورش	۶۷	رومیوں کا حملہ	۷۷
امارت حمص پر محمد بن عبدویہ کا تقرر	۶۷	متفرق واقعات	۷۸
متفرق واقعات	۶۸	امیر حج جعفر بن دینار	۷۸
امیر حج عبداللہ بن محمد	۶۸	۲۴۳ھ کے واقعات	۷۸
۲۴۱ھ کے واقعات	۶۸	متوکل کی روانگی دمشق	۷۸
اہل حمص کا محمد بن عبدویہ پر حملہ	۶۸	متفرق واقعات	۷۸
مفسدین حمص پر عتاب	۶۸	امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ	۷۹
سب صحابہ	۷۰	۲۴۴ھ کے واقعات	۷۹
تعزیر شرعی	۷۰	متوکل کی دمشق میں آمد	۷۹
متفرق واقعات	۷۱	بغا کی روم پر فوج کشی	۷۹
مسلمان قیدیوں کے فدیہ کا معاملہ	۷۱	آنحضرت صلعم کا نیزہ	۷۹
مسلم قیدیوں کا قتل	۷۲	بغیضہ زرع پر عتاب	۸۰
فدیہ کے متعلق معاہدہ	۷۲	امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ	۸۰
فدیہ کی ادائیگی	۷۲	۲۴۵ھ کے واقعات	۸۰
قوم بجر اور مسلمان	۷۳	جعفریہ شہر کی تعمیر	۸۰
بربروں کی بدعہدی	۷۳	نہر بنانے کا حکم	۸۰
بربر کے طرز عمل کے خلاف شکایت	۷۳	زلزلے	۸۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ میں پانی کی کمیابی	۸۲
نجاح بن سلمہ	۸۲
حسن و موسیٰ کے خلاف ابن سلمہ کی شکایت	۸۲
عبید اللہ کی حکمت عملی	۸۲
عبید اللہ کی موسیٰ و حسن کے لئے سفارش	۸۳
ابن سلمہ کی گرفتاری	۸۳
ابن سلمہ کی ہلاکت	۸۳
آل نجاح بن سلمہ پر عتاب	۸۴
ابن سلمہ کی ہلاکت کی دوسری روایت	۸۴
عبید اللہ کی ابن سلمہ کے خلاف شکایت	۸۴
نجاح کی موسیٰ و حسن کو حوالگی	۸۵
اسحٰق بن سعد پر تاوان	۸۵
نجاح پر عتاب و خاتمہ	۸۶
حسن و موسیٰ سے متوکل کا مطالبہ زر	۸۶
موسیٰ کا خاتمہ	۸۷
متفرق واقعات	۸۷
علی بن یحییٰ ارمنی کی مہم	۸۸
امیر حج محمد بن سلیمان	۸۸
متوکل کی سال گرہ	۸۸
۲۴۶ھ کے واقعات	۸۸
صوائف	۸۸
شاہ روم کے لئے تحائف	۸۸
نضر بن الازہر کی شاہ روم سے ملاقات	۸۹
قیدیوں کا تبادلہ	۹۰
متفرق واقعات و امیر حج محمد بن سلیمان	۹۱
۲۴۷ھ کے واقعات	۹۱
وصیف کی املاک پر قبضہ کرنے کا ارادہ	۹۱
آخری جمعہ کی امامت کا ارادہ	۹۱
منتصر کو نماز کی امامت کا حکم	۹۲
معتز کی امامت کی تجویز	۹۲
معتز کی مراجعت	۹۳
داؤد بن محمد کی معتز کی تعریف	۹۳
متوکل کی علالت	۹۳
متوکل کی کسر نفسی	۹۳
متوکل کی خواہش	۹۳
ابن خصیب مغنی کا بیان	۹۴
متوکل کو سبز رومال کی پیش کش	۹۴
منتصر کے قتل کی سازش	۹۵
منتصر کی اہانت	۹۵
منتصر اور زرافہ کی گفتگو	۹۶
ابن خصیب کی روایت	۹۷
مصاحبین متوکل کا مجلس سے اخراج	۹۷
ابو احمد کا احتجاج	۹۸
متوکل کا قتل	۹۸
فتح بن خاقان کا قتل	۹۹
زرافہ کی خلیفہ منتصر کی بیعت	۹۹
ترکوں کا منصوبہ	۹۹
عبید اللہ کا فرار	۱۰۰
عبید اللہ کا حملہ کرنے سے انکار	۱۰۰
علی بن یحییٰ منجم	۱۰۱
متوکل کی ابن حمزہ ارمنی سے برہمی	۱۰۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی ربیح اور محمد بن سعید کے خواب	۱۰۱	منتصر کی وصیف کو ہدایات	۱۱۵
مدت حکومت	۱۰۲	فرمان جہاد	۱۱۶
مروان ابن ابی الجنوب کا قصیدہ	۱۰۳	وصیف کو بلاد سرحد میں قیام کا حکم	۱۱۹
مروان بن ابی الجنوب کی طلبی	۱۰۲	موید و معتز کی معزولی کا منصوبہ	۱۲۰
مروان بن ابی الجنوب پر تواز شات	۱۰۳	معتز کی گرفتاری	۱۲۰
ابی عشیشہ کی روایت	۱۰۴	موید اور معتز کی گفتگو	۱۲۰
یحیٰی بن اکثم کا بیان	۱۰۴	موید اور معتز کی ولی عہدی سے دست برداری	۱۲۱
یوم النحر کے متعلق فرمان	۱۰۶	منتصر کی موید و معتز سے گفتگو	۱۲۲
باب ۲		موید اور معتز کی ولی عہدی سے معزولی	۱۲۲
خلیفہ المنتصر باللہ	۱۰۷	خلع بیعت	۱۲۳
بیعت خلافت	۱۰۸	فرمان معزولی	۱۲۴
منتصر اور فتح	۱۰۸	منتصر کی موت کے متعلق مختلف روایات	۱۲۹
منتصر کا ترکوں سے معاہدہ	۱۰۸	منتصر کا خواب	۱۳۰
سعید صغیر کی منتصر سے درخواست	۱۰۸	متوکل کے قتل پر منتصر کی پشیمانی	۱۳۱
معتز کی طلبی	۱۰۹	منتصر کی عمر	۱۳۱
سعید بن حمید کی معتز سے ملاقات	۱۰۹	منتصر کی مدت حکومت	۱۳۱
معتز اور سعید بن حمید کی روانگی	۱۱۰	منتصر کا حلیہ	۱۳۲
معتز کی خلیفہ منتصر کی بیعت	۱۱۰	صالح والی مدینہ کی معزولی	۱۳۲
بیعت نامہ خلافت	۱۱۱	علی بن الحسین کو ہدایات	۱۳۲
ماخوزہ میں ہنگامہ	۱۱۳	محمد بن ہارون کا بیان	۱۳۲
متفرق واقعات	۱۱۴	محمد بن عمرو الشاری کی گرفتاری	۱۳۳
امیر حج محمد بن زبیدی	۱۱۴	متفرق واقعات	۱۳۳
۲۴۸ھ کے واقعات	۱۱۴	**باب ۳**	۱۳۴
احمد بن خصیب اور وصیف میں رنجش	۱۱۴	خلیفۃ المستعین باللہ	۱۳۴
وصیف کی جہاد کے لئے پیش کش	۱۱۴	بیعت خلافت	۱۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المستعین باللہ کے انتخاب کا ردعمل	۱۳۵	یحییٰ بن عمر کا ظہور	۱۴۴
اشروسنیہ اور معتزیہ کی جنگ	۱۳۵	الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی	۱۴۵
قیدیوں کا فرار	۱۳۶	محمد بن اسمٰعیل کا ہفندی میں قیام	۱۴۵
امارت خراسان پر محمد بن عبداللہ کا تقرر	۱۳۷	یحییٰ بن عمر کا کوفہ پر تسلط	۱۴۶
بغا کبیر کی وفات	۱۳۷	یحییٰ کی کوفہ میں جنگی تیاریاں	۱۴۶
ابوالعمود کا قتل	۱۳۷	زیدیہ کا الحسین بن اسمٰعیل کی گرفتاری پر اصرار	۱۴۷
معتز و موید کے مال و املاک کی فروختگی	۱۳۷	یحییٰ بن عمر کا قتل	۱۴۷
معتز و موید کی گرفتاری	۱۳۸	یحییٰ کے قتل کے مدعی	۱۴۷
متفرق واقعات	۱۳۸	یحییٰ کے سر کی روانگی سامرا	۱۴۸
امیر حج محمد بن سلیمان	۱۳۹	یحییٰ کے سر کی تشہیر	۱۴۸
۲۴۹ھ کے واقعات	۱۳۹	یحییٰ کے ساتھیوں کی اسیری و رہائی	۱۴۹
عمر بن عبیداللہ کی ناکام مہم	۱۳۹	ابوہاشم جعفری کا احتجاج	۱۴۹
علی بن یحییٰ ارمنی کا قتل	۱۳۹	کلباتکین کی مراجعت	۱۴۹
ابن عبیداللہ وارمنی کے قتل کا ردعمل	۱۴۰	محمد بن عبداللہ بن طاہر پر مستعین کی نوازشات	۱۵۰
ہنگامہ بغداد	۱۴۰	محمد بن اوس کے بیٹوں کا جہد و تشدد	۱۵۰
سامرا میں طوائف الملوکی	۱۴۱	محمد بن اوس کا دیلم پر ظلم و ستم	۱۵۰
احمد بن جمیل کی معزولی	۱۴۱	جابر بن ہارون کے عمل کی مخالفت	۱۵۱
اتامش	۱۴۱	جابر بن ہارون کا فرار	۱۵۱
اتامش کا قتل	۱۴۲	دیلمیوں سے ایفائے عہد کا مطالبہ	۱۵۲
عمال کا عزل و نصب	۱۴۲	دیلمیوں کا اہل کلار و سالوس سے معاہدہ	۱۵۲
علی بن الجہم کا قتل	۱۴۲	الحسن بن زید	۱۵۲
رے میں شدید زلزلہ	۱۴۳	ابن زید کو طبرستان آنے کی دعوت	۱۵۳
امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ	۱۴۳	حسن بن زید کی بیعت	۱۵۳
۲۵۰ھ کے واقعات	۱۴۴	حسن بن زید کی آمل پر فوج کشی	۱۵۴
ابوالحسین یحییٰ بن عمر	۱۴۴	ساریہ پر قبضہ	۱۵۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن عبداللہ کا فرار ۱۵۵
حسن بن زید کا طبرستان پر تسلط ۱۵۵
اسمٰعیل بن فراشتہ کی روانگی ہمدان ۱۵۵
محمد بن جعفر اور محمد بن یسکال کی جنگ ۱۵۶
محمد بن علی اور احمد بن عیسٰی کی جنگ ۱۵۶
جعفر بن عبدالواحد کی جلاوطنی ۱۵۶
متفرق واقعات ۱۵۶
امیر حج جعفر بن الفضل ۱۵۷
۲۵۱ھ کے واقعات ۱۵۷
باغر اور دلیل میں مخاصمت ۱۵۷
باغر کی دلیل کے خلاف شکایت ۱۵۸
دلیل بن یعقوب کی روپوشی ۱۵۸
باغر اور دلیل میں مصالحت ۱۵۸
مستعین کے خلاف سازش ۱۵۹
بغا اور وصیف کی طلبی ۱۵۹
بغا کی گرفتاری ۱۶۰
باغر کا قتل ۱۶۰
بلوایوں کا ہنگامہ و پشیمانی ۱۶۰
ترکوں کی لوٹ مار ۱۶۱
باغر کے قتل کے متعلق اشعار ۱۶۱
ابن مارمہ کی وفات ۱۶۲

باب ۴

خلیفہ المستعین باللہ کی معزولی ۱۶۳
مستعین کا بغداد میں قیام ۱۶۳
ترکوں کی مستعین سے معذرت خواہی ۱۶۴
بایکباک کی اہانت ۱۶۴
مستعین کے خلاف ترکوں کی کارروائی ۱۶۵
معتز کی بیعت ۱۶۵
عقد بیعت ۱۶۵
ابو احمد بن الرشید کا بیعت کرنے سے انکار ۱۶۸
عمال کا عزل و نصب ۱۶۹
سامرا کی ناکہ بندی ۱۶۹
بغداد کے لیے دفاعی تدابیر ۱۶۹
عمال کو بغداد خراج بھیجنے کا حکم ۱۷۰
معتز اور محمد بن عبداللہ میں مراسلت ۱۷۱
بلوں کے انہدام کا حکم ۱۷۱
موسیٰ بن بغا کی معتز کی اطاعت ۱۷۲
عبداللہ بن بغا کی معذرت ۱۷۲
اسد بن داؤد کا سامرا سے فرار ۱۷۳
ابو احمد بن متوکل کی سپہ سالاری ۱۷۳
ابو احمد کی عکبرا میں آمد ۱۷۳
الحسن بن الافشین کا باب الشماسیہ پر تقرر ۱۷۴
محمد بن عبداللہ کے جاسوس کی اطلاع ۱۷۴
ابن یسکال اور حسین کی پیش قدمی و مراجعت ۱۷۴
محمد بن عبداللہ کی امان کی پیش کش ۱۷۵
ملک القائد کا سنگ باری کا حکم ۱۷۵
فرغانیوں اور ترکوں کے حملے ۱۷۶
ترکوں کے خلاف فوجی دستوں کی روانگی ۱۷۶
عبداللہ بن محمود کی پسپائی ۱۷۷
اسمٰعیل بن فراشہ کی طلبی ۱۷۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو احمد اور طبریوں کی جنگ	۱۸۷	مزاحم بن خاقان کی بغداد میں آمد	۱۹۷
ترکوں کی شکست	۱۸۸	محمد بن عبداللہ کا حملہ و مراجعت	۱۹۷
شکست خوردہ فوج کا تعاقب	۱۸۹	محمد بن ابی عون کے خلاف احتجاج	۱۹۸
شورش نامہ	۱۸۹	ابو السنا کی ترکوں سے جنگ	۱۹۸
نہروان کی تاراجی	۱۸۹	اسد بن داؤد کی ثابت قدمی	۱۹۹
محمد بن خالد کی شکست و مراجعت	۱۸۹	ایک نابالغ لڑکے کی قاور اندازی	۲۰۰
محمد بن عبداللہ کا قتل	۱۹۰	ایک نوجوان کی شجاعت	۲۰۰
محافظ باب الشالیہ کا قتل	۱۹۰	عبیداللہ بن عبداللہ کی ہلاکت	۲۰۰
الدرغمان کا خاتمہ	۱۹۱	اسد بن داؤد کا قتل	۲۰۰
علی بن حسین کا بیان	۱۹۱	قیدیوں کی سامرا میں آمد	۲۰۱
تجار کی ابراہیم موید سے شکایت	۱۹۱	ابن محمد بن نصر کا قتل	۲۰۱
معززین طرسوس کی آمد	۱۹۲	ابو الساج کی آمد	۲۰۱
شامی سرداروں پر بلکاجور کا تقرر	۱۹۲	معتز کا محمد بن عبداللہ کے نام فرمان	۲۰۱
معتز کے قاصد کی گرفتاری	۱۹۲	عیشون بن بغا کی بغداد میں آمد	۲۰۲
ایک علوی کی گرفتاری و رہائی	۱۹۳	معتز کی فوج اور ابن طاہر کی فوج میں شدید جنگ	۲۰۲
شاکریہ اور ابناء، کی معتز کی اطاعت	۱۹۳	ابو الساج کی ابن طاہر سے درخواست	۲۰۳
بصری جنگی جہازوں کی آمد	۱۹۳	اہل بغداد کے متعلق معتز کے اشعار	۲۰۳
سلیمان بن عبداللہ کی ساریہ میں آمد	۱۹۴	محمد بن عبداللہ کا جواب	۲۰۴
علاء بن احمد کا ایک قلعہ پر قبضہ	۱۹۴	الحسن بن علی کی کارگذاری	۲۰۴
عیسیٰ بن الشیخ اور موفق خارجی کی جنگ	۱۹۵	ابو الساج ابن فراشہ کی روانگی مدائن	۲۰۵
محمد بن جعفر کی گرفتاری	۱۹۵	انبار پر قبضہ	۲۰۵
عیاروں میں اسلحہ کی تقسیم	۱۹۵	ابو نصر بن بغا کی کارگذاری	۲۰۵
ابن قبیس کی ترکوں سے جھڑپ	۱۹۶	بکوبہ اور رشید کی مراجعت	۲۰۶
احمد بن صالح کا بیان	۱۹۶	الحسین بن اسمٰعیل کی سپہ سالاری	۲۰۶
نیتوسیہ کا ترکوں پر حملہ	۱۹۶	الحسین بن اسمٰعیل کی طلبی	۲۰۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ لشکر کی روانگی	۲۰۷	باکیباک کا قتل	۲۱۶
الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی	۲۰۷	بنی ہاشم کی متعین کو دھمکی	۲۱۶
ابن ابی دلف کو انبار جانے کا حکم	۲۰۸	بنی ہاشم سے مصالحت کی کوشش	۲۱۷
الحسین کو فوجی دستوں کی کمک	۲۰۹	الحسین بن محمد بن حمزہ کا خروج	۲۱۷
الحسین بن اسمٰعیل کا القطیعہ میں قیام	۲۰۹	اہل کوفہ کی سرکوبی	۲۱۸
ترکوں کا الحسین بن اسمٰعیل پر حملہ	۲۱۰	علویوں کی گرفتاری	۲۱۸
الحسین کی شکست	۲۱۰	ابو اسمٰعیل علوی کا بیان	۲۱۸
ابن زبور کا بیان	۲۱۱	مزاحم کے نام المعتز کا فرمان	۲۱۹
الحسین بن اسمٰعیل کی البا صریہ میں آمد	۲۱۱	علویوں کا نینوٰی میں ظہور	۲۱۹
ابو جعفر کی روایت	۲۱۱	متفرق حالات	۲۱۹
فوجیوں کے لئے اعلان	۲۱۱	باب بغوار یا کی جنگ	۲۲۰
الحسین کو الیاسریہ جانے کا حکم	۲۱۲	بغا اور وصیف کی جنگ میں شرکت	۲۲۰
فرمان المتعین کا اعلان	۲۱۲	باب الشماسیہ کی جنگ	۲۲۱
تجار کی گرفتاری	۲۱۳	المظفر بن سیسل کا استعفیٰ	۲۲۲
الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی	۲۱۳	ہشام بن ابی دلف کی مراجعت بغداد	۲۲۲
محمد بن عبداللہ کی محمد بن عیسیٰ کو ہدایت	۲۱۳	ابو الساج کا ترکوں پر حملہ	۲۲۲
الحسین کا ترکوں پر حملہ	۲۱۴	الشروسنی کا قتل	۲۲۲
خالد بن عمران کی شکست و پسپائی	۲۱۴	ابن القوار یری کا بیان	۲۲۳
الحسین بن اسمٰعیل کی شکست	۲۱۴	محمد بن عبداللہ بن طاہر کا فوجی امراء کو مشورہ	۲۲۳
الحسین بن اسمٰعیل کے لشکر گاہ پر ترکوں کا قبضہ	۲۱۵	ترکوں اور اہل بغداد کی جنگ	۲۲۴
الہیدانی کے اشعار	۲۱۵	ترکوں کی شکست و فرار	۲۲۴
ابن خاقان کو دوبارہ امراء کی معتز کی اطاعت	۲۱۵	ابو السلاسل اور نصر مہلب کی جنگ	۲۲۵
آل ہارون بن خمر کے مکانات کا انہدام	۲۱۶	اہل بغداد کا محمد بن عبداللہ سے احتجاج	۲۲۵
فتح مطہرہ	۲۱۶	ابن طاہر اور ابو احمد میں مراسلت	۲۲۶
جعلان کی شکست	۲۱۶	فوجیوں کا ابن طاہر سے مطالبہ	۲۲۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محافظ پل ابو مالک کا فرار	۲۲۶	فوجی سرداروں کی طلبی	۲۳۶
ابن طاہر کے سرداروں کی معتز کی اطاعت	۲۲۷	مستعین و ابن طاہر کی شرائط	۲۳۷
رشید بن کاؤس کی معتز کی اطاعت	۲۲۷	متفرق واقعات	۲۳۷
اہل بغداد کا ہلڑ	۲۲۷	اسمٰعیل بن یوسف کا ظہور	۲۳۷
ابن شجاع البلخی کا بیان	۲۲۸	محاصرہ مکہ	۲۳۸
مستعین کی عوام کو یقین دہانی	۲۲۸	**باب ۵**	۲۳۹
فوجی سرداروں کا مطالبہ	۲۲۸	خلیفہ المعتز باللہ	۲۳۹
مستعین کا دربار عام	۲۲۹	۲۵۲ھ کے واقعات	۲۳۹
مستعین کا نقل مکانی کا وعدہ	۲۲۹	مستعین باللہ کی معزولی	۲۳۹
اہل بغداد کی ابن طاہر سے معذرت	۲۳۰	مستعین کی خلیفہ معتز کی بیعت	۲۳۹
مستعین کا رزق الخادم کے مکان میں قیام	۲۳۰	مستعین کا معتز کے نام خط۔	۲۴۰
ابن طاہر کا عوام سے خطاب	۲۳۱	متوکل کی باندیوں سے مستعین کی طلبگی	۲۴۰
علی بن یحییٰ اور محمد بن عبداللہ میں سخت کلامی	۲۳۱	مستعین کی روانگی واسط	۲۴۱
سعید بن حمید کا بیان	۲۳۲	احمد بن اسرائیل کی وزارت	۲۴۱
احمد بن یحییٰ کی مستعین کے خلاف شکایت	۲۳۲	عوام پر مستعین کی معزولی کا اثر	۲۴۱
عبیداللہ بن یحییٰ کی مخالفت	۲۳۳	مستعین کی معزولی پر محمد بن مروان کے اشعار	۲۴۳
مستعین کی امامت نماز	۲۳۳	المعتز کی مدح میں اشعار	۲۴۳
مستعین اور محمد بن عبداللہ کی گفتگو	۲۳۳	ولید بن عبید البحتری کے اشعار	۲۴۵
محمد بن عبداللہ کی مراجعت	۲۳۴	ابو الساج کی بغداد میں آمد و مراجعت	۲۴۶
ابن طاہر اور ابو احمد کی گفتگو	۲۳۴	شریح الحبشی کا قتل	۲۴۷
امراء کو عہدے عطا کرنے کے وعدے	۲۳۵	وصیف و بغا کے قتل کا منصوبہ	۲۴۷
مستعین کا معزول ہونے سے انکار	۲۳۵	وصیف و بغا کی ابن طاہر سے تلخ کلامی	۲۴۷
ابن طاہر کا مستعین کو مشورہ	۲۳۵	المؤید کی وصیف کے لئے سفارش	۲۴۸
مستعین کا مطالبہ	۲۳۵	وصیف و بغا کی طلبی	۲۴۸
مستعین کی معزولی قبول کرنے کی وجہ	۲۳۶	وصیف و بغا کی بغداد سے روانگی	۲۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وصیف و بغا کی بحالی	۲۴۹	مغربیوں اور ترکوں کی جنگ	۲۶۵
صالح بن الہیثم	۲۴۹	ابن عزون کی جلاوطنی	۲۶۶
رضا کاروں کا ابن طاہر سے تنخواہ کا مطالبہ	۲۵۰	ابن خلف العطار وغیرہ کی گرفتاری	۲۶۶
فوج میں تنخواہ کی تقسیم	۲۵۰	عبدالرحمٰن نائب ابوالساج کی کوفہ میں آمد	۲۶۷
اوباشوں کا باب حرب پر اجتماع	۲۵۰	کوفہ میں عبدالرحمٰن پر سنگ باری	۲۶۷
اوباشوں کی غارت گری	۲۵۱	ابواحمد محمد بن جعفر طالبی کی گرفتاری	۲۶۷
لشکر اور شاکریہ سے ابن طاہر کے سرداروں کی جنگ	۲۵۲	آل ابی طالب کی طلبی	۲۶۸
ابن طاہر کے ساتھیوں پر یورش	۲۵۲	ابوہاشم کی گرفتاری	۲۶۸
تجار و عوام سے ابن اسمٰعیل کی اظہار ناراضگی	۲۵۳	انتظام معدلت	۲۶۸
ابوالقاسم اور ابن الخلیل کا فرار	۲۵۳	فوجی مصارف	۲۶۹
ابن الخلیل کا خاتمہ	۲۵۳	ابوالساج کو روانگی کا حکم	۲۶۹
عبدان بن الموافق کی گرفتاری	۲۵۴	متفرق واقعات	۲۶۹
عبدان بن الموافق کا خاتمہ	۲۵۴	امیر حج محمد بن احمد	۲۷۰
المؤید کی معزولی کا سبب	۲۵۵	۲۵۳ھ کے واقعات	۲۷۰
المؤید کی وفات	۲۵۶	امارت الجبل پر ابن بغا کا تقرر	۲۷۰
المؤید کی وفات کے متعلق مختلف روایات	۲۵۶	علاقہ کرخ پر مفلح کی فوج کشی	۲۷۰
مستعین کی طلبی کا فرمان	۲۵۶	ترکوں و غرغانیوں کا وصیف و بغا سے مطالبہ	۲۷۱
مستعین کی القاطول میں آمد	۲۵۶	قتل وصیف	۲۷۱
مستعین کے قتل کے متعلق مختلف روایات	۲۵۷	بندار کی طبری کا باغی جماعت پر فوج کشی کا ارادہ	۲۷۲
محمد بن سروان کے مؤید سے متعلق اشعار	۲۵۸	بندار کی مظفر سے امداد طلبی	۲۷۲
مجلس شوریٰ	۲۶۰	بندار کا باغی جماعت پر حملہ	۲۷۳
معتز کا امرائے دربار سے خطاب	۲۶۱	بندار کا قتل	۲۷۳
معتز سے ایک درباری امیر کا خطاب	۲۶۳	بندار کے قتل کی ابن طاہر کو اطلاع	۲۷۴
محمد بن عبداللہ کا تہیہ آمیز خط	۲۶۳	وفات ابن طاہر	۲۷۴
محمد بن عبداللہ کے ترکوں کا جواب	۲۶۴	شقیق نہایت	۲۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حج عبداللہ بن محمد و متفرق واقعات ۲۷۵
موسیٰ بن بغا اور الکوکبی طالبی کی جنگ ۲۷۵
۲۵۴ھ کے واقعات ۲۷۶
بغا کے قتل کا سبب ۲۷۶
بغا اور بایکباک میں رنجش ۲۷۶
بغا کے ساتھیوں کی برہمی ۲۷۷
ساتکین کی بغا سے شکایت ۲۷۷
بغا کا فرار ۲۷۷
بغا کی گرفتاری ۲۷۷
قتل بغا ۲۷۸
بغا کا منصوبہ ۲۷۸
متفرق واقعات ۲۷۸
امیر حج علی بن الحسین ۲۷۹
۲۵۵ھ کے واقعات ۲۷۹
مفلح کی طبرستان میں آمد ۲۷۹
علی بن الحسین کی یعقوب بن اللیث کے خلاف شکایت ۲۷۹
علی و یعقوب کے نام فرمان خلافت ۲۷۹
طوق بن المغلس کی کرمان میں آمد ۲۸۰
یعقوب کی احتیاطی تدابیر ۲۸۰
طوق بن المغلس کی کم فہمی ۲۸۰
یعقوب بن اللیث کی پیش قدمی ۲۸۰
کرمان کا محاصرہ ۲۸۱
طوق بن المغلس کی گرفتاری ۲۸۱
ابن حماد البربری کا بیان ۲۸۱
طوق بن المغلس کے اثاثہ کا جائزہ ۲۸۱
یعقوب کی اپنے بہادروں پر نوازشات ۲۸۲
یعقوب بن اللیث کا کرمان پر قبضہ ۲۸۲
یعقوب بن اللیث کی بجانب فارس پیش قدمی ۲۸۲
ابن حماد کا بیان ۲۸۳
یعقوب بن اللیث کی حکمت عملی ۲۸۳
علی بن الحسین کو شکست ۲۸۴
علی بن الحسین کی گرفتاری ۲۸۴
یعقوب کا شیراز میں قیام ۲۸۴
متفرق واقعات ۲۸۴
ابن اسرائیل کے خلاف صالح بن وصیف کی شکایت ۲۸۵
ابن اسرائیل ابن مخلد اور ابن ابراہیم کی گرفتاری ۲۸۵
والدہ معتز کی ابن اسرائیل کے لئے سفارش ۲۸۶
ترکوں کا تنخواہ کے لئے مطالبہ ۲۸۶
ابن اسرائیل وغیرہ پر عتاب ۲۸۶
المعتز کی اپنی والدہ سے امداد طلبی ۲۸۷
المعتز کی معزولی پر اتفاق ۲۸۷
المعتز کا ملاقات کرنے سے گریز ۲۸۷
المعتز کی اہانت ۲۸۸
المعتز کی معزولی ۲۸۸
والدہ معتز کی نگرانی ۲۸۹
المعتز کا قتل ۲۸۹
المعتز کی عمر، حلیہ اور مدت حکومت ۲۸۹

باب ۶

خلیفہ المہتدی باللہ ۲۹۰
المہتدی کی بیعت ۲۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعتز کا معزولی کا رقعہ ۲۹۰
شورش بغداد ۲۹۰
سلیمان بن عبداللہ بن طاہر سے اہل بغداد کا مطالبہ ۲۹۲
سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی حفاظت ۲۹۲
قبیحہ والدہ معتز ۲۹۲
قبیحہ کا فرار ۲۹۳
قبیحہ کی تلاش ۲۹۳
قبیحہ کی دولت کی پیش کش ۲۹۳
قبیحہ کا مکہ میں قیام ۲۹۳
قبیحہ کا المعتز کو رقم دینے سے انکار ۲۹۴
صالح بن وصیف کی جوہری کو ہدایت ۲۹۴
قبیحہ کا خزانہ ۲۹۴
احمد بن اسرائیل پر عتاب ۲۹۵
حسن بن سلیمان کی ابن اسرائیل کو دھمکی ۲۹۶
ابن اسرائیل کی دولت کی پیش کش ۲۹۶
حسن بن سلیمان کی ابولوح کو دھمکی ۲۹۶
الحسن بن مخلد کی طلبی ۲۹۷
الحسن بن مخلد کی پیش کش زر ۲۹۷
احمد بن اسرائیل اور ابولوح کی ہلاکت ۲۹۷
عبداللہ اور داؤد کی شر انگیزی ۲۹۸
الحسن بن مخلد کے لئے سفارش ۲۹۸
خانہ جنگی کا سبب ۲۹۹
سلیمان بن عبداللہ کی پریشانی ۲۹۹
سلیمان بن عبداللہ اور الحسین بن اسمٰعیل ۳۰۰
الحسین بن اسمٰعیل کے خاص آدمی سے بدسلوکی ۳۰۰
لشکر اور شاکریہ کا مطالبہ زر ۳۰۱
قیدیوں کا جیل خانے سے فرار ۳۰۲
ابن اوس اور الحسین بن اسمٰعیل میں تلخ کلامی ۳۰۲
الکبیر پر حملہ ۳۰۲
الکبیر کے لئے سلیمان بن عبداللہ کا اظہار افسوس ۳۰۲
خانہ جنگی ۳۰۳
ابن اوس کا فرار ۳۰۳
اہل بغداد کا فقراء کے مکانوں پر حملہ ۳۰۳
الحسین بن اسمٰعیل کی شاہ بن میکال سے ملاقات ۳۰۴
شاکریہ کا احتجاج ۳۰۴
سلیمان کی محمد بن اوس سے بیزاری ۳۰۴
محمد بن اوس کی روانگی ۳۰۴
محمد بن اوس کی غارت گری ۳۰۵
محمد بن نصر کی جاتداد کی تباہی ۳۰۵
عاصم بن یونس کی نوشری کو اطلاع ۳۰۵
نوشری کی بایکباک سے درخواست ۳۰۵
متفرق واقعات ۳۰۶
موسیٰ بن بغا کی طلبی ۳۰۶
مفلح کو مراجعت کا حکم ۳۰۷
مفلح کی رے میں آمد ۳۰۷
اہل رے کی موسیٰ سے درخواست ۳۰۸
موسیٰ بن بغا کے نام فرامین ۳۰۸
موسیٰ کے رویہ پر المہتدی کا اظہار ناراضگی ۳۰۸
المہتدی کے قاصدوں کی موسیٰ سے ملاقات ۳۰۹
موسیٰ بن بغا کا غدر ۳۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنجور کی رہائی ۳۰۹

باب ۷

صاحب الزنج کا خروج ۳۱۱
علی بن محمد علوی بصری ۳۱۱
علی بن محمد کا دعویٰ ۳۱۱
اہل بحرین کی علی بن محمد کی اطاعت ۳۱۲
علی بن محمد کا البادیہ کے قبائل میں قیام ۳۱۲
عربوں کی علی بن محمد سے بیزاری ۳۱۳
البادیہ کی علی بن محمد سے بدسلوکی ۳۱۳
علی بن محمد کی بصرہ میں آمد و فرار ۳۱۳
اہل بصرہ کی ایک جماعت کی گرفتاری ۳۱۳
علی بن محمد کی گرفتاری و رہائی ۳۱۴
علی بن محمد کا مدینۃ السلام میں قیام ۳۱۴
علی بن محمد کی مراجعت بصرہ ۳۱۴
ریحان صالح سے علی بن محمد کی گفتگو ۳۱۵
علی بن محمد بن کی ریحان کو افسری کی پیش کش ۳۱۵
علی بن محمد کا علم خروج ۳۱۵
غلاموں کی گرفتاری ۳۱۶
غلاموں سے علی بن محمد کے وعدے ۳۱۶
علی بن محمد کی غلاموں کے مالکوں کو دھمکی ۳۱۶
غلاموں کے آقاؤں کی پیش کش ۳۱۷
علی بن محمد کا خطبہ ۳۱۷
ابو صالح زنجی کی اطاعت ۳۱۸
علی بن محمد کی جنگی تیاری ۳۱۸
علی بن محمد کی المحمدیہ کی جانب روانگی ۳۱۸
شورہ سازوں کی ایک جماعت کا قتل ۳۱۸
صاحب الزنج کی پیش قدمی ۳۱۹
صاحب الزنج اور اہل کرخ ۳۱۹
یحییٰ کی گرفتاری و پیش کش زر ۳۲۰
مرکب و اسلحہ ۳۲۰
پہلی فتح ۳۲۰
رمیس غلام کا قتل ۳۲۱
جبل الشیاطین ۳۲۱
صاحب الزنج کی مصالحت کی پیش کش ۳۲۱
زنجیوں کا فرار ۳۲۱
صاحب الزنج کا غلاموں سے وعدہ ۳۲۲
ابن ابی عون کا صاحب الزنج کے نام پیغام ۳۲۲
عہد شکنی پر ملامت ۳۲۲
علی بن ابان کی جعفریہ میں آمد ۳۲۳
اہل جعفریہ کے حالات کی ابن ابی عون کو آگاہی ۳۲۳
اسیروں کا قتل ۳۲۳
بنی عجل کی پیش کش و تعاون ۳۲۴
ماندویہ یہودی اور صاحب الزنج ۳۲۴
صاحب الزنج کے ساتھیوں کی غارت گری ۳۲۴
رمیس کا دجیل میں قیام ۳۲۵
علوی بصری کا رمیس کے نام پیغام ۳۲۶
قادسیہ و شنیفیا کی تاراجی ۳۲۶
شراب نوشی کی ممانعت ۳۲۶
علی بن ابان اور رمیس کی جنگ ۳۲۷
قاقویہ کی کارگزاری ۳۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاحوں کی گرفتاری	۳۲۷	ابوالطیب القواریری وعبدان کا قتل	۳۳۷
رمیس کی کشتیوں کی تباہی	۳۲۸	محمد الازرق القواریری کی گرفتاری ورہائی	۳۳۷
المہلبیہ کی تاراجی	۳۲۸	بصرہ میں داخلے کی ممانعت	۳۳۸
زنجیوں کا ابوہلال پر حملہ	۳۲۸	معرکہ نہر کثیر	۳۳۸
قاصد سیران بن عفواللہ کی گرفتاری	۳۲۹	صاحب الزنج کی روانگی المعتلی	۳۳۸
قاصد کا غنیم کی جنگی تیاریوں کا انکشاف	۳۲۹	صاحب الزنج کا فرار	۳۳۹
صاحب الزنج کی روانگی	۳۲۹	صاحب الزنج کا المعتلی میں قیام	۳۳۹
حجاج کی گرفتاری	۳۳۰	ریحان کا بیان	۳۳۹
حجاج کی رہائی	۳۳۰	محمد بن سلم کا قتل	۳۴۰
حسین الصیدنانی سے جواب طلبی	۳۳۱	الفضل بن عدی کی روایت	۳۴۰
صاحب الزنج اور صیدنانی کی گفتگو	۳۳۱	محمد بن سلم کے قتل کی اطلاع	۳۴۰
فتح حجام کی پیش قدمی	۳۳۱	حماد الساجی کی روانگی نہر ابی حبیب	۳۴۰
فتح حجام کا قتل	۳۳۱	زریق اور شبل کو ہدایات	۳۴۱
بشیر قیسی اور ابوالکباش کا قتل	۳۳۲	یوم المتنذا	۳۴۱
حسین الصیدنانی کا قتل	۳۳۲	اہل بصرہ میں خوف وہراس	۳۴۲
جنگ نہر ریان	۳۳۳	صاحب الزنج سے بصرہ میں داخل ہونے کی درخواست	۳۴۲
ابن ابی عون کا پیغام	۳۳۳	صاحب الزنج کا شنبجہ ابی قرہ میں قیام	۳۴۳
ابودلف کی کارگذاری	۳۳۳	الحسن بن محمد کی معزولی	۳۴۳
صاحب الزنج کی منذران میں غارت گری	۳۳۴	امیر حج علی بن الحسن	۳۴۳
محمد بن جعفر المریدی اور صاحب الزنج کی گفتگو	۳۳۴	۲۵۶ھ کے واقعات	۳۴۳
عشترہ اور محمد بن سلم کی گفتگو	۳۳۵	موسیٰ بن بغا کی سامرا میں آمد	۳۴۳
شورہ ساز غلاموں کی گرفتاری	۳۳۵	المہتدی کی گرفتاری	۳۴۴
صاحب الزنج کی ہدایت	۳۳۶	المہتدی کا موسیٰ بن بغا سے احتجاج	۳۴۴
زنجیوں کا ہتھیاروں کا مطالبہ	۳۳۶	المہتدی سے عہد و پیمان	۳۴۵
معرکہ نہر حرب	۳۳۶	صالح کے متعلق طلحہ کا بیان	۳۴۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح اور سرداروں کی روپوشی	۳۴۵
صالح کی عبداللہ بن منصور کو پیش کش زر	۳۴۶
متفرق واقعات	۳۴۶
صالح بن وصیف کا خط	۳۴۶
صالح کے متعلق المہتدی کا اظہار ناراضگی	۳۴۷
المہتدی کو معزول کرنے کا منصوبہ	۳۴۷
بما در بایکباک کا اختلاف	۳۴۷
المہتدی کا ترکوں کو انتباہ	۳۴۷
سازشی ترک امرا کی مراجعت	۳۴۸
المہتدی کا بایکباک پر الزام	۳۴۸
سازش کا عوام پر انکشاف	۳۴۹
رائے عام بحق امام	۳۴۹
موالیوں کی المہتدی سے درخواست	۳۵۰
درخواست دہندگان کو المہتدی کا جواب	۳۵۰
فرمان خلافت	۳۵۱
جمہور کا مطالبہ	۳۵۲
جمہور کی ترک سرداروں کے قتل کی دھمکی	۳۵۲
عوامی مطالبات کی منظوری	۳۵۳
المہتدی کا فرمان	۳۵۳
جمہور کا پانچ مطالبات پر اصرار	۳۵۴
جمہور کی ترک سرداروں کو دھمکی	۳۵۵
پانچ مطالبات کی منظوری	۳۵۵
جمہور کے نام المہتدی کا فرمان	۳۵۶
موسیٰ بن بغا کا عوام کے نام پیغام	۳۵۶
جمہور میں اختلاف رائے	۳۵۷
ابوالقاسم کا خطاب	۳۵۸
سرداروں کے عہدوں کے متعلق مطالبہ	۳۵۸
صالح بن وصیف کی حوالگی کا مطالبہ	۳۵۹
موسیٰ بن بغا کی روانگی	۳۵۹
صالح بن وصیف کی تلاش	۳۶۰
صالح کے متعلق اعلان	۳۶۰
المساورالشاری کی آتش زنی	۳۶۰
صالح بن وصیف کے متعلقین پر حملہ	۳۶۱
ابراہیم بن محمد کا بیان	۳۶۱
صالح بن وصیف کی گرفتاری	۳۶۲
صالح بن وصیف کا قتل	۳۶۲
صالح بن وصیف کے سر کی تشہیر	۳۶۲
صالح کے قتل پر مفلح کا اظہار افسوس	۳۶۳
صالح بن وصیف کے قتل پر السلولی کے اشعار	۳۶۳
متفرق واقعات	۳۶۴
اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار	۳۶۴
المہتدی کا بایکباک کے نام پیغام	۳۶۵
بایکباک اور موسیٰ بن بغا کی گفتگو	۳۶۵
بایکباک کی گرفتاری	۳۶۵
صالح بن علی کا مہتدی کو مشورہ	۳۶۶
بایکباک کا قتل	۳۶۶
مہتدی اور ترکوں کی جنگ	۳۶۷
فراغنہ و مغاربہ کا قتل	۳۶۸
المہتدی کا فرار	۳۶۸
کیغلغ کی گرفتاری	۳۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونصر کی گرفتاری وقتل ۳۶۹
موالیوں کو دارالخلافہ میں قیام کا حکم ۳۶۹
احمد بن خاقان کی گرفتاری ۳۷۰
طغوتیا کا مہتدی کی جماعت پر حملہ ۳۷۰
حبشیوں میں بغا کا بیان ۳۷۱
المہتدی کی گرفتاری ۳۷۱
المہتدی کا معزول ہونے سے انکار ۳۷۱
یارجوخ کی احمد بن متوکل کی بیعت ۳۷۲
اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار ۳۷۲
افسروں کی معزولی کا مطالبہ ۳۷۳
مطالبات پر نظر ثانی کا مشورہ ۳۷۳
ابونصر کی طلبی ۳۷۴
ابونصر کی دربار میں باریابی ۳۷۴
ابونصر کی گرفتاری ۳۷۵
عبداللہ بن الواثق کو الرقیف جانے کا حکم ۳۷۵
کنجور کی گرفتاری ورہائی ۳۷۶
ترک سواروں کی مہتدی کے دربار میں باریابی ۳۷۶
بایکباک کا انجام ۳۷۷
ترکوں کا دارالخلافہ سے انخلاء ۳۷۷
فرغانیوں کا مہتدی سے اعانت کا وعدہ ۳۷۷
مہتدی کی فوج کی شکست وفرار ۳۷۸
احمد بن المتوکل کی رہائی ۳۷۸
المہتدی کی وفات ۳۷۹
المہتدی پر عتاب ۳۷۹
ابونصر سے جواب طلبی ۳۷۹
ابونصر کا خاتمہ ۳۸۰
مہتدی کی سرداروں سے اعانت طلبی ۳۸۰
موسیٰ ومفلح کی گرفتاری کا حکم ۳۸۰
ابونصر اور بایکباک کی تدفین ۳۸۰
مہتدی کی ہلاکت کی دوسری روایت ۳۸۱
مہتدی کی تدفین ۳۸۱
مہتدی کی مدت حکومت ۳۸۱
حجلان کی بصرہ میں آمد ۳۸۱
صاحب الزنج کا حجلان پر اچانک حملہ ۳۸۱
صاحب الزنج کا بحری کشتیوں پر قبضہ ۳۸۲
مال غنیمت ۳۸۳
اہل الابلہ پر صاحب الزنج کے حملے ۳۸۳
ابلہ میں آتش زنی ۳۸۳
صاحب الزنج کا عبادان پر قبضہ ۳۸۳
جبی میں قتل وغارت ۳۸۴
صاحب الزنج کا الاہواز پر قبضہ ۳۸۴
اہل بصرہ میں خوف وہراس ۳۸۴
ابن بسطام کی ناکام مہم ۳۸۴
موسیٰ بن بغا اور مسلور کی جنگ ۳۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

خلیفہ جعفر متوکل علی اللہ

جعفر المتوکل علی اللہ اسی سال خلیفہ ہوئے۔

اُن کا نام جعفر تھا، ابن محمد بن ہارون بن محمد بن عبداللہ بن محمد ذی الفضنات ابن علی الشجاد بن عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب۔

محمد بن واثق کی مخالفت

مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی کہ جب واثق نے وفات پائی تو احمد بن ابی داؤد، ایتاخ، وصیف، عمر بن فرج، ابن الزیات، اور احمد ابن خالد ابوالوزیر الیوان خلافت میں حاضر ہوئے اور محمد بن واثق کے لئے بیعت خلافت لینی چاہی، محمد اس وقت ایک کم سن و سادہ رو لڑکے تھے، اُن کو خلعت خلافت پہنایا تو کم عمری کے باعث جسم پر ٹھیک نہ آیا، وصیف نے یہ دیکھ کر کہا:

جعفر کی خلافت کی تجویز

"تم لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے کہ ایسے لڑکے کو خلیفہ بناتے ہو، اُس کی اقتدا میں تو نماز بھی جائز نہیں"

اب بحث چھڑی کہ کس کو خلیفہ بنائیں، بہتیرے نام لئے گئے، حاضرین مجلس میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں وہاں سے اُٹھا تو جعفر متوکل کے پاس سے گذرا جو ایک قمیض و شلوار پہنے ترک بچوں کے ساتھ بیٹھے تھے، پوچھا:

کہو کیا خبر ہے؟

میں نے عرض کی، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

ہنوز یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ارکان شوریٰ نے جعفر کو بلوایا، بغا شرابی منتظم مشورہ بات یا وارغہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آب دار خانہ۔ پیغام طلب لے کے آیا، واقعہ سنایا اور مجلس میں جعفر کو ساتھ لایا۔

جعفر نے ارکان مجلس سے کہا: مجھے خوف ہے کہ واثق زندہ ہوں گے، ازالۂ اشتباہ کے لئے، اُن کو واثق کی لاش دکھائی گئی جو کفن پوش تھی۔

وہاں سے واپس آکر جعفر بیٹھ گئے، احمد بن ابی دواد نے اُن کو ملبوس خلافت پہنایا، عمامہ باندھا، دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے الفاظ میں آداب بجالائے۔

جعفر کی تخت نشینی یہ سب کچھ ہو چکا تو واثق کو غسل دیا گیا، نماز جنازہ پڑھی گئی، اور دفن کئے گئے، اس سے فراغت ہوئی تو سب لوگ فوراً دیوان عام میں حاضر ہوئے ابھی تک متوکل کے خطاب کی نوبت نہیں آئی تھی۔

جعفر جب خلیفہ ہوئے ہیں تو اُس وقت اُن کی عمر (۲۶) سال کی تھی۔

انھوں نے لشکر کو آٹھ مہینے کی عطا عنایت فرمائی (یعنی آٹھ ماہ کی تنخواہ انعام میں دی)

محمد بن عبدالملک الزیات نے جو اُس وقت دیوان رسائل کے وزیر تھے، بیعت نامۂ خلافت لکھا تھا۔

جعفر کا خطاب المتوکل علی اللہ اب پھر اجتماع ہوا کہ خلیفہ کے لئے کوئی خطاب انتخاب کیا جائے ابن زیات نے المنتصر باللہ کی تجویز کی، لوگ اسی خطاب میں خوض کرنے لگے، حتیٰ کہ اس کے تسلیم کرلئے جانے میں شک نہ رہا، ایک صبح کو احمد بن ابی دواد محل خلافت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی: میں نے سوچ سوچ کے ایک ایسا خطاب تجویز کیا ہے جو امید ہے کہ مناسب حال و فرخ فال ثابت ہوگا، انشاء اللہ، وہ خطاب المتوکل علی اللہ ہے (یعنی اللہ پر بھروسہ رکھنے والا) خلیفہ نے اسی خطاب کے نفاذ کا حکم دیا اور محمد بن عبدالملک الزیات کو طلب کرکے فرمایا کہ جمہور کو اس کی تحریری اطلاع دے دی جائے، اس باب میں جو مراسلہ بھیجا گیا تھا وہ یہ تھا:

اعلان خلافت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ تجھے باقی رکھے، امیر المومنین نے کہ اللہ انھیں بقائے دراز عطا فرمائے، حکم دیا ہے کہ منبروں پر اور قضاۃ و عمال و کتاب و اہل دیوان وغیرہم کی تحریروں میں، جن کے ساتھ امیر المومنین کی مراسلت کا قاعدہ ہے، امیر المومنین کا نام یوں لیا جائے: عبداللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ، امیر المومنین، تجھے اب اس کے عمل میں دیکھنا ہے اور میرے مراسلے کی رسید دینا ہے، تجھ کو اس کی توفیق ہو، انشاء اللہ"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج میں تنخواہوں کی تقسیم متوکل نے ترکوں کو چار مہینے اور لشکر اور شاکری اور اسی ذیل میں بنی ہاشم وغیرہ کو آٹھ مہینے کی عطا انعام میں دی۔ مغربیوں کو تین مہینے کی عطا مرحمت کی، جس کے لینے سے انھوں نے انکار کر دیا، متوکل نے ان کو پیام دیا کہ تم میں جتنے غلام ہیں احمد بن ابی دواد کے پاس جائیں، وہ سب کو بیچ ڈالیں گے، اور جو آزاد ہیں ان کے ساتھ وہی عمل ہوگا جو لشکر کے ساتھ ہوا ہے، مغربیوں کو اس پر راضی ہونا پڑا، وصیف نے سفارش کی، متوکل کی ناخوشی جاتی رہی، پہلے تین مہینے کا انعام ملا اور پھر ترکوں کے ذیل میں کر دیئے گئے (یعنی چار مہینے کا انعام نوازش ہوا)

المتوکل علی اللہ کی عام بیعت متوکل کی خاص بیعت تو اسی وقت ہوئی جب واثق مرے ہیں، مگر عام بیعت اسی دن زوال آفتاب کے بعد ہوئی۔

سعید صغیر سے روایت ہے کہ متوکل نے خلیفہ ہونے سے قبل سعید سے اور اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت سے بیان کیا کہ آسمان سے لشکر سلیمانی مجھ پر گر رہی ہے جس رکے دے، پر جعفر المتوکل علی اللہ مرقوم ہے، اس خواب کی ہم سے تعبیر پوچھی تو ہم نے عرض کی:

اے امیر، اللہ آپ کو عزت بخشے، یہ تو خلافت کی بشارت ہے۔

واثق کو اس خواب کی خبر ملی تو جعفر کو اور ان کے ساتھ سعید کو بھی قید کر دیا اور اسی سبب سے جعفر کو ضیق میں بھی رکھا۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال کے حج میں محمد بن داؤد میر حاج تھے۔

۲۳۳ھ کے واقعات

متوکل کی محمد بن عبدالملک سے ناراضگی اس سال کے واقعات میں ایک بات یہ ہے کہ محمد بن عبدالملک الزیات پر متوکل نے ناخوش ہو کر ان کو قید کر دیا۔

اس کے سبب و انجام کار کا قصہ یہ ہے:

ابن زیات سے ناخوش ہونے کا سبب یہ ہے کہ واثق نے محمد بن عبدالملک الزیات کو اپنا وزیر بنایا تھا، اور تمام امور ان کو تفویض کر دیئے تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہ سے واثق اپنے بھائی جعفر المتوکل سے ناخوش ہوئے اور عمر بن فرج رخجی اور محمد بن علاء خادم کو ان پر موکل مقرر کیا، یہ دونوں جعفر کی نگرانی کرتے اور ہر وقت ان کے حالات لکھتے رہتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوکل کی ناراضگی کی وجہ

جعفر (ایک مرتبہ) محمد بن عبدالملک الزیات کے پاس یہ درخواست لے کر گئے کہ بھائی آپ واثق سے جعفر کی سفارش کریں کہ واثق پھر جعفر سے خوش ہو جائیں۔

جعفر جب ابن زیات کے پاس پہنچے تو پہلے کچھ دیر کھڑے رہے، ابن زیات نے اُن سے بات تک نہ کی، کچھ وقفے کے بعد بیٹھنے کا اشارہ کیا، جعفر بیٹھ گئے اور وہ کاغذات دیکھتے رہے، جب فارغ ہوئے تو بہ نظر تہدید جعفر کی جانب رُخ کیا اور پوچھا:

تجھے کیا چیز (یہاں) لائی ہے؟

جواب دیا: میں اس لئے آیا ہوں کہ تو امیرالمومنین سے درخواست کرے کہ مجھ سے خوش رہیں۔

ابن زیات نے اپنے حاشیہ نشینوں سے خطاب کیا: اس شخص کو دیکھو، اپنے بھائی کو خود تو ناخوش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ میرے ذریعے سے پھر وہ خوش ہو جائیں، جا، چلا جا، جہاں اپنی حالت تو نے درست کی کہ وہ بھی تجھ سے خوش ہوتے۔

اس برتاؤ اور بدسلوکی سے جعفر رنجیدہ ہو کر اٹھے اور چلے گئے کہ آداب مجلس میں ان کے ساتھ کوتاہی کی گئی، وہاں سے نکل کے عمر بن فرج کے پاس آئے کہ عمر سے کہہ کے اپنے چیک پر مُہر کرالیں کہ مدد معاش وصول ہو سکے، عمر بن فرج بھی ملے تو ناکامی کے ساتھ ملے، اُن کی نشست مسجد میں تھی، چیک کو لیا اور مسجد کے صحن میں پھینک دیا، ابوالوزیر احمد ابن خالد بھی وہاں موجود تھے یہ دیکھ کر اُٹھے کہ واپس جائیں، جعفر بھی اُنھیں کے ساتھ اٹھے اور کہا:

ابوالوزیر! تو نے دیکھا، عمر بن فرج نے میرے ساتھ کیا کیا؟

ابوالوزیر نے عرض کی: قربان جاؤں، میں اُس کا افسر ہوں، پھر بھی بے مانگے اور بے خوشامد کئے میرے مدد معاش کے چیک پر وہ مہر نہیں کرتا، تو اپنے وکیل کو میرے پاس بھیج دے۔

جعفر نے اپنا وکیل بھیجا تو ابوالوزیر نے بیس ہزار روپے دیئے کہ جب تک اللہ تیرا سامان کرے اسے خرچ کر۔

اس پیش کش کو جعفر نے لیا اور مہینہ بھر کے بعد استمداد کے لئے پھر قاصد بھیجا، اب کے ابوالوزیر نے دس ہزار درم پیش کئے۔

عمر بن فرج کے پاس سے جعفر اٹھے اور فوراً احمد بن ابی دواد کے ہاں گئے، احمد نے اُٹھ کے دروازے تک استقبال کیا، ہاتھ چومے، گلے لگایا، اور عرض کی: قربان جاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسے آئے؟

جعفر نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ امیر المومنین کو تو مجھ سے راضی کر دے۔

عرض کی: بسر و چشم میں اس کی عزت حاصل کروں گا۔

متوکل کے لئے احمد بن دواد کی سفارش

احمد بن ابی دواد نے واثق سے اس باب میں گفتگو کی، واثق نے وعدہ تو کر لیا اور پھر بھی راضی نہ ہوئے، گھڑ دوڑ کے دن احمد بن ابی دواد نے واثق سے پھر سفارش کی کہ مجھ پر معتصم کے بڑے بڑے احسان ہیں، جعفر انھیں کا لڑکا ہے، میں نے اس کے متعلق گزارش کی تھی اور امیر المومنین نے وعدہ بھی فرمایا تھا، اب میں معتصم کا واسطہ دلاتا ہوں، کیا امیر المومنین اس سے راضی نہ ہوں گے؟

واثق نے اسی وقت خوشنودی ظاہر کی اور جعفر کو خلعت دیا، واثق کے جانے پر احمد بن ابی دواد نے جعفر کو اپنا ممنون بنا لیا کہ ان کی سفارش سے بھائی (واثق) کی خوشنودی حاصل ہوئی، جعفر اس کے شکر گزار رہے، حتیٰ کہ جب حکمراں ہوئے تو اسی حسن سلوک نے ابن ابی دواد کو ان کے دربار میں بہرہ ور رکھا!

استخفاف

بیان کیا جاتا ہے کہ جعفر جب محمد بن عبد الملک الزیات کے ہاں سے باہر نکلے تو محمد نے واثق کو لکھا کہ "یا امیر المومنین! جعفر بن معتصم میرے پاس آئے تھے، اور درخواست کی تھی کہ ان کی نسبت امیر المومنین کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے میں امیر المومنین سے ان کی سفارش کروں، ان کی چج دھج ہجڑوں کی سی تھی، لانبے لانبے بال گردن سے لٹک رہے تھے"

واثق نے جواب میں لکھا کہ "جعفر کو اپنے پاس بلا بھیج، اور کسی کو حکم دے کہ ان کے بال تراش دے اور پھر کسی اور کو حکم دے کہ انھی بالوں کو ان کے منہ پر مارے اس کے بعد انھیں ان کے گھر واپس بھیج دے"

متوکل سے روایت ہے کہ ابن زیات کا قاصد جب میرے پاس آیا تو میں سیاہ رنگ کی نئی درباری پوشاک (سواد) پہن کے اس کے ہاں گیا، امید یہ تھی کہ میرے متعلق امیر المومنین کی خوشنودی کی خبر آئی ہوگی، میں پہنچا تو اس نے ایک چھوکرے سے کہا کہ میرے واسطے ایک حجام بلا دے، حجام آیا تو کہا، جعفر کے بال تراش کر یک جا کر لے، حجام نے بالا پوش یا تولیا تک نہ اڑھایا اور اسی نئی پوشاک پر بال تراشے، اور وہی بال میرے منہ پر پھینک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے، مجھے کبھی اتنا ہول نہیں ہوا تھا جتنا اُس وقت ہوا تھا کہ میں تو نئی پوشاک میں خوشی خبری سننے آیا تھا اور اُس نے مجھے مونڈ لیا۔

جعفر متوکل علی اللہ کا انتخاب واثق کی وفات کے بعد محمد بن عبدالملک نے اشارہ کیا کہ واثق کے فرزند کو خلیفہ بنانا چاہیے، اس باب میں گفتگو بھی کی، حجرۂ شوریٰ کے علاوہ جس میں ارکان مشورت کی نشست تھی ایک دوسرے حجرے میں جعفر بیٹھے ہوئے تھے، حتیٰ کہ جعفر کی صلبی ہونی اور اُسی حجرے میں اُن کو خلیفہ منتخب کیا گیا جو ابن زیات کی ہلاکت کا سبب ٹھہرا۔

جعفر کے پاس بغا شراب دار دوادار وغہ آب دار خانہ) قاصد کی حیثیت میں اُن کو بلانے گئے تھے، وہاں پہنچ کر (جعفر کو ساتھ لیا) راستے میں تسلیمات خلافت بجا لائے، ارکان مجلس شوریٰ نے اُن کو خلیفہ منتخب کیا اور بیعت کی۔

ابن زیات کی گرفتاری کا حکم خلیفہ ہونے کے بعد متوکل نے ڈھیل دی، حتیٰ کہ چہار شنبہ ۷ر صفر کا دن آیا، متوکل قصد کر چکے تھے کہ ابن زیات کو آزار پہنچائیں، ایتاخ کو حکم دیا کہ ابن زیات کو پکڑ کے لے آئے، ایتاخ نے آدمی بھیجا، ابن زیات سمجھے کہ بلوایا ہے، دوپہر کا کھانا کھا کے فوراً سوار ہوئے اور سمجھے کہ خلیفہ نے مجھے طلب کیا ہے۔ ایتاخ کے مکان کے سامنے پہنچے تو ابو منصور کے مکان کی جانب مڑنے کو کہا گیا، وہ مڑ تو گئے مگر دل میں خوف کھانے لگے، جہاں ایتاخ مقیم تھے جب وہاں پہنچے اور وہاں سے بھی مڑنا پڑا تو سمجھ گئے کہ بدی مقصود ہے، آخر ایک حجرے کے اندر لایا گیا اور اُن کی تلوار اور کمر بند (بکلوس) اور ٹوپی اور قبا لے لی گئی اور انھی کے غلاموں کو سب چیزیں دے دی گئیں کہ لے کے گھر واپس جاؤ، غلام سمجھے کہ ابن زیات ایتاخ کے ہاں صحبت نبیذ کے لئے ٹھہرے ہیں، اس گمان کی واقعیت میں انھیں ذرہ برابر شک نہ گزرا۔

ایتاخ نے اپنے سربرآوردہ یاران صحبت میں سے دو شخص تیار کر رکھے تھے۔

(۱) یزید بن عبداللہ حلوانی،

(۲) ہرثمہ شار بامیان،

ابن زیات جب قابو میں آ گئے تو اپنے فوج در فوج ساتھیوں کو لئے ہوئے یہ دونوں دوڑتے ہوئے ابن زیات کے گھر پہنچے، وہاں غلاموں نے پوچھا: کہاں کا قصد ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر (ابن زیات) تو سوار ہو گئے۔

یہ دونوں گھر پر ٹوٹ پڑے اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔

یزید بن عبداللہ حلوانی کا بیان ہے کہ میں ابن زیات کے اُس گھر میں پہنچا جہاں اُن کی نشست تھی، دیکھا کہ بُرے حالوں میں ہے اور سامان بھی کم ہے، چار فرش اور کچھ شیشے دیکھے جن میں کوئی شربت تھا، وہ گھر بھی دیکھا جس میں ابن زیات کی لونڈیاں سوتی تھیں اس خواب گاہ میں کچھ بوریے اور عمدہ عمدہ بستر تہ بہ تہ ایک پر ایک رکھے ہوئے تھے، لیکن ان لونڈیوں کو بستر نصیب نہ تھا، وہ خالی زمین پر سوتی تھیں۔

ابن زیات کے مال و املاک کی ضبطی

بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل نے اُسی دن کسی کو ابن زیات کے گھر بھیج کر سب قرق کر لیا، اثاث البیت، سواریاں، جانور، لونڈیاں، غلام، جو کچھ تھا، سب کا سب "ہارونی" میں بھجوا دیا، راشد مغربی کو بغداد بھیجا کہ وہاں ابن زیات کے مال و زر و حشم کو قرق کرے، ابوالوزیر کو حکم دیا کہ ابن زیات اور اُن کے گھر والوں کی جس قدر جائداد ہیں جہاں کہیں بھی ہوں لے لی جائیں، سامرا میں جو کچھ تھا سب خلیفہ کے لئے خرید لیا گیا اور پھر تمام سامان مسرور سیانہ کے خزانے میں داخل ہوا۔

ابن زیات پر عتاب

عباس بن احمد بن رشید کو جو عجیف کا کاتب و سکریٹری تھا ابن زیات کے پاس لائے اور کہا کہ عباس کو اپنا وکیل مقرر کر دو کہ تمہارا سامان فروخت کر ڈالے، اس وکالت کی تکمیل ہو جانے کے بعد کچھ دن تو ابن زیات اپنے قید خانے میں آزاد رہے مگر پھر قید و بند کا حکم ہوا اور مقید کر دیئے گئے، کھانا بند کر دیا گیا۔

اس زمانے میں وہ کچھ نہ کھاتے تھے، سخت جزع کی حالت میں رہتے تھے، اکثر روتے تھے باتیں کم کرتے تھے، ایک سوچ میں پڑے رہتے تھے، کچھ دن اسی طرح گزرے، پھر بیدادی کی سزا دی گئی کہ دن رات جاگتے رہیں، سونے نہ پائیں، جگاتے، سوئی چبھاتے کہ نیند نہ آئے پھر یہ تعزیر ایک رات دن کے لئے ملتوی کر دی گئی، ابن زیات سو گئے اور جب اُٹھے تو کچھ میوے اور انگور کی خواہش کی، یہ چیزیں آئیں اور انھوں نے کھائیں، اب پھر دن رات جاگتے رہنے کی سزا ملی، پھر لکڑی کے ایک تنور میں ڈالنے کا حکم ہوا جس میں لوہے کی میخیں لگی تھیں، یہ تنور پہلے پہل انھی نے بنوایا تھا اور اسی میں ڈال کر ابن اسباط مصری کو اتنی سزا دی تھی کہ جو کچھ اُس پر عاید ہوتا تھا سب نکلوا لیا تھا، آخر اسی تعزیر میں خود مبتلا ہوئے اور چند روز نہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب اٹھانا پڑا۔

دندانی کا بیان ہے کہ ابن زیات کی تعزیر پر جو موکل تھا اُس کا قول ہے کہ میں نکلتا تو دروازے پر قفل چڑھا دیتا، ابن زیات آسمان کی جانب ہاتھ بڑھاتے اور اتنا پھیلاتے کہ بغل میں ٹھوکے لگتے، تنور کے اندر بیٹھ جاتے جس میں لوہے کی میخیں لگی تھیں، بیچ میں ایک آڑی لکڑی تھی کہ جسے سزا دی جاتی وہ دم لینے کو ایک ساعت اُس لکڑی پر بیٹھ رہتا، جب موکل آتا اور دروازہ کھلنے کی آہٹ ہوتی تو پہلے کی طرح کھڑا ہو جاتا اور پھر تشدد ہونے لگتا، ایک روز نکلتے وقت میں نے چالاکی سے ایسا ظاہر کیا کہ دروازہ مقفل کر دیا ہے، حالانکہ صرف بھیڑا تھا، قفل نہیں لگایا تھا، کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد جب سمجھ لیا کہ اب غفلت ہے تو دروازہ کھول دیا، دیکھا تو ابن زیات تنور میں لکڑی پر بیٹھے ہیں۔

میں نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تم یہ کام کرتے ہو۔

اب کبھی میں نکلتا تو اچھی طرح گلا باندھ دیتا کہ بیٹھ سکتے ہی نہ تھے، بیچ کی لکڑی بھی کھینچ لی حتیٰ کہ اب وہ اُن کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ہو گئی، اس کے بعد چند ہی روز جیے اور آخر مر گئے۔

وفات ابن زیات اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن زیات کس طرح مرے۔ کہا جاتا ہے کہ گرا کر اُن کے شکم پر پچاس تازیانے مارے گئے، اُلٹ کے پچاس تازیانے سرینوں پر لگائے، پٹتے پٹتے دم نکل گیا اور مارنے والوں کو خبر بھی نہ ہوئی، مرے ہیں تو گردن ٹیڑھی ہو گئی تھی، ڈاڑھی پک گئی تھی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے مار پیٹ کے مرے!

مبارک مغربی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ ابن زیات نے تمام ایام حبس میں صرف ایک روٹی کھائی، البتہ (کبھی کبھی) ایک دو انگور کھا لیتے تھے۔

مرنے سے پہلے میں نے سُنا کہ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں:

اے محمد، تو عافیت و آرام سے تھا، راحت و نعمت پر، اچھی سواریوں پر، پاکیزہ محل پر، عمدہ پوشاک پر تو نے قناعت نہ کی اور وزارت کے درپے ہوا، اب اپنے کرتوت کا مزہ چکھ،

بار بار کہتے تھے اور اپنے جی سے یہی باتیں کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے سے ایک دن پہلے یہ عتاب وخطاب جاتا رہا، اب صرف کلمۂ شہادت اور ذکر الٰہی کی تکرار تھی۔

ابن زیات کے مرنے پر اُن کے دونوں بیٹوں نے جن کے نام سلیمان وعبیداللہ تھے اور دونوں قید میں پڑے تھے، ابن زیات کی میت طلب کی، یہ لاش ایک لکڑی پر رکھی ہوئی دروازے پر پڑی تھی، جسم پر وہی کرتہ تھا جسے پہنے ہوئے قید ہوئے تھے، بالکل میلا ہوگیا، لڑکوں نے دیکھ کر کہا:

الحمدللہ کہ اس فاسق سے نجات ہوئی۔

ابن زیات کی لاش کا انجام لاش ان دونوں کو دے دی گئی، جنھوں نے اُسی لکڑی پر اُس کو غسل دے کر دفن کردیا، قبر بھی گہری نہیں کھودی، بیان کیا جاتا ہے کہ کتوں نے لاش نکال لی اور گوشت کھا گئے۔

ابراہیم بن العباس اہواز کے حاکم تھے، ابن زیات سے دوستی تھی لیکن ایک سرکاری معاملہ پیش آنے پر، ابن زیات نے ابوالجہم احمد بن یوسف کو ابراہیم پر سزا دل متعین کیا، ابوالجہم نے سب کے سامنے ابراہیم کو کھڑا رکھا حتیٰ کہ ہزار ہزار درم اور پانچ لاکھ درم پر اُس نے اپنی جان بچائی، اب جو یہ واقعہ پیش آیا تو ابراہیم نے اُس کی ہجو کی۔

ابن زیات کے غلام کی گرفتاری قید کے بعد ابن زیات کو راشد مغربی کے ساتھ بغداد لے گئے کہ وہاں جو مال ومتاع ہے سب قرق کرلیں، بغداد میں راشد نے ابن زیات کے غلام روح کو گرفتار کیا جو اُس گھر کا منتظم تھا، ابن زیات کا مال فدراسی کے ہاتھ میں رہتا اور وہی اس سرمایہ سے تجارت کیا کرتا، راشد نے گھر والوں میں سے چند آدمی گرفتار کئے اور ایک خچر کے بوجھ برابر مال پر بھی اُنھیں کے ساتھ قبضہ کرلیا۔

بغداد میں ابن زیات کے متعدد کارخانے پائے گئے جن میں طرح طرح کا مال تجارت تھا، مثلاً گیہوں، جو، آٹا، اور دوسرے دانے، تیل، انجیر۔

ایک پورا گھر کپڑوں سے بھرا تھا۔

لوتے ہزار دینار (۹۰۰۰۰) کا سامان دستیاب ہوکر قرق ہوا۔

چہارشنبہ ساتویں صفر کو متوکل نے ابن زیات کو قید کیا، اور پنج شنبہ ۱۹ ربیع الاول کو ابن زیات نے وفات پائی۔

ابن فرج پر عتاب اسی سال عمر بن فرج سے متوکل ناخوش ہوئے، یہ واقعہ ماہ رمضان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیٹا، عمر بن فرج، اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کے سپرد کئے گئے اور وہیں مقید ہو گئے، حکم نافذ ہوا کہ عمر کی جائداد و مال و منال غرق کر لیا جائے، نجاح بن سلمہ عمر کے گھر گئے، وہاں صرف پندرہ ہزار درم پائے، مسرور سمانہ نے آ کے عمر کی لونڈیاں قید کر لیں، تیس رطل (پونڈ) وزن کی قید میں عمر کو مقید رکھا گیا، بغداد سے عمر کے آزاد غلام نصر کو بلایا گیا جس نے تیس ہزار دینار پیش کئے اور چودہ ہزار دینار اپنی طرف سے حاضر کئے، اہواز سے عمر کے چالیس ہزار اور عمر کے بھائی محمد بن فرج کے ڈیڑھ لاکھ دینار ملے گھر سے جو سامان برآمد ہوا اس میں صرف فرش اتنے تھے کہ سولہ اونٹوں پر لائے گئے، چالیس ہزار دینار کے جواہر نکلے، پچاس اونٹوں پر اثاثہ و فروش لاد کر لائے اور ایک ہی بار نہیں بار بار لاد کے لائے، عمر کو پشمینے کا ایک کھلا ہوا کپڑا (فرجیہ) پہنا کر قید کر دیا گیا، اسی حالت میں سات دن رہے، پھر رہائی پائی، مگر اپنے محل سے بے دخل کر دیئے گئے، اہل و عیال پکڑے گئے، تفتیش ہوئی، شمار میں سو لونڈیاں تھیں، پھر اس شرط پر مصالحہ ہوا کہ مصادرے میں دس ہزار درم وہ پیش کریں اور فقط اہواز کی جائداد ان کو واپس دی جائے، پشمینے کا جبہ اتار دیا گیا اور زنجیر سے رہائی ملی۔

یہ واقعہ شوال کا ہے۔

علی بن الجہم بن بدر نے نجاح بن سلمہ کو برانگیختہ کرنے کے لئے عمر بن فرج کی ہجو کی۔

ابراہیم بن جنید کی اسیری

اسی سال متوکل کے حکم سے ابراہیم بن جنید نصرانی کو، جو اتوب کاتب سمانہ کا بھائی تھا، اس قدر لاٹھیوں سے مارا گیا کہ (سرکاری مال میں) اس نے ستر ہزار دینار (کی خیانت، تغلب) کا اعتراف کیا، مبارک مغربی کو اس کے ساتھ بغداد بھیجا گیا جس نے ابراہیم نصرانی کے گھر سے یہ مال برآمد کیا، پھر اس کو واپس لائے اور قید میں ڈال دیا گیا۔

ابوالوزیر پر عتاب

اسی سال ماہ ذی الحجہ میں، ابوالوزیر سے متوکل ناخوش ہوئے اور حکم دیا کہ ابوالوزیر سے حساب فہمی کی جائے، تقریباً ساٹھ ہزار دینار ابوالوزیر نے پیش کئے اور درم کے توڑے اور زیور پیش کئے گزرانے، ابوالوزیر کے پاس مصر کا جو سامان تھا اس میں سے (۶۲) جامدان غرق ہوئے، اور تیس غلام اور بہت سے فرش لے لئے گئے۔

ابوالوزیر ہی کی خیانت کے طفیل میں محمد بن عبدالملک کو جو موسیٰ بن عبدالملک کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی تھے اور ہشیم بن خالد نصرانی کو، اور اُس کے بھتیجے سعدون بن علی کو قید کر لیا گیا پھر سعدون سے چالیس ہزار دینار پر اور محمد کے دونوں بھتیجے عبداللہ و احمد سے کچھ اوپر تیس ہزار دینار پر مصالحت ہو گئی۔ واصلات اور مصادرہ میں ان سب کی جائدادیں ضبط ہو گئیں۔

عمال کا عزل و نصب اسی سال متوکل نے محمد بن فضل جرجرائی کو اپنا کاتب مقرر کیا۔

اسی سال متوکل نے چہارشنبہ ۱۰ رمضان کو دیوان خراج (صدر المہامی مال) سے فضل بن مروان کو معزول کر دیا اور یحییٰ بن خاقان خراسانی کو، جو قبیلہ ازد کے مولیٰ تھے، یہ عہدہ دیا۔ اسی دن دیوان زمام نفقات (صدر المہامی فینانس) سے ابو الوزیر کو معزول کر کے ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول کو مقرر کیا۔

اسی سال متوکل نے اپنے فرزند منتصر کو حرمین اور یمن اور طائف کا والی مقرر کیا، اور پنجشنبہ ۱۱ ماہ رمضان کو اس کا فرمان نافذ فرمایا۔

اسی سال ۷ جمادی الآخر کو احمد بن ابی دواد فالج میں مبتلا ہوئے۔

تھیوڈورا کا انجام اسی سال میخائیل بن توفیل (قیصر روم) نے اپنی ماں تذورہ (تھیوڈورا) کو سزا دی، دھوپ میں بٹھایا، پھر خانقاہ میں بھیج دیا، لغبط کو قتل کر ڈالا جس کے ساتھ تذورہ پر تہمت جوڑی تھی، تذورہ چھ (۶) برس تک حکمراں رہی۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داؤد امیر حاج ہوئے۔

۲۳۴ھ کے واقعات

محمد بن بعیث کا فرار اس سال کے واقعات میں محمد بن بعیث بن حنبس کا فرار ہے، جسے قید کر کے آذربائیجان کے علاقے سے لائے تھے اور محبس میں ڈال دیا تھا۔

اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ متوکل اس سال بیمار ہوئے، ابن بعیث کے ہاں ایک شخص تھا جو اُن کی خدمت کیا کرتا تھا اس کا نام خلیفہ تھا، اُس نے ابن بعیث کو خبر دی کہ متوکل انتقال کر گئے، اس نے ابن بعیث کے لئے سواریوں کا انتظام بھی کر لیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ یہ ہوا کہ ابن بعیث مع خلیفہ کے جس نے یہ افواہ اڑائی تھی، اپنے گاؤں "مرند" علاقہ آذربائیجان میں بھاگ نکلے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابن بعیث کے دو قلعے تھے ایک کا نام شاہی اور دوسرے کا یکدُر تھا، یکدُر بحیرہ کے باہر اور شاہی بحیرہ کے وسط میں تھا، یہ بحیرہ بقدر پچاس فرسنگ کے سرحد اُرمیہ سے اُستاق داخرّقان تک، جو محمد بن رّواد کا علاقہ تھا، پھیلا ہوا تھا، ابن بعیث کا قلعہ شاہی محکم و استوار تھا جس کے چاروں طرف ٹھہرے ہوئے پانی کی خندق تھی، اطراف مراغۂ اُرمیہ تک جو لوگ جاتے یہیں سے سوار ہوتے، اس بحیرہ میں نہ مچھلی ہے نہ اور کوئی خیر و خوبی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابن بعیث، اسحاق بن ابراہیم بن مصعب کی قید میں تھے، بغا شراب دار نے سفارش کی، تقریباً تیس ضامن لئے جن میں محمد بن خالد بن یزید بن مزید شیبانی بھی تھے، (اس شفاعت و ضمانت نے ابن بعیث کو رہائی دلائی) سامرّا میں آتے جاتے رہتے، وہاں سے مرند بھاگ گئے، سامان رسد جمع کر لیا، مرند میں پانی کے چشمے پہلے سے موجود تھے، شہر پناہ کے کمزور حصّوں کی مرمّت کرالی، ہر سمت کے فتنہ انگیز قبیلۂ ربیعہ وغیرہ کے افراد پہنچ گئے اور تقریباً دو ہزار دو سو کی جمعیت ہو گئی۔

امارت آذربائیجان پر حمدویہ کا تقرر

آذربائیجان کے والی (گورنر) محمد بن حاتم بن ہرثمہ تھے، ابن بعیث کے طلب کرنے میں انھوں نے کوتاہی کی، متوکّل نے اس تقصیر کی بنا پر حَمدُویَہ بن علی بن فضل سعدی کو آذربائیجان کا والی مقرر کیا اور سامرّا سے اُن کو ڈاک پر وہاں بھیجا۔

حمدویہ نے وہاں پہنچ کر لشکر اور رضاکار (شاکریہ) جمع کئے اور جس نے خدمت خلافت قبول کی سب کو ساتھ لیا، دس ہزار کی جمعیت ہو گئی، اب ابن بعیث پر چڑھائی کی اور شہر مرند میں ابن بعیث کو پنا - لینے پر مجبور کر دیا۔

یہ شہر دو فرسنگ دَور میں ہے، اس کے اندر بہت سے باغ ہیں، باہر جہاں تک دَور ہے درخت ہی درخت ہیں، البتّہ دروازوں کے سامنے جگہ چھوٹی ہوئی ہے، حالت محاصرہ میں جو سامان درکار ہے ابن بعیث نے سب فراہم کر لیا، پانی کے چشمے موجود ہی تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن بعیث کا محاصرہ

محاصرہ مرند کو مدت دراز گذری تو متوکل نے زیرک ترک کو دو لاکھ ترک سواروں کے ساتھ بھیجا، زیرک کے (نادانی سے) کچھ نہ کیا، متوکل نے عمر بن سیسل بن کال کو نو ہزار (۹۰۰۰) شاکری سپاہ کے ساتھ روانہ کیا، اُس سے بھی کچھ کام نہ نکلا۔

اب متوکل نے بغا شراب دار کو چار ہزار سپاہ کے ساتھ بھیجا جس میں ترک و شاکری و مغربی سپاہی تھے۔

حمدویہ بن علی اور عمر بن سیسل اور زیرک نے چڑھائی کر کے شہر کے اردگرد تقریباً ایک لاکھ درخت کٹوا دیئے، بیس منجنیقیں شہر پر نصب کرا دیں اور شہر کے بالمقابل ایسی گڑھیاں بنا لیں جن میں کچھ دیر آرام لے سکیں۔

ایسی ہی اور اتنی ہی منجنیقیں ابن بعیث نے بھی نصب کرا دیں، جو دہقانی وحشی ساتھ تھے وہ ایسی سنگ باری کرتے تھے کہ کوئی شہر پناہ کے پاس تک نہ پھٹک سکتا تھا۔

اس جنگ میں سلطنت کی طرف سے آٹھ مہینے میں تقریباً سو آدمی (۱۰۰) قتل اور تخمیناً چار سو (۴۰۰) زخمی ہوئے، ابن بعیث کی طرف بھی یہی حساب رہا۔

حمدویہ و عمرو زیرک روزانہ صبح و شام گرم جنگ رہتے، ابن بعیث کی فوج والے (دروازۂ شہر تو بند رکھتے مگر) دیوار پر رسیوں سے لٹک لٹک کے نیچے اُترتے اور تیر و کمان سے جنگ کرتے، جب خلافت کی فوجیں حملہ کرتیں تو دیوار کی پناہ میں آجاتے، کبھی کبھی ایک دروازہ بھی کھول دیتے جسے باب الماء (پانی کا دروازہ) کہتے تھے، اس دروازے سے تیار نکلتے اور لڑ بھڑ کے لوٹ جاتے۔

محصورین کو امان کی پیش کش

بغا شراب دار جب مرند کے قریب پہنچا تو جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے عیسیٰ بن شیخ ابن سلیل شیبانی کو ابن بعیث اور رفقا کے لئے امان نامے دے کے بھیجا کہ امیر المومنین کے زیر فرمان حاضر ہو جائیں ورنہ جنگ ہوگی، اور فتح ہونے پر اُن میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں گے، البتہ جو فرماں برداری کی نیت سے حاضر ہوگا اُس کو امان ملے گی۔

ابن بعیث کی گرفتاری

عام طور پر جو لوگ ابن بعیث کے ساتھ تھے وہ قبیلہ ربیعہ کے تھے اور عیسیٰ بن شیخ ہی کی قوم کے لوگ تھے، امان پاکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن میں سے بکثرت آدمی رسّیوں سے لٹک کے اُتر آئے۔ ابن بعیث کا بہنوئی ابوالاغر بھی اُتر کے حاضر ہو گیا۔ اسی ابوالاغر کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگوں نے شہر کا دروازہ کھول دیا، حمدویہ وزیرک کی جماعت اندر آ گئی۔ ابن بعیث اپنے گھر سے بھاگ نکلے، چاہتے تھے کہ کسی دوسرے رُخ سے نکل جائیں۔ لشکر کا ایک دستہ دوچار ہو گیا۔ ابن بعیث کا ارادہ تھا کہ ایک نہر کی راہ لیں جہاں پانی چکی چلتی تھی اور وہیں روپوش ہو جائیں۔ تلوار اُس وقت بھی گردن میں حمائل تھی۔ اسی حالت میں پکڑے گئے اور سپاہیوں نے اُن کا گھر لوٹ لیا۔ اُن کے ساتھیوں کے گھر غارت گئے اور شہریوں کے بھی چند گھر لٹے۔ اسی کے بعد منادی ہوئی کہ جو لوٹے گا غارت گری کرے گا خلافت اس سے بری الذمہ ہے، یعنی ایسا شخص شرع و قانون کی حفاظت سے خارج سمجھا جائے گا اور اُس کا مال غیر محفوظ ہوگا۔ ابن بعیث کی دو بہنیں، تین بیٹیاں، ایک خانہ اور باقی لونڈیاں گرفتار ہوئیں۔ تیرہ حرمیں حکومت کے قبضے میں آئیں۔ قابل تذکرہ سرکردہوں میں سے تقریباً دو سو آدمی پکڑے گئے اور باقی بھاگ گئے۔

دوسرے دن بغا شراب دار کا لشکر بھی پہنچ گیا اور اب پھر منادی ہوئی کہ خبردار غارت گری نہ ہونے پائے۔

بغا نے یہ فتح اپنے نام سے لکھ بھیجی۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں متوکل سامرا سے نکل کے مدائن گئے۔

اس سال ایتاخ نے (میر حاج کی حیثیت میں) حج کیا۔ اس کا سبب یہ ہوا:

ایتاخ بیان کیا جاتا ہے کہ ایتاخ، سلام ابرش کا کھانا پکانے والا خزری غلام تھا، معتصم نے اُس کو ۱۹۵ھ میں خرید لیا۔ ایتاخ میں مردی و شکوہ کی شان تھی، پہلے معتصم نے اور پھر واثق نے اُس کو سربلندی بخشی، حتیٰ کہ سلطنت کے بہت سے کام اُس کو تفویض ہوئے۔

سامرا بھر کی خانہ داری کا سامان فراہم رکھنے کی خدمت معتصم نے اس کو سپرد کی جس میں اسحاق بن ابراہیم بھی اُس کے شریک خدمت تھے۔ اس کام پر ایک نائب ایتاخ کی طرف سے اور ایک اسحاق کی طرف سے مامور تھا۔

معتصم یا واثق جسے قتل کرنا چاہتے وہ ایتاخ ہی کے ہاں قتل ہوتا اور اسحاق ہی کے ہاتھوں یا بزنجیر کیا جاتا۔ انھی مقتولین و محبوسین میں محمد بن عبدالملک الزیات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مامون کی اولاد جو سندس سے تھی، اور صالح بن عُجَیف وغیرہ تھے۔

ایتاخ کے اختیارات واعزاز

متوکل خلیفہ ہوئے تو ایتاخ اپنے پورے مراتب و مناصب پر فائز تھے۔ لشکر، جماعت مغاربہ، ترک موالی، ڈاک، حجابت، دار و محکمی دار الخلافت، سب انھیں کے ہاتھ میں تھی۔

استقرار خلافت کے بعد متوکل ایک مرتبہ لواح قاطول میں سیر و تفریح کو نکلے، شب میں نبیذ پی اور ایتاخ کے ساتھ بد سلوکی کی، ایتاخ نے اُن کو قتل کروا ڈالنا چاہا، لیکن جب صبح ہوئی اور ماجرائے شبینہ بیان کیا گیا تو متوکل نے معذرت کی، ایتاخ کو گلے لگا لیا اور کہا:

تو میرا باپ ہے، تو نے مجھے پالا ہے۔

متوکل جب سامرا گئے تو ایتاخ نے بارگاہ خلافت میں ایک شخص کو خفیہ مامور کیا جس نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ ایتاخ حج کو جانا چاہتا ہے، اجازت دی جائے۔

یہ اجازت مل گئی اور اس پر اضافہ یہ ہوا کہ ایتاخ جس جس شہر سے (دوران سفر حج میں) گزریں اُن شہروں کی حکومت بھی اُنھیں کے دے دی ہے، خلعت دیا گیا اور رخصت کے وقت، تمام سرداران لشکر مشایعت کو نکلے، شاکری اور سران سپاہ اور غلامان درگاہ بہترے لوگ ساتھ ہوئے، خاص اپنے خدم وحشم مزید برآں۔

ایتاخ جب چلے گئے تو عہدہ حجابت وصیف کو عطا ہوا، یہ واقعہ شنبہ ۱۸ ر ذی القعدہ کا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قصہ ۲۳۳ھ کا ہے، اور متوکل نے وصیف کو ۱۸ ر ذی الحجہ ۲۳۳ھ کو حجابت دی تھی۔

امیر حج محمد بن داؤد

اس سال کے امیر حاج محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عیسیٰ تھے۔

۲۳۵ھ کے واقعات

ایتاخ کی مراجعت بغداد

اس سال جو نئے واقعات (احداث) پیش آئے اُن میں ایک واقعہ ایتاخ کا قتل ہے، اس کی کیفیت یوں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بیان خود ایتاخ کی زبانی ہے:

ایتاخ جب مکے سے عراق واپس ہوئے تو متوکل نے اُن کے پاس سعید ابن صالح حاجب کو خلعت و سوغات دے کے بھیجا اور حکم دیا کہ کوفے میں یا اور کہیں راستے میں ایتاخ سے ملیں۔

متوکل نے پہلے ہی سے اپنے کوتوال بغداد کو ایتاخ کے متعلق حکم دے رکھا تھا۔

ابراہیم بن المدبر کا بیان ہے کہ میں اسحاق بن ابراہیم کے ساتھ (استقبال کو) نکلا، یہ اُس وقت کی بات ہے جب ایتاخ بغداد کے قریب آ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ رود فرات کا راستہ اختیار کر کے انبار جائیں اور وہاں سے سامرا پہنچیں۔

اسحاق بن ابراہیم نے ایتاخ کو لکھا کہ: اللہ امیر المومنین کی عمر دراز کرے اُنھوں نے فرمایا ہے کہ تو (یعنی ایتاخ) پہلے بغداد جائے وہاں بنی ہاشم اور سرداران جمہور تیرا استقبال کریں، خزیمہ بن خازم کے محل میں تو اُن کے لئے دربار کرے اور اُنھیں جائزے دے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہم نکل کے یا سریہ پہنچ چکے تھے، اسحاق نے پل کو سپاہیوں اور شاکریوں سے بھر دیا تھا۔

ایتاخ کا بغداد میں استقبال

یا سریہ میں ایک صُفہ بچھا تھا جس پر خود بیٹھے تھے، لوگوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ ایتاخ قریب آ گئے، اسحاق سوار ہو کر استقبال کو چلے، ایتاخ سے جب نگاہ روبرو ہوئی تو اسحاق اُترنے کے لئے جُھکے، ایتاخ نے قسم دی کہ: نہ اُتریں۔

ایتاخ کے ساتھ تین سو حشم اور غلام تھے، سفید قبا پہنے ہوئے، گردن میں تلوار حمائل تھی۔

دونوں ساتھ چلے، پُل کے پاس پہنچے تو اسحاق آگے بڑھ گئے اور پُل کو عبور کر کے خزیمہ بن خازم کے دروازے پر کھڑے ہو گئے، اور ایتاخ سے کہا:

اللہ امیر کو صلاح و فلاح عطا فرمائے، اندر چلیں،

ایتاخ کا جب کوئی غلام پل پر سے گزرتا تو پل کے موکل اُس کو آگے بڑھا دیتے، حتیٰ کہ ایتاخ فقط اپنے غلامان خاص کے ساتھ رہ گئے اور سامنے کچھ لوگ آ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ کا محل ایتاخ کے لئے آراستہ ہو چکا تھا" اسحاق پیچھے رہ گئے اور حکم دیدیا کہ محل میں ایتاخ کے تین چار غلاموں سے زیادہ نہ جانے پائیں، دروازوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے، نہر کے کنارے کے رخ سے حفاظت کا حکم ہوا، محل میں جتنی سیڑھیاں تھیں سب توڑ دی گئیں۔

ایتاخ کی گرفتاری

ایتاخ کا اندر آنا تھا کہ پیچھے سے دروازہ بند ہو گیا، دیکھا تو فقط تین چھوکرے ساتھ ہیں، اُس وقت ایتاخ کی زبان سے نکلا آخر کر گزرے۔

ایتاخ اگر بغداد میں نہ پکڑے گئے ہوتے تو گرفتار کرنا ممکن نہ ہوتا، سامرّا پہنچ جاتے اور اپنی جمعیت سے تمام مخالفوں کو قتل کر ڈالنا چاہتے تو یہ بھی کر سکتے تھے رات ہونے کو تھی کہ کھانا لایا گیا جسے ایتاخ نے کھا لیا۔

دو تین دن اسی طرح گزرے تھے کہ اسحاق خود ایک کشتی میں سوار ہوئے اور دوسری کشتی ایتاخ کے لئے تیار کر کے سوار ہونے کو پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ ایتاخ کی تلوار لے لی جائے، لوگوں نے اسحاق کو کشتی میں سوار کرایا، کچھ مسلح آدمی ساتھ کر دیئے، اس سفر کے بعد اسحاق اپنے گھر پہنچے، ایتاخ بھی کشتی سے اُتار کر اسحاق کے گھر کے ایک گوشے میں لائے گئے، یہاں تمید ہوئے اور لوہے کی بھاری وزنی زنجیر گردن اور دونوں پاؤں میں ڈال دی گئی۔

ایتاخ کے دونوں بیٹے منصور اور مظفر، اور دونوں کاتب (سکریٹری) سلیمان بن وہب اور قدامہ بن زیاد نصرانی بغداد لائے گئے، سلیمان تو (ایتاخ کی جانب سے) سرکاری خدمت پر مامور تھے اور قدامہ ایتاخ کی ذاتی جائداد سے متعلق تھے، بغداد میں دونوں قید ہوئے اور دونوں پر مار پڑی۔

قدامہ مسلمان ہو گئے،

منصور اور مظفر بھی قید کر لئے گئے،

ایتاخ کی درخواست

اسحاق کے آزاد غلام ترک کا بیان ہے کہ ایتاخ جس گھر میں قید تھے میں اُس کے دروازے پر کھڑا تھا، ایتاخ نے مجھے آواز دی:

ترک:

میں نے پوچھا: ابو منصور کیا چاہیئے؟

ایتاخ نے کہا: امیر (اسحاق) کو سلام کہنا اور پھر کہنا کہ تجھے معلوم ہے کہ معتصم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واثق تیرے معاملے میں مجھے کیا حکم دیتے تھے اور میں کیونکر اس کے ضرر سے تجھے حتی الوسع بچاتا تھا اب تیری جانب سے اس کا فائدہ مجھے ملنا چاہیے، مجھ پر تکلیف و آرام کے سب ہی وقت گزر چکے ہیں، مجھے تو اچھے کھانے پینے کی پروا نہیں، لیکن یہ دونوں لڑکے (منصور و مظفر) آرام میں پلے ہیں اور تکلیف کو جانتے بھی نہیں، اُن کے لئے کچھ شوربا گوشت اور کچھ کھانے کی شے مقرر کر دے۔

ترک کا بیان ہے کہ میں اسحاق کی نشست گاہ کے دروازے پر جا کھڑا ہوا، اسحاق نے پوچھا:-

کیا ہے تو کچھ کہنا چاہتا ہے؟

عرض کی: ہاں، مجھ سے ایتاخ نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔

ایتاخ کا راتب ایک روٹی اور ایک کوزہ آب تھا، لڑکوں کے لئے ایک خوان بھیجا جاتا جس میں سات روٹیاں ہوتیں اور بقدر پانچ چلو کے شوربا، ایتاخ جب تک جیئے یہی راتب قائم رہا، پھر میں نہیں جانتا اُن پر کیا گذری۔

ایتاخ کا خاتمہ ایتاخ کی گردن میں اسی (۸۰) رطل (پونڈ) کا وزنی طوق ڈالا گیا اور ایک بھاری بیڑی پاؤں میں پڑی، چہارشنبہ ۵ جمادی الآخر ۲۳۵ھ کو وفات پائی۔

اسحاق نے ابوالحسن اسحاق بن ثابت بن ابی عباد کو بغداد کی ڈاک کے افسر کو اور قاضیان عدالت کو ایتاخ کی لاش دکھائی اور اُن کی شہادت ثبت کرائی کہ لاش پر کسی مار پیٹ کا نشان نہیں نہ اس سے موت واقع ہوئی، مگر مجھ سے میرے بعض شیوخ نے روایت کی کہ پیاس کے مارے ایتاخ مرے، اُن کو کھانا کھلایا گیا، پانی مانگا تو پینے نہ دیا، اسی پیاس میں جان گئی۔

ایتاخ کے دونوں لڑکے متوکل کی زندگی بھر قید رہے، منتصر خلیفہ ہوئے تو دونوں کو رہا کر دیا۔ مظفر تو رہا ہونے کے بعد صرف تین ماہ جیئے، البتہ منصور بعد میں بھی زندہ رہے۔

ابن بعیث کی بغداد میں سیری اسی سال بغا شراب دار شوال میں ابن بعیث کو اُن کے نائب ابوالاغر کو، اُن کے دونوں بھائی صقر اور خالد کو جو امان کے وعدے پر اُتر آئے تھے، اُن کے ایک پوتے کو جس کا نام علاء تھا اور وہ بھی امان ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وعدے پر باہر نکلا تھا ان سب کو لئے حاضر ہوئے قیدیوں میں سے تقریباً ایک سو اسی (۱۸۰) تو صحیح وسالم پہنچے اور باقی پہنچنے سے قبل ہی مر گئے۔

یہ لوگ جب سامرا کے قریب پہنچے تو اونٹوں پر سوار کرائے گئے، لوگ اُن کو دیکھتے، نظارہ کرتے، متوکل نے ان سب کو قید کرنے کا حکم دیا اور ابن بعیث کو بہت بھاری لوہے کی زنجیر میں مقید کیا۔

ابن بعیث کی رہائی

علی بن جہم کا بیان ہے کہ محمد بن بعیث کو متوکل کے پاس لائے تو گردن مارنے کا حکم دیا، ایک نطع پر اُن کو ڈال دیا گیا، جلاد حاضر ہوئے اور ابن بعیث کو آخری موقع دیا گیا، متوکل نے سختی سے پوچھا:

یا محمد! تجھے اس کرتوت پر کس نے اُبھارا؟

عرض کی: بدبختی نے، یا امیرالمومنین! تو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک پھیلی ہوئی رسی ہے (جسے تھام کر اللہ تک مخلوق پہنچ سکتی ہے) تیرے متعلق میرے دو طرح کے گمان ہیں، ان میں پہلا گمان وہی ہے جو تیری شان کے شایاں ہے اور یہ گمان عفو ہے۔

یہ کہہ کے فوراً ایک نظم پڑھی۔

علی کہتے ہیں کہ متوکل نے یہ سن کے میری طرف دیکھا اور فرمایا: یہ باادب ہے؛ میں نے فوراً ابن بعیث سے خطاب کیا کہ تو نے دو شقیں جو پیش کی ہیں اُن میں جو بہترین شق ہے اُسی کا برتاؤ امیرالمومنین تیرے ساتھ برتیں گے اور تجھ پر احسان کریں گے۔

متوکل نے یہ سن کر فرمایا: جا اپنے گھر چلا جا۔

فارسی شاعری

راوی کا بیان ہے کہ مراغہ میں وہاں کے سرداروں کی ایک جماعت نے مجھے ابن بعیث کے فارسی زبان کے اشعار سنائے، یہ سب اُن کی قابلیت اور شجاعت کا تذکرہ کرتے تھے۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ ابن بعیث جب متوکل کے حضور میں لائے گئے تو میں اُس وقت حاضر تھا، ابن بعیث نے وہی باتیں متوکل سے کیں (جو پہلے بیان ہو چکی ہیں) مختار اُس وقت اپنے والد متوکل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے ابن بعیث کی سفارش کی کہ اُسے بخش دیجئے، متوکل نے بخش دیا اور خطا معاف کر دی۔

ابن بعیث جب بھاگے ہیں تو اُس وقت ایک نظم کہی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگ گئے۔ وقت ابن بعیث نے گھر میں اپنے تین لڑکے، بعیث، جعفر و حلبس اور لونڈیاں چھوڑی تھیں، یہ سب بغداد کے قصر الذہب میں قید کر دیئے گئے۔

ابن بعیث کی وفات سامرا میں لائے جانے کے ایک ماہ بعد ابن بعیث نے وفات پائی۔ بغا شراب دار نے ابن بعیث کی وفات کے بعد ابن بعیث کے بہنوئی ابوالاغر کی سفارش کی، اُسے رہائی ملی اور اُس کے ساتھ ابن بعیث کی نواسہ بھی رہا ہوئی، مگر قید سے نکلنا تھا کہ شادی مرگ میں گرفتار ہوئی اور اسی دن مرگئی، باقی سب مقید رہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابن بعیث کی گردن میں سو رطل کی وزنی زنجیر ڈال دی گئی مرتے دم تک وہ اس کے بوجھ سے اوندھے منہ کے بل پڑے رہے۔

ابن بعیث کی گرفتاری کے بعد جتنے لوگ اُن کی ضمانت کے باعث قید تھے سب رہا ہو گئے، بعض ایسے بھی تھے کہ قید ہی میں مر چکے تھے، باقی عیال و اطفال کو بھی رہائی ملی، حلبس و بعیث و جعفر کو جو ابن بعیث کے بیٹے تھے شاگردوں کی اُس جماعت میں لے لیا گیا جس کے افسر عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان تھے، ان سب کے لئے مدد معاش جاری ہو گئی۔

ذمیوں کو مخصوص لباس پہننے کا حکم اسی سال متوکل نے حکم دیا کہ نصاریٰ و اہل ذمہ کے سب کے سب شہد کے رنگ کے طیلسان پہنیں، زنار باندھیں، ایسے چار جاموں پر سوار ہوں جن میں لکڑی کی کاٹھی ہو، چار جامے کے پیچھے دوگولے بنے ہوں، جو ٹوپیاں پہنیں اُن کا رنگ مسلمانوں کی ٹوپیوں کے رنگ سے جدا ہو اور ان میں دو دو گھنڈیاں ہوں اُن کے غلاموں کے بالا جامے پر دو دو پیوند لگے ہوں جن کا رنگ بالاجامے کے رنگ سے جدا ہو، سامنے ایک پیوند سینے پر ہو اور ایک پیٹھ پیچھے، ہر ایک بقدر چار انگل کے زرد رنگ کا ہو، جو عمامہ باندھے اُس کا رنگ بھی شہد کے رنگ کا ہو، جو عورتیں باہر نکلیں وہ شہد کے رنگ کی ازار پہنے ہوں، غلام زنار باندھیں، کمربند (بگوس) نہ باندھیں۔

امتیاز اہل ذمہ یہ بھی حکم ہوا کہ ان کے گرجے اور عبادت خانے جو نئے بنے ہوں گرا دیئے جائیں اور جتنے پرانے گرجے ہیں بدستور قائم رہیں، اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہروں سے عشر لیا جائے (عشر: وہ محصول جس میں آمدنی کا دسواں حصہ لیا جائے) گھر بیع و فراخ وکشادہ ہو تو (اس کا کچھ حصہ توڑ کر) مسجد بنا دیں، اور اگر مسجد کے قابل ہو تو کھلی جگہ چھوڑ دیں، گھروں کے دروازوں پر شیطان کی تصویریں لکڑی میں کھدی ہوں، کہ مسلمانوں کے گھر سے ان کے گھر جدا نظر آئیں۔

یہ بھی ممانعت کر دی کہ دفتروں میں اور سلطنت کے ایسے عہدوں پر جن میں مسلمانوں پر احکام اجرا ہوتے ہوں، ذمیوں سے مدد نہ لی جائے، ان کے مکتبوں میں مسلمانوں کی اولاد تعلیم نہ پائے اور نہ کوئی مسلمان ان کو پڑھائے شعانین کے تہوار میں صلیب نہ نکالیں، راستے کے کنارے چلا کریں، ان کی قبریں زمین کے برابر ہوں کہ مسلمانوں کی قبروں کے ساتھ مشابہت نہ رہے۔

ذمیوں کے متعلق فرمان خلافت

تمام ممالک میں جتنے عہدہ دار تھے سب کو اس باب میں، فرمان لکھ بھیجا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عزت وقدرت سے اسلام کو برگزیدہ فرمایا اپنے لئے اس کو پسندیدہ ٹھہرایا، ملائکہ کو اس سے عزت دی، اپنے پیغمبروں کو اسی کے لئے مبعوث کیا، اپنے دوستوں کو اس سے تائید بخشی، اس کو تمام مذہبوں پر غالب بنایا، ہر طرح کے شبہات سے اس کو بچایا، بہترین خوبیوں سے اس کو نوازا، نہایت پاکیزہ شریعت اس کو دی، بہت ہی شریفانہ فرائض اس کے لئے مقرر کئے، سب سے منصفانہ احکام اور سب سے اچھے اعمال اس کے لئے مخصوص کئے، اہل اسلام کو حلال وحرام کی بزرگی دی، شرائع واحکام وحدود ومناہج واضح کئے، فرمایا:

اللہ تم کو عدل واحسان اور قرابت دار کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے روکتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، شاید تم یاد رکھو۔

بُرے کھانے پینے اور بُرے نکاح سے بچانے اور پاک رکھنے کے لئے فرمایا:

تم پر مردار، اور خون، اور سور کا گوشت، اور جو بجائے اللہ کے دوسرے کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مزہ ہو، اور جس کا گلا گھونٹا گیا ہو، یہ سب حرام ہے۔ الی آخرہ الآیۃ،
معاندین سے اپنے دین کی حفاظت اور اپنے برگزیدہ بندوں پر اپنے اتمام نعمت
کے لئے فرمایا:

آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے، اب ان سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو،
آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں حرام ہوئیں۔

شراب، اور قمار، اور انصاب اور ازلام ناپاک شیطانی کام ہیں۔

ان ہدایات سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرکین کے ماکولات میں سے
وہ کھانے جو نہایت نجس تھے، مشروبات میں سے وہ شرابیں جو دشمنی و بغض
پیدا کرنے والی، اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھنے والی تھیں، مناکحات میں سے
جو بہت ہی برے اور ارباب عقل سلیم کے نزدیک بھی حرام ہونے کے
لائق تھے، سب حرام کر دیئے۔

مسلمانوں کو محاسن اخلاق و فضایل و کرامات عطا فرمائے، اہل ایمان و
امانت و فضل و مرحمت باہمی یقین و صدق بنایا، ان کے دین کو آپس میں کٹ
مرنے، پسپا ہونے، جوش بے محل و تکبر و خیانت و غدر سے آپس میں سرکشی کرنے
سے، ایک دوسرے پر ظلم سے بچایا، پہلی بات کا حکم دیا اور دوسری سے منع
فرمایا، ایک کے لئے وعدہ کیا اور دوسرے کی وعید کی، اس کے لئے بہشت و
ثواب، اس کے واسطے دوزخ و عذاب۔

اللہ نے مسلمانوں کے لئے جس دین حق کو پسند فرمایا ہے اس کی بنا پر، پاکیزہ
شریعت کی بنا پر، پسندیدہ و پاک احکام کی بنا پر، روشن دلیل کی بنا پر، اور
اس بنا پر، کہ حلال و حرام کو جدا جدا کر کے اللہ نے ان کے دین کو پاک و صاف
کر دیا ہے، تمام دوسرے ادیان و ملل پر وہی غالب آنے والے ہیں۔

امیر المومنین کی رائے یہ قرار پائی ہے کہ ممالک محروسہ میں جہاں کہیں جتنے اہل
ذمہ ہیں سب کے طیلسان شہد کے رنگ کے ہوں، جن کو طیلسان کی توفیق نہ ہو
وہ تقریباً ایک بالشت مربع کا اپنے آگے پیچھے ایک ایک پیوند لگائیں اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ پیش و پس نہ کریں، ٹوپیوں میں گھنڈیاں لگائیں جن کے رنگ ٹوپیوں سے الگ ہوں، یہ گھنڈیاں ابھری رہیں، ہر حالت میں محسوس ہوا کریں، چار جاموں میں کاٹھی ہو اور قربوس پر ابھرے ہوئے گولے لگے ہوں جن کو دیکھنے والے بے تامل دیکھ سکیں، غلام اور لونڈیاں بجائے کمربند کے زنار باندھیں، جو اس کے خلاف کرے اس کو سزا دی جائے۔

امیر المومنین اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے بندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، وہ رحیم و کریم ہے۔

بخط ابراہیم بن عباس، بتاریخ شوال ۲۳۵ھ

علی بن جہم نے اس باب میں ایک نظم لکھی کہ عسلیات یعنی شہد کے رنگ کے کپڑوں نے اہل حق و اہل باطل میں امتیاز تو پیدا کر دیا مگر عقلمند آدمی کو اس میں زیادتی نہ کرنی چاہیے کیونکہ ایک طرح کی سرکاری آمدنی کا زیادہ حصہ اہل باطل ہی سے وابستہ ہے۔

محمود بن فرج کا دعوی نبوت

اس سال سامرا میں ایک شخص ظاہر ہوا جسے محمود بن فرج نیشاپوری کہتے تھے، اس کا گمان تھا کہ میں ذوالقرنین ہوں۔

اس کا ظہور بابک کی پھانسی دینے کی جگہ ہوا۔

ستائیس آدمی ساتھ تھے، ان میں سے دو شخص سامرا کے دروازۂ عام میں اور دو آدمی بغداد کے مدینۂ منصور کی مسجد میں نمایاں ہوئے۔ اپنے زعم میں کہتے تھے کہ محمود پیغمبر بھی ہے اور ذوالقرنین بھی۔

محمود اور اس کے ساتھی متوکل کے حضور میں لائے گئے تو متوکل نے حکم دیا کہ ان کو خوب مارو، محمود تو اس مار پیٹ کے بعد مر گیا اور اس کے ساتھی قید ہو گئے۔

یہ لوگ نیشاپور سے آئے تھے۔

ساتھ کوئی چیز تھی جسے پڑھتے تھے۔

اہل و عیال بھی ساتھ تھے۔

ان میں ایک بڈھا تھا جو محمود کے نبی ہونے کی گواہی دیتا تھا کہ اس پر وحی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے اور جبریل یہ وحی لاتے ہیں۔

محمود بن فرج کا انجام محمود کو سو (۱۰۰) تازیانے مارے گئے، تب بھی اس نے اپنی نبوت سے انکار نہ کیا، بڈھا کہ اُس کی پیمبری کی گواہی دیتا تھا، چالیس (۴۰) ہی درّے کھانے پایا تھا کہ اس کی پیمبری سے منکر ہوگیا۔

محمود کو وہاں لے گئے، جہاں دروازہ عام تھا، یہاں اُس نے بھی اپنی تکذیب کی، بڈھے نے اعلان کیا کہ محمود نے مجھے فریب دیا تھا، اور ساتھیوں سے فرمائش کی کہ اُسے طمانچے لگائیں، سب نے دس دس طمانچے مارے۔

ایک مصحف ملا جس میں کچھ باتیں جمع کی تھیں، کہتا تھا کہ یہ میرا قرآن ہے، جبریل اسے میرے پاس لاتے ہیں۔

اسی سال کے چہارشنبہ ۳ر ذی الحجہ کو وہ مرگیا اور جزیرے میں دفن کیا گیا۔

ولی عہدی کی بیعت اسی سال متوکل نے اپنے تینوں فرزندوں کے لئے بیعت لی۔

(۱) محمد، ان کو منتصر کا خطاب دیا۔

(۲) ابوعبداللہ، یہ قبیحہ کے بطن سے تھے، نام میں اختلاف ہے، کوئی محمد کہتا ہے کوئی زبیر، ان کو معتز کا خطاب دیا۔

(۳) ابراہیم، ان کو مؤید خطاب دیا۔

اس بیعت کے ذریعے سے یہ تینوں (یکے بعد دیگرے) ولی عہد خلافت ہوئے۔

یہ واقعہ شنبہ ۲۷ر ذی الحجہ کا ہے، بعض ۲۸ر ذی الحجہ کہتے ہیں۔

ہر ایک کو دو دو پرچم دیئے، ایک سیاہ کہ ولی عہد کا نشان تھا، دوسرا سفید کہ نشان حکومت تھا، ہر ایک کو اتنے علاقوں کی حکومت دی جس کا ابھی ذکر ہوتا ہے۔

محمد المنتصر کو یہ علاقے دیئے:

(۱) افریقیہ (۲) بلاد مغرب، تمام وکمال، عریش مصر سے جہاں تک مغرب میں خلافت عباسیہ کا دائرہ وسیع تھا (۳) جند قنسرین (۴) عواصم (۵) شام کے سرحدی علاقے (۶) جزیرے کے سرحدی علاقے (۷) دیار مضر (۸) دیار ربیعہ (۹) موصل (۱۰) ہیت (۱۱) عانات (۱۲) ظابور (۱۳) قرقیسیا (۱۴) کورۂ باجرمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) کورۂ تکریت (۱۶) طَسَاسیج سواد (۱۷) کُورِ دجلہ (۱۸) حرمین (۱۹) عک
(۲۰) حضرموت (۲۱) یمامہ (۲۲) بحرین (۲۳) سندھ (۲۴) مکران (۲۵) قندابیل
(۲۶) نَرمج بیت الذہب (ملتان) (۲۷) کُورِ اہواز (۲۸) سامرا کے غلہ خانے
(۲۹) ماہ کوفہ (۳۰) ماہ بصرہ (۳۱) ماسبذان (۳۲) مہرجان قذق (۳۳) شہرزور
(۳۴) درآباذ (۳۵) صامغان (۳۶) اصبہان (۳۷) قم (۳۸) قاسان (کاشان)
(۳۹) قزوین (۴۰) (۴۱) علاقہ کوہستان اور اُس کے متعلق جائدادیں (۴۲)
سرے کے صدقات عرب۔

مُعتز کو یہ علاقے دیئے:

(۱) کورِ خراسان و متعلقات (۲) طبرستان (۳) رے (۴) ارمینیہ (۵)
ذربائیجان (۶) کورِ فارس۔

۲۴۰ھ میں تمام ممالک محروسہ میں جس قدر بیت المال تھے اُن سب کی
خزانہ داری اور دارالضرب کا انتظام بھی مُعتز کو عنایت کیا اور حکم دیا کہ اُن کے
نام کا سکہ (درہم) ضرب ہو۔

www.KitaboSunnat.com

مؤید کو یہ علاقے دیئے:

(۱) جند دمشق (۲) جند حمص (۳) جند اُردُن (۴) جند فلسطین۔

ابوالغُصن۔ اعرابی نے اس باب میں ایک نظم کہی جس کا ترجمہ یہ ہے:

بے شک مسلمانوں کے جلیل القدر والی — محمد پھر ابو عبداللہ
پھر ابراہیم ذلت سے دور رہنے والے ہیں — اللہ کے خلفا میں برکت ہو

ولی عہدی کے متعلق فرمان خلافت متوکل نے ان کے متعلق ایک معاہدہ (یا وصیت نامہ) بھی لکھوا دیا جس کی نقل یہ ہے:

یہ ایک معاہدہ ہے جسے عبداللہ جعفر امام متوکل علی اللہ امیرالمومنین نے لکھا ہے۔ جو کچھ اس معاہدے میں ہے اُس کے متعلق اپنی ذات پر اللہ کو اور اپنے حاضرین اہل بیت کو اور اپنے گروہ کو اور اپنے سرداروں کو اور اپنے قاضیوں کو اور اپنے مددگاروں کو اور اپنے فقہا کو اور دوسرے مسلمانوں کو گواہ بنا دیا۔ محمد المنتصر باللہ اور ابو عبداللہ المعتز باللہ اور ابراہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المؤید باللہ فرزندانِ امیر المومنین کے لئے اپنی ذاتی رائے اور پوری صحت بدنی اور اجتماع فہم سے ان امور کو اختیار کرنے کے لئے جن کی اُسے اطلاع ملی اس (معاہدہ) کے ذریعے سے اپنے رب کی طاعت اور اپنی رعیت کی سلامتی اور اس کی استقامت اور اُس کی قبول طاعت اور اُس کے کلمے کی وسعت اور اُس کی باہمی صلاح حاصل کرنے کے لئے (یہ معاہدہ کیا گیا) اور یہ (معاہدہ) ذی الحجہ ۲۳۵ھ میں ہوا، (جس نے) محمد المنتصر باللہ بن جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین کی طرف سے امیر المومنین کی حیات میں مسلمانوں کی ولی عہدی اور امیر المومنین کے بعد اُن کی خلافت (منتقل کردی)، اور اسے اللہ کے تقوی کی ہدایت کردی، اُس شخص کے لئے پناہ ہے جو اس سے پناہ حاصل کرے اور اُس کی نجات ہے جو اس کی طرف پناہ کے لئے آئے اور اُس کی عزت ہے جو اُسی پر کفایت کرے کیونکہ اللہ کی طاعت ہی سے نعمت تام حاصل ہوتی ہے اور وہی اللہ کی رحمت کو واجب کرتی ہے اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

عبد اللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے بعد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین کی خلافت کو ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کی طرف منتقل کر دیا پھر بعد ابو عبد اللہ المعتز باللہ بن امیر المومنین کی خلافت کو ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین کی طرف (منتقل کردیا) عبد اللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے اپنے دونوں فرزندوں ابو عبد اللہ المعتز باللہ اور ابراہیم المؤید باللہ پر محمد المنتصر باللہ فرزند امیر المومنین کی طاعت و سماعت اور نصیحت اور اتباع اور اس کے دوستوں کی محبت اور دشمنوں کی عداوت ظاہر اور باطن میں غضب و رضا میں، سلوک نہ کرنے اور سلوک کرنے کی حالت میں اور اُس کی بیعت کو مضبوط پکڑنا اور اُس کے عہد کو پورا کرنا اس طرح (فرض) کیا کہ کوئی فریب انھیں اُس کا باغی نہ بنانے پائے اور نہ کوئی دغا باز انھیں اُس سے برگشتہ کرنے پائے اور نہ وہ دونوں اُس کے خلاف کسی دشمن کی مدد کریں اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں بغیر اُس کے تنہا کوئی ایسا کام نہ کریں جس میں اُس کی شکست ہو۔ جو امیر المومنین نے اپنی حیات میں اپنی ولی عہدی اور اپنے بعد اپنی خلافت اُس کی طرف منتقل کی ہے۔

عبد اللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین پر اُس عقد کی وفا فرض کی جو اُس نے فرزندان امیر المومنین ابو عبد اللہ المعتز باللہ اور ابراہیم المؤید باللہ کے لئے کیا۔ اور اُس عہد کی جو اُس نے ان دونوں کے لئے محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین سے اُس کے بعد کی خلافت کے متعلق اور یہ کہ ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین بعد ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کے خلیفہ ہیں، اور (اسی متوکل نے منتصر پر) اس (معاہدے) کا اتمام (فرض کیا اور یہ کہ) نہ وہ دونوں کو معزول کرے اور نہ کسی ایک کو، اور نہ سوائے ان دونوں کے اور نہ سوائے ان دونوں میں سے کسی ایک کے وہ کسی سے بیعت نہ لے نہ اپنے کسی لڑکے کے لئے اور نہ مخلوق میں سے کسی اور کے لئے، اور نہ ان دونوں میں سے مقدم کو مؤخر کرے اور نہ مؤخر کو مقدم کرے اور نہ اُن دونوں کے یا دونوں میں سے کسی ایک کے ان اعمال (اختیارات) میں کچھ کمی کرے جن پر عبد اللہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے اُن دونوں کو اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کو ولی بنایا ہے۔

جن اعمال پر دونوں کو والی بنایا وہ یہ ہیں: صلاۃ، معاون، قضا، مظالم، خراج، ضیاع، غنیمت، صدقات، اور ان دونوں کے اعمال کے حقوق وغیرہ اور جو ہر ایک کے عمل (اختیار) میں ہے، (وہ یہ ہے)

برید (یعنی ڈاک)، انتظام، بیت المال کی خازنی، اور معادن، اور تمام دار الضرب۔

اور وہ تمام اعمال جنھیں امیر المومنین نے دونوں کی جانب منتقل کر دیا یا آئندہ اُنھیں کرے گا اور نہ ان دونوں میں سے کسی کے علاقے سے کوئی قائد (سردار لشکر) اور لشکر اور شاکریہ اور آزاد کردہ غلام، اور (خدمت کے) غلام وغیرہ منتقل کرے، اور اس کی جائداد اور جاگیر اور بقیہ اموال اور ذخائر اور اُن تمام اشیا میں سے جو اُس کے قبضے میں ہوں یا اُنھیں اُس نے جمع کیا ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا قبضہ ہو خواہ وہ از قسم چار پایہ قدیم ہوں یا جدید، اور خواہ وہ اشیا قدیم ہوں یا جدید اور تمام وہ اشیا جو اپنے لئے حاصل کرے یا اُس کے لئے حاصل کی جائیں اُن میں کسی طرح کی کمی نہ کرے، اور اُس کے کسی عامل اور کاتب اور قاضی اور خادم اور وکیل اور ساتھی اور اُس کے تمام متعلقین کو مناظرہ یا محاسبہ (دار و گیر) سے یا اُس کے علاوہ کسی اور طریقے یا تدبیر سے نہ روکے اور نہ ناانصافی کرے اور نہ حائل ہو۔

امیر المومنین نے اُن دونوں کے لئے جس عقد و عہد کو مؤکد و مضبوط کر دیا ہے اُسے کسی ایسی بات سے فاسد نہ کرے جو اس عقد کو اپنی جہت سے ہٹا دے یا اُسے اُس کے وقت سے مؤخر کر دے، یا اُس میں سے کسی امر کو توڑ دے۔

عبد اللہ جعفر المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین پر اگر اُسے محمد المنتصر باللہ کے بعد خلافت پہنچے ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین کے لئے مثل اُنھیں شرائط کے مقرر کر دیں جو محمد المنتصر باللہ امیر المومنین پر مقرر کی ہیں مع تمام اُن امور کے جن کا ذکر کر دیا گیا اور جو اس عہد نامے میں بیان کر دیئے گئے اور جیسا کہ بیان کر دیا گیا اور واضح کر دیا گیا اور مع اس کے کہ ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین پر ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کے ساتھ اُس عہد خلافت کی وفا فرض کر دی ہے جسے امیر المومنین نے کیا ہے اور اس کا مان لینا خوشی سے اُسے اپنے لئے نافذ سمجھ کر اُس میں حق اللہ کو اپنے اوپر مقدم جان کر اور اُس کا جو امیر المومنین حکم دے (فرض کر دیا) اس طرح کہ نہ اس میں خلاف عہد کرے اور نہ اس عہد کو دور پھینک دے اور نہ تبدیل کرے، کیونکہ اللہ نے جس کی بزرگی بہت برتر ہے اور جس کا ذکر عزیز ہے اُس شخص کو اپنی کتاب محکم میں عذاب کی خبر دی ہے جو اُس کے امر کی مخالفت کرے اور اُس کے راستے سے ہٹ جائے، پھر جو شخص اُسے سننے کے بعد بدل دے تو گناہ اُس کا صرف انھیں لوگوں پر ہے جو اُسے بدل دیں بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے ابو عبد اللہ المعتز باللہ ——— ابن امیر المومنین کے لئے اور ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین کے لئے محمد المنتصر باللہ پر فرض ہے جس حالت میں کہ وہ دونوں اُس کے سامنے مقیم ہوں یا دونوں میں سے ایک یا دونوں اُس کے پاس سے غائب ہوں، دونوں مجتمع ہوں یا متفرق، حالانکہ ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین اپنی ولایت خراسان میں اور اُن اعمال میں جو اُس کے متعلق ہیں اور جو اُس کے ساتھ شامل ہیں اس وقت نہیں ہے اور ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین اپنی ولایت شام اور اُس کے جنود میں اس وقت نہیں ہے، مگر محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین پر فرض ہے کہ وہ ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کو خراسان اور اُس کے اُن اعمال کی طرف روانہ کرے جو اُس کے متعلق اور اُس میں شامل ہیں، اور اُس کی ولایت اور اُس کے کل اعمال (اختیارات) اور اس کے تمام جنود اور اُس کے اندر کے تمام دیہات اُس کے سپرد کرے جیسا کہ جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کو والی بنایا، لہٰذا اُس (ولایت) سے اُسے نہ روکے اور نہ خود اُسے رد کرے اور نہ کچھ ان شہروں میں سے خراسان اور دیہات سے اور اُس کے وہ اعمال جو اس کے متعلق ہیں جبلد اُسے وہاں کا اور وہاں کے تمام اعمال کا والی بنا کر روانہ کرے اس طرح کہ وہ تنہا وہاں کا (مختار ہو) اور وہاں کے تمام اعمال اُس کے سپرد ہوں، تاکہ وہ اپنے ماتحت دیہات میں سے جہاں چاہے اُترے، اور اُسے وہاں سے منتقل نہ کرے، اور اُس کے ہمراہ اُن سب کو روانہ کرے جنھیں امیر المومنین نے اُس کے ساتھ شامل کر دیا اور اس کے موالی (آزاد غلاموں)، سرداروں اور شاکریہ[1] اور ساتھی اور کاتب و عامل و خادم اور انسانوں میں سے جو اُس کے تابع ہوں مع اُن کی بیویوں اور بچوں اور عیال و اموال کو اُس کے ساتھ کر دے، اور نہ اُس سے کسی کو روکے اور نہ اُس کے اعمال میں کسی کو

---

[1] شاکری: چاکر، چھوکرا، بوائے، اس فرقے کی ایک علیحدہ فوج مرتب تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک کرے اور نہ اُس پر کسی امین کو مقرر کرے نہ کاتب کو نہ ڈاک کے افسر کو، اور نہ قلیل میں اس کا ہاتھ روکے نہ کثیر میں۔

محمد المنتصر باللہ، ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین کو شام اور اُس کے لشکروں کی طرف جانے میں آزاد رکھے، مع اُس جماعت کے جو امیر المومنین نے اُس کے ساتھ شامل کر دی اور جو وہ اپنے ساتھ شامل کرے اپنے آزاد کردہ غلاموں اور فوج کے سرداروں اور خادموں اور لشکروں اور شاکریہ اور ساتھیوں اور عالموں اور خادموں میں سے اور جو لوگ اُس کے تابع ہیں مع اُن کی بیویوں بچوں اور اموال کے کہ اُن میں سے کسی کو نہ روکے اور اُس کی (شام) کی ولایت اور اُس کے اعمال (اختیارات) اور اُس کے لشکر کُل کے کُل اُس کے سپرد کر دے اور اسے اُن میں سے کسی سے نہ روکے اور خود اُسے روکے اور نہ وہاں کے شہروں میں سے کوئی شہر روکے، جلد اُسے شام اور اُس کے لشکروں پر والی بنا کر روانہ کر دے اور اُسے وہاں سے منتقل نہ کرے اور یہ کہ اس (منتصر) پر اُس کے (موید) کے لئے اُن سرداروں اور آزاد کردہ غلاموں اور غلاموں اور لشکروں اور شاکریہ اور دوسری قسم کے لوگوں کے بارے میں اور تمام اسباب و وجوہ میں مثل اسی کے ہے جو محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین پر ابو عبداللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کے لئے خراسان اور اُس کے اعمال میں شرط کی گئی ہے جیسا کہ اُسے لکھ دیا گیا اور بیان کر دیا گیا اور خلاصہ کر دیا گیا، اور اس عہدنامے میں واضح کر دیا گیا۔

اور ابو عبداللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین پر اگر اُسے خلافت پہنچے تو اور ابراہیم المؤید باللہ شام میں مقیم ہو تو فرض ہے کہ وہ اُسے وہاں برقرار رکھے، یا وہ اُس کے سامنے ہو یا اس کے پاس سے غائب ہو تو اُسے اُس کے عمل شام پر روانہ کر دے۔ اور اُس کے (شام کے) لشکر اور اس کی ولایت اور اُس کے اعمال کُل کے کُل اس کے سپرد کر دے اور اُسے کو اُس (شام) سے نہ روکے اور اُسے روکے اور نہ اُس سے وہاں کے شہروں میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شہر رد کے اور یہ کہ اسے جلد وہاں کا اور وہاں کے اعمال کا والی بنا کر روانہ کردے، مثل اُس شرط کے جو ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کے لئے محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین پر خراسان اور اُس کے اعمال کے بارے میں کی گئی، جیسا کہ لکھ دیا گیا اور بیان کردیا گیا اور اس عہد نامے میں مشروط کردیا گیا امیر المومنین نے کسی شخص کو جس پر یا جس کے لئے یہ شرطیں کی گئیں محمد المنتصر باللہ اور ابو عبد اللہ المعتز باللہ اور ابراہیم المؤید باللہ فرزندان امیر المومنین میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں دیا کہ جو کچھ ہم نے اس عہد نامے میں مؤکد کردیا اور مشروط کردیا اُس میں سے کچھ کم کردے اور ان سب پر اس کا پورا کرنا واجب ہے، اللہ قبول نہ کرے گا اُن سے گریہی، اور نہ کوئی تمسک، مگر جس میں اللہ کا عہد ہو اور اللہ کے عہد کی بازپرس ہوگی، جعفر الامام المتوکل علی اللہ امیر المومنین نے اللہ رب العلمین اور حاضرین مسلمین کو ان تمام شرائط پر جو اس عہد نامے میں ہیں اپنی جانب سے اُن کے محمد المنتصر باللہ اور ابو عبد اللہ المعتز باللہ اور ابراہیم المؤید باللہ فرزندان امیر المومنین پر جاری کرنے پر مع تمام ان امور کے جن کا ذکر کردیا گیا اور اس عہد نامے میں بیان کردیا گیا، گواہ بنا دیا اور اللہ ہی شہادت کے لئے کافی ہے اور اُسی کی اعانت اُس شخص کے لئے جو امیدوار بن کر اُس کی طاعت کرے اور خائف بن کر اُس کے عہد کو پورا کرے اور اللہ ہی اس شخص سے حساب لینے اور اُس پر عذاب کرنے کے لئے کافی ہے جو دیدہ و دانستہ اُس کی مخالفت کرے یا کوشش کر کے اُس سے اعراض کرے۔

خلافت نامے کے نسخے اس عہد نامے کے چار نسخے لکھے گئے تھے جن میں سے ہر نسخے پر امیر المومنین کے سامنے گواہوں کی شہادت واقع ہوئی اُن میں سے ایک نسخہ امیر المومنین کے خزانے میں اور ایک محمد المنتصر ابن امیر المومنین کے اور ایک ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین کے اور ایک ابراہیم المؤید باللہ ابن امیر المومنین کے پاس رہا۔

المعتز باللہ کی ولایت جعفر الامام المتوکل علی اللہ نے ابو عبد اللہ المعتز باللہ ابن امیر المومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اعمال فارس و آذربائیجان و آرمینیہ سے جو اعمال خلاسان اور اس کے دیہات کے متصل ہے وہاں تک اور اُن اعمال کا جو اُن کے متصل ہیں اور انھیں میں شامل ہیں والی بنا دیا، اس شرط پر کہ اُس کے لئے محمد المنتصر باللہ ابن امیر المومنین پر اس معاملے میں وہی فرض کرتا ہے جو اُس نے خود اپنے عہد نامے میں اور اعمال کے اس کے سپرد کرنے میں اور اُن لوگوں کے بارے میں جو اُس کے ساتھ شامل ہیں اور تمام وہ لوگ جو اُس سے مدد چاہتے ہیں خراسان اور اس کے اُن دیہات میں جو خراسان میں شامل ہیں اور اس کے متصل ہیں کیا، جیسا کہ ذکر کر دیا گیا اور اس عہد نامے میں واضح کر دیا گیا۔

اور ابراہیم ابن العباس بن محمد بن صول نے ان تینوں فرزندان متوکل، منتصر اور معتز اور موید کی مدح کی ہے۔

اسحاق بن ابراہیم کی وفات اسی سال اسحاق ابن ابراہیم پل کے افسر کی وفات سہ شنبہ ۲۴ ذی الحجہ کو ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ ۲۳ کو ہوئی اور اُس کا فرزند اُس کا قائم مقام بنایا گیا اور اُسے پانچ خلعت پہنائے گئے اور تلوار اُس کے گلے میں ڈالی گئی، اور متوکل نے جب اُسے اُس کی بیماری کی خبر پہنچی تو اُس کی عیادت کے لئے اپنے فرزند معتز کو بغا الشرابی اور سرداروں اور لشکر کی ایک جماعت کے ہمراہ بھیجا۔

متفرق واقعات مذکور ہے کہ اسی سال دجلے کا پانی متغیر ہو کر تین دن تک زرد رہا، اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے، پھر نہروں کے پانی کے رنگ میں آگیا اور یہ ذی الحجہ میں ہوا۔

اسی سال یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن زید بن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بعض اطراف سے متوکل کے پاس لایا گیا۔ مذکور ہے کہ اُنھوں نے ایک قوم (بغاوت) کے لئے جمع کی تھی، عمر بن فرج نے ان کو اٹھارہ تازیانے مارے اور بغداد کے قید خانے میں قید کر دیا گیا۔

امیر حج محمد بن داؤد اس سال محمد بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۶ھ کے واقعات

محمد بن ابراہیم

محمد بن ابراہیم بن مصعب بن زریق برادر اسحاق بن ابراہیم کا فارس میں قتل کیا جانا ہے۔

مجھ سے ایک سے زیادہ لوگوں نے محمد بن اسحاق بن ابراہیم (کی روایت) سے بیان کیا کہ اُس کے والد اسحاق کو اس کے متعلق (یعنی محمد بن اسحاق) کے متعلق یہ خبر پہنچی کہ وہ بڑا کھاؤ (بہت کھانے والا) ہے کہ کوئی چیز اُس کا پیٹ نہیں بھر سکتی، اُس نے (یعنی اسحاق نے) کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور زیادہ تیار کرنے کا، پھر اُسے بلا بھیجا پھر اُس سے کہا کہ میں آج تیرا کھانا دیکھنا چاہتا ہوں پھر اُس نے کھایا اور بہت کھایا یہاں تک کہ اسحاق کو اس سے تعجب ہوا، بعد اس گمان کے کہ سیر ہو گیا اور کھانے سے اُس کا پیٹ بھر گیا، بھنا ہوا گوشت اُس کے سامنے لایا گیا اُس نے وہ بھی کھا لیا یہاں تک کہ سوائے اُس کی ہڈیوں کے کچھ نہ بچا، جب کھا چکا تو اسحاق نے کہا اے میرے فرزند تیرے باپ کا مال تیرے پیٹ کے کھانے کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا (کیونکہ تو سب کھا جائے گا) اس لئے تو امیر المومنین سے مل کیونکہ اس کا مال تیرے لئے میرے مال سے زیادہ وزنی ہے (امیر المومنین کے) دروازے پر بھیج دیا اور اُسے دروازے پر ملازم کرا دیا، پھر وہ اپنے باپ کی زندگی بھر بادشاہ کی خدمت میں اور اُس کے دروازے پر اپنے باپ کا نائب رہا، یہاں تک کہ اُس کا باپ اسحاق مر گیا۔

محمد بن ابراہیم کا امارت فارس پر تقرر

المعتز نے اُسے فارس کا عہدہ دے دیا، المنتصر نے اسی سال محرم میں یمامہ، بحرین اور راہ مکہ کا عہدہ دار بنایا المتوکل نے اُس کے باپ کے تمام اعمال اُس کے سپرد کر دیئے، المنتصر نے ولایت مصر بڑھا دی، اور یہ اس لئے ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا کہ جو کچھ جواہر اور اشیائے نفیسہ جاہیں قسم کی اس کے باپ کے خزانوں میں تھیں جو اُن کے (متوکل وغیرہ کے) نزدیک بڑے مرتبے کی تھیں متوکل اور اُس کے ولی عہدوں کے پاس پہنچا دیں تو انھوں نے اُسے اور اُس کے مرتبے کو بلند کر دیا، جب محمد بن ابراہیم کو اُس برتاؤ کی خبر پہنچی جو اُس کے بھتیجے محمد بن اسحاق کے ساتھ کیا گیا تو وہ حکومت سے ناخوش ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور متوکل کو اُس کی جانب سے ایسے امور کی خبر پہنچی جنھیں اُس نے بُرا سمجھا۔

محمد بن ابراہیم کی معزولی بعض نے مجھے خبر دی کہ محمد بن ابراہیم کی ناخوشی اپنے بھتیجے محمد بن اسحاق کی وجہ سے اور اُس کے خراج فارس پر مقرر کیے جانے کے باعث تھی، محمد نے اس معاملے میں اپنے چچا محمد بن ابراہیم کی ناخوشی کی متوکل سے شکایت کی، تو اس نے اپنا ہاتھ اُس پر اور کشادہ کر دیا اور کام کو اُس کی مرضی پر چھوڑ دیا، محمد بن اسحاق نے الحسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب کو فارس کا والی بنایا اور اپنے چچا کو معزول کر دیا، محمد نے الحسین بن اسمٰعیل کو اپنے چچا محمد بن ابراہیم کے قتل کرنے کا حکم دیا، پھر بیان کیا گیا کہ جب وہ (الحسین) فارس پہنچا تو اُس نے نوروز کے دن اُسے (محمد بن ابراہیم کو) ہدیے سوغات بھیجے۔

محمد بن ابراہیم کا خاتمہ جو چیزیں اُسے ہدیہ دی گئیں اُن میں حلوا بھی تھا محمد بن ابراہیم نے اس میں سے کچھ کھایا، پھر الحسین بن اسمٰعیل اُس کے پاس آیا، الحسین نے اُسے دوسری جگہ پہنچانے اور دوبارہ حلوا دینے کا حکم دیا، اُس نے پھر اُس میں سے کچھ کھایا پھر اُسے پیاس لگی تو پانی مانگا مگر پانی روک دیا گیا، اُس نے اُس مقام سے جہاں وہ داخل کیا گیا تھا نکلنے کا ارادہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ قید ہے اُس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، پھر وہ دو شبانہ روز زندہ رہا اور مر گیا، پھر اُس کے مال و عیال سوادیوں پر سامان پہنچا دیئے گئے۔

فرمان تعزیت جب متوکل کو محمد بن ابراہیم کی خبر مرگ پہنچی تو اُس نے طاہر بن عبداللہ ابن طاہر کے نام یہ فرمان لکھنے کا حکم دیا:۔

اما بعد بے شک امیرالمومنین ہر فائدے و نعمت کے ساتھ تجھے اللہ کی نعمتوں پر مبارک باد دینا تیرا حق سمجھتا ہے اور اُس کی مقدر کی ہوئی مصیبتوں پر تیری تعزیت کرنے کا تجھے مستحق جانتا ہے، اللہ نے محمد بن ابراہیم مولیٰ امیرالمومنین کے حق میں وہی فیصلہ کر دیا جو فیصلہ اُس کا اپنے تمام بندوں کے حق میں ہے کہ ان کے لیے فنا ہے اور اُس کے لیے بقا، امیرالمومنین محمد کی بجھ سے تعزیت کرتا ہے اور اس امر سے تسلی دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مصائب میں اپنے حکم پر عمل کرنے والے کے لیے کثیر ثواب اور اجر مقرر کیا ہے، بس اللہ اور جو تجھے اللہ کا مقرب کرے، تمام احوال میں تیرے لیے زیادہ محبوب ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونکہ اللہ کے شکر کے ساتھ مزید ثواب ہے، اور اللہ کے حکم کے آگے جھک جانا اُس کی
ہے، اور اللہ ہی سے امیرالمومنین کی توفیق ہے۔ والسلام۔

وفات ابن سہل اسی سال اول ذی الحجہ میں بعض کے قول میں الحسن بن سہل کی وفات ہوئی اور اسی قائل کا قول ہے کہ اسی مہینے کی ۲۶ رتاریخ کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم کی وفات ہوئی۔

القاسم بن احمد الکوفی سے مذکور ہے کہ اُس نے بیان کیا کہ میں ۲۳۵ھ میں فتح بن خاقان کی خدمت میں تھا، الفتح متوکل کے کئی اعمال کا والی تھا، اُن میں سے سامرا و ہارونی اور اُس کے قرب وجوار کے خاص و عام کی خبر دینا تھا، ابراہیم بن عطا جو سامرا میں اخبار کا متولی تھا ایک عریضہ آیا جس میں الحسن بن سہل کی وفات کا ذکر تھا اُس نے ۲۵ ذی قعدہ ۲۳۵ھ یوم پنج شنبہ کو صبح کے وقت ایک دوا پی جو اُسے نقصان کر گئی، اُسی دن ظہر کے وقت مرگیا، متوکل نے اپنے خزانے سے اُس کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا، لاش جب تختہ غسل پر رکھی گئی تو تجار کی ایک جماعت اُس پر لپٹ گئی جو الحسن بن سہل کے قرض خواہوں میں سے تھے، اُسے دفن کرنے سے روکا، علی بن خاقان اور ابراہیم بن عتاب اور ایک اور شخص مسمی بیرعوشے اُن کے معاملے کا فیصلہ کیا، قرض خواہوں نے اپنا مطالبہ ترک کر دیا اور وہ دفن کر دیا گیا جب دوسرا دن ہوا تو مدینۃ السلام (بغداد) کے صاحب البرید (افسر ڈاک) کاہ ذی الحجہ یوم پنج شنبہ کو بعد ظہر محمد بن اسحاق بن ابراہیم کی وفات کے متعلق عریضہ آیا۔

متوکل نے اُس پر بہت افسوس کیا اور کہا اللہ بزرگ و برتر ہے، الحسن اور محمد بن اسحاق کی موت ایک ہی وقت میں کس طرح آگئی۔

مشہد کربلا اسی سال متوکل نے حضرت حسینؓ بن علیؓ کی قبر اور اُس کے قرب وجوار کے مکانات منہدم کرنے کا حکم دیا کہ اُن کی قبر کے مقام پر ہل چلایا جائے، بیج ڈالا جائے، آب پاشی کی جائے اور لوگوں کو وہاں آنے سے روکا جائے، مذکور ہے کہ افسر پولیس کے عامل نے اس علاقے میں ندائے عام دیدی کہ تین دن کے بعد ہم جسے اُن کی قبر کے پاس پائیں گے اُسے قید خانے بھیج دیں گے، لوگ بھاگ گئے اور اُس طرف جانے سے باز آگئے، اُس مقام پر ہل چلا دیا گیا اور اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطراف میں زراعت ہونے لگی۔

متفرق واقعات اسی سال متوکل نے عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو کاتب اور محمد بن الفضل الجرجرائی کو حاکم بنایا۔

اسی سال محمد المنتصر نے حج کیا اور اُس کے ہمراہ اس کی والدہ شجاع اُم متوکل نے بھی حج کیا، متوکل نے نجف تک اُس کی مشایعت کی (یعنی اُسے رخصت کرنے گیا)

اسی سال ابو سعید محمد بن یوسف المرزبی نے الکبج کو ہلاک کیا۔

مذکور ہے کہ فارس بن بغا الشرابی نے جو اپنے باپ کا نائب تھا، ابو سعید کو جو طے کا آزاد کردہ غلام تھا آذربائیجان و ارمینیہ کا عہدہ دیا، اُس نے کرخ (کرخ فیروز) میں لشکر جمع کیا، جب ۲۳ شوال ہوئی وہ کرخ میں تھا یکایک مرگیا، ایک موزہ پہنا تھا اور دوسرے کو پہننے کے لئے کھینچ رہا تھا کہ مر کے گر پڑا، متوکل نے اُس کے بیٹے یوسف کو اُس جنگ کا والی بنایا جس کا والی اُس کا باپ تھا، اور اس کے بعد اُسے اُس علاقے کے خراج اور ضیاع کا والی بنا دیا، وہ اس علاقے میں گیا، اُس کا انتظام کیا اور اپنے عمال کو ہر طرف بھیجا۔

امیر حج المنتصر محمد بن متوکل اس سال المنتصر محمد بن جعفر المتوکل نے لوگوں کو حج کرایا۔

سنہ ۲۳۷ھ کے واقعات

بغاوت ارمینیہ اس کے قبل ہم فصل گزشتہ میں متوکل کے یوسف ابن محمد کو ارمینیہ کا عامل بنانے کا سبب بیان کر چکے ہیں، اہل ارمینیہ کے اس پر حملے کا سبب یہ ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا کہ جب وہ اپنے عمل کے لئے ارمینیہ گیا تو بطریقوں (پادریوں) میں سے ایک شخص نکلا جس کا نام بقراط بن اشوط تھا اور اُسے بطریق البطارقہ (بڑا پادری) کہا جاتا تھا، وہ امارت و حکومت کا طلب گار تھا، یوسف بن محمد نے اُسے گرفتار کر لیا اور اسے قید کر دیا، اور اُسے خلیفہ کے دروازے پر بھیج دیا، بقراط اور اُس کا بیٹا مسلمان ہو گیا، پھر بیان کیا گیا کہ یوسف نے جب بقراط ابن اشوط کو روانہ کر دیا تو بقراط ابن اشوط کے بھتیجے نے اور بطریقوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پادریوں) کی ایک جماعت نے اُس کے خلاف اجتماع کیا، اُس شہر میں برف گر رہی تھی جس میں یوسف تھا اور وہ شہر جیسا کہ بیان کیا گیا طردن تھا۔

یوسف بن محمد کی محصوری

جب برف رک گئی تو وہ لوگ ہر طرف سے اُس شہر پر اونٹ بٹھانے لگے اور یوسف کا اور اُس شہر میں اُس کے ہمراہیوں کا انھوں نے محاصرہ کر لیا، یوسف شہر کے دروازے کی طرف نکلا، اس نے اُن سے قتال کیا، انھوں نے اُسے بھی قتل کر دیا اور جس نے اُس کے ہمراہ قتال کیا (اسے بھی قتل کر دیا) لیکن جس نے اُس کے ساتھ (ہو کر) قتال نہیں کیا انھوں نے اُس سے کہا کہ اپنے کپڑے اُتار دے اور برہنہ بچ کر چلا جا، ان میں سے ایک بڑی جماعت نے اپنے کپڑے پھینک دیئے اور برہنہ پا و برہنہ بدن ہو کر نجات حاصل کر لی۔ اکثر سردی سے مر گئے، ایک جماعت کی انگلیاں گر گئیں اور نجات پائی، بطارقہ (پادریوں) نے جب یوسف نے بقراط بن اشوط کو (گرفتار کر کے) بھیج دیا تو باہم اُس کے قتل پر قسم کھائی، اس کے خون کی نذر مانی، موسیٰ بن زرارہ نے جو بقراط کا داماد تھا، اُن سے اس پر اتفاق کیا، پھر سوادۃ ابن عبدالحمید الجانی نے یوسف بن ابی سعید کو اپنے موضع میں ٹھہرنے سے منع کیا، اسے بطارقہ (پادریوں) کے طے آئی ہوئی خبروں سے آگاہ کیا، مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا، وہ جماعت ماہ رمضان میں اُس کے پاس آ گئی، شہر کی دیوار کا محاصرہ کر لیا، برف بیس گز کے قریب شہر کے گرداگرد تھی خلاط سے دبیل تک۔ ساری دنیا برف ہو رہی تھی۔

یوسف بن محمد کا قتل

یوسف نے اس کے قبل اپنے ساتھیوں کو اپنے عمل کے دیہات میں منتشر کر دیا تھا، ان دیہات میں سے ہر طرف اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت روانہ ہو گئی تھی، اُن کے ہر گروہ کی طرف بطارقہ (پادریوں) اور اُن کے ہمراہیوں میں سے ایک جماعت روانہ کی گئی، جنھوں نے اُن کو قتل کر دیا، ایک ہی دن میں قتل کیا، شہر کا محاصرہ انھوں نے کئی روز تک کیا تھا، یوسف اُن کی طرف نکلا اور اُن سے قتال کیا، یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔

اہل ارمینیا کی سرکوبی

متوکل نے بغا الشرابی کو یوسف کے خون کا عوض لینے کو ارمینیہ بھیجا، وہ جزیرے کی طرف سے وہاں روانہ ہوا، ارزن میں موسیٰ بن زرارہ کو پا گیا۔ اُس کی اسمٰعیل اور سلیمان اور احمد اور عیسیٰ اور محمد اور ہارون سے برادری تھی، بغا موسیٰ بن زرارہ کو (گرفتار کر کے) خلیفہ کے دروازے پر لے گیا، پھر روانہ ہوا، پھر کوہ الخوینیہ میں قیام کیا، اہل ارمینیہ اور یوسف بن محمد کے قاتلین کی بہت بڑی جماعت تھی، اُس نے اُن سے جنگ کی، اُن پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح پائی، اُس نے قریب تیس ہزار کے قتل کئے اور اُن میں سے ایک کثیر مخلوق کو قید کر لیا جنھیں ارمینیہ ہی میں فروخت کر دیا، پھر الباق کے شہروں کی طرف گیا پھر اشوط بن حمزۃ العباس کے باپ کو قید کیا جو الباق کا مالک تھا، الباق البسفرجان اور بنی النشوی کے دیہات میں سے ہے، پھر ارمینیہ کے شہر دبیل گیا، وہاں ایک مہینے قیام کیا پھر تفلیس چلا گیا، اسی سال عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بغداد اور اُس کے دیہات کے معاون کا والی بنایا گیا۔

ولایت ابن طاہر

اسی سال ۲۲ ربیع الآخر کو محمد بن عبداللہ بن طاہر خراسان سے آیا پھر وہ شرطہ (پولیس) اور جزیہ (ٹیکس) کا اور دیہات کے اعمال کا اور مدینۃ السلام میں امیرالمومنین کی نیابت کا والی بنایا گیا، پھر وہ بغداد چلا گیا۔

محمد بن ابی دواد کی معزولی

اس سال متوکل نے محمد بن ابی دواد کو مظالم (فوج داری کے کام) سے معزول کر دیا اور اس پر محمد بن یعقوب المعروف بابی الربیع کو والی بنایا۔

اسی سال ابن اکثم سے ناراضگی رفع ہوئی، وہ بغداد میں تھا پھر سامرا لایا گیا اور قاضی القضاۃ بنایا گیا، پھر مظالم (فوج داری) کا بھی والی بنایا گیا، متوکل نے اسی سال ۲ صفر کو محمد بن احمد بن ابی دواد کو مظالم سامرا (محکمہ فوج داری) سے معزول کیا تھا۔

ابن ابی دواد پر عتاب

اسی سال متوکل ابن ابی دواد پر ناراض ہوا، ۲۵ صفر کو احمد بن ابی دواد کی جائداد پر پہرہ مقرر کرنے کا حکم دیا، ۲۳ ربیع الاول یوم شنبہ کو اُس کا بیٹا ابوالولید محمد بن احمد بن ابی دواد دیوان الخراج میں قید کیا گیا، اُس کے بھائی عبیداللہ بن السری صاحب الشرطہ (افسر پولیس) کے نائب کے پاس قید کئے گئے۔ جب دوشنبہ کا دن ہوا تو ابوالولید ایک لاکھ بیس ہزار دینار اور بیس ہزار دینار کے قیمتی جواہر لے گیا۔ اس کے بعد ایک کروڑ ساٹھ لاکھ درہم پر صلح کی گئی، اُن کی تمام جائداد کی بیع پر سب کو گواہ بنا لیا گیا، احمد بن ابی دواد پر فالج گر گیا تھا، جب ۷ شعبان کو چہارشنبہ کا دن ہوا تو متوکل نے احمد بن ابی دواد کے لڑکوں کے متعلق حکم دیا، وہ لوگ بغداد کی طرف نکال دیئے گئے، ابوالعتاہیہ نے یہ اشعار کہے):۔

اگر عقل میں تو ہدایت کی طرف منسوب ہوتا اور تیرا ارادہ ایسا ارادہ ہوتا جس میں توفیق ہوتی تو تیری مشغولی فقہ میں ہوتی، اگر تو اس پر قناعت کرتا کلام اللہ کے مخلوق کہنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی اگر تو ہدایت یافتہ ہوتا تو بجائے کلام اللہ کو مخلوق کہنے کے توقف میں مشغول ہوتا اور اسی پر قناعت کرتا، تجھے کیا ہوا۔ حالانکہ دین کی اصل سب کو جمع کرتی ہے تو فرع میں نہ ہوتا اگر جہل و حماقت نہ ہوتی،

اسی سال الخلنجی کو لوگوں کے رفاہ عام کا عہدہ دار بنایا گیا۔

الجمار کے اشعار

اسی سال ابن اکثم نے قضاء الشرقیہ کا حیان بن بشر کو والی بنایا اور سوار بن عبداللہ العنبری کو قضاء جانب غربی کا والی بنایا۔ دونوں کاتب تھے، الجمار نے یہ اشعار کہے

تو نے بڑے آدمیوں میں سے دو قاضی دیکھے، کہ وہ دونوں مشرق و مغرب میں ایک ہی چیز ہیں،

قطعاً اُن دونوں نے آپس میں نابینائی کو نصف نصف تقسیم کر لیا۔ جیسا کہ ان دونوں نے دو جانوروں کی قضا تقسیم کر لی۔

جب اُن دونوں میں سے کوئی اپنا سر ہلاتا ہے تو تو سمجھتا ہے کہ — دیا اس لئے سر ہلاتا ہے، کہ میراث اور دین کے معاملے میں غور کرے۔

گویا کہ تو نے اُس کے سر پہ شراب کا مٹکا اوندھا دیا۔ ایک آنکھ سے اُس کا ڈھکنا کھول دیا۔

(یعنی وہ قاضی جب سر ہلاتا ہے تو اُس کی ٹوپی شراب کا مٹکا معلوم ہوتی ہے اور جو آنکھ کانی نہیں ہے وہ مٹکے کا کھلا ہوا ڈھکنا معلوم ہوتی ہے)

وہ دونوں یحییٰ کی ہلاکت پر زمانے کی فال ہیں جب کہ اُس نے محکمۂ قضا کا دو کانوں سے افتتاح کیا

قرآن مجید کے متعلق بحث کی ممانعت

اسی سال عید کے دن متوکل نے (مقتول) احمد بن نصر بن مالک الخزاعی کی لاش اُس کے دفن کے لئے اُس کے وارثوں کو دینے کا حکم دیا، ایسا کیا گیا اور لاش اُنھیں دے دی گئی، جب متوکل کو خلافت پہنچی تھی تو اُس نے قرآن مجید کے بارے میں بحث کرنے کی ممانعت کر دی تھی، اُس کے متعلق ہر طرف اس کے فرمان جاری کر دیئے گئے۔

احمد بن نصر کی تدفین

احمد بن نصر کے تختے سے اتارنے پر پریشانی پھیل گئی، عوام الناس اور چرواہے اس تختے کے مقام پر جمع ہو گئے اور انھوں نے ہجوم کیا اور اعتراض کرنے لگے یہ خبر متوکل کو پہنچی تو اُس نے نصر بن اللیث کو اُن کی طرف روانہ کیا، اُس نے اُن میں سے قریب تیس آدمی گرفتار کر لئے، اُنھیں مارا اور قید کر دیا، پھر اُس نے اُس کے معاملے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عوام کے بکثرت جمع ہونے کی وجہ سے احمد بن نصر کا اُس کے تختے سے اُتارنا ترک کر دیا، وہ لوگ جو اُس کے سبب سے گرفتار کیے گئے تھے ایک زمانے تک قید رہے پھر رہا کر دیئے گئے۔

جس وقت میں کہ میں نے ذکر کیا جب اُس کی لاش اُس کے وارثوں کو دیدی گئی تو اُس کا بھتیجا موسیٰ اُسے بغداد لے گیا، اور اُسے غسل دے کر دفن کر دیا گیا اور اُس کا سر اُس کے بدن کے ساتھ شامل کر دیا گیا، عبدالرحمٰن بن حمزہ نے اُس کا جسم ایک مصری رومال میں لیا، پھر اپنے مکان لے گیا، کفن دیا اُس کی نماز پڑھی اُسے قبر میں داخل کرنے پر اُس کے بعض اعزہ کے ہمراہ ایک شخص تجار میں سے مقرر ہوا جو الابزاری کہلاتا تھا، بغداد کے صاحب البرید (افسر محکمۂ ڈاک) نے جو ابن الکلبی مشہور تھا اور واسط کے علاقے کے ایک موضع کا باشندہ تھا، جو الکلتانیہ کہلاتا تھا عوام کا حال اور اُن کا اجتماع اور احمد بن نصر کے جنازے کے ساتھ ہمدردی اور اُس کے سر کی جستجو کا واقعہ متوکل کو لکھ بھیجا۔ متوکل نے یحییٰ بن اکثم سے کہا کہ ابن الابزاری باوجہ کبر سنی مضغۂ گوشت ہونے کے باوجود قبر میں کیونکر داخل ہوا، ابن اکثم نے کہا کہ اے امیرالمومنین وہ اُس کا دوست تھا۔

متفرق واقعات متوکل نے عوام الناس کو اس قسم کے معاملات میں جمع ہونے اور حرکت کرنے کی ممانعت کے لئے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو ایک فرمان لکھنے کا حکم دیا، اُن میں سے کسی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی تھی کہ عام لوگوں کو ڈرا دے۔

متوکل نے لکھ دیا جس میں اجتماع کی ممانعت تھی۔

امیر حج علی بن عیسیٰ اسی سال موسم گرما میں علی بن یحییٰ الارمنی نے جنگ کی، علی بن عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر المنصور نے جو والیٔ مکہ تھا لوگوں کو حج کرایا۔

۲۴۸ھ کے واقعات

حادثۂ تفلیس مذکور ہے کہ بغا قاتلین اہل ارمینیہ کے یوسف بن محمد کو قتل کر دینے کے سبب سے جب واپس گیا تو وہاں ایک مہینے قیام کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ۱۰ ربیع الاول ۲۳۸ھ شنبہ کا دن ہوا تو بغا نے زیرک الترکی کو روانہ کیا؛ ہ الکر کے پار ہو گیا جو ایک عظیم الشان نہر ہے جیسی کہ الصراۃ بغداد میں ہے، ہت بڑی نہر ہے تفلیس کے غربی جانب اور ضغدبیل کے شرقی جانب میں ہے، بغا کی چھاؤنی جانب شرقی میں تھی، زیرک الکر سے گزر کر تفلیس کے میدان ب پہنچ گیا، تفلیس کے پانچ دروازے تھے:

(۱) باب المیدان۔

(۲) باب قریس۔

(۳) باب العتیر۔

(۴) باب الربض۔

(۵) باب ضغدبیل، اور الکر ایک نہر تھی جو شہر میں گرتی تھی۔ بغا نے ابو العباس الواثقی النصرانی کو اہل ارمینیہ کے عرب و عجم کی طرف روانہ کیا پھر ریزک ان کے پاس میدان کی طرف سے پہنچا اور ابو العباس باب الربض کی طرف سے اسحاق بن اسمٰعیل ریزک کی طرف نکلا اور اس سے قتال کرنے لگا۔

اسحٰق بن اسمٰعیل کا قتل

بغا شہر کے بلند ٹیکرے کے قدرے نشیبی ٹیلے پر جو ضغدبیل کے قریب تھا ٹھہر گیا، تاکہ یہ دیکھے کہ ریزک اور ابو العباس کیا کرتا ہے۔ بغا نے مٹی کے تیل والے بھیجے جنھوں نے شہر میں آگ لگا دی، (یہ شہر صنوبر کی لکڑی کا تھا) ہوا نے صنوبر میں (آگ) بھڑکا دی، پھر اسحاق بن اسمٰعیل شہر کے سامنے آیا کیا دیکھتا ہے کہ اس کے محل اور اس کے اطراف میں آگ لگی ہوئی ہے اسے آگ نے گھیر لیا ہے، ترک اور مغربی لوگ اس کے پاس آ گئے اور اسے پکڑ کر قید کر لیا اس کے بیٹے عمر کو بھی گرفتار کر لیا، ان دونوں کو بغا کے پاس لائے، بغا نے اس کے متعلق حکم دیا تو وہ باب الحمک توڑا دیا گیا اور قید رہا یہاں تک کہ اس جگہ اس کی گردن ماردی گئی، اس کا سر بغا کے پاس پہنچا دیا گیا اور اس کی لاش الکر پر لٹکا دی گئی، وہ ایک بوڑھا موٹا بڑے سر کا آدمی تھا جو دمے کا خضاب کرتا تھا، گندم گوں تھا چند بال نہ تھے اور بھینگا تھا، اس کا سر باب الحمک پر لٹکا دیا گیا، اور جو شخص اس کے قتل پر مقرر ہوا وہ غاشیہ نائب بغا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفلیس تاراجی

شہر میں قریب پچاس ہزار آدمی جلا دیئے گئے۔ ایک شبانہ روز میں آگ بجھ گئی اس لئے کہ وہ صنوبر کی آگ تھی جسے بقا نہیں ہوتی صبح ہوئی تو مغربیوں نے جو زندہ تھے انھیں قید کر لیا اور مردوں کا مال چھین لیا۔ اسحاق کی عورت ضغد بیل میں ٹھہری ہوئی تھی جو تفلیس کے مقابل شرقی جانب میں ہے، یہ وہ شہر ہے جسے کسریٰ انوشیروان نے بنایا، اسحاق نے اُسے محفوظ کر دیا تھا اور اُس کی خندق کھود دی تھی اُس میں الخونیہ وغیرہ کے جنگجو رکھے تھے، بغا نے انھیں امان دے دی اس شرط پر کہ وہ اپنے ہتھیار رکھ دیں اور جہاں چاہیں چلے جائیں، اسحاق کی عورت صاحب السریر (بادشاہ) کی بیٹی تھی جیسا کہ مذکور ہے۔

قلعۃ الجرد مان کی تسخیر

بغا نے ریزک کو لشکر کی ایک جماعت کے ساتھ قلعۃ الجرد مان کی طرف روانہ کیا جو برذعہ اور تفلیس کے درمیان ہے، ریزک نے الجرد مان بھی فتح کر لیا اور اُس کے بطریق (پادری) القطریخ کو پکڑ کر قید کر لیا، پھر اُسے لشکر لے گیا، بغا نے عیسیٰ بن یوسف کی طرف کوچ کیا جو اصطفانوس کا بھانجا تھا اور جو البیلقان کے موضع کشیش کے قلعے میں تھا، کشیش اور البیلقان میں دس فرسخ کا فاصلہ تھا (ایک فرسخ = تین میل)، البیلقان اور برذعہ میں پندرہ فرسخ کا فاصلہ تھا، بغا نے جنگ کی اُسے فتح کیا اور اُسے (عیسیٰ بن یوسف) کو گرفتار کر لیا، اسے اور اُس کے ساتھ اُس کے بیٹے کو اور اُس کے باپ کو لے گیا، ابو العباس الواثقی کو بھی لے گیا جس کا نام سنباط بن اشوط تھا، اُس کے ہمراہ معاویہ بن سہل عن سنباط بطریق ارزن کو بھی لے گیا اور آذر نرسی بن اسحاق الخاشنی کو بھی (گرفتار) کر لے گیا۔

لشکر دمیاط کی فسطاط میں طلبی

اسی سال دولت روم کی جانب سے عرفا اور ابن قطونا اور امرد نا نہ کے ہمراہ تین سو کشتیاں آئیں، وہ سب رئیس بحر تھے کہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ سو سو کشتیاں تھیں، پھر ابن قطونا نے دمیاط میں قیام کیا اور دمیاط اور ساحل کے درمیان الجیرہ کے مشابہ ہے کہ اُس میں پانی آدمی کے سینے تک ہوتا ہے جو شخص اُس سے زمین کی طرف آجاتا ہے وہ دریا کی کشتیوں (کے سفر) سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچ جاتا ہے، ایک جماعت اُس سے نکل آئی تو وہ سلامت رہی اور ایک بڑی جماعت عورتوں اور بچوں کی غرق ہو گئی، جنھیں قوت تھی وہ کشتیوں میں سوار ہو گئے اور علاقہ الفسطاط کی طرف نجات پا گئے اور اُس کے (دمیاط کے) اور فسطاط کے درمیان چار دن چلنے کا راستہ ہے اور معونت مصر کا والی عنبسہ ابن اسحاق الضبی تھا، پھر جب عید قریب آئی تو اُس نے دمیاط کے لشکر کو حکم دیا کہ وہ فسطاط حاضر ہوں کہ عید میں اُن سے رونق حاصل کرے، دمیاط کو لشکر سے خالی کر دیا۔

رومیوں کی دمیاط میں غارت گری

علاقہ شطاء سے جہاں شلوی لوگ کام کرتے ہیں روم کی کشتیاں پہنچیں پھر وہاں سو کشتیاں ٹھہر گئیں کہ ہر کشتی میں پچاس سے سو آدمی تک سوار تھے، وہ لوگ نکل کر وہاں (دمیاط) گئے اور وہاں اُنھوں نے جتنے مکانات اور جھونپڑے پائے سب جلا دیئے، جتنے ہتھیار وہاں تھے سب اٹھا لئے، قریب شوبانس اور اُن کے نیزے کے ابوحفص مالک اقریطش کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا، مردوں میں سے جسے وہ لوگ قتل کر سکے اسے قتل کر دیا اور سامان اور شکر اور پارچہ کتاں جو عراق بھیجنے کے لیے تیار کیا گیا تھا لے لیا، مسلمان اور قبطی عورتوں میں سے قریب چھ سو کے قید کر لیں، کہا جاتا ہے کہ اُن میں مسلمان عورتیں ایک سو پچیس تھیں اور باقی قبط کی عورتیں تھیں، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ رومی جو ان کشتیوں میں تھے جو دمیاط میں ٹھہر گئیں قریب پانچ ہزار مرد تھے، اُن لوگوں نے اپنی کشتیاں سامان اور مال اور عورتوں سے بھریں، اور کشتیوں کا خزانہ جو کشتیوں کی رسیاں تھیں جلا دیا، دمیاط کی جامع مسجد کو بھی جلا دیا اور یہودیوں کے عبادت خانے بھی جلا دیئے جو عورتیں اور بچے اُن سے بچ کر بحیرہ دمیاط میں غرق ہوتے وہ اُن سے بہت زیادہ تھے جنھیں رومیوں نے قید کر لیا۔

رومی سپاہ کی مراجعت

پھر رومی وہاں سے چلے گئے، مذکور ہے کہ ابن الاکشف دمیاط کے قید خانے میں قید تھا اُسے عنبسہ نے قید کیا تھا اُس کی بیڑی توڑ دی گئی، اور نکلا پھر اُس نے روم سے قتال کیا، اور ایک قوم نے اس کی مدد کی، روم کی ایک جماعت مقتول ہوئی، پھر وہ لوگ (روم) ساحل تنیسی کی طرف گئے مگر پانی نے ان کی کشتیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں نہیں پہنچا تیں، وہ ڈرے کہ اُن کی کشتیاں دلدل میں نہ پھنس جائیں، جب پانی نے اُنھیں نہ اٹھایا تو وہ دمیاط کے ساحل کی طرف گئے وہ ایک ایسا اعلیٰ مقام ہے کہ اُس کے اور تنیس کے درمیان کچھ کم چودہ فرسخ کا فاصلہ ہے۔ اُس کی ایک دیوار اور لوہے کے دو دروازے ہیں جو المعتصم کے حکم سے بنائے گئے تھے، انھوں نے اس کا اکثر حصہ تباہ کر دیا اور اُس میں جتنے منجنیق (گوپھن) اور عرادات (پتھر پھینکنے والے آلات) تھے سب جلا دیئے، اُس کے لوہے کے دونوں دروازے اکھاڑ لیے اور لے گئے، پھر اس طرح اپنے شہروں کی طرف روانہ ہو گئے کہ کوئی اُن کا مزاحم نہ ہوا۔

متفرق واقعات اسی سال ۵ جمادی الآخر یوم سہ شنبہ کو متوکل سامرا سے گیا اور وہاں شنبہ تک قیام کیا۔ رات کو بذریعہ کشتی قطربل گیا پھر واپس آیا اور ۱۹ جمادی الآخر یوم دوشنبہ کو بغداد میں داخل ہوا، شہر کے بازار اور راستے میں گزرا یہاں تک کہ الزعفرانیہ میں اُتر گیا پھر مدائن چلا گیا۔

اسی سال موسم گرما میں علی بن یحیی الارمنی نے جنگ کی۔

امیر حج علی بن عیسیٰ اسی سال علی بن عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر نے لوگوں کو حج کرایا۔

سنہ ۲۳۹ھ کے واقعات

متفرق واقعات جو کچھ اس سال ہوا اُس میں سے محرم میں متوکل کا اُن ذمیوں کی گرفتاری کا حکم دینا ہے کہ اپنی قبا پر دو عسلیہ عبائیں پہنیں، اور سفر میں اُنھیں اُس کا یہ حکم ہوا کہ معمولی گھوڑوں اور عربی گھوڑوں کو ترک کر کے اُن کی سواری گدھوں اور خچروں پر ہو

اسی سال متوکل نے علی بن الجہم بن بدر کو خراسان کی طرف جلا وطن کیا۔

اسی سال جمادی الآخر میں صاحب الضاریہ باب العامہ پر قتل کیا گیا۔

اسی سال متوکل نے اُن مسیحی عبادت خانوں کے ہدم کرنے کا حکم دیا جو زمانۂ اسلام میں بنائے گئے۔

اسی سال ذی الحجہ میں ابو الولید محمد بن احمد بن ابی دواد کی بغداد میں وفات ہوئی۔

اسی سال موسم گرما میں علی بن یحیی الارمنی نے جنگ کی۔

امیر حج عبد اللہ بن محمد اور اسی سال عبد اللہ بن محمد بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن علی نے جو والی مکہ تھا، لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال جعفر بن دینار نے حج کیا جو طریق مکہ سے کوفہ کے متصل تک کا والی تھا، پھر وہی موسم حج کے حادثات کا والی بنایا گیا۔

اسی سال نصاریٰ کی شعانین (عید فصح جو ہندوستان کے عیسائی اپریل کے پہلے جمعے کو مناتے ہیں مشہور ہے کہ یہ حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کا دن ہے) اور ایلوم نوروز ساتھ پڑا، یہ ۲۰ ذی القعدہ یوم یک شنبہ کو ہوا، مذکور ہے کہ نصاریٰ کا گمان تھا کہ یہ دونوں عیدیں زمانۂ اسلام میں کبھی جمع نہیں ہوئیں۔

۲۴۰ھ کے واقعات

جو کچھ اس سال ہوا اُس میں اہل حمص کا اپنے عامل معونت پر حملہ کرنا ہے۔

اہل حمص کی شورش

مذکور ہے کہ اُن کے عامل معونت نے ایک شخص کو قتل کر دیا جو اُن کے رؤسا میں سے تھا، اس زمانے میں ابوالمغیث الرافقی مولیٰ بن ابراہیم عامل تھا، اسی سال جمادی الآخر میں اہل حمص نے حملہ کر دیا، انھوں نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا، اس کو اور صاحب الخراج کو اپنے شہر سے نکال دیا، اُس کی خبر متوکل کو پہنچی تو اُس نے عتاب بن عتاب کو اُن کی طرف روانہ کیا اور اُس کے ہمراہ محمد بن عبدویہ کردا س الانباری کو روانہ کیا، اُسے (عتاب) کو یہ حکم دیا کہ وہ اُن سے یہ کہے کہ امیرالمومنین نے تمھارے ایک آدمی کی جگہ دوسرا آدمی بدل دیا، پھر اگر وہ سُن لیں اور اطاعت کر لیں اور راضی ہو جائیں تو محمد بن عبدویہ کو اُن پر والی بنا دینا، اور اگر انکار کریں اور مخالفت پر اڑے رہیں تو اپنی جگہ قیام کر اور امیرالمومنین کو لکھ بھیج، یہاں تک کہ وہ رجاء یا محمد بن رجاء الحضاری یا لشکر میں سے اور کسی کو اُن کی جنگ کے لئے روانہ کرے۔

امارت حمص پر محمد بن عبدویہ کا تقرر

عتاب بن عتاب سامرا سے ۲۰ جمادی الآخر یوم دوشنبہ کو نکلا، وہ لوگ محمد بن عبدویہ پر راضی ہو گئے، اُس نے اُسے اُن پر والی بنا دیا، پھر اُس نے اُن میں عجیب معاملے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے۔

متفرق واقعات اسی سال محرم میں اپنے بیٹے ابو الولید محمد کے بعد احمد بن ابی دواد کی بغداد میں وفات ہوئی، اس کا بیٹا اس سے بیس روز قبل بغداد میں ماہ ذی الحجہ میں مر چکا تھا۔

اسی سال ماہ صفر میں یحیٰی بن اکثم عہدۂ قضا سے معزول کر دیا گیا اور جو کچھ اس کا بغداد میں تھا ضبط کر لیا گیا جس کی مقدار پچھتر ہزار دینار تھی، اس کے گھر کے ستون کی قیمت دو ہزار دینار تھی اور چار ہزار جریب (زمین) بصرے میں تھی (جریب زمین کے ناپنے کا آلہ)

اسی سال صفر میں جعفر بن عبد الواحد بن جعفر بن سلیمان بن علی قاضی القضاۃ مقرر ہوا۔

امیر حج عبد اللہ بن محمد اس سال عبد اللہ بن محمد بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا، اور جعفر بن دینار نے حج کیا اور وہی موسم حج کا والی تھا۔

۲۴۱ھ کے واقعات

اہل حمص کا محمد بن عبدویہ پر حملہ مذکور ہے کہ اسی سال جمادی الآخر میں اہل حمص نے اپنے عامل محمد بن عبدویہ پر مل جل کر حملہ کر دیا، حمص کے نصاریٰ میں سے ایک جماعت نے اس حملے میں اُن کی مدد کی، عامل نے یہ واقعہ متوکل کو لکھ بھیجا، متوکل نے اسے ان کے تباہ کرنے کا حکم لکھ بھیجا اور اس کی اُس لشکر سے امداد کی جو دمشق میں صالح عباسی ترکی کے ماتحت تھا، وہ دمشق کا عامل تھا، رملہ کے لشکر میں سے بھی کچھ فوج سے امداد کی، اور اسے یہ حکم دیا کہ اُن میں سے تین سرداروں کو گرفتار کرے اور انھیں ہلاک کر دینے والے تازیانے لگائے جب وہ مر جائیں انھیں اُن کے دروازوں پر لٹکا دے، اس کے بعد اُن میں سے جتنے دیہاتی دار آدمی گرفتار کرے اور ان میں سے ہر ایک کو تین تین سو تازیانے مارے اور انھیں پابزنجیر کر کے امیر المومنین کے دروازے پر روانہ کر دے حمص میں اس قدر معابد نصاریٰ و معابد یہود ہیں سب کو تباہ کر دے اور اس معبد نصاریٰ کو مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل کرے جو مسجد کے قریب ہو، شہر میں کوئی نصرانی نہ رہنے پائے جسے اس سے خارج نہ کر دیا جائے۔ اور قبل اس کے اُن میں اعلان کر دے، جسے تین دن کے بعد پائے اُسے اچھی طرح سرزنش کرے، محمد بن عبدویہ کے لئے پچاس ہزار درم کا حکم دیا اور اُس کے افسروں اور باوجاہت اصحاب کے لئے انعامات کا اور اُس کے نائب علی بن حسین کے لئے پندرہ ہزار درہم کا اور نائب کے افسروں کے لئے پانچ پانچ ہزار درہم کا اور خلعت کا حکم دیا۔

مفسدین حمص پر عتاب

محمد بن عبدویہ نے اُن میں سے دس آدمی گرفتار کر لئے۔ اُن کی گرفتاری کا حال لکھ بھیجا کہ اُنھیں امیر المومنین کے حضور روانہ کر دیا اور اُنھیں مارا نہیں، متوکل نے الفتح بن خاقان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو جو محمد بن رزق اللہ کہلاتا تھا روانہ کیا تاکہ وہ اُن میں سے جنھیں محمد بن عبدویہ نے بھیجا ہے محمد بن عبدالحمید التحیدی اور قاسم بن موسیٰ بن فرعوس کو حمص واپس لے جائے اور اُنھیں باعث ہلاکت مار مارے اور اُنھیں حمص کے دروازے پر لٹکا دے، وہ اُنھیں واپس لے گیا اور دونوں کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے اور حمص کے دروازے پر اُنھیں لٹکا دیا، دوسروں کو سامرا لایا وہ آٹھ تھے، جب وہ روانہ ہوئے تو ایک ان میں سے راستے میں مر گیا متوکل نے اُنھیں کو اُس کا سر پکڑا دیا، اُن میں سے ساتوں آدمیوں کو اور مُردے کے سر کو سامرا لے آئے، اس کے بعد محمد بن عبدویہ نے لکھا کہ اُس نے اُن میں کے دس آدمی گرفتار کر لئے اور اُن میں سے پانچ آدمیوں کو تازیانے مارے تو وہ مر گئے پھر پانچ کو مارا تو وہ نہیں مرے، پھر بعد اس کے محمد بن عبدویہ نے لکھا کہ اُس نے اُنھیں مخالفین میں سے ایک شخص پر اور فتح پائی جس کا نام عبدالملک بن اسحاق بن عمارہ تھا اور جیسا کہ کہا جاتا ہے فتنے کے بانیوں میں سے ایک تھا، اُسے حمص کے دروازے پر اتنے کوڑے لگائے کہ وہ مر گیا اور اُسے اس قلعے پر لٹکا دیا، تل العباس کے نام سے مشہور ہے۔

اسی سال بیان کیا جاتا ہے کہ سامرا کے لوگوں پر آب میں نہایت اچھی بارش ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال محرم میں حسان زیادی کو شرقیہ کا قاضی بنایا گیا۔

اسی سال عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم صاحب خان عاصم کو بغداد میں مارا گیا، کہا جاتا ہے ہزار کوڑے مارے گئے۔

سب صحابہ اس کا سبب یہ تھا کہ حسان زیادی قاضی شرقیہ کے یہاں اُس کے خلاف ستر آدمیوں نے یہ شہادت دی کہ اُس نے ابوبکر و عمر عائشہ و حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کو گالی دی ہے، اُن کی شہادت جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے اس اعتبار سے مختلف تھی اس لئے یہ واقعہ بغداد کی ڈاک کے منتظم نے عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کو لکھ دیا، عبید اللہ نے اس کی متوکل کو اطلاع دی، متوکل نے یہ حکم دیا کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر اس عیسیٰ کو کوڑے مارنے کا حکم لکھ دے، پھر اگر وہ مرجائے تو اُسے دجلہ میں پھینک دیا جائے اور اُس کی لاش اُس کے ورثا کو نہ دی جائے، پھر عبید اللہ نے حسن بن عثمان کو اُس عیسیٰ کے متعلق خط کا جواب لکھا:

تعزیر شرعی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدائے تعالیٰ تمھیں زندہ رکھے اور تمھاری حفاظت کرے اور تم پر اپنا انعام کرے تمھارا خط اُس شخص مسمی عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم صاحب الخانات کے بارے میں اور جو کچھ گواہوں نے اُس کے خلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے اور اُنھیں کافر کہنے اور اُن پر کبیرہ گناہوں کی تہمت لگانے اور انھیں نفاق اور ایسے امور کی طرف منسوب کرنے کی شہادت دی ہے جن سے انسان اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معاندین میں شامل ہو جاتا ہے اور تمھارے ان گواہوں کے حال میں اور جو کچھ انھوں نے شہادت دی ہے اس کے بارے میں تمھارے دریافت کرنے اور جو کچھ تمھارے نزدیک اُن میں سے عادلین کی عدالت سے صحیح ثابت ہوا اور جو بات اُن کی شہادت سے تمھارے لئے واضح ہوئی ان سب کے بارے میں اور تمھارا مفصل رقعہ اس معاملے کے متعلق جو تمھارے خط کے اندر تھا پہنچا، میں نے امیرالمومنین کی (خدا اُن کی عزت برقرار رکھے) خدمت میں پیش کر دیا، انھوں نے ابوالعباس محمد ابن عبداللہ بن طاہر کو جو امیرالمومنین ابقاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں وہ لکھنے کا حکم دیا جو امیرالمومنین کے یہاں نافذ ہے اور جو ان امور میں امیرالمومنین کے اختیارات کے مشابہ ہے اللہ کے دین کی نصرت میں اور اُس کی سنت کے زندہ رکھنے میں اور اُس شخص سے انتقام لینے میں جو دین میں الحاد کرے، اُس شخص کو مجمع عام میں گالی دینے کی سزا دی جائے اور اس سزا کے بعد پانچ سو کوڑے ان امور معظمہ کی وجہ سے مارے جائیں جن پر اُس نے جرأت کی ہے، پھر اگر مرجائے تو اُسے بغیر نماز جنازہ کے دریا میں ڈال دیا جائے تاکہ یہ عمل ہر دین میں الحاد کرنے والے اور جماعت مسلمین سے نکل جانے والے کے لئے بلیغ ہو، اور یہ میں نے تمہیں اس لئے بتا دیا تاکہ تم اُسے پہچان لو انشاء اللہ تعالیٰ، والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

متفرق واقعات بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن جعفر بن محمد بن عاصم یہی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اُس کا نام احمد بن محمد بن عاصم تھا، جب اُسے مارا گیا تو دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مرگیا پھر اُسے دجلے میں پھینک دیا گیا۔

اسی سال بغداد میں ستارے ٹوٹے اور بکھر گئے اور یہ واقعہ جمادی الآخر کی ایک شب کے بعد شب پنج شنبہ کو پیش آیا۔

اسی سال وہاں بیماری ہوئی جس سے چوپائے اور بیل ہلاک ہوگئے۔

اسی سال روم نے چشمۂ زریہ پر چھاپہ مارا اور جو لوگ (جاٹ) وہاں آباد تھے انھیں مع عورتوں اور بچوں کے اور مع گایوں بھینسوں کے قید کرلیا۔

اسی سال مسلمانوں اور رومیوں میں فدیے کا معاملہ طے ہوگیا۔

مسلمان قیدیوں کے فدیہ کا معاملہ بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ ملکۂ روم مادر میخائیل نے ایک شخص مسمی جورجس بن فرداقس کو مقرر کیا تاکہ وہ اُن مسلمانوں کا فدیہ طلب کرے جو رومیوں کے ہاتھ میں قید ہیں، مسلمان قیدی تقریباً بیس ہزار تھے، متوکل نے اپنی جماعت میں سے ایک شخص مسمی نصر بن الازہر بن فرج کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا تاکہ وہ اُن مسلمان قیدیوں کی صحیح تعداد معلوم کرے جو رومیوں کے قبضے میں تھے تاکہ وہ اُن کے فدیے کا حکم دے' یہ واقعہ اسی سال (۲۴۱ھ) کے شعبان میں ہوا اُن کے یہاں چند روز قیام کرنے کے بعد (نصر بن الازہر واپس آیا)۔

مسلم قیدیوں کا قتل

پھر اُس نے بیان کیا کہ نصر کے روانہ ہونے کے بعد تذورہ نے اپنے قیدیوں کو (اپنے روبرو) پیش کرنے کا اور اُن پر مذہب نصرانیت پیش کرنے کا حکم دیا کہ اس کے بعد جس نے اُن میں سے نصرانیت کو قبول کر لیا وہ اُس کے برابر ہو گیا جو پہلے سے نصرانی تھا اور جس نے اُس کے روبرو انکار کیا اُسے اُس نے قتل کر دیا' بیان کیا (نصر نے) بارہ ہزار (مسلمان) قیدیوں کو قتل کر دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُنھیں خصی نے قتل کیا اور وہ بغیر اُس کی (ملکہ کی) اجازت کے انھیں قتل کرتا تھا۔

فدیہ کے متعلق معاہدہ

سرحد شام اور جزیرہ کے عمال کے پاس متوکل کا فرمان پہنچا کہ شنیف خادم اور جورجس سفیر عظیم روم کے درمیان فدیے کے بارے میں معاہدہ ہو گیا ہے اور دونوں میں یہ امر طے پا گیا ہے' جورجس نے ۲۵ رجب ۲۴۱ھ سے ۲۳ شوال ۲۴۱ھ تک کے لئے التوائے جنگ کی درخواست کی ہے' تاکہ قیدیوں کو جمع کر سکیں اور انھیں اپنی جائے پناہ تک پلٹنے کے لئے مہلت ہو' لہٰذا یہ فرمان اس کے متعلق ۲۵ رجب یوم چہارشنبہ کو جاری ہوا اور فدیے کا معاملہ اسی سال عید فطر کے دن واقع ہو گا۔

جورجس سفیر ملکۂ روم ۲۲ رجب یوم شنبہ کو سرحد کی جانب سترخچروں پر جو اُس کے لئے کرایے پر لئے گئے تھے روانہ ہوا' اور ابو تحطبۂ مغربی طرطوسی بھی اُسی کے ساتھ روانہ ہوا تاکہ وہاں پہنچ کر' وہ لوگ عید الفطر کا انتظار کریں' جورجس کے ساتھ ایک جماعت بطریق کی اور تریب پچاس کے اس کے غلاموں کی آ گئی تھی۔

فدیہ کی ادائیگی

شنیف خادم فدیے کے لئے نصف شعبان کو روانہ ہوا' اُس کے ساتھ سو سوار تھے تیس ترکوں میں سے اور تیس مغربیوں میں سے اور چالیس شاکریہ کے سواروں میں سے (شنیف نے) جعفر بن عبدالواحد [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کی کہ اُس کے لئے مال فدیہ حاضر کرنے کا حکم دے اور کسی شخص کو اپنا قائم مقام کردے، اُس نے اُس کے لئے انتظام کردیا اور ڈیڑھ لاکھ روپے کا اور ساٹھ ہزار کے نفقے کا حکم دیا اور ابن ابی الشوارب کو جو اُس وقت کم سن جوان تھا نائب بنادیا اور روانہ ہوگیا پھر شنیف سے مل گیا، ایک جماعت اہلِ بغداد کے متوسط لوگوں کی بھی روانہ ہوئی بیان کیا گیا ہے کہ فدیہ بلاد روم کی نہر لاسس پر ۱۲ر شوال یوم یک شنبہ ۲۴۱ھ کو واقع ہوا، مسلمان مرد قیدیوں میں سات سو پچاسی آدمی تھے اور عورتوں میں سے ایک سو پچیس۔

اسی سال متوکل نے قصبۂ شمشاط کے محصول کو بجائے خراج کے عشر کردیا اور اُس کے لئے ایک فرمان نافذ کردیا۔

اسی سال قوم بُجہ نے علاقۂ مصر کی حفاظتی چوکی پر چھاپہ مارا، متوکل نے اُن سے جنگ کرنے کے لئے محمد بن عبداللہ القمی کو روانہ کیا۔

قوم بجہ اور مسلمان

بیان کیا گیا ہے کہ قوم بجہ اور مسلمان آپس میں اُس قدیم صلح کی بنا پر جو اس کے قبل ہم اپنی اسی کتاب میں بیان کرچکے ہیں جنگ نہیں کرتے تھے نہ وہ مسلمانوں سے لڑتے تھے اور نہ مسلمان اُن سے لڑتے تھے، وہ لوگ مغربی حبش کی اقوام میں سے ایک قوم تھے، مغرب کے کالے لوگوں میں بجہ، نوبہ۔ اہل غانۃ الغافر، دینور، رعوین، فرویہ، بکسوم، مکارہ اکرم، اور الخمس ہیں۔

بربروں کی بدعہدی

بلاد بجہ میں سونے کی کانیں تھیں جنھیں وہ جوان میں کام کرتا تھا اُسے دیا کرتے تھے اور ہر سال سلطان کے عمال متعینۂ مصر کو اپنی کانوں میں سے چار سو مثقال سونے کے پتّر بغیر صاف کئے ادا کیا کرتے تھے، پھر جب متوکل کا دور حکومت آیا تو بجہ پے در پے چند سال تک یہ خراج ادا کرنے سے باز رہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ متوکل نے اپنے خدّام میں سے ایک شخص کو مصر کے محکمۂ ڈاک پر مقرر کیا جو یعقوب بن ابراہیم الباذغیسی کہلاتا تھا، ہادی کا آزاد کردہ غلام تھا اور وہ قوصرہ مشہور تھا، اُس کے سپرد مصر، اسکندریہ، برقہ اور اطراف مغرب کی ڈاک کردی۔

بربر کے طرز عمل کے خلاف شکایت

یعقوب نے متوکل کو لکھا کہ بجہ نے اُس عہد کو توڑ دیا جو اُن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اور مسلمانوں کے درمیان تھا اور وہ اپنے شہروں سے نکل کر سرحد کی سونے اور جواہرات کی کانوں کی طرف چلے گئے۔ جو علاقہ مصر و بلاد بجہ کے درمیان واقع ہے، انھوں نے اُن چند مسلمانوں کو قتل کر دیا جو کانوں میں کام کرتے تھے اور سونا اور جواہرات نکالتے تھے، اُن کے بچوں اور عورتوں میں سے چند کو قید کر لیا اور یہ بیان کیا کہ وہ کانیں اُنھیں کی ہیں جو اُن کے ملک میں ہیں، وہ لوگ مسلمانوں کو اُن میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے، اُن کے اس عمل نے اُن تمام مسلمانوں کو جو کانوں میں کام کرتے تھے دہشت میں ڈال دیا، چنانچہ وہ وہاں سے اپنی اور اپنے بچوں کی جان کے خوف سے واپس آ گئے، اس سے سلطنت کے لئے جو حق خمس اُس سونے اور چاندی اور جواہرات سے جو کانوں سے نکالا جاتا ہے لیا جاتا تھا منقطع ہو گیا۔

بجہ پر فوج کشی کا حکم

اس خبر نے متوکل کی ناگواری کو بڑھا دیا اور اُسے غضبناک بنا دیا اُس نے بجہ کے معاملے میں مشورہ کیا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ لوگ ایسی قوم ہیں جو بدوی ہیں اور اونٹ اور مویشی والے ہیں، اُن کے بلاد تک پہنچنا دشوار ہے، ناممکن ہے کہ لشکر اُن کے راستے کو پالیں کیونکہ وہ پٹ پر میدان اور بیابان ہیں اور دار الاسلام اور اُن کے بلاد کے درمیان ایک مہینے کا راستہ ہے جو پتھیل میدان اور سخت پہاڑی ہے، جس میں پانی ہے نہ کھیتی نہ کوئی پناہ کی جگہ ہے نہ قلعہ جو شخص حکام شاہی میں سے وہاں داخل ہونا چاہے وہ اس امر کا محتاج ہے کہ وہ اس قدر زاد راہ اپنے ہمراہ لے جائے جو اتنی تمام مدت کے لئے کافی ہو جتنی مدت تک اُن کے بلاد میں قیام ہونے اور دار الاسلام کی طرف واپسی میں صرف ہونے کا گمان ہو اور اگر قیام اُس مدت سے بڑھ گیا تو وہ بھی ہلاک ہو گا اور جتنے اُس کے ساتھی ہیں وہ بھی، بجہ اُن سب کو بغیر جنگ کئے اپنے ہاتھوں سے گرفتار کر لیں گے، اُن کا ملک بھی وہ ملک ہے جو سلطان کو خراج وغیرہ بھی کچھ نہیں دیتا، متوکل ان پر لشکر کشی سے باز آ گیا اُن کی حالت (بغاوت) ترقی کرتی رہی اور اُن کی جرأت مسلمانوں پر اس قدر بڑھتی گئی کہ باشندگان صعید مصر اُن سے اپنی اور اپنے بچوں کی جانوں کا خوف کرنے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ القمی کی روانگی

متوکل نے محمد بن عبداللہ المعروف بالقمی کو اُن سے جنگ کرنے کے لیے والی بنایا، اور اُن مواضع کی امدادیں بھی اُس کے سپرد کر دیں، وہ مواضع یہ تھے، الاقصر، اسنا، ارمنت، اسوان پہلے اُسے جنگ بجہ سے اطلاع کر دی (اور اُسے یہ بھی بتا دیا کہ) وہ عنبسہ بن اسحاق الضبی سے جو مصر کے محکمۂ حرب کا عامل ہے مراسلت کرے اور عنبسہ کو ہر ضرورت کی چیز لشکر و فوج متعینۂ مصر وغیرہ مہیا کرنے کو لکھ دیا۔

عنبسہ نے اس معاملے میں اُس کی ضرورت کو رفع کر دیا اور وہ زمین بجہ کی طرف روانہ ہو گیا وہ تمام لوگ جو کانوں میں کام کرتے تھے اُس سے مل گئے اور ایک جماعت کثیر رضا کاروں کی (بھی)۔ چنانچہ وہ تمام انسان پیادہ یا سوار جو اُس کے ساتھ تھے قریب بیس ہزار کے ہو گئے وہ بحر قلزم کی طرف روانہ ہوا۔ اُس نے سات جہاز سمندر میں بار کرائے جو آٹے اور روغن زیتون اور خرما اور ستو اور جو سے پُر تھے، اپنے ہمراہیوں میں سے ایک جماعت کو اُن کے ساتھ براہ بحر روانہ ہونے کا حکم دیا تاکہ وہ زمین بجہ کے ساحل پر اُس کے پاس آئیں اور محمد بن عبداللہ القمی زمین بجہ میں (براہ خشکی) چلتا رہا یہاں تک کہ وہ اُن کانوں سے متجاوز ہو گیا، جن میں سونے کا کام کیا جاتا تھا اور اُن کے قلعوں اور حفاظت کے مقامات تک پہنچ گیا، اور اُس کی طرف ان کا بادشاہ جس کا نام علی بابا اور جس کے بیٹے کا نام لعیس تھا۔ بہت بڑے لشکر کے ساتھ جس کی تعداد قمی کے ساتھ والے لوگوں سے کئی گنی زیادہ تھی نکل آیا۔

محمد بن عبداللہ القمی کا حملہ

قوم بجہ اپنے اونٹوں پر سوار تھی اور اُن کے پاس نیزے تھے، اور اُن کے اونٹ عمدہ تھے۔ جو اصالت میں گھوڑوں کے مشابہ تھے، چنانچہ وہ چند روز تک پے در پے مقابلہ کرتے رہے اور لڑتے رہے اور صحیح طور پر جنگ نہیں کرتے تھے، شاہ بجہ قمی کی مدافعت کرتا رہا تاکہ دن بڑھ جائیں اور رسد اور چارہ جو ان لوگوں کے ساتھ ہے وہ ختم ہو جائے، اور انھیں طاقت نہ رہے۔ یہ بھوکے مرنے لگیں تو پھر بجہ اُنھیں اپنے ہاتھوں سے گرفتار کر لیں۔ جب سردار بجہ کو یہ گمان ہو گیا کہ اُن کی رسد تمام ہو گئی تو وہ ساتوں جہاز آپہنچے جنھیں قمی نے بار کرایا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ اُس سمندر کے کناروں میں سے ایک ساحل پر جس کا نام صنجہ تھا آ لگے، تمی نے اپنی فوج میں سے ایک جماعت کو اُس جگہ روانہ کر دیا تاکہ وہ جہازوں کی بجہ سے حفاظت کریں۔

جو سامان اُن جہازوں میں تھا اُسے اپنی فوج میں تقسیم کر دیا، اور اُن کے پاس رسد اور چارہ بافراغت ہو گیا۔

سردار بجہ علی بابا نے یہ دیکھا تو ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا اور اُن کے لئے لشکر جمع کیا، وہ مل گئے اور نہایت شدید جنگ کرنے لگے۔ اونٹ جن پر وہ لوگ جنگ کر رہے تھے وہ بھڑکنے والے تھے، بہت گھبراتے تھے اور ہر چیز سے ڈرتے تھے۔

بربروں کی شکست

جب تمی نے یہ دیکھا تو اُس نے اپنے لشکر کے اونٹوں اور گھوڑوں کے تمام گھنٹے جمع کر لئے اور انھیں گھوڑوں کے گلے میں باندھ دیا اور بجہ پر حملہ کیا اُن کے اونٹ گھنٹوں کی آواز سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اُن کا خوف بہت بڑھ گیا، کہ وہ اُنھیں پہاڑوں پر اور میدانوں میں لے بھاگے، اور اُنھیں بالکل چورہ چورا کر دیا، تمی نے اپنی فوج کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا اور اُنھیں قتل اور قید کرنے کے لئے گرفتار کر لیا یہاں تک کہ رات ہو گئی، یہ واقعہ شروع ۲۴۱ھ میں ہوا۔

وہ اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوا اور مقتولین کی کثرت کی وجہ سے وہ اُن کے شمار پر قادر نہ ہوا۔

جب صبح ہوئی تو تمی نے اُنھوں اس طرح پایا کہ وہ اپنے پیادوں کی جمع کر کے کسی ایسے مقام کی طرف روانہ ہوئے جہاں وہ تمی کے تعاقب سے بچ جائیں۔

تمی نے اُن سب کو رات ہی میں اپنے سواروں میں گھیر لیا۔

اُن کا بادشاہ بھاگ گیا تو اُس نے اُس کا تاج اور سامان لے لیا۔

علی بابا کی امان طلبی

علی بابا نے پناہ طلب کی کہ وہ اپنی مملکت اور بلاد کی طرف واپس چلا جائے، تمی نے اُسے پناہ دیدی اُس نے تمام اُس مدت کا خراج کہ جسے اُس نے روک لیا تھا ادا کر دیا اور وہ چار سال کا تھا ہر سال کا چار تو مثقال، اور علی بابا نے اپنی مملکت پر اپنے بیٹے لعیس کو نائب بنا دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ القمی کی مراجعت بغداد

قمی علی بابا کو لے کر متوکل کے دربار میں واپس آیا، اس کے پاس آخر ۲۴۱ھ میں پہنچا اسی علی بابا کو ریشمی عبا اور سیاہ عمامہ پہنایا اور اُس کے اونٹ پر بھی دو رخ کا کجاوہ کسا اور ریشمی جھولیں ڈالیں اور اُسے باب عامہ پر قوم بجہ کے ستر لڑکوں کے ساتھ کھڑا کر دیا جو کجاوے والے اونٹوں پر تھے اور اُن کے پاس نیزے تھے اور اُن کے نیزوں کی نوک پر اُس جماعت کے سر تھے جو اُن کے لشکر میں سے مارے گئے تھے جنھیں قمی نے قتل کیا تھا۔

متفرق واقعات و امیر حج عبداللہ بن محمد

متوکل نے حکم دیا کہ قمی سے عید الاضحیٰ ۲۴۱ھ کو (محاصل کا) قبضہ لے لیں، متوکل نے بجہ اور مکہ اور مصر کے درمیانی راستے کا سعد خادم ایتاخی کو حاکم مقرر کیا، سعد نے محمد بن عبداللہ قمی کو حاکم مقرر کیا، قمی علی بابا کو لے کر روانہ ہوا اور وہ اپنے دین پر قائم تھا، چنانچہ اُن میں سے بعض نے بیان کیا کہ اُنھوں نے اُس کے ساتھ ایک بت دیکھا جو بچے کی شکل کا تھا جسے وہ سجدہ کرتا تھا،

اسی سال جمادی الآخر میں یعقوب بن ابراہیم عرف قوصرہ کا انتقال ہوا۔

اسی سال عبداللہ بن محمد بن داؤد نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال جعفر دینار حاکم راہ مکہ و حوادث حج نے حج کیا۔

۲۴۲ھ کے واقعات

زلزلے

اس سال کے واقعات میں سے وہ ہولناک زلزلے ہیں جو قومس اور اُس کے خرما کے باغوں میں شعبان میں ہوئے جن سے مکانات منہدم ہو گئے اور وہاں کے باشندوں میں سے بہت سے آدمی جن پر دیواریں وغیرہ گر پڑیں مر گئے، بیان کیا گیا ہے کہ اُن کی تعداد پینتالیس ہزار چھیانوے انسانوں تک پہنچ گئی، سب سے بڑا زلزلہ دامغان میں ہوا، بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال فارس و خراسان و شام میں بھی زلزلے اور بھیانک آوازیں پیدا ہوئیں اور یمن میں اسی سال زلزلہ بھی آیا اور اُس کے ساتھ شہر بھی دھنس گیا۔

رومیوں کا حملہ

اسی سال علی بن یحییٰ ارمنی کے جو صائفے سے نکلنے کے بعد رومی بھی شمشاط کی طرف سے نکل آئے یہاں تک کہ وہ لوگ آمد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہو گئے پھر جزیرہ کی سرحدوں سے نکل گئے، چند مواضع لوٹ لئے اور دس ہزار آدمی کے قریب قید کر لئے اُن کا داخلہ قریباس کے موضع ابریق کی طرف سے تھا وہ اپنے شہروں کے ارادے سے واپس ہوئے قریباس اور عمر بن عبداللہ الاقطع اور ایک جماعت رضا کاروں کی اُن کے پیچھے روانہ ہوئی، اُن میں سے کسی کو بھی ان لوگوں نے نہ پایا تو علی بن یحییٰ کو یہ لکھا کہ موسم سرما میں اُن کے شہروں کی طرف روانہ ہو۔

متفرق واقعات اسی سال متوکل نے ایک شخص عطارد کو قتل کیا۔ جو نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا، مدت دراز تک مسلمان رہا پھر مرتد ہو گیا اُس سے توبہ چاہی گئی، اُس نے اسلام کی طرف رجوع کرنے سے انکار کر دیا، ۲ر شوال ۲۴۲ھ کو اُس کی گردن ماردی گئی اور اُسے باب عامہ میں جلا دیا گیا۔

اسی سال رجب میں ابو حسان زیادی قاضی شرقیہ کی وفات ہوئی۔

اسی سال حسن بن علی بن الجعد قاضی مدینۃ المنصور کی وفات ہوئی۔

اسی سال والیٔ مکہ عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن امام ابراہیم بن محمد بن علی نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

امیر حج جعفر بن دینار اسی سال جعفر بن دینار نے حج کیا جو مکے کے راستے اور حوادث حج کا حاکم تھا۔

۲۴۳ھ کے واقعات

متوکل کی روانگی دمشق اس سنہ میں ۲ر ذیقعدہ کو دمشق کی طرف متوکل کی روانگی ہوئی اُس نے کسی شہر میں قربانی کی۔ تو یزید بن محمد المہلبی نے اُس کی روانگی کے وقت یہ شعر پڑھے:

میں یقین کرتا ہوں کہ نحوست عراق میں آ گئی — جب کہ اُن کے امام نے روانگی کا ارادہ کر لیا

اگر تو عراق اور اُس کے باشندوں کو چھوڑ دے گا — تو گویا حسینہ طلاق میں مبتلا کر دی جائے گی

متفرق واقعات اسی سال شعبان میں ابراہیم بن عباس کی وفات ہوئی حسن بن مخلد بن الجراح نائب ابراہیم کو دیوان ضیاع کا حاکم بنایا گیا اور ہاشم بن بنجور کا انتقال ذی الحجہ میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ

اسی سال عبدالصمد بن موسیٰ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا اور جعفر بن دینار نے جو مکے کے راستے اور حوادث حج کا حاکم تھا حج کیا۔

۲۴۴ھ کے واقعات

متوکل کی دمشق میں آمد

اس سال کے واقعات میں سے ماہ صفر میں متوکل کا دمشق میں داخل ہونا ہے جو سامرا کے قریب ایک مقام میں تھا یہاں اُس پر ستتر یا ستاسی دن گزر گئے اُس نے قیام کا ارادہ کر لیا، شاہی دفاتر منتقل کر دیئے اور وہاں عمارت بنانے کا حکم دے دیا ترکوں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے وظائف کے لئے درخواست کی، اُس نے اُن کے لئے اس قدر وظائف کا حکم دیا جس سے وہ رضا مند ہو گئے، پھر شہر میں وبا پھیل گئی، اور یہ اس لئے ہوا کہ وہاں کی ہوا سرد تر تھی اور پانی ثقیل تھا اور ہوا جو وہاں چلتی تھی اُس میں پانی کے اجزا نہیں ہوتے تھے اور وہ نہایت تیزی سے چلا کرتی تھی یہاں تک کہ ساری رات گزر جاتی تھی وہاں پسو بہت تھے اور نرخ بھی گراں تھا اور درمیان سابلہ اور میرہ کے برف حائل تھی۔

بغا کی روم پر فوج کشی

اسی سال متوکل نے ماہ ربیع الآخر میں بغا کو دمشق سے روم تک جنگ کرنے کو روانہ کیا، اُس نے صائفہ سے جنگ کی، صلہ کو فتح کر لیا، متوکل دمشق میں دو ماہ چند روز مقیم رہا پھر سامرا واپس آیا، اُس نے اپنی واپسی میں دریائے فرات کو اختیار کیا، پھر انبار کی طرف لوٹا پھر انبار سے کنارے کے راستے سے سامرا لوٹا اور ۲۳ جمادی الآخر دوشنبہ کو وہاں داخل ہوا، اسی سال متوکل نے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے ابو الساج کو مکے کے راستے پر بجائے جعفر بن دینار کے مقرر کیا میرے نزدیک صواب یہ ہے کہ اُسے ۲۴۳ھ میں مکے کے راستے پر مقرر کیا۔

آنحضرتؐ کا نیزہ

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا متوکل کو وہ نیزہ دیا گیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جس کا نام عنزہ تھا، بیان کیا گیا ہے کہ وہ نجاشی شاہ حبشہ کا تھا اُس نے زبیر بن عوام کو دیا زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا، پھر وہ مؤذنوں کے پاس رہتا تھا اور عیدین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے لایا جاتا تھا اور میدان میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے متوکل نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آگے لے چلنے کا حکم دیا پولیس افسر اُس کے آگے لے چلتا تھا، اور اُس کا نیزہ نائب پولیس افسر لے چلتا تھا۔

بختیشوع پر عتاب اسی سال بختیشوع پر متوکل نے عتاب کیا اور اُس کا مال ضبط کرلیا اور اسے بحرین کی طرف شہر بدر کر دیا اُس پر ایک اعرابی نے اشعار کہے۔

امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ اسی سال مسلمانوں کی عیدالاضحیٰ اور نصاریٰ کی شعانین اور یہود کی عیدالفطر جمع ہو گئی۔

اسی سال عبدالصمد بن موسیٰ نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

۲۴۵ھ کے واقعات

جعفریہ شہر کی تعمیر اسی سال متوکل نے ماحوزہ کی تعمیر کا حکم دیا اور اُس کا نام جعفری رکھا، اسی سال قواد اور اُس کے ساتھیوں کو جاگیر دی تعمیر میں جدت کی اور محمدیہ میں منتقل ہو گیا تاکہ ماحوزہ کا کام مکمل ہو جائے قصر مختار و بدیع کے منہدم کرنے کا حکم دیا اور اُن کی لکڑی جعفری کی طرف منتقل کر دی، اور اُس پر جیسا کہ کہا گیا ہے بیس لاکھ دینار سے زائد خرچ کیا اور اُس میں قرار کو جمع کیا جنھوں نے تلاوت کی، اور کھیل تماشے والے آگئے تو اُنھیں بیس لاکھ درہم عطا کئے متوکل اور اُس کے مصاحبین اُسے خاصۂ متوکلیہ کے نام سے پکارتے تھے، اُس میں ایک محل بنایا جس کا نام لولوہ رکھا کہ بلندی میں جس کا مثل نہیں دیکھا گیا۔

نہر بنانے کا حکم ایک ایسی نہر کھودنے کا حکم دیا جس کی ابتدا ماحوزہ سے پانچ فرسخ اوپر سے اس موضع سے ہو جس کا نام کرمی ہے تاکہ اُس کے آس پاس کی آب رسانی نہر کے سرے اُس محل تک ہو سکے۔ مواضع جبلتا اور خصاصہ علیا اور سفلیٰ اور کرمی کے لے لینے کا حکم دیا اور اُن کے باشندوں کو اپنے مکانات اور زمین بیچنے پر برانگیختہ کیا وہ لوگ اس پر مجبور کئے گئے تاکہ اُن مواضع کے کل مکانات اور زمینیں اس نہر کے لئے ہو جائیں اور اُن لوگوں کو اُن مواضع سے نکال دے، نہر کے خرچ کے لئے بیس لاکھ دینار مقرر کئے، اور اُس پر خرچ کرنے کے لئے ذی الحجہ ۲۴۵ھ میں دلیل بن یعقوب نصرانی کاتب بغا کو مقرر کیا اور بارہ ہزار آدمیوں کو نہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھودنے میں لگا دیا جو اُس میں کام کرتے تھے، چنانچہ وہ بیل کام کرتا رہا اور مال پر مال اٹھاتا رہا اور اُس کا حصہ کاتبوں میں تقسیم کرتا رہا۔ یہاں تک کہ متوکل قتل کر دیا گیا نہر برباد ہو گئی ..... جعفریہ ویران و منہدم ہو گیا اور نہر کا کام نا تمام رہ گیا۔

زلزلے اسی سال بلاد مغرب میں ایسے زلزلے آئے کہ بہت سے مکانات اور پل منہدم ہو گئے متوکل نے تیس لاکھ روپیہ اُن لوگوں پر صرف کرنے کا حکم دیا جن پر ان کے مکانوں میں مصائب نازل ہوئے۔

اسی سال عسکر مہدی بغداد میں زلزلہ آیا اور مدائن میں بھی۔

اسی سال قیصر روم نے مسلمان قیدیوں کو بھیجا، اور جو لوگ اُس کے پاس قید تھے اُن کا فدیہ طلب کرنے کو بھیجا۔

اور جو بوڑھا شخص شاہ روم کی جانب سے متوکل کی طرف قاصد بن کر آیا وہ اطرد بہیس کے نام سے پکارا جاتا تھا، اُس کے ساتھ ستّر مسلمان قیدی تھے جنھیں میخائیل بن توخیل شاہ روم نے متوکل کو ہدیۃً بھیجا تھا اور اس کی آمد اسی سنہ میں ۲۵ صفر کو ہوئی وہ تسنیف خادم کا مہمان ہوا، متوکل نے نصر بن الازہر شیبی کو شاہ روم کے قاصد کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ اسی سال روانہ ہوا اور فدیے کا معاملہ ۲۴۶ھ سے پہلے نہیں ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال شوال میں انطاکیہ میں ایسی حرکت شدیدہ اور زلزلہ محسوس ہوا جس نے خلق کثیر کو قتل کر دیا اور اس سے پندرہ سو مکانات گر پڑے، شہر پناہ کے کچھ اوپر کے برج گر پڑے اور مکانات کے روشن دانوں سے ایسی خوف ناک آوازیں لوگوں کو سنائی دیں جن کی حالت کو وہ اچھی طرح بیان نہیں کر سکتے، اور اُس کے باشندے بیابانوں میں بھاگ گئے، اور انطاکیہ کوہ اقرع ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا، اُس روز دریا میں ہیجان پیدا ہو گیا اور اُس پہاڑ سے بدبودار، تاریکی پھیلانے والا سیاہ دھواں بلند ہوا اور اُس سے ایک فرسخ تک نہر خشک ہو گئی کہ نہ معلوم کہاں چلی گئی۔ اسی سال جیسا کہ کہا گیا ہے اہل تنیس نے مصر میں ایک ایسی مسلسل خوفناک آواز سنی جس سے بہت لوگ مر گئے۔

اسی سال المس، رقہ، حران، راس عین، حمص، دمشق، رہا، طرطوس، مصیصہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آذربائیجان اور سواحل شام میں زلزلہ آیا اور لاذقیہ میں ایسا شدید زلزلہ آیا جس سے نہ کوئی گھر باقی رہا اور نہ کوئی اس کا باشندہ بچا سوائے چند کے اور جبلہ میں اپنے باشندوں کے غائب ہو گیا۔

مکہ میں پانی کی کمیابی

اسی سال مکے کا چشمہ مثاغل خشک ہو گیا یہاں تک کہ مکے میں ایک مشک پانی کی قیمت اسی درہم تک پہنچ گئی، متوکل کی ماں نے کچھ روپیہ بھیجا جو وہاں خرچ کیا گیا۔

اسی سال اسحاق بن ابی اسرائیل اور سوار بن عبداللہ اور ہلال رازی کی وفات ہوئی

اسی سال نجاح بن سلمہ ہلاک ہوا۔

نجاح بن سلمہ

مجھ سے حارث بن ابی اسامہ نے اس کے حالات میں سے بعض وہ باتیں بیان کیں جو مجھے ابھی یاد ہیں اور بعض اس کے علاوہ کہ نجاح بن سلمہ دفتر فرمان نگرانی اہل کاراں پر مقرر تھا اور اس کے قبل ابراہیم بن رباح جوہری کاتب تھا اور وہ جاگیروں پر مامور تھا چنانچہ تمام اہل کار اس سے ڈرتے تھے اور اس کی ضروریات پوری کرتے تھے اور کسی کو اس کے ارادے سے روکنے کی طاقت نہ تھی۔ متوکل بسا اوقات اسے ندیم و ہم نشین بناتا تھا۔ حسن بن مخلد اور موسیٰ بن عبدالملک کی عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان سے جو وزیر متوکل تھا تنہائی میں صحبت رہتی تھی وہ دونوں اس کے پاس جایا کرتے تھے جب وہ انہیں اس کا حکم دیتا تھا حسن بن مخلد دفتر جاگیر پر مامور تھا اور موسیٰ دفتر خراج (محصول) پر۔

حسن و موسیٰ کے خلاف ابن سلمہ کی شکایت

نجاح بن سلمہ نے ایک رقعہ متوکل کو حسن و موسیٰ کے بارے میں لکھا جس میں یہ ذکر تھا کہ ان دونوں نے خیانت کی ہے اور ان امور میں تقصیر کی ہے جن پر وہ مامور ہیں وہ چار کروڑ درہم ان دونوں سے برآمد کرا دے گا۔ متوکل نے اسے اپنے پاس بلایا اور شب اس کے ساتھ گزاری اور کہا اے نجاح خدا اسے برباد کرے جو تمہیں برباد کرے، کل صبح ہوتے ہی تو میں ان دونوں کو تمہارے سپرد کروں گا۔ صبح ہوئی اور متوکل نے اپنے مصاحبین کو ترتیب سے بٹھایا اور کہا اے فلاں تو حسن کو گرفتار کر اور اے فلاں تو موسیٰ کو گرفتار کر۔

عبیداللہ کی حکمت عملی

صبح کے وقت نجاح بھی متوکل کے پاس آیا، عبیداللہ سے ملا، عبیداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اُسے یہ حکم دیا کہ متوکل سے پوشیدہ ہو جائے، پھر اُس سے کہا کہ اے ابوالفضل واپس چلو تاکہ ہم اور تم اس معاملے میں غور کریں میں تمھیں ایسی بات کا مشورہ دوں گا جس میں تمھارے لیے بہتری ہوگی، اُس نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں تمھارے اور اُن دونوں کے درمیان صلح کرادوں گا تم ایک رقعہ لکھ دو اُس میں یہ ذکر ہو کہ تم شراب پیے ہوئے تھے اور تم نے اُن چیزوں کے متعلق گفتگو کی ہے جن میں نظر ثانی کی حاجت ہے۔ میں امیرالمومنین کے یہاں بات بنالوں گا، پھر وہ اُسے فریب دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اُس نے اُس مضمون کا رقعہ لکھ دیا جس کا اُس نے حکم دیا تھا، پھر اُس نے وہ رقعہ متوکل کے یہاں داخل کر دیا اور کہا:

عبیداللہ کی موسیٰ و حسن کے لیے سفارش

اے امیرالمومنین جو کچھ نجاح نے کل کہا تھا اُس سے اُس نے رجوع کر لیا، اور یہ رقعہ موسیٰ و حسن کا ہے وہ دونوں اُسے قبول کرتے ہیں جو انھوں نے لکھا ہے آپ اُن سے وہ رقم لے لیجئے جس کی انھوں نے ذمہ داری کی ہے پھر ان دونوں پر مہربانی فرمایئے اُن دونوں سے تقریباً اتنا لے لیجئے جتنے کی اُن کی جانب سے ذمہ داری کی گئی ہے۔

ابن سلمہ کی گرفتاری

متوکل خوش ہوا اور اُس کے لالچ میں آگیا جو عبیداللہ نے کہا تھا پھر عبیداللہ نے کہا کہ نجاح کو ان دونوں کے سپرد فرما دیجئے، وہ دونوں اسے لے گئے ان دونوں نے اُس کے سر سے اُن کی ٹوپی اُتارنے کو کہا جو ریشم کی تھی اُسے سردی محسوس ہوئی تو اُس نے کہا کہ افسوس ہے اے حسن میں سردی محسوس کرتا ہوں۔ اُس نے اس کے سر پر اُس کی ٹوپی پہنا دینے کا حکم دیا، اور اُسے موسیٰ دفتر خراج لے گیا۔ دونوں اُس کے دونوں بیٹوں ابوالفرج و ابو محمد کی طرف روانہ ہوئے۔ ابوالفرج گرفتار کر لیا گیا اور ابو محمد ابن بنت حسن بن حنیف فرار ہو گیا اس کا کاتب اسحاق بن سعد بن مسعود القطربلی اور عبداللہ بن محمد المعروف بابن البواب جس کی تنہائی میں نجاح سے صحبت رہتی تھی گرفتار کر لیا گیا۔

نجاح اور اُس کے بیٹے نے قریب ایک لاکھ چالیس ہزار دینار دینے کا اقرار کیا۔ علاوہ اپنی بغداد اور سامرا کی جائدادوں اور فرشوں اور محلوں کی قیمت کے اور علاوہ اپنی کثیر جائداد کے۔

ابن سلمہ کی ہلاکت

حسن نے ان تمام پر قبضہ کرنے کا حکم دیا اور کئی مرتبہ اسے ایسی جگہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوڑوں سے مارا جو مارنے کی جگہ نہ تھی، قریب دو سو کوڑے مارے، اُسے دبلو چا گیا اور گلا دبایا گیا، اس کا گلا موسیٰ الفرانق اور مخلوف نے دبایا، لیکن حارث نے کہا ہے کہ اُس کے دونوں خصیے اس قدر دبائے گئے کہ وہ مرگیا۔

وہ اسی سال ۲۴ ذی قعدہ یوم دوشنبہ کو صبح کو مرا، اُس نے اُس کے غسل دینے اور دفن کرنے کا حکم دیا، رات کو دفن کیا گیا، اُس کے بیٹے محمد اور عبداللہ بن مخلد اور اسحاق بن سعد کو تقریباً پچاس پچاس کوڑے مارے گئے۔

آل نجاح بن سلمہ پر عتاب اسحاق نے پچاس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا اور عبداللہ بن مخلد نے پندرہ ہزار دینار دینے کا، اور کہا گیا ہے کہ بیس ہزار دینار دینے کا اقرار کیا، جو بٹیا اُس کا احمد ابن بنت حسن بھاگ گیا تھا اُس پر بھی بعد موت نجاح قابو پالیا گیا، پھر آسے کچہری میں قید کر دیا گیا، جو کچھ نجاح اور اُس کے بیٹے ابوالفرج کے گھر میں اسباب تھا سب لے لیا گیا، اور اُن کے مکانات اور جائدادیں جہاں کہیں تھیں، قبضے میں لے لی گئیں، اور اُن کے عیال کو نکال دیا گیا، اُن کے وکیل ملک حبش کو جو ابن عیاش تھا گرفتار کر لیا گیا، اُس نے بھی بیس ہزار دینار کا اقرار کیا اور حسن بن سہل بن نوح اہوازی اور حسن بن یعقوب بغدادی کی تلاش میں کے بھیجا گیا، اور اُس کی وجہ سے ایک قوم گرفتار کر کے قید کر دی گئی۔

ابن سلمہ کی ہلاکت کی دوسری روایت سبب ہلاک میں اس کے علاوہ بھی مذکور ہے، بیان کیا گیا ہے کہ وہ عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کے خلاف تھا، اور عبیداللہ متوکل پر قابو پائے ہوئے تھا اور وزارت اور امور عامہ اُسی کے سپرد تھے اور نجاح کے فرمان عامہ سپرد تھا، جب متوکل نے محل جعفری بنانے کا ارادہ کیا تو اُس سے نجاح نے کہا جو اُس کے مصاحبوں میں سے تھا کہ اے امیرالمومنین میں آپ کے لئے ایک ایسی قوم نامزد کرتا ہوں کہ آپ نہیں میرے سپرد کر دیں تاکہ میں آپ کے لئے اُن سے اتنے اموال وصول کرا دوں جن سے آپ کا یہ شہر تعمیر ہو جائے، کیونکہ اُس کے تعمیر کرنے میں آپ کو اس قدر مال کی ضرورت ہوگی جس کی مقدار بھی بڑی ہے اور اُس کا تذکرہ بھی بڑا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُن کا نام لو۔

عبیداللہ کی ابن سلمہ کے خلاف شکایت اُس نے ایک رقعہ پیش کیا جس میں اُن لوگوں کا ذکر تھا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ بن عبدالملک اور عیسیٰ بن فرخانشاہ نائب حسن بن مخلد اور حسن بن مخلد، اور زیدان بن ابراہیم نائب موسیٰ بن عبدالملک اور عبیداللہ بن یحییٰ اور اُس کے دونوں بھائی عبداللہ بن یحییٰ اور زکریا، اور میمون بن ابراہیم اور محمد بن موسیٰ منجم اور اُس کا بھائی احمد بن موسیٰ اور علی بن یحییٰ ابن ابی منصور اور جعفر معلوف دفتر خراج کا مستخرج اور ان کے علاوہ قریب بیس آدمی یہ متوکل کو ایسے موقع سے بتایا کہ اُسے پسند آیا اور اُس نے کہا کہ صبح کو سویرے آنا، جب صبح ہوئی تو اُسے اس معاملے میں کچھ شک نہیں ہوا عبیداللہ بن یحییٰ نے متوکل سے بحث کی اور اُس سے کہا کہ یا امیرالمومنین اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ بغیر مصیبت میں ڈالے کسی کو نہ چھوڑے نہ کاتب کو نہ قائد کو نہ عامل کو، تو اے امیرالمومنین پھر کون ان خدمتوں کے لئے کھڑا ہوگا

نجاح کی موسیٰ و حسن کو حوالگی

نجاح صبح کو آیا تو عبیداللہ نے اُسے اُس کی جگہ پر ٹھہرا دیا اور اُس کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی، موسیٰ بن عبدالملک اور حسن بن مخلد حاضر کئے گئے اُن سے عبیداللہ نے کہا کہ اگر وہ (نجاح) امیرالمومنین کے یہاں داخل ہو گیا تو امیرالمومنین تم دونوں کو اُس کے حوالے کر دیں گے پھر وہ تم دونوں کو قتل کر دے گا اور جس کے تم دونوں مالک ہوئے ہے گا، لہٰذا تم دونوں امیرالمومنین کی خدمت میں ایک رقعہ لکھو جس میں بیس لاکھ دینار کا دینا قبول کرو ان دونوں نے اپنے قلم سے رقعہ لکھ دیا اور عبیداللہ بن یحییٰ نے وہاں پہنچا دیا اور امیرالمومنین کے اور نجاح اور موسیٰ بن عبدالملک اور حسن بن مخلد کے درمیان آمد و رفت کرنے لگا اور موسیٰ و حسن کی مدد کرتا رہا، پھر دونوں کو متوکل کے پاس پہنچا دیا، تو ان دونوں نے اس رقم کی ذمہ داری کر لی اور وہ یعنی عبیداللہ ان دونوں کے ساتھ نکل آیا پھر اُس نے اُسے نجاح، کو اُن دونوں کے حوالے کر دیا حالانکہ تمام لوگ خواص اور عوام اور وہ دونوں خود بھی اس بات میں شک نہ کرتے تھے کہ وہ دونوں اور عبیداللہ بن یحییٰ اُس بات کی وجہ سے جو نجاح اور متوکل کے درمیان ہو چکی ہے نجاح کے سپرد کر دیئے جائیں گے، اُن دونوں نے نجاح کو گرفتار کر لیا اور موسیٰ بن عبدالملک اُسے سزا دینے کے لئے مامور ہوا اُس نے اُسے سامرا کے دیوان خراج میں قید کرایا، اور اُسے بہت سے دُرّے مارے،

اسحاق بن سعد پر تاوان

متوکل نے یہ حکم دیا کہ اُس کے کاتب اسحاق بن سعد پر جو اُس کے خاص امور اور اُس کے ایک لڑکے کی جائداد کے کام پر مقرر تھا اکاون ہزار دینار کا تاوان ڈالا جائے اور اُسے حلف دیا جائے اور یہ کہا کہ اُس نے خلیفہ واثق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانے میں جب کہ وہ عمر بن فرج کا قائم مقام تھا مجھ سے پچاس دینار لے کھے تب میرا وظیفہ کھولا تھا، لہٰذا ہر دینار کے بدلے ہزار دینار لے لو اور ایک ہزار زیادہ جیسا کہ اس نے زیادہ لیا، چنانچہ وہ قید کر دیا گیا اور اس پر تین قسطیں مقرر کر دی گئیں اور اس وقت تک رہا نہیں کیا گیا۔ جب تک کہ اس نے بعجلت ایک قسط سترہ ہزار دینار کی ادا نہ کر دی، باقی کے ضامن لینے کے بعد رہا کیا گیا پھر اس پر سترہ ہزار دینار کا تاوان ڈالا گیا۔

نجاح پر عتاب وخاتمہ عبید اللہ نے حسین ابن اسمٰعیل جو متوکل کا ایک دربان تھا اور عتاب بن عتاب کو متوکل کی جانب سے روانہ کیا کہ وہ نجاح کے پچاس کوڑے مارے اگر وہ اس کا اقرار نہ کرے اور ادا نہ کرے جو اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

اس نے اسے مارا، پھر دوسرے دن بھی اسی طرح مار کا اعادہ کیا، پھر تیسرے دن بھی ایسا ہی اعادہ کیا، نجاح نے کہا کہ امیر المومنین کو (یہ پیام) پہنچا دو کہ میں مر گیا۔ موسیٰ بن عبد الملک نے جعفر معلوف کو اور اس کے ساتھ (دیوان خراج) کے مددگاروں میں سے دو مددگاروں کو حکم دیا انھوں نے اس کی تہرم گاہ کو اس قدر دبایا کہ وہ سرد ہو گیا اور مر گیا۔

حسن وموسیٰ سے متوکل کا مطالبہ زر صبح ہوئی تو ایک سوار متوکل کی طرف روانہ کیا گیا جس نے حادثہ وفات نجاح کی اسے خبر دی، متوکل نے ان دونوں (موسیٰ وحسن) سے کہا کہ میں اپنا وہ مال چاہتا ہوں جس کی تم دونوں نے ضمانت کی ہے؟ انھوں نے اس سے بہانہ کر دیا ان دونوں نے اس کے (نجاح) کے اور اس کے لڑکے کے تمام مال پر قبضہ کر لیا، ابو الفرج کو قید کر دیا جو ابن صالح بن یزداد کی جانب سے انتظام جائداد کے دفتر پر مقرر تھا، اور اس کے کل اسباب اور تمام ملک پر قبضہ کر لیا، اور اس کی جائداد پر لکھ دیا کہ "یہ امیر المومنین کی ہے" اور جہاں تک بنا یہ دونوں اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرتے رہے۔

متوکل جب پیتا تھا تو بسا اوقات ان دونوں سے کہا کرتا تھا کہ یا تو میرے کاتب (نجاح) کو واپس کر دو ورنہ مال لاؤ، دیوان عامہ کے کام کا انتظام بھی عبید اللہ بن یحییٰ کے کام کے ساتھ ملا دیا گیا اس نے اس پر اپنے چچا کے بیٹے یحییٰ بن عبد الرحمٰن ابن خاقان کو خلیفہ بنا دیا، اور موسیٰ بن عبد الملک اور حسن بن مخلد کی یہی حالت رہی کہ متوکل ان دونوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن بالوں کا مطالبہ کرتا رہا جس کے یہ نجاح کی جانب سے ضامن ہوئے تھے۔

موسیٰ کا خاتمہ اس حالت کو زیادہ وقفہ نہ گزرا تھا کہ نصر جعفری سے منتصر کی مشایعت کے لئے موسیٰ بن عبدالملک سوار ہوا اور اُس نے اپنی منزل کے لئے جو اُسے محل تک پہنچاتی ہے سامرا کا ارادہ کیا تھا، چنانچہ اُسے پہنچایا اور تھوڑی دیر اُس کے ساتھ رہا پھر واپسی کے ارادے سے پلٹا۔ جب وہ چل رہا تھا! یکایک ایک چیخ مار کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے پکڑو، وہ دوڑ پڑے تو وہ اُن کے ہاتھوں پر بے حس ہو کر گر پڑا اُسے اُس کے مکان پر پہنچا دیا گیا۔ وہ ایک شبانہ روز زندہ رہا پھر مر گیا۔

متفرق واقعات اس کے بعد دیوان خراج پر بھی عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو مقرر کر دیا گیا، اس نے احمد بن اسرائیل کاتب معتز کو اس پر خلیفہ بنا دیا اور وہ جب بھی اُس کا خلیفہ تھا جب یہ کتابت معتز پر تھا۔

قصافی نے ان واقعات میں یہ اشعار کہے:

نجاح زمانے کے حملے سے ڈرتا نہ تھا، یہاں تک کہ اُس سے گزر کر موسیٰ وحسن کی بھی نوبت آگئی،

صبح اس طرح ہوئی کہ وہ آزاد لوگوں کی نعمتیں چھینتا تھا۔ پھر شام ہوئی تو خود اُس کا مال اور بدن چھنا ہوا تھا

اسی سال رجب میں بختیشوع طبیب کو ایک سو پچاس کوڑے مارے گئے اور بیڑیاں ڈال کر تہ خانے میں قید کر دیا گیا۔

اسی سال رومیوں نے سمیساط پر ڈاکہ ڈالا اور قریب پانچ سو آدمی کے قتل و قید کئے۔

علی بن یحییٰ ارمنی کی مہم علی بن یحییٰ ارمنی نے صائفہ کی جنگ کی۔

اہل لولوہ نے تیس دن تک اپنے رئیس کو اُس پر چڑھنے سے روکا پھر شاہ روم نے ان کے پاس ایک بطریق (سردار) کو بھیجا کہ وہ اقرار پر ان میں سے ہر ایک کے لئے ہزار دینار کا ذمہ لے کہ وہ لولوہ اُس کے حوالے کر دیں، انھوں نے اُس بطریق کو اپنی طرف چڑھا لیا پھر اُن کے بقیہ وظائف بھی دیئے گئے اور جو کچھ انھوں نے چاہا وہ بھی، انھوں نے لولوہ اور وہ بطریق کو ذی الحجہ میں بلکاجور کے حوالے کر دیا۔ اور وہ بطریق کہ جسے شاہ روم نے اُن کے پاس بھیجا تھا نعیط کہلاتا تھا، جب اہل لولوہ نے اسے بلکاجور کے حوالے کر دیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ علی بن یحییٰ ارمنی اُسے متوکل کے پاس لے گیا تو متوکل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اُسے فتح بن خاقان کے حوالے کیا چنانچہ اُس نے اُس پر اسلام پیش کیا تو اُس نے انکار کیا مسلمانوں نے اُس سے کہا کہ ہم تجھے قتل کر دیں گے تو اُس نے کہا تم جانو اور قیصر روم نے لکھا کہ وہ اس کے بدلے ایک ہزار آدمی مسلمانوں میں سے دے گا۔

امیر حج محمد بن سلیمان اسی سال محمد بن سلیمان بن عبداللہ ابن محمد ابن امام ابراہیم نے جو مکے کا حاکم تھا اور زینبی مشہور تھا لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

متوکل کی سال گرہ اسی سال ۱۱ ربیع الاول یوم شنبہ ۱۷ حزیران ۲۸ راردی بہشت ماہ کو متوکل کی سال گرہ تھی جس میں اُس نے اہل خراج کے لئے ادائے خراج میں مہلت کی رعایت کی تھی، چنانچہ بحتری طائی نے کہا کہ سال گرہ کا دن اُس زمانے سے مل گیا جس کو اردشیر نے ایجاد کیا تھا۔

۲۴۶ھ کے واقعات

صوائف اُن واقعات میں عمر بن عبداللہ الاقطع کی صائفہ سے جنگ ہے جس میں اُس نے سات ہزار فوج نکالی تھی، اور قربیاس کی جنگ ہے جس میں اُس نے پانچ ہزار فوج نکالی تھی، اور فضل بن قارن کی ہیں جہازوں میں بحری جنگ ہے جس میں اُس نے قلعۂ انطاکیہ کو فتح کر لیا، اور جنگ ملکا جور ہے جس میں اُس نے غنیمت و قیدی حاصل کئے، اور صائفہ میں علی بن یحییٰ ارمنی کی جنگ ہے جس میں اُس نے پانچ ہزار فوج اور قریب دس ہزار چوپائے اور گھوڑے گدھے چھین لئے تھے۔

اسی سال متوکل اپنے اُس محل کی طرف منتقل ہوا جسے اس نے لاحوزہ میں بنایا تھا اسی سال یوم عاشورا میں وہ اُس میں داخل ہوا۔

شاہ روم کے لئے تحائف اسی سال صفر میں علی بن یحییٰ ارمنی کے ہاتھوں فدیہ ادا ہوا چنانچہ دو ہزار تین سو ستر (۲۳۶۷) آدمیوں کا فدیہ ادا کیا گیا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فدیہ اسی سال جمادی الاولیٰ سے پہلے تمام نہیں ہوا۔

نصر بن الازہر شیعی سے کہ فدیئے کے معاملے میں شاہ روم کی طرف متوکل کا قاصد تھا مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ جب میں قسطنطنیہ گیا شاہ میخائیل کے مکان پر مع اپنی فوج اور تلوار اور خنجر اور لوٹپی کے حاضر ہوا تو میرے اور بادشاہ کے ماموں بطریاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان جو شاہی شان کا سردار تھا مناظرہ ہونے لگا اور ان لوگوں نے مجھے مع میری فوج و تلوار کے اندر جانے دینے سے انکار کیا، پھر مجھ سے کہا واپس ہو تو میں واپس ہو گیا، پھر میں راستے سے پلٹا اور میرے ساتھ تحائف تھے، قریب ایک ہزار نافہ مشک اور ریشمی کپڑے اور زعفران کثیر اور نادر تحفے تھے۔

نصر بن الازہر کی شاہ روم سے ملاقات

اور برجان کے وفود کو اور ان لوگوں کو جو اس کے پاس آئے تھے (اندر جانے کی) اجازت مل گئی تھی اور میں نے ان تحائف کو جو میرے ساتھ تھے اٹھایا اور اس کے پاس داخل ہو گیا تو وہ ایک تخت بالائے تخت پر بیٹھا تھا اور بطریق (سردار لوگ) اس کے ارد گرد کھڑے ہوئے تھے، پھر میں نے سلام کیا اور بڑے تخت کے کنارے پر بیٹھ گیا اور میرے لئے بیٹھنے کی جگہ تیار کی گئی تھی اور میں نے تحائف اس کے سامنے پیش کر دیئے اور اس کے سامنے تین ترجمان تھے، ایک غلام فرشش بچھانے والا جو مسرور خادم کا تھا اور ایک غلام عباس بن سعید جوہری کا اور اس کا قدیم ترجمان تھا جسے سرجون کہا جاتا تھا، چنانچہ ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہم اس کے (بادشاہ) کے پاس کیا (پیام) پہنچائیں، میں نے کہا کہ جو کچھ میں کہوں اس پر تم لوگ کچھ بڑھانا نہیں، پھر وہ لوگ سامنے آکر جو کچھ میں کہتا تھا اس کا ترجمہ کرنے لگے پھر اس نے میرے تحائف قبول کر لئے اور ان وفود میں سے کسی کے لئے کوئی حکم نہیں دیا اور مجھے اپنا مقرب بنا لیا اور میرا اکرام کیا اور میرے لئے اپنے نزدیک ایک منزل تیار کرائی، پھر میں نکلا اور اپنی منزل میں گیا اور اس کے پاس اہل لولوہ آئے جنھوں نے اس کے ساتھ اپنی وفاداری کا اور نصرانیت کی طرف اپنے میلان کا اظہار کیا، اور انھوں نے ان مسلمانوں میں سے دو آدمیوں کو روانہ کیا جو اس میں مقیم تھے، کہا نصر بن ازہر شیبی نے کہ وہ قریب چار مہینے تک مجھ سے غافل بنا رہا یہاں تک کہ اس کے پاس مخالفت اہل لولوہ اور ان کے اس کے قاصدوں کے گرفتار کر لینے اور عرب کے لولوہ پر غالب آجانے کے بارے میں خط آیا تو پھر دوبارہ انھوں نے مجھ سے گفتگو شروع کی، اور میرے اور ان کے درمیان میں فدیئے کے بارے میں یہ امر قرار پایا کہ وہ لوگ اس سب کو دے دیں جو ان کے پاس ہیں لوہ میں ان سب کو دے دوں جو میرے پاس ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میرے پاس ایک ہزار سے کسی قدر زیادہ تھے اور وہ تمام قیدی جو اُن کے قبضے میں تھے دو ہزار سے زیادہ تھے جن میں بیس عورتیں تھیں جن میں دس بچے تھے۔

قیدیوں کا تبادلہ

انھوں نے میرے جواب میں باہم حلف کرنے کو کہا، پھر میں نے اُس کے ماموں سے حلف چاہا چنانچہ اُس نے منخائیل کی طرف سے حلف کیا، پھر میں نے کہا اے بادشاہ آپ کی طرف سے آپ کے ماموں نے حلف کیا ہے لہٰذا یہ قسم آپ کے لیے بھی لازم ہو گئی، اُس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ ہاں، اور میں نے بلاد روم میں داخل ہونے سے نکلنے تک کبھی اُس کو کوئی بات کہتے نہیں سُنا، سوائے اس کے کہ ترجمان کہتا تھا اور وہ سنتا تھا پھر سر کے اشارے سے ہاں یا نہیں کہہ دیتا تھا اور کلام نہیں کرتا تھا، اور اس کا ماموں اُس کے کام کا مدبر تھا، میں اُن قیدیوں کو جو اُس کے پاس تھے اچھے حال میں لے کے نکلا، پھر جب ہم لوگ فدیئے کے مقام پر پہنچ گئے تو ہم نے یہ سب اور وہ سب رہا کر دیئے اور اُن مسلمانوں کی تعداد جو ہمارے قبضے میں آ گئے دو ہزار سے زیادہ تھی اور ان میں ایک تعداد اُن کی بھی تھی جو نصرانی بن گئے تھے اور جو اُن کے قبضے میں گئے، اُن کی تعداد ایک ہزار سے کسی قدر زیادہ تھی اور وہ جماعت جو نصرانی بن گئی تھی اُن کے متعلق شاہ روم نے یہ کہا کہ میں تم سے نصرانیت کو قبول نہ کروں گا جب تک کہ تم فدیے کے مقام پر نہ پہنچ جاؤ پھر جو شخص چاہے کہ میں اُسے نصرانیت میں قبول کروں تو وہ مقام فدیہ سے واپس آ جائے ورنہ تاوان دے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جائے، اور زیادہ تر جو نصرانی ہوئے اہل مغرب تھے، اور زیادہ تر جو نصرانی ہوئے قسطنطنیہ میں ہوئے، اور وہاں کے دوستدار تھے جو نصرانی ہو گئے تھے وہ دونوں قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے، پھر اُن مسلمانوں میں سے جن پر شاہ روم غالب آ گیا تھا بلاد روم میں کوئی نہ رہا سوائے اُن سات آدمیوں کے جن میں سے پانچ وہ تھے جو سقلیہ سے لائے گئے تھے جن کا فدیہ اس شرط پر ادا کیا گیا کہ وہ سقلیہ پہنچا دیئے جائیں اور دو شخص لولوہ کے باشندوں میں سے تھے جنہیں میں نے چھوڑ دیا اور کہہ دیا کہ انھیں قتل کر دو کیونکہ ان دونوں نے نصرانیت کی طرف میلان ظاہر کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رق واقعات وامیر حج محمد بن سلیمان

اسی سال شعبان و رمضان میں اہل بغداد پر اکیس دن تک پانی برسا یہاں تک کہ اینٹوں پر س آگ آئی۔

اسی سال متوکل نے نماز عید النحر جعفریہ میں پڑھی اور عبد الصمد بن موسیٰ نے ریہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھی اور سامرا میں کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

اسی سال یہ خبر آئی کہ اطراف بلخ کے ایک راستے میں جو دہقانوں کی طرف منسوب ، خون خالص برسا۔

اسی سال محمد بن سلیمان زینبی نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

اسی سال محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے حج کیا وہی حوادث موسم کا کم تھا۔

اسی سال اہل سامرا نے رویت کی بنا پر دوشنبہ کو عید الاضحیٰ منائی اور ں مکہ نے سہ شنبہ کو۔

۲۴۷ھ کے واقعات

یف کی املاک پر قبضہ کرنے کا ارادہ

اس کا سبب مجھ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ متوکل نے وصیف کی اصبہان والجبل اور اس کے مواضع ی جائداد پر قبضہ کر لینے کے لئے فتح بن خاقان کو خطوط لکھنے کا حکم دیا، اس کے علق خطوط لکھ دیئے گئے اور اس بنا پر مہر کے لئے بھیج دیئے گئے، کہ ۱۵ شعبان پنج شنبہ کا دن آگیا تھا، پھر یہ خبر وصیف کو پہنچ گئی اور اس کے معاملے ں جو حکم دیا گیا تھا اس کا اسے یقین آگیا اور متوکل نے یہ ارادہ کیا تھا کہ رمضان کے خر جمعہ میں لوگوں کو جمعے کی نماز پڑھائے۔

آخری جمعہ کی امامت کا ارادہ

شروع رمضان ہی میں اس بات کی شہرت ہو گئی کہ امیر المومنین لوگوں کو آخر جمعہ رمضان کی نماز پڑھائیں گے، لوگ اس کے لئے جمع ہونے لگے اور اکٹھا ہو گئے، اور بنی ہاشم بغداد سے اپنی ور خواستیں پیش کرنے اور اس سے کلام کرنے نکلے کہ جب وہ سوار ہو تو پیش کریں،

D1388
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتصر کو نماز کی امامت کا حکم

جب اُس جمعہ کا دن آیا تو اُس نے نماز کے لئے سوار ہونے کا ارادہ کیا، عبیداللہ بن یحییٰ اور فتح بن خاقان نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپ کے اہل بیت میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے اور بعض داوخواہ ہیں اور بعض طالب حاجت، اور امیرالمومنین کو ضیق صدر اور حرارت کی شکایت ہے، اس لئے اگر امیرالمومنین کی رائے ہو کہ اپنے ولی عہد کو نماز پڑھانے کا حکم دیں اور ہم سب اُس کے ساتھ ہوں، تو ایسا کریں، اُس نے کہا میری بھی وہی رائے ہے جو تم دونوں کی رائے ہے منتصر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

معتز کی امامت کی تجویز

جب منتصر چلا کہ نماز پڑھانے کے لئے سوار ہو تو اُن دونوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین ہم نے نیک رائے اور مناسب سمجھی ہے، اور امیرالمومنین کی رائے بہت برتر ہے، اُس نے کہ وہ کیا ہے مجھ سے بیان کرو، اُن دونوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین ابو عبداللہ المعتز باللہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے تاکہ وہ اس یوم شریف سے شرف حاصل کریں، کیونکہ اُن کے اہل بیت اور لوگ سب جمع ہیں اللہ انھیں اس شرف کو پہنچائے۔

معتز کے یہاں اس سے ایک دن قبل بچہ پیدا ہوا تھا معتز کو حکم دیا پھر وہ سوار ہوا اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر منتصر اپنی منزل میں جو جعفریہ میں تھی ٹھہر گیا اور یہ واقعہ اُن واقعات میں سے ہے جن سے منتصر کے اشتعال میں زیادت ہوئی،

معتز کی مراجعت

جب معتز اپنے خطبے سے فارغ ہوا تو عبیداللہ بن یحییٰ اور فتح بن خاقان اُس کی طرف کھڑے ہو گئے، پھر ان دونوں نے اُس کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا، معتز نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوا اور وہ دونوں بھی اس کے ساتھ اس طرح واپس ہوئے کہ لوگ ان کے ساتھ خلافت کی سواری میں اور سارا عالم اُس کے آگے تھا، یہاں تک کہ وہ اپنے باپ کے پاس پہنچ گیا اور وہ دونوں اُس کے ساتھ تھے اور اُسی کے ساتھ داؤد بن محمد بن ابی العباس طوسی بھی داخل ہوا۔

داؤد بن محمد کی معتز کی تعریف

داؤد نے کہا کہ اے امیرالمومنین مجھے اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں، اس نے کہا، کہو، تو کہا واللہ اے امیرالمومنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے امین اور مامون اور معتصم کو بھی دیکھا ہے اور واثق باللہ کو بھی دیکھا ہے، مگر اللہ میں نے کسی شخص کو منبر پر اس قدر اچھا بہ اعتبار حاجت روائی کے اور نہ اس قدر اچھا اعتبار فی البدیہہ تقریر کرنے کے اور نہ اس قدر بلند آواز اور نہ اس قدر شیریں زبان اور نہ اس قدر نصیحت کرنے والا المعتز باللہ سے زیادہ نہیں دیکھا، اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ انھیں آپ کی بقا کے طفیل میں عزت دے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں اُن کی زندگی سے فائدہ مند کرے، متوکل نے کہا اللہ تعالیٰ تمھیں خیر سنائے اور ہمیں تمھاری زندگی سے فائدہ مند کرے۔

متوکل کی علالت

جب یک شنبہ ہوا اور یہی عید الفطر کا دن تھا تو متوکل کو کچھ سستی بیماری محسوس ہوئی اُس نے کہا کہ منتصر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان نے اُس سے کہا کہ اے امیر المومنین لوگ جمعہ کے دن بھی امیر المومنین کے دیدار کے منتظر رہے وہ جمع ہوئے اور اکٹھا ہوئے اور پھر امیر المومنین سوار نہ ہوئے، اور ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر امیر المومنین سوار نہ ہوئے تو لوگ اُن کی بیماری کی خبر اڑائیں گے اور اُن کے معاملے میں چرچا کریں گے اگر امیر المومنین کی یہ رائے ہے کہ وہ اپنی سواری سے دوستوں کو خوش کریں اور دشمنوں کو مایوس کریں تو ایسا کریں، اُس نے انھیں اپنی سواری کے لئے تیاری اور انتظام کا حکم دیا، پھر سوار ہوا اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور اپنے مکان میں واپس آگیا، اس دن بھی اور دوسرے دن بھی اس طرح رہا کہ اپنے مصاحبوں سے کسی کو نہیں بلایا۔

متوکل کی کسر نفسی

بیان کیا گیا ہے کہ وہ عید کے دن اس طرح سوار ہوا کہ قریب چار میل تک اُس کے لئے صفیں کھڑی کر دی گئی تھیں اور لوگ اُس کے آگے پیدل چل رہے تھے، پھر اُس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اپنے محل کی طرف واپس ہوا، پھر ایک مٹھی خاک اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا کہ میں نے اس گروہ کی کثرت دیکھی اور ان سب کو اپنا زیر دست دیکھا اس لئے میں نے پسند کیا کہ اللہ عزوجل کے لئے تواضع کروں۔

متوکل کی خواہش

جب عید کی صبح ہوئی (یعنی دوسرا دن ہوا) تو اس دن بھی اپنے مصاحبوں میں سے کسی کو نہیں بلایا، پھر جب تیسرا دن ہوا اور اس دن ۳ر شوال سہ شنبہ تھا تو صبح کو خوش اور بشاش اور مسرور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا تو کہا کہ شاید میں خون کی بیماری محسوس کرتا ہوں، اُس کے دونوں طبیب طیفوری اور ابن الابرش نے کہا کہ اے امیرالمومنین اللہ تعالیٰ آپ کے لئے خیر کرے (علاج) کڑوا لیے چنانچہ (علاج) کیا، پھر اُس نے اونٹ کے بچے کی خواہش کی چنانچہ اُس کی تیاری کا حکم دیا اور اُس کے سامنے لایا گیا پھر اُسے وہ اپنے ہاتھ سے اٹھانے لگا۔

ابن حفصی مغنی کا بیان

ابن حفصی مغنی سے مذکور ہے کہ وہ اُس مجلس میں موجود تھا ابن حفصی نے کہا کہ میرے اور عنقت اور زنام اور بنان احمد بن یحیی بن معاذ کے غلام کے سوا جو منتصر کے ساتھ آیا تھا اور کوئی کھانے والا موجود نہ تھا، متوکل اور فتح بن خاقان ساتھ کھا رہے تھے اور ہم لوگ اُن کے سامنے ایک کونے میں، اور مصاحبین علیحدہ علیحدہ اپنے حجروں میں تھے اُس نے اب تک کسی کو نہیں بلایا۔

میری طرف امیرالمومنین متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اور عنقت میرے سامنے کھاؤ اور تمھارے ساتھ نصر ابن سعید الجہبذ بھی کھائے، پھر نصر نے کہا کہ اے سردار واللہ نصر تو مجھ کو بھی کھا لے گا پھر کیونکر ہوگا، جو ہمارے سامنے رکھا جائے گا، پھر اُس نے کہا تم سب کھاؤ میری جان کی قسم، چنانچہ کھایا پھر ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ اُس سے اُٹھا لئے۔

ایک مرتبہ پھر امیرالمومنین متوجہ ہوئے تو ہم لوگوں کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ کر کہا کہ تمھیں کیا ہوا جو نہیں کھاتے، میں نے کہا اے سردار جو ہمارے سامنے تھا ختم ہو گیا، حکم دیا اور دیا جائے، ہمیں اُس کے آگے سے چمچہ بھر کے دیا گیا۔

متوکل کو سبز رومال کی پیش کش

امیرالمومنین کسی دن اس دن سے زیادہ مسرور تھے، اپنی مجلس شروع کی اور مصاحبین اور گانے والوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے پھر قبیحہ والدہ معتز نے ایک سبز ریشمی شالی رومال کہ جس کے برابر خوبصورت لوگوں نے نہ دیکھا ہوگا، اُسے دیکھا اور دیر تک دیکھتی رہی پھر اسے اچھا معلوم ہوا اور اُسے بہت عجیب معلوم ہوا پھر اُس کے حکم سے اُس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور اُسے اُس کے پاس پھیر دینے کا حکم دیا اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہا کہ کیا اُس کے ذریعے سے اُس نے مجھے یاد کیا ہے، پھر کہا واللہ میرا دل یہ کہتا ہے کہ میں اسے نہ اوڑھوں اور نہ یہ پسند کروں کہ کوئی اُسے میرے بعد اوڑھے، اور اسی لئے میں نے اُسے پھڑوا دیا تاکہ اُسے میرے بعد کوئی نہ اوڑھ سکے۔

ہم لوگوں نے اُس سے کہا کہ اے ہمارے سردار یہ خوشی کا دن ہے ہم آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں اے امیرالمومنین کہ آپ ایسا نہ کہیں۔

متوکل شراب اور تماشے میں مشغول ہو گیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں قلیل وقفے میں تم لوگوں سے جدا ہونے والا ہوں، اپنے سرور اور تماشے میں رات تک مشغول رہا۔

منتصر کے قتل کی سازش بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ متوکل نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اور فتح بن خاقان ۵ شوال یوم پنج شنبہ کو اس لئے اپنا دوپہر کا کھانا عبداللہ بن عمر البازیار کے یہاں کھائیں گے تاکہ دھوکے سے منتصر کو قتل کیا جائے اور ترکوں کے سرداروں اور لیڈروں میں سے وصیف اور بغا وغیرہ کو قتل کیا جائے۔

ابن حفصی کے بیان کے مطابق اس دن سے ایک دن پہلے یوم سہ شنبہ کو اپنے بیٹے منتصر کے متعلق اُس نے بہت سی لغو باتیں کیں، کبھی اُسے گالی دیتا تھا اور کبھی اُسے اُس کی حماقت سے زیادہ شراب پلاتا تھا اور کبھی اُس کے چپت لگواتا تھا اور کبھی اُسے قتل کی دھمکی دیتا تھا۔

منتصر کی اہانت ہارون بن محمد بن سلیمان ہاشمی سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا مجھ سے بعض اُن عورتوں نے بیان کیا جو پردے میں تھیں کہ متوکل فتح بن خاقان کی طرف متوجہ ہوا کہ میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے بری ہوں اگر تم اُسے یعنی منتصر کو طمانچہ نہ مارو، فتح بن خاقان کھڑا ہوا اور دو مرتبہ اُسے اس طرح طمانچہ مارا کہ اپنا ہاتھ اس کی گدی پر گزار دیتا تھا، متوکل نے تمام حاضرین سے کہا کہ سب اس بات کے گواہ رہو لہ میں نے مستعجل کو معزول کر دیا، پھر اس کی طرف متوجہ ہوا، پھر کہا کہ میں نے تیرا نام منتصر رکھا تھا پھر لوگوں نے بوجہ تیری حماقت کے تیرا نام منتظر رکھ دیا، پھر اب تو مستعجل ہو گیا، منتصر نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے امیر المومنین اگر آپ میری گردن مارنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر اس سے زیادہ آسان ہوتا جو آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں، متوکل نے حکم دیا کہ اُسے بلاؤ، اس کے بعد رات کے کھانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ حاضر کیا گیا اور یہ واقعہ نصف شب میں ہوا، منتصر اُس کے پاس سے نکلا اور احمد بن یحییٰ کے غلام کو حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ ہوئے، پھر جب وہ چلا گیا تو متوکل کے سامنے دسترخوان بچھایا گیا اور وہ کھانے لگا اور نشے کی حالت میں لقمہ لینے لگا۔

منتصر اور زرافہ کی گفتگو

ابن حفصی سے مذکور ہے کہ جب منتصر اپنے حجرے کی طرف چلا تو اُس نے زرافہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس سے کہا کہ میرے ہمراہ چلو، اُس نے کہا اے سردار امیر المومنین (ابھی دربار) سے نہیں اٹھے، تو اُس نے کہا کہ امیر المومنین کو تو شراب نے روک لیا ہے، اور عنقریب بغا اور مصاحبین نکلتے ہیں، اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنے بچوں کا معاملہ میرے سپرد کر دو، کیونکہ اوتامش نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اُس کے بیٹے کی شادی تمہاری بیٹی سے اور تمہارے بیٹے کی شادی اس کی بیٹی سے کر دوں۔

زرافہ نے جواب دیا کہ اے میرے سردار ہم لوگ تو آپ کے غلام ہیں آپ ہمیں اپنے حکم سے آگاہ کر دیجئے، منتصر نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے اپنے ہمراہ لے گیا۔

اس کے پہلے مجھ سے زرافہ نے یہ کہا تھا کہ اپنے اوپر مہربانی کرو، کیونکہ امیر المومنین نشے میں ہیں اور تھوڑی دیر میں افاقہ ہو جائے گا، اور مجھے نمرہ نے بلایا ہے اور مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ میں تم سے یہ درخواست کروں کہ تم بھی اُس کے پاس چلو، اس لئے ہم دونوں اُس کے حجرے میں چلیں، کہا ابن حفصی نے کہ میں نے اُسے یہ جواب دیا کہ میں تم سے پہلے اُس کے حجرے میں پہنچ جاؤں گا۔

زرافہ منتصر کے ساتھ اس کے حجرے میں چلا گیا۔

بنان کا بیان ہے جو احمد بن یحییٰ کا غلام تھا کہ اُس سے منتصر نے کہا کہ میں نے زرافہ کے بیٹے کا اوتامش کی بیٹی سے اور اوتامش کے بیٹے کا زرافہ کی بیٹی سے نکاح کر دیا، بنان نے کہا کہ پھر میں نے منتصر سے کہا کہ اے سردار پھر درکہاں ہے؟ کیونکہ وہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کو اچھا کرتی ہے تو اُس نے کہا کہ انشاء اللہ صبح کو کیونکہ اب رات ہو گئی۔

ابن حفصی کی روایت

ابن حفصی کہتا ہے کہ زرافہ بمزہ کے حجرے کی طرف روانہ ہوا جب اُس میں داخل ہوا تو کھانا مانگا کھانا لایا گیا، اُس نے اُس میں سے ذرا سا ہی کھایا تھا کہ ہم نے شور و غل سُنا تو کھڑے ہو گئے، پھر کہا بنان نے کہ زرافہ بمزہ کے گھر سے نکلا ہی تھا کہ فوراً ہی بغا منتصر کے سامنے کھڑا ہو گیا، تو منتصر نے پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے تو اُس نے کہا خیر ہے اے امیر المومنین، اُس نے کہا تجھے خرابی ہو کیا کہتا ہے۔

اس نے کہا ہمارے سردار امیر المومنین کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کا اجر زیادہ کرے جو اللہ کے بندے تھے، اُس نے اُنھیں دعوت دی اُنھوں نے اُسے قبول کر لیا، منتصر بیٹھ گیا اور اس گھر کا اور مجلس کا دروازہ بند کرنے کا حکم دیا چنانچہ تمام دروازے بند کر دیئے گئے اور وصیف کے پاس متوکل کی جانب سے قاصد روانہ کیا جس میں معتز اور مؤید کے حاضر کرنے کا حکم تھا۔

مصاحبین متوکل کا مجلس سے اخراج

عشعث سے مذکور ہے کہ منتصر کے کھڑے ہو جانے اور اُس کے مع زرافہ نکل جانے کے بعد متوکل نے دسترخوان مانگا، اور بغا صغیر جو شرابی کے نام سے مشہور تھا پردے کے پاس کھڑا تھا، اور اُس دن گھر میں دہرے پر بغا کبیر کی باری تھی، اور اُس کا نائب گھر میں (پہرہ دینے پر) اُس کا بیٹا موسیٰ تھا اور یہ موسیٰ وہی ہے جو متوکل کی خالہ کا بیٹا تھا، اور بغا کبیر اُس دن سماط میں تھا، بغا صغیر مجلس میں آیا اور مصاحبوں کو اپنے حجروں میں داخل ہونے کا حکم دیا تو فتح نے کہا کہ یہ وقت اُن کے واپس جانے کا نہیں ہے حالانکہ امیر المومنین نہیں اٹھے، بغا نے اُس سے کہا کہ امیر المومنین نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب سات بج جائیں تو میں مجلس میں کسی کو نہ رہنے دوں متوکل نے چودہ رطل شراب پی تھی فتح کو اُن کا اٹھنا ناگوار ہوا تو بغا نے اُس سے کہا کہ امیر المومنین کی بیگمات پردے کے پیچھے ہیں اور وہ خود نشے میں ہیں، اس لئے کھڑے ہو اور نکلو، سب نکل آئے، پھر فتح اور عشعث اور اُن میں کے چار خاص خادموں شنیع اور فرج صغیر اور مونس اور ابو عیسیٰ اور المحرزی کے سوا کوئی نہیں رہا، باورچی نے متوکل کے سامنے دسترخوان بچھا دیا، پھر وہ کھانے لگا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقمہ لینے لگا اور مارد سے کہنے لگا کہ میرے ساتھ کھاؤ' یہاں تک کہ اُس نے اپنا کچھ کھانا نشے کی حالت میں کھایا پھر شراب بھی پی' عشث نے بیان کیا کہ ابو احمد بن متوکل بھی جو مؤید کا اخیافی بھائی تھا اُس مجلس میں ان لوگوں کے ساتھ تھا' متوکل بیت الخلا جانے کو کھڑا ہو گیا۔

ابو احمد کا احتجاج بغا شرابی نے سوائے دریا کے دروازے کے سب دروازے بند کر دیئے تھے' اور اسی دروازے سے وہ جماعت گھس آئی جو اُس کے قتل کرنے کو مقرر کی گئی تھی' اُن لوگوں کو ابو احمد نے دیکھا تو اُن پر چلایا کہ یہ کیا ہے اے کمینو' دفعتہً دیکھا تو وہ ننگی تلواروں کے ساتھ تھے' جس جماعت نے قتل کا ذمہ لیا تھا اُس میں سے بغلون ترکی اور باغر اور موسیٰ بن بغا اور ہارون بن صوارتکین اور بغا شرابی پہلے آ گئے تھے' جب متوکل نے ابو احمد کی آواز سنی سر اٹھا کر اُس جماعت کو دیکھا تو کہا اے بغا یہ کیا ہے اُس نے کہا کہ یہ چوکی والے ہیں جو میرے سردار امیر المومنین کے دروازے پر رات کو رہتے ہیں' متوکل کی بغا سے گفتگو کرنے کے وقت وہ جماعت اپنے پیچھے پلٹ گئی' اور واجن اور اُس کے ساتھی اور وصیف کے لڑکے اُن کے ساتھ اب تک نہیں آئے تھے۔

متوکل کا قتل عشث نے کہا کہ میں نے بغا کو اُن سے یہ کہتے سنا کہ اے کمینو تم لوگ تو لامحالہ قتل کیے جاؤ گے' تو عزت کی موت مرو' پھر وہ جماعت مجلس کی طرف واپس آ گئی' بغلون نے اُس پر حملہ کرنے میں' سبقت کی' اُس نے اُس کے شانے اور کان پر ایک ضرب ماری چنانچہ اُسے کاٹ دیا' پھر متوکل نے کہا ذرا ٹھہر خدا تیرے ہاتھ کاٹے' پھر کھڑا ہو گیا اور اُس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہاتھ سے اُس کا مقابلہ کرنا چاہا تو بغلون نے ہاتھ کو جدا کر دیا' اور باغر بھی اُس کا شریک ہو گیا' فتح نے کہا کہ تمہاری خرابی ہو امیر المومنین کو مار رہے ہو' بغا نے کہا اے کمینے خاموش نہیں رہے گا' فتح نے خود اپنے کو متوکل پر ڈال دیا تو ہارون نے اُس کے اپنی تلوار بھونک دی' تو وہ موت موت چلانے لگا اور ہارون اور موسیٰ بن بغا نے بھی اُس پر تلواروں سے حملہ جاری رکھا' ان دونوں نے اُسے قتل کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور عشث کے سر میں چوٹ لگی' متوکل کے ساتھ ایک چھوٹا خادم تھا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردے کے نیچے چھپ کر بچ گیا اور لوگ بھاگ گئے، اور ان لوگوں نے جس وقت وہ وصیف کے پاس آئے تھے یہ کہا تھا کہ تم ہمارے ساتھ رہو کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر ہماری مراد پوری نہ ہوئی تو ہم قتل کر دیئے جائیں گے، وصیف نے کہا کہ تمہارے لئے کوئی اندیشہ نہیں ہے، انھوں نے کہا کہ اچھا اپنے بعض لڑکوں ہی کو ہمارے ساتھ بھیجو، اس نے ان کے ساتھ اپنے لڑکوں میں سے پانچ کو صالح اور احمد اور عبد اللہ اور نصر اور عبید اللہ کو بھیج دیا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی مراد تک پہنچ گئے۔

فتح بن خاقان کا قتل

زرقان سے مذکور ہے۔ جو دربانوں پر زرافہ کا قائم مقام تھا کہ منتصر جب زرافہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر سے باہر لے گیا اور جماعت اندر آگئی تو عشعث نے انھیں دیکھ کر متوکل سے کہا کہ ہم شیروں سے اور سانپوں اور بچھوؤں سے فارغ ہو گئے اور تلواروں کی طرف پہنچ گئے، جب عشعث نے تلواروں کا ذکر کیا تو متوکل نے اس سے کہا کہ تجھے خرابی ہو تو کیا بکتا ہے، اس کا کلام ناتمام ہی تھا کہ وہ لوگ اس پر گھس پڑے تو فتح ان کے روبرو کھڑا ہو گیا، اے کتو پیچھے ہٹو پیچھے ہٹو، بغا عشر ابی بڑھا اور تلوار سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا، باقی لوگ متوکل کی طرف بڑھے اور عشعث اپنے سامنے کی طرف۔ بھاگ گیا، ابو احمد اپنے حجرے میں تھا جب اس نے شور سنا تو نکلا اور اپنے باپ پر گر پڑا، بغلوں نے اس پر حملہ کیا دو ضربیں ماریں، وہ نکل آیا اور سب کو چھوڑ دیا، جماعت منتصر کی طرف روانہ ہوئی، پھر اس کی خلافت کو تسلیم کر کے تعزیت کی کہ امیر المومنین مر گئے۔

زرافہ کی خلیفہ منتصر کی بیعت

تلوار لے کر وہ لوگ زرافہ کے سر پر کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا کہ بیعت کر، اس نے (منتصر سے) بیعت کر لی منتصر نے وصیف کو خبر بھیجی کہ وصیف نے میرے باپ کو قتل کر دیا تو میں نے اسے اس کے بدلے قتل کر دیا، تم بھی اپنے معزز اصحاب کے ساتھ حاضر ہو، وصیف اور اس کے اصحاب آئے اور انھوں نے بھی بیعت کی، عبید اللہ بن یحییٰ اپنے حجرے میں تھا قوم کے حال کی اسے کچھ خبر نہ تھی، وہ احکام نافذ کرنے میں مشغول تھا۔

ترکوں کا منصوبہ

ذکر کیا گیا ہے کہ ترکی عورتوں میں سے ایک عورت نے ایک رقعہ پیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جس میں اُس نے قوم کے ارادے کی خبر دی تھی، وہ رقعہ عبیداللہ کو ملا، پھر اُس نے اس معاملے میں فتح سے مشورہ کیا، اور یہ رقعہ ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کاتب فتح ابن خاقان کو دیا گیا پھر اُس نے فتح کو اُس کی خبر دی، اُن سب کی رائے متوکل سے پوشیدہ رکھنے پر متفق ہو گئی، اس لئے کہ انھوں نے اُس کو خوش دیکھا تو انھیں یہ گوارا نہ ہوا کہ اُسے دن بھر رنجیدہ کریں اور انھیں قوم کا معاملہ حقیر معلوم ہوا اور انھیں یہ بھروسا تھا کہ کوئی شخص نہ اُس پر جرأت کر سکے گا اور نہ اُس پر قادر ہوگا۔

عبیداللہ کا فرار

بیان کیا گیا ہے کہ اس رات ابو نوح بہانے سے بھاگ گیا، عبیداللہ اپنے کام میں بیٹھا رہا جعفر بن حامد اُس کے سامنے تھا کہ یکایک اس کا کوئی خادم اُس کے پاس آیا اور کہا اے میرے سردار آپ کیوں بیٹھے ہیں، اس نے کہا کیوں پوچھتے ہو۔ کہا کہ سارا گھر تلوار بنا ہوا ہے، پھر اُس نے جعفر کو نکلنے کا حکم دیا۔ وہ نکلا اور لوٹا اس نے خبر دی کہ امیرالمومنین اور فتح قتل کر دیئے گئے، وہ اپنے خدام اور خاص لوگوں کے ساتھ نکلا تو اُسے خبر دی گئی کہ تمام دروازے بند ہیں، تو اُس نے دریا کی طرف کا راستہ اختیار کیا تو اتفاقاً اس راستے کے دروازے بھی بند تھے، پھر اُس نے وہ دروازے توڑنے کا حکم دیا جو دریا کے متصل تھے، تین دروازے توڑ ڈالے گئے، یہاں تک کہ وہ نکل کر دریا کی طرف آ گیا اور ایک کشتی تک پہنچ گیا، پھر وہ اُس میں بیٹھ گیا اور جعفر بن حامد اور اُس کا ایک غلام اُس کے ساتھ تھا، پھر معتز کے مکان پر گیا اور اسے دریافت کیا تو اُسے نہ پایا تو کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، اُس نے مجھے بھی مارا اور اپنے کو بھی مارا، پھر اُس پر افسوس کیا۔

عبیداللہ کا حملہ کرنے سے انکار

عبیداللہ کے پاس چہارشنبہ کو صبح کے وقت اُس کے ساتھی جمع ہو گئے جو مخلوط النسل عرب اور عجم اور ارمن اور آوارہ گرد اور بدوی اور بے روزگاروں وغیرہ میں سے تھے، بعض نے کہا ہے کہ وہ قریب بیس ہزار سوار کے تھے، بعضوں نے کہا ہے کہ اُس کے ساتھ تیرہ ہزار آدمی تھے، بعضوں نے کہا ہے کہ اُس کے ساتھ تیرہ ہزار سوار تھے، کم تعداد بیان کرنے والوں نے کہا ہے کہ پانچ اور دس ہزار کے درمیان تھے، اُن لوگوں نے اس سے کہا کہ اسی دن کے لئے آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ساتھ سلوک کرتے تھے، لہٰذا آپ اپنا حکم دیجئے اور ہمیں اجازت دیجئے تو ہم اس جماعت پر ایک دم سے حملہ کر دیں، منتصر اور اس کے ہمراہی ترکوں وغیرہ کو قتل کر دیں، اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس میں کوئی اچھی تدبیر نہیں کیونکہ وہ شخص یعنی معتز ان کے قبضے میں ہے۔

علی بن یحییٰ منجم

علی بن یحییٰ منجم سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ میں متوکل کے قتل سے چند روز قبل اس کے سامنے حالات جنگ کی پیشین گوئی کی کتاب پڑھا کرتا تھا تو اس کتاب میں میں نے ایک مقام پایا جس میں یہ تھا کہ خلیفہ دہم اپنی مجلس میں قتل کیا جائے گا تو میں نے پڑھنا بند کر دیا اور اس سلسلے کو منقطع کر دیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تو کیوں ٹھہر گیا تو میں نے کہا خیریت ہے، تو کہا خدا کی قسم تجھے ضرور پڑھنا ہوگا، تو میں پڑھنے لگا اور خلفاء کے ذکر سے باز آ گیا، پھر متوکل نے کہا کہ کاش مجھے علم ہو جاتا کہ کون ہے وہ بدبخت جو قتل کیا جائے گا۔

متوکل کی ابن حمزہ ارمنی سے برہمی

سلمۃ بن سعید نصرانی سے مذکور ہے کہ متوکل نے اپنے قتل سے چند روز قبل اشوط بن حمزہ ارمنی کو دیکھا تو اسے دیکھ کر گھورا کی اور اس کے نکال دینے کا حکم دیا، کہا گیا کہ اے امیرالمومنین کیا آپ اس کی خدمت کو پسند نہیں کیا کرتے تھے، کہا ہاں لیکن چند راتوں سے میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں اس پر سوار ہوں اور وہ میری طرف دیکھ رہا ہے اور اس کا سر خچر کے سر کے مثل ہو گیا ہے، پھر اس نے کہا کہ تو کب تک ہمیں ایذا دے گا، اب تیری عمر میں صرف کچھ دن کم پندرہ برس باقی رہ گئے ہیں، یہ واقعہ اس کے ایام خلافت کے شمار کے مطابق تھا۔

ابن ابی ربیع اور محمد بن سعید کے خواب

ابن ابی ربیع سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ ایک شخص باب الرسن سے ایک گاڑی پر سوار داخل ہوا اس کا منہ صحرا کی طرف ہے اور پشت (گدی) شہر کی طرف ہے اور وہ اشعار پڑھتا ہے

مذکور ہے کہ حبشی ابن ابی ربیع کی وفات متوکل کے قتل سے دو سال قبل ہوئی۔

محمد بن سعید سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ ابوالوارث قاضی نصیبین نے کہا کہ میں نے خواب میں ایک آنے والے کو دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار پڑھتا ہے۔

مدتِ حکومت ۴ رشوال شب چہار شنبہ کو نصف شب سے ایک گھنٹے بعد قتل کیا گیا، ایک قول یہ ہے کہ شب پنج شنبہ کو قتل کیا گیا۔ اُس کی خلافت چودہ سال دس مہینے تین دن رہی، وہ جس روز بھی قتل ہوا ہو جیسا کہ کہا گیا ہے وہ چالیس برس کا تھا، اور شوال ۲۰۶ھ میں خم الصلع میں پیدا ہوا تھا اور اس کا رنگ گندمی تھا، آنکھیں خوبصورت تھیں، رخسار ابھرے ہوتے نہ تھے اور چھریرے بدن کا تھا۔

مروان ابن ابی الجنوب کا قصیدہ مروان ابن ابی الجنوب ابی السمط سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ میں نے امیر المومنین کی شان میں شعر کہے اور اُس میں روافض کا تذکرہ کیا تو اُس نے مجھے بحرین و یمامہ کا حاکم بنا دیا اور مجھے دربار عام میں چار خلعت دیئے، اور منتصر کو بھی خلعت دیا، اور میرے لئے تین ہزار دینار کا حکم دیا جو میرے سر پر نچھاور کر دیئے گئے، اور اپنے بیٹے منتصر اور سعد ایتاخی کو حکم دیا کہ وہ انھیں میرے لئے سمیٹ لیں، اور میں نے انھیں چھوا بھی نہیں، پھر ان دونوں نے انھیں جمع کر لیا، پھر میں وہ سب لے گیا۔

ایک اور شعر پر جو میں نے اسی مضمون میں کہا تھا میرے سر پر دس ہزار درہم نچھاور کئے۔

اور مروان ابن ابی الجنوب سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ جب متوکل خلیفہ بنایا گیا تو میں نے ابن ابی دواد کو ایک قصیدہ بھیجا جس میں میں نے ابن ابی دواد کی مدح کی تھی اور اُس کے آخر میں دو شعر تھے جس میں میں نے ابن الزیات کا حال بیان کیا تھا، اور وہ یہ تھے:۔

مجھ سے بیان کیا گیا کہ زیات کو موت آگئی — تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرے پاس فتح و نصرت لایا

زیات نے بے وفائی سے ایک کنواں کھودا تھا — پھر خلوت وبد عہدی کی وجہ سے وہی اُس میں ڈال دیا گیا

مروان بن ابی الجنوب کی طلبی جب وہ قصیدہ ابن ابی دواد کے پاس پہنچا تو اُس نے متوکل سے اس کا ذکر کیا اور اُسے وہ دونوں شعر سنا دیئے اُس نے اُسے حاضر کرنے کا حکم دیا، تو اُس نے کہا کہ وہ یمامہ میں ہے، واثق نے اُسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین سے محبت ہونے کی وجہ سے شہر بدر کر دیا تھا، کہا اُسے سواری پر بلوایا جائے، تو اُس نے کہا اُس پر قرض ہے، پوچھا کتنا ہے، کہا چھ ہزار دینار، کہا وہ دے دیئے جائیں، چنانچہ اُسے دے دیئے گئے اور یمامہ سے سوار کرا دیا گیا، چنانچہ وہ سامرا پہنچا اور ایک قصیدے میں متوکل کی مدح کی، اس میں کہتا ہے:

شباب رخصت ہو گیا، اے کاش وہ رخصت ہوتا — اور پیری آ گئی اور کاش وہ نہ آتی

پھر جب قصیدے کے ان دو شعروں پر پہنچا:

جعفر کی خلافت مثل نبوت کے ہے — جو بے طلب اور بے حق جتائے آ گئی

خدا نے اُسے اُسی طرح خلافت عطا کی — جس طرح نبی مرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبوت عطا کی

اُس کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا۔

مروان ابن ابی الجنوب پر نوازشات

ابو یحییٰ بن مروان بن محمد الشنی الکلبی سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ مجھے ابو السمط مروان ابن ابی الجنوب نے خبر دی ہے کہ اُس نے کہا جب میں امیر المومنین متوکل علی اللہ کے پاس گیا تو میں نے ولی عہد کی مدح کی اور یہ اشعار اُسے سُنائے:

اللہ تعالیٰ نجد کو سیراب کرے اور سلام ہے نجد پر — اور نجد کیسا اچھا ہے باوجود دوری و بعد کے بھی،

میں نے نجد کی طرف دیکھا حالانکہ بغداد اور میان میں ہے — اے کاش میں نجد کو دیکھتا، اور کس قدر دور ہے نجد

نجد میں ایسی قوم ہے جنہیں میری زیارت — اور میرے نزدیک بھی اُن کی زیارت سے زیادہ کوئی

محبوب ہے، — چیز شیریں نہیں ہے،

اُس نے کہا کہ جب میں نے پورا قصیدہ سنا دیا تو میرے لئے ایک لاکھ بیس ہزار درہم اور پچاس کپڑوں اور تین سواریوں یعنی ایک گھوڑے ایک خچر ایک گدھے کا حکم دیا، میں اس وقت تک نہ گیا جب تک میں نے اُس کے شکریئے میں یہ اشعار نہ کہہ لئے۔

پروردگار عالم نے لوگوں کے لئے جعفر کا — اور اُسے اپنے ہی انتخاب سے بندوں کے

خود انتخاب کیا۔ — حال کا مالک بنا دیا۔

اُس نے کہا کہ جب میں اس شعر پر پہنچا

بس اپنے ہاتھوں کی بخشش کو مجھ سے روک — کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں سرکش اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجئے اور زیادہ نہ کیجئے۔ متکبر نہ ہو جاؤں۔

فرمایا نہیں، خدا کی قسم میں نہ روکوں گا تاوقتیکہ تو میری سخاوت کو نہ جان لے اور تو جانے نہ پائے گا تاوقتیکہ اپنی حاجت نہ مانگ لے، میں نے کہا اے امیرالمومنین یمامہ میں جس جائداد کو بطور جاگیر آپ نے مجھے دینے کا حکم دیا ہے، ابن مدبر نے بیان کیا ہے کہ وہ معتصم کی جانب سے اولاد پر وقف ہے، اور اس کا بطور جاگیر دینا جائز نہیں ہے، اس نے کہا کہ وہ زمین تجھے سو سال کے لئے ایک درہم سالانہ لگان پر دیتا ہوں، میں نے کہا کہ اے امیرالمومنین یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک درہم دربار میں ادا کیا جائے، ابن مدبر نے کہا کہ ہزار درہم کے عوض میں نے کہا ہاں، اس نے اسے میرے لئے اور میرے وارثوں کے لئے نافذ کر دیا پھر کہا کہ یہ حاجت نہیں ہے یہ تو قبالہ (معاملہ) ہے، میں نے کہا کہ میری وہ جائداد جو واثق نے بطور جاگیر مجھے دی تھی ابن الزیات نے مجھے ہٹا دیا اور میرے اور اس جائداد کے درمیان حائل ہو گیا، لہٰذا آپ اسے بھی میرے لئے نافذ فرما دیجئے، سو درہم سالانہ پر اس کے نافذ کرنے کا بھی حکم دے دیا۔

ابی حشیشہ کی روایت ابی حشیشہ سے مذکور ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ مامون کہا کرتا تھا کہ جو خلیفہ میرے بعد ہوگا۔ اس کے نام میں 'عین' ہوگا تو گمان ہوتا تھا کہ اس کا بیٹا عباس ہوگا، مگر معتصم ہوا، اور کہا کرتا تھا، اور اس کے بعد ھاء ہوگی گمان ہوتا تھا کہ ہارون ہوگا، مگر واثق باللہ ہوا، اور کہا کرتا تھا اور اس کے بعد زرد پنڈلیوں والا، گمان ہوتا تھا کہ وہ ابوالحناز عباس ہوگا مگر متوکل اس طرح کا تھا، میں نے اسے دیکھا ہے کہ جب وہ تخت پر بیٹھ کر اپنی دونوں پنڈلیاں کھولتا تھا تو وہ دونوں ایسی زرد تھیں کہ گویا زعفران میں رنگی گئی ہیں۔

یحییٰ بن اکثم کا بیان یحییٰ بن اکثم سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ میں متوکل کے پاس حاضر ہوا، تو میرے اور اس کے درمیان مامون کا اور اس کے ان خطوط کا جو حسن بن سہل کے نام تھے تذکرہ جاری ہو گیا، میں نے اس کی فضیلت اور تعریف اور اس کی نیکیوں اور علم اور معرفت اور خبرداری کے متعلق بہت کچھ کہا جو بعض حاضرین کے موافق نہ تھا۔

متوکل نے کہا کہ وہ (مامون) قرآن کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا کہ وہ کہا کرتا تھا کہ قرآن کے ساتھ اور کسی علم فرض کی حاجت نہیں (یعنی قرآن کافی ہے) نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ کسی اور کے فعل کی طرف جانے کی ضرورت ہے، نہ آپ کے بیان کر دینے اور سمجھا دینے کے بعد (نہ) سیکھنے کے لئے کوئی حجت ہے نہ دلیل اور حق ظاہر ہونے کے بعد بوجہ حجت ظاہر ہو جانے کے سوائے تلوار کے کچھ نہیں ہے۔

متوکل نے کہا کہ میری مراد وہ نہیں جن کی طرف تو گیا۔

یحییٰ نے جواب دیا کہ احسان مند پر محسن غائب کی خوبیاں بیان کرنا فرض ہے۔

پوچھا: وہ دوران گفتگو میں کیا کہا کرتا تھا، معتصم باللہ مرحوم اُس کے متعلق کچھ کہا کرتا تھا جو میں بھول گیا ہوں۔

یحییٰ نے کہا وہ یہ کہا کرتا تھا کہ اے اللہ میں اُن نعمتوں پر تیری حمد کرتا ہوں جن کا شمار تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا، اور میں اُن گناہوں کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں جن کا احاطہ سوائے تیری عفو کے کوئی نہیں کر سکتا۔

متوکل نے کہا کہ اُس وقت وہ کیا کہتا تھا جب اُسے کچھ اچھا معلوم ہوتا تھا یا اُسے کوئی خوش خبری ملتی تھی، معتصم باللہ نے علی بن یزداد کو حکم دیا تھا کہ وہ اُسے ہمارے لئے لکھ دے اُس نے لکھ دیا تھا اور وہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا مگر پھر ہم اسے بھول گئے۔

یحییٰ نے کہا کہ وہ یہ کہتا تھا کہ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرنا اور اُس کی اشاعت کرنا اور اُس کے انعامات کو شمار کرنا اور اُنھیں بیان کرنا اہل نعمت پر اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اُس میں اُس کے حکم کی فرماں برداری ہے اور اُن نعمتوں پر اُس کا شکر ہے، پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس کی نعمتیں بڑی اور انعامات سب پر عام ہیں، ایسی تعریفیں ہیں جن کا وہ اہل اور مستحق ہے جو اُس کے حق کی پوری کرنے والی اور اس کے اس شکر تک پہنچنے والی ہیں جو موجب مزید نعمت ہے، اس قدر تعریفیں ہیں جنھیں اس وجہ سے ہماری تعداد شمار نہ کر سکے اور ہماری یاد احاطہ نہ کر سکے کہ اُس کے احسانات پے در پے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کا فضل مسلسل ہے اور اُس کی بخشش ہمیشہ ہے، تعریف اُس ذات کی ہے جو یہ جانتا ہے کہ یہ نعمتیں اُسی کی جانب سے ہیں اور اُس کا شکر ہے اُس پر۔

متوکل نے کہا کہ تو نے سچ کہا بعینہٖ یہی کلام ہے اور یہ سب تجربہ کار اور ذی علم کی حکمتیں ہیں، مجلس ختم ہو گئی۔

یوم النحر کے متعلق فرمان

اسی سال صفر میں محمد بن عبداللہ بن طاہر مکے سے پلٹ کر بغداد آیا اور یوم النحر میں اختلاف کی وجہ سے جو پریشانی اُسے ہوئی اُس کی شکایت کی۔

متوکل نے زرد لفافے میں باب خلافت سے حاکم حج کے پاس رویت ہلال ذی الحجہ کے متعلق فرمان نافذ کرنے کا حکم دیا اور یہ حکم دیا کہ اُسے روانہ کر دیا جائے جس طرح حج کی خیریت کے متعلق آنے والا لفافہ روانہ کیا جاتا ہے، حکم دیا کہ مشعر حرام (مزدلفہ) اور تمام مقامات حج میں بجائے روغن زیتون کے شمع روشن کی جائے۔

اسی سال ۲ ربیع الآخر کو جعفریہ میں والدۂ متوکل کی وفات ہوگی اور منتصر نے نماز جنازہ پڑھائی، جامع مسجد کے قریب دفن کی گئی۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

خلیفہ المنتصر باللہ

اسی سال ۱۰ر شوال یوم چہارشنبہ کو اور ایک قول میں ۳ر شوال کو جعفریہ میں منتصر باللہ ابو جعفر کی خلافت کی بیعت لی گئی، وہ اُس وقت، پچیس سال کا تھا، بیعت کے بعد دس روز تک وہاں مقیم رہا پھر وہاں سے مع اپنے عیال و سرداران لشکر و فوج سامرا میں منتقل ہو گیا۔

بیعت خلافت

اُن لوگوں نے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے اُس سے شب چہارشنبہ کو بیعت کی تھی، بعض لوگوں سے مذکور ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب چار شنبہ کی صبح ہوئی تو سردار اور کاتب اور معززین اور شاکریہ اور عام فوج والے اور ان کے علاوہ اور بہت سے آدمی جعفریہ میں حاضر ہوئے، انھیں احمد بن خصیب نے ایک بیان سنایا جس میں امیر المومنین منتصر کی جانب سے یہ خبر دی تھی کہ فتح بن خاقان نے اُس کے والد جعفر متوکل کو قتل کر دیا تو اُس نے اُس کے عوض اُسے قتل کر دیا، پھر لوگوں نے بیعت کر لی، اور عبید اللہ بن فتح بن خاقان بھی حاضر ہوا اور بیعت کر کے چلا گیا۔

منتصر اور فتح

ابو عثمان سعید صغیر سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ جب وہ رات ہوئی جس میں متوکل قتل کیا گیا تو ہم لوگ منتصر کے ساتھ دار الخلافہ میں تھے، جب فتح باہر جاتا تھا تو منتصر بھی اُس کے ساتھ جاتا تھا اور جب وہ واپس آتا تھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کے کھڑے ہونے پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بیٹھنے پر بیٹھ جاتا تھا، اور اُس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا، سوار ہوتا تو اُس کی رکاب پکڑتا تھا اور اُس کے کپڑے جو اُس کے گھوڑے کے زین میں دب جاتے تھے، برابر کرتا تھا۔

منتصر کا ترکوں سے معاہدہ

خبر ملی تھی کہ عبید اللہ بن یحییٰ نے منتصر کے لئے اُس کے راستے میں ایک جماعت تیار کی ہے کہ لوگ اُس کے پلٹنے کے وقت غفلت کی حالت میں اُسے قتل کر دیں، متوکل نے بھی واپسی کے قبل اُسے بُرا بھلا کہا تھا اور غصہ دلایا تھا اور اُس پر حملہ کیا تھا اس لئے وہ غصے میں پلٹا اور ہم لوگ بھی اُس کے ساتھ پلٹے، جب منتصر اپنے مکان پہنچ گیا تو اس نے اپنے ہم نشینوں اور خاص لوگوں کو بلوایا، اپنی واپسی سے پہلے وہ ترکوں سے متوکل کے قتل کا وعدہ لے چکا تھا جب کہ وہ نبیذ سے بیہوش ہوا۔

سعید صغیر کی منتصر سے درخواست

سعید صغیر نے کہا کہ مجھے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ میرے پاس قاصد آیا کہ میں حاضر ہوں کیونکہ امیر المومنین کے قاصد امیر کے پاس آئے ہیں اور وہ سواری کے لئے تیار ہیں، میرے دل میں یہ بات آئی کہ ہم لوگوں میں جو یہ خبر پھیلی تھی کہ وہ لوگ غفلت میں منتصر کے قتل کے درپے ہیں تو بے شک اس کو اسی لئے بلایا گیا ہے، میں ہتھیار اور آلات حرب لے کے سوار ہوا، اور امیر کے دروازے پر پہنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر مارے مارے پھر رہے ہیں، یکایک وجن منتصر کے پاس آیا اور اُسے یہ اطلاع دی کہ اُس کے کام سے فرصت ہو گئی، یہ کہہ کر سوار ہو گیا اور میں کچھ راستے تک اُس کے ساتھ ہو لیا، میں خوف زدہ تھا، اُس نے میری حالت دیکھی تو کہا کہ تیرے لئے کچھ اندیشہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے واپس جانے کے بعد امیر المومنین کے گلے میں اُس کے پیالے سے پھندا لگ گیا جس سے وہ مر گیا اس پر خدا کی رحمت ہو، میں نے اسے بہت بُرا سمجھا اور یہ مجھے شاق گزرا، ہم چلے اور احمد بن خصیب اور سرداروں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی، یہاں تک کہ ہم الحیر میں پہنچ گئے، اور پے در پے قتل متوکل کی خبریں آنے لگیں، دروازے روک دیئے گئے اور اُن پر پہرہ مقرر کر دیا گیا، میں نے کہا اے امیر المومنین اور خلافت کا سلام کیا (یعنی السلام علیک یا امیر المومنین کہا) یہ مناسب نہیں ہے کہ اس وقت ہم ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ آپ کو تنہا چھوڑ دیں جہاں آپ کے غلاموں سے آپ کے لئے اندیشہ ہے، کہا اچھا تو اور سلیمان رومی میرے پیچھے رہ، اُس کے لئے ایک رومال بچھا دیا گیا جس پر وہ بیٹھ گیا اور ہم لوگوں نے اُسے گھیر لیا اور احمد بن خصیب اور اُس کا کاتب سعید بن حمید بیعت لینے کے لئے آ گئے۔

معتز کی طلبی

سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ احمد بن خصیب نے اُس سے دریافت کیا کہ تیری خرابی ہو اے سعید کیا تیرے ساتھ دو تین کلمے ہیں جن کے ذریعے سے تو بیعت لیتا ہے، میں نے کہا ہاں، کلمات ہیں اور میں نے مضمون بیعت لکھ لیا ہے، حاضرین دوار دین سب کو وہی دیا، سعید کبیر آیا تو اُسے منتصر نے موید کے پاس بھیجا، سعید صغیر سے کہا کہ تو معتز کے پاس جا اور بلا لا، سعید صغیر نے کہا کہ میں نے اُس سے کہا کہ اے امیر المومنین جب تک آپ اپنے ساتھیوں کی قلت میں ہیں میں خدا کی قسم اُس وقت تک آپ کے پس پشت نہ جاؤں گا جب تک لوگ جمع نہ ہو جائیں، احمد بن خصیب نے کہا کہ یہاں وہ لوگ ہیں جو تیرے بجائے کافی ہیں، تو جا، میں نے کہا کہ میں نہ جاؤں گا جب تک اتنا مجمع نہ ہو جو بجائے میرے کافی ہو، کیونکہ اُس وقت بہ نسبت تیرے میں اُس کا زیادہ دوست ہوں، جب بہت سے سردار آ گئے اور اُنھوں نے بیعت کر لی تو میں روانہ ہوا میری حالت یہ تھی کہ میں اپنی جان سے مایوس تھا، میرے ساتھ دو غلام تھے، جب میں ابولوح کے دروازے پر پہنچا تو یہ حالت تھی کہ لوگ ادھر اُدھر پھر رہے تھے، جاتے تھے اور آتے تھے، دفعۃً میں نے دیکھا کہ اُس کے دروازے پر بہت بڑا مجمع اسلحہ اور آلات حرب سے مسلح ہے، انھوں نے میری آہٹ پائی تو اُن میں سے ایک سوار میرے ساتھ ہو لیا اور مجھ سے پوچھنے لگا کیونکہ وہ مجھے پہچانتا نہ تھا کہ تو کون ہے، میں نے اپنا حال اُس سے چھپایا اور یہ بتایا کہ میں فتح کے بعض دوستوں میں سے ہوں، میں چلتا رہا یہاں تک کہ معتز کے دروازے پر پہنچ گیا، مجھے دروازے پر کوئی نہ ملا، دربان نہ پہرے والا نہ کوئی نوکر اور نہ کوئی اور مخلوق، یہاں تک کہ میں صدر دروازے تک پہنچ گیا۔

سعید بن حمید کی معتز سے ملاقات

پھر میں نے اُسے بہت زور سے کھٹکھٹایا، بڑی دیر کے بعد مجھے جواب ملا کہ تو کون ہے، میں نے کہا میں سعید صغیر امیر المومنین منتصر کا قاصد ہوں، وہ چلا گیا اور بڑی دیر لگائی، بدی کے اندیشے مجھ پر طاری ہونے لگے، زمین مجھ پر تنگ ہو رہی تھی، پھر دروازہ کھلا اور یکایک بیدون خادم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل آیا اور مجھ سے کہا کہ اندر آ، میرے بعد دروازہ بند کر دیا، میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم میری جان گئی، اُس نے مجھ سے واقعہ دریافت کیا، میں نے اُسے بتایا کہ امیرالمومنین کے گلے میں پیالے سے پھندا لگ گیا اور وہ اسی وقت مر گئے، اور سب لوگ جمع ہو گئے اور انھوں نے منتصر سے بیعت کر لی، اُس نے مجھے امیر ابو عبداللہ المعتز باللہ کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ بھی بیعت میں حاضر ہوں، بیدون اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا اندر چلو میں معتز کے پاس پہنچا، اُس نے کہا تیری خرابی ہو کیا واقعہ ہے۔

معتز اور سعید بن حمید کی روانگی

میں نے واقعہ بتایا، تعزیت کی، رویا اور کہا اے میرے سردار چلئے اور اُن پہلے لوگوں میں شامل ہو جئے جنھوں نے بیعت کر لی کہ آپ اس طریقے سے اپنے بھائی کا قلب اپنے ہاتھ میں لے لیں اُس نے کہا کہ تیرے لئے خرابی ہو صبح تک تو ٹھہر، پھر اُس سے خوب باتیں بناتا رہا اور بیدون خادم اس میں میرا ساتھ دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اُس نے نماز کی تیاری کی اپنے کپڑے منگائے اور پہنے، گھوڑا لایا گیا جس پر وہ سوار ہوا میں بھی اُس کے ساتھ سوار ہو گیا میں نے وہ راستہ اختیار کیا جو عام راستے کے علاوہ تھا اور اُس سے باتیں کرتا رہا، اور معاملے کو اُس پر سہل کرتا رہا، اُسے اپنے بھائی کی وہ باتیں یاد دلاتا رہا جنھیں وہ جانتا تھا یہاں تک کہ ہم لوگ عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کے دروازے تک پہنچے، مجھ سے اُس کے متعلق پوچھا میں نے کہا وہی لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، فتح نے بیعت کر لی ہے، اُس وقت وہ مانوس ہو گیا۔

خلیفہ منتصر کی معتز کی بیعت

اتفاقاً ایک سوار جو ہمارے پیچھے ہو لیا تھا اور بیدون خادم کے پاس چلا گیا تھا اُس نے اُس سے آہستہ کہا جسے میں نہیں جانتا، بیدون نے اُسے جھڑک دیا، وہ چلا گیا پھر دوبارہ پلٹا اور ہر مرتبہ بیدون اُسے دھتکار دیتا اور جھڑک دیتا تھا کہ دور ہو، یہاں تک کہ ہم لوگ باب الحیر پہنچ گئے میں نے اسے کھلوایا تو مجھ سے پوچھا گیا تو کون ہے، میں نے کہا کہ سعید صغیر اور امیر معتز میرے ہے دروازہ کھول دیا گیا، ہم لوگ منتصر کے پاس پہنچ گئے، جب منتصر نے اُسے دیکھا تو اپنے قریب بلا لیا اور گلے لگا لیا اور تعزیت کی اور اپنی بیعت لی، اس کے بعد مؤید بھی سعید کبیر کے ساتھ آ گیا اُس کے ساتھ بھی اسی طرح کا معاملہ ہوا، صبح ہو گئی منتصر جعفریہ گیا، متوکل کا فتح کے دفن کرنے کا حکم دیا اور لوگوں میں سکون ہو گیا، سعید صغیر نے کہا کہ میں معتز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت منتصر کی خوش خبری کے انعام کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ دار الخلافت میں نظر بند تھا یہاں تک کہ اُس نے مجھے دس ہزار درہم دیئے۔

بیعت نامہ خلافت

منتصر کے لئے جو بیعت لی گئی اُس کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم تم لوگ عبداللہ المنتصر باللہ امیر المومنین سے دل سے اور اعتقاد اور رضامندی اور رغبت اور اپنے باطن کے اخلاص اور دلوں کے انشراح اور سچی نیتوں کے ساتھ بیعت کرتے ہو، نہ تم پر زبردستی کی گئی ہے نہ تم مجبور کئے گئے ہو بلکہ یہ جانتے ہوئے اقرار کرتے ہو کہ اس بیعت اور اُس کے مضبوط کرنے میں اللہ کی طاعت وتقویٰ ہے، دین الٰہی کا امر ہے اُس کا حق ہے، اللہ کے بندوں کی پوری بھلائی ہے، کلمۂ ایمان کا اجتماع ہے، شیرازہ بندی ہے، مصائب کا سکون، عواقب کا امن، دوستوں کی عزت، ملحدین کی بربادی، اس بنا پر بیعت کرتے ہو کہ محمد امام المنتصر باللہ اللہ کا بندہ اور اس کا خلیفہ ہے جس کی اطاعت اور خیر خواہی اور اُس کے حق کا ادا کرنا اور بیعت کا پورا کرنا تم پر فرض ہے جس میں تم شک کروگے اور نہ نفاق کروگے، نہ تم اس سے ٹھوگے نہ تردد میں پڑوگے۔ بیعت کرتے ہو تم اس کا حکم سننے پر، اُسے ماننے پر صلح پر مدد کرنے پر وفاداری اور استقلال پر، اور خیر خواہی ظاہری و باطنی پر، سفر میں اور حضر میں، ہر وقت عبداللہ امام المنتصر باللہ امیر المومنین جو حکم دے ہر وقت اُس کی طاعت کروگے، تم اس پر بیعت کرتے ہو کہ تم اُس کے دوستوں کے دوست ہو شمنوں کے دشمن رہوگے، خواہ وہ خاص ہوں یا عام قریب ہوں یا بعید، تمھارا باطن اس معاملے میں مثل ظاہر کے رہے گا اور تمھارے قلوب تمھاری زبانوں کی طرح اُن امور پر راضی رہیں گے، جواب یا آئندہ امیر المومنین تمھارے لئے پسند کرے گا۔

تم اپنے اوپر اور اپنی گردنوں میں اس بیعت کی تجدید و تاکید کرنے کے بعد امیر المومنین کو اپنی مکمل قسم رغبت اور خوشی قلب اور نیت اور خواہش کی سلامتی نذر دینے کی بیعت کرتے ہو، جس کی اللہ نے تم پر تاکید کی ہے، اُس کے توڑنے کی کوشش نہ کروگے کوئی برگشتہ کرنے والا تمھیں اس معاملے میں مدد اور اخلاص اور خیر خواہی و محبت سے برگشتہ نہ کر سکے گا، نہ بدلوگے نہ تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا اپنی نیت سے رجوع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا، نہ اپنے ظاہر کے خلاف اتفاق کرے گا، تمھاری وہ بیعت جو تم نے اپنی زبان اور اپنی ذمہ داریوں کو دی ہے، اللہ تعالیٰ کو تمھارے دلوں کی اطلاع ہے اما فی الضمیر سے وہ آگاہ ہے۔

یہ بیعت اپنی تمام ذمہ داریوں کی تکمیل پر مبنی ہے کہ تم اخلاص رکھو گے مدد کرتے رہو گے، محبت کرو گے، تمھاری طرف سے کوئی دغا و نفاق و حیلہ و بہانہ کبھی نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے اُس حالت میں ملو کہ اُس کے عہد کو پورا کرنے والے اور اُس کے اُس حق کو جو تم پر واجب ہے، ادا کرنے والے ہو نہ انتظار کرنے والے اور نہ عہد توڑنے والے، کیونکہ تم میں سے وہ لوگ جو امیر المومنین سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوتا ہے، لہٰذا جس نے عہد شکنی کی اُس نے اپنے ہی اوپر عہد شکنی کی اور جس نے اُسے پورا کیا، جس پر اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب اللہ اُسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

تم پر یہ لازم ہے اور وہ بھی کہ جو اس بیعت نے تمھاری گردنوں میں مضبوط کر دیا ہے، جس پر تم نے اپنی سچی قسمیں دی ہیں، اور وہ بھی لازم ہے جس کی تم پر شرط کی گئی ہے، وفائے عہد، مدد، محبت اور کوشش اور خیر خواہی، تم پر اللہ کے عہد کا پورا کرنا لازم ہے۔ کیونکہ اُس کے عہد کے متعلق باز پرس کی جائے گی، تم پر اللہ اور اُس کے رسول کی ذمہ داری پوری کرنا بھی ضروری ہے، جو مضبوط عہد انبیا اور رسل اور اُس کے بندوں سے لیے گئے ان سب سے زیادہ سخت ہے کہ سنو جو تم سے اس بیعت میں عہد لیا گیا ہے اور اُسے نہ بدلو، اطاعت کرو، نافرمانی نہ کرو، سچائی اختیار کرو اور شک میں نہ پڑو اور سنبھالے رہو، جس طرح اہل اطاعت اپنی طاعت کو سنبھالتے ہیں اور عہد کرنے والے اور وفادار اپنی وفاداری اور حق کو سنبھالے رہتے ہیں، تمھیں اس سے نہ کوئی خواہش پلٹائے اور نہ کوئی برگشتہ کرنے والا اور نہ کوئی گمراہی تمھیں ہدایت سے کج کرے۔

تم صرف کرو گے اپنی جان اور کوشش اور مقدم کرو گے دین اور طاعت کے حق کو، جو کچھ تم نے اپنے اوپر لازم کیا ہے، اللہ تعالیٰ تم سے اس بیعت میں سوائے وفاداری کے اور کچھ قبول نہ کرے گا، جس نے تم میں سے امیر المومنین سے یہ بیعت کی اور اُسے مضبوط کر دیا اور پھر اُس کی عہد شکنی کی، باطن میں یا ظاہر میں کھلم کھلا یا بہانہ و حیلہ سے، پھر نفاق کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عہد میں جو وہ اپنی طرف سے اللہ سے کر چکا ہے اور امیر المومنین کے مواثیق میں اور اللہ کے عہود میں جو اس پر ہیں اس میں بجائے کوشش کے بے پروائی استعمال کرے گا یا باطل کی طرف جھکے گا بجائے حق کی مدد کے اور ہٹ جائے گا اس راستے سے جس سے وفادار لوگ اپنی وفائے عہد کی وجہ سے پناہ پاتے ہیں ہر وہ شخص جس نے اس میں خیانت کی ورا سا بھی عہد توڑا تو وہ ہر شے جس کا یا مالک ہو (خواہ) مال ہو یا جائداد مواشی ہوں یا زراعت یا دودھ والے جانور سب اللہ کے راستے میں مساکین پر صدقہ ہیں اور اس پر یہ حرام ہے کہ اس میں سے کچھ بھی اپنے مال میں کسی حیلے یا بہانے سے شامل کرے اور جو مال اپنی بقیہ عمر میں حاصل کرے خواہ وہ کم قیمت ہو خواہ اس کی مقدار بڑی ہو تو وہ سب اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ اسے موت آئے اور اس کا وقت آجائے، اور ہر وہ غلام کہ جس کا وہ آج سے تیس سال تک مالک ہو مذکر ہو یا مؤنث، سب اللہ کے لئے آزاد ہیں اور اس کی عورتیں جس دن سے اس کی قسم ٹوٹے اور جن سے وہ بعد میں عقد کرے تیس سال تک سب پر طلاق بائنہ ہے۔ بطور طلاق حسن کے اور سنت کے کہ جس میں دوسری طلاق ہے اور نہ رجعت ہے اور اس پر تیس حج کے لئے بیت اللہ الحرام تک جانا واجب ہے، نہ قبول کرے گا اللہ اس سے سوائے وفائے بیعت کے، وہ اللہ و رسول سے بری و بے تعلق ہے اور خدا و رسول اس سے بے تعلق ہیں نہ قبول کرے گا اللہ اس کے فرض کو یا نفل کو اور اللہ تم پر اس معاملے میں گواہ ہے اور اللہ ہی کی شہادت کافی ہے۔

ماحوزہ میں ہنگامہ بیان کیا گیا ہے کہ جب اس دن کی صبح ہوئی جس میں منتصر سے بیعت کی گئی تھی تو ماحوزہ میں جعفر کے قتل کی خبر پھیل گئی، اور ماحوزہ وہ شہر ہے جسے جعفر نے سامرا میں بنایا تھا، اور جعفریہ کے باب عامہ پر لشکر اور شاکریہ اور ان کے علاوہ آوارہ گرد اور عوام جمع ہو گئے جمع بہت ہو گیا وہ لوگ ایک دوسرے سے کہنے سننے لگے، بعض پر بعض سوار ہو گئے اور بیعت کے معاملے میں گفتگو کرنے لگے، اُن کی طرف ابن خطاب نکلا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شخص اُن کی طرف نکلا وہ زرافہ تھا، اس نے انھیں منتصر کی وہ باتیں پہنچائیں جو وہ پسند کرتے تھے، انھوں نے اُسے باتیں سنائیں، وہ منتصر کے پاس گیا اور اُسے خبر دی وہ نکلا اور اُس کے سامنے ایک جماعت مغربی فوج کی تھی جنھیں اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکارا کہ اے کتوں! انھیں پکڑو، انھوں نے لوگوں پر حملہ کر دیا اور تین دروازوں تک دھکیل آئے، لوگ آپس میں دھکم دھکا کرنے لگے اور بعض لوگ بعضوں پر گر پڑے، پھر وہ لوگ ہتھیاروں سے جدا ہوئے، اور جو لوگ بھیڑ اور روندنے سے مر گئے تھے۔ اُن کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ وہ چھ تھے اور بعض کہتے ہیں وہ تین سے چھ تک تھے۔

متفرق واقعات اسی سال اپنی بیعت کے ایک دن بعد منتصر نے ابو عمرہ احمد بن سعید غلام آزاد کردہ بنی ہاشم کو حاکم فوج داری بنایا کسی کہنے والے نے کہا:

وائے بربادی اسلام جب کہ لوگوں میں عدالت کا ابو عمرہ حاکم بن گیا۔
وہ امت پر امین بھیجا گیا..... حالانکہ وہ اونٹ کی ایک منگنی پر بھی امین نہیں ہے

اسی سال ذی الحجہ میں منتصر نے علی بن معتصم کو سامرا سے بغداد نکال دیا اور اُس پر پہرہ مقرر کر دیا۔

امیر حج محمد بن زبیدی اسی سال محمد بن زبیدی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۴۸ھ کے واقعات

احمد بن خصیب اور وصیف میں رنجش بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ احمد بن خصیب اور وصیف کے درمیان بغض اور ترک کلام تھا، جب منتصر خلیفہ اور ابن خصیب اُس کا وزیر بنایا گیا تو احمد بن خصیب نے منتصر کو اُبھارا اور اُسے اپنی جماعت سے نکال کر سرحد پر جنگ کے لئے روانہ کرنے کا مشورہ دیا، وہ کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ منتصر نے اُسے بلوایا اور جنگ کا حکم دیا، منتصر نے جب اس امر کا قصد کیا کہ وصیف کو سرحد پر جنگ کے لئے روانہ کرے تو اُس سے احمد بن خصیب نے کہا کہ آزاد کردہ غلاموں پر کس کی جرأت ہوگی، تاوقتیکہ آپ وصیف کو جنگ پر جانے کا حکم دیں (یعنی بغیر وصیف، کو جنگ پر بھیجے ہوئے اور کوئی بھی اس کے لئے تیار نہ ہوگا اس لئے وصیف کی روانگی ضروری ہے)

وصیف کی جہاد کے لئے پیش کش منتصر نے بعض دربانوں سے کہا کہ جو شخص دار الخلافت پر حاضر ہو اُسے (اندر آنے کی) اجازت دے، باریابوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی گئی جن میں وصیف بھی تھا، منتصر نے متوجہ ہو کر اس سے کہا کہ اے وصیف میرے پاس (سرکش) بادشاہ روم کے متعلق یہ خبر آئی ہے کہ اس نے سرحدوں کے ارادے سے توجہ کی ہے، یہ ایسا امر ہے کہ اس سے بچنا (بغیر اس کے) ناممکن ہے کہ تم یا تو جنگ کے لئے جاؤ یا میں جاؤں، وصیف نے کہا کہ اے امیر المومنین میں جاؤں گا، منتصر نے کہا اے احمد وصیف کی ضروریات پر توجہ کر خواہ وہ جس مقدار میں بھی ہوں، اور وہ اس کے لئے مہیا کر احمد نے کہا اچھا اے امیر المومنین، فرمایا، اچھا، اسی وقت اس کے لئے کھڑا ہو۔

منتصر کی وصیف کو ہدایات

اے وصیف اپنے کاتب کو حکم دے کہ وہ بھی جن چیزوں کی حاجت ہے ان میں اس کی مدد کرے اور اس کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ اس معاملے میں وہ تیری ضرورت رفع کرے، احمد بن خصیب بھی اٹھ کھڑا ہوا اور وصیف بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی تیاری میں مشغول رہا یہاں تک کہ روانہ ہو گیا مگر اسے فلاح و کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ منتصر نے جب وصیف کو بلا کر جنگ کے لئے حکم دیا، تو اس سے کہا کہ سرکش یعنی بادشاہ روم نے حرکت کی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ بلاد اسلام میں سے جہاں سے گزرے گا سبھی کو ہلاک اور قتل کرے گا اور بچوں اور عورتوں کو قید کرے گا، جب تو لڑے اور لوٹنے کا ارادہ کرے تو بہت جلد امیر المومنین کے دروازے کی طرف واپس آنا، سرداروں کی ایک جماعت کو اس کے ہمراہ روانگی کا حکم دیا لوگوں کا اس کے لئے انتخاب کیا، جو لوگ فوج شاکریہ اور لشکر اور آزاد کردہ غلاموں میں سے اس کے ہمراہ ہوئے وہ تقریباً دس ہزار آدمی تھے، مقدمہ پر مزاحم بن خاقان برادر فتح بن خاقان ساقہ پر محمد بن رجا میمنہ پر سندی بن شاہک اور دراجے پر وراجہ وہ لشکر ہے جو قلعہ شکن آفات رکھتا ہے) نصر بن سعید مولیٰ مامور تھا، وصیف کے نائب کو جو سامرا کا کوتوال تھا منتصر نے لوگوں اور لشکر پر عامل بنا دیا۔

منتصر نے اپنے آزاد کردہ غلام وصیف کو جنگ کے لئے روانہ کرتے وقت محمد بن عبداللہ بن طاہر کو ایک فرمان لکھا جس کی نقل یہ ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان جہاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبداللہ محمد المنتصر باللہ امیر المومنین کی طرف سے محمد بن عبداللہ آزاد کردہ غلام امیر المومنین کی جانب ؛

السلام علیک !

بے شک امیر المومنین تیری سلامتی پر اُس اللہ کی حمد کرتا ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور اُس سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ پر رحمت بھیجے۔

امابعد، بے شک اللہ نے (اور اُسی کے لئے تمام محامد ہیں اُس کی نعمتوں پر اور شکر ہے اُس کے عمدہ امتحان پر) اسلام کو انتخاب کیا اور اُسے فضیلت دی اور پورا کیا اور کامل بنایا اور اُسے اپنی رضامندی اور ثواب کا وسیلہ اور اپنی رحمت کا کھلا ہوا راستہ اور اپنے ذخیرۂ کرامت کا سبب بنایا، اُسے مغلوب کر دیا جس نے اُس کی مخالفت کی اور اُسے ذلیل کر دیا جس نے اُس کے حق ہونے سے انکار کیا اور اُس کے سوا کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا اور اُسے سب سے زیادہ مکمل اور کامل شریعت کی اور افضل اور منصفانہ احکام کی خصوصیت عطا کی اور اس کے لئے اپنی مخلوق میں سے سب سے بہتر اور اپنے بندوں میں سے سب سے برتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور اپنے نزدیک تمام فرائض میں سے جہاد کا مرتبہ سب سے بڑا کر دیا اور رتبے کے اعتبار سے بھی اسے اپنے یہاں بلند ترین بنا دیا، اور تمام فرائض میں سے اپنے قریب پہنچنے کا سب سے واضح وسیلہ اُسی کو بنایا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو عزت دی اور دیدہ و دانستہ انکار کرنے والے اہل شرک کو ذلت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے اور اُسے فرض کرتے ہوئے فرمایا، چلو بغیر سامان کے یا سامان کے ساتھ، اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرو، اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، کوئی ایسی حالت مجاھد فی سبیل اللہ پر نہیں گزرتی کہ وہ اللہ کی راہ میں تکلیف کو نہیں برداشت کرتا اور نہ ایذا کو اور وہ کچھ خرچ نہیں کرتا اور وہ دشمن سے قتال نہیں کرتا اور کسی شہر کا راستہ قطع نہیں کرتا اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی زمین پر نہیں گزرتا مگر اُس کے لئے ان امور کی وجہ سے ایک امر ہے جو لکھا ہوا ہے اور ایک ثواب ہے جو ہبت ہے اور ایک اجر ہے جس کی امید دلائی گئی ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ بے شک انھیں نہیں پہنچتی ہے پیاس اور نہ تکلیف اور نہ بھوک اللہ کی راہ میں اور وہ کسی زمین پر اس طرح نہیں گزرتے جس سے کفار کو غصہ آتا ہے اور انھیں دشمن سے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی ہے مگر یہ کہ اُس کے عوض ان کے واسطے عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ مخلصین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا' اور وہ لوگ کوئی خرچ نہیں کرتے ہیں' چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ کوئی میدان وکوہ قطع کرتے ہیں' مگر اُن کے لئے لکھ لیا جاتا ہے' کہ اللہ تعالیٰ انھیں اُن کے سب سے اچھے اعمال کی جزا دے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنے نزدیک مجاہدین کی غیر مجاہدین پر زیادت مرتبہ کی اور جو کچھ اُن کے لئے جزا و ثواب کا وعدہ ہے اُس کی اور جو کچھ اُن کے لئے اُس کے یہاں تقرب ہے اُن کی تعریف فرمائی ہے' ارشاد ہے' برابر نہیں ہیں' مومنین میں سے بغیر کسی ضرر کے بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ نے اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو (بے عذر) بیٹھ رہنے والوں پر درجے کی بزرگی دی ہے' اور اللہ نے سب سے نیکی کا وعدہ کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر باعتبار اجر عظیم کے فضیلت دی ہے' جہاد کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جان و مال خرید لئے ہیں اور اپنی جنت کو اُن کے لئے قیمت بنایا ہے اور اپنی خوشنودی کو اُن کے لئے بدلہ' اُس کے خروج کرنے پر اُس کی جانب سے ایسا سچا وعدہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور ایسا منصفانہ حکم ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' بے شک اللہ نے مومنین سے اُن کے جان و مال کو اُس قیمت کے عوض خرید لیا ہے کہ اُن کے لئے جنت ہے اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں یہ وعدہ اس پر واجب ہے' جو توریت اور انجیل اور قرآن میں ہے' اور اللہ سے زائد اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا تم اپنی اُس تجارت سے خوش ہو جاؤ جو تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے کی ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زندہ مجاہدین کے لئے اپنی نصرت کا اور اپنی رحمت بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور شہدائے مجاہدین کے لئے اُن کی حیات دائمہ اور تقرب الی اللہ کا اور اپنے ثواب میں سے حصۂ کثیرہ کی شہادت دی ہے، فرمایا ہے، تو اُن لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے گئے مردہ نہ سمجھ، وہ زندہ ہیں، اپنے پروردگار کے یہاں رزق پاتے ہیں، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اپنے فضل سے دیا ہے اُس سے خوش ہیں، اور اُن لوگوں کو جو اُن کے پس ماندوں میں سے اُن سے نہیں ملے ہیں یہ خوش خبری دیتے ہیں کہ نہ اُن پر (آئندہ کا) کوئی خوف ہے اور نہ اُنھیں (گذشتہ کا) غم ہے۔

اعمال مومنین میں سے کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کے ذریعے سے مومنین اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تقرب حاصل کریں اور اُس کے ذریعے سے اپنے گناہ معاف کرانے میں اور عذاب الٰہی سے آزاد کرانے میں کوشش کریں اور اُس کے ذریعے سے اپنے پروردگار کی جانب سے ثواب کے مستحق بنیں مگر جہاد اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے اور اُس کے نزدیک بہت بلند رتبہ رکھتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے زیادہ قریب ہے، کیونکہ اہل جہاد نے اللہ کے لئے اپنی جان کھپائی تاکہ اللہ ہی کا بول بالا رہے اور اُنھوں نے اپنی جانوں کو اپنے پس افتادہ بھائیوں اور مسلمانوں کی عورتوں اور اُن کی آبرو پر صرف کیا، اور اپنے جہاد کے ذریعے سے دشمن کو مغلوب کیا۔

امیرالمومنین نے اس لئے کہ اُسے دشمن خدا کے جہاد کے ذریعے سے تقرب بارگاہ الٰہی حاصل کرنا اور اُس کے اُس حق کو ادا کرنا جو اُس نے اسے اپنے دین کا محافظ بنا کر مقرر کر دیا ہے، اور اُس کے اولیا کے اعزاز میں اپنے لئے تقرب کا تلاش کرنا، اور اُن پر جو اُس کے دین سے ہٹ گئے اور اُس کے رسولوں کی تکذیب کی اور اُس کی فرمان برداری سے جدا ہو گئے قوت و سزا کا نازل کرنا پسند ہے یہ مناسب سمجھا ہے کہ وصیف آزاد کردہ غلام امیرالمومنین کو اسی سال اللہ کے دشمن کفار روم کے بلاد کی طرف غازی مقرر کرے، اس لئے کہ اُس کی فرماں برداری اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر خواہی اور عمدہ مہارت قواعد جنگ پر اور ہر اس چیز میں اس کی خلوص نیت کے متعلق جس نے اسے اللہ اور خلیفۃ اللہ کا مقرب بنا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کو معرفت عطا فرما دی ہے۔

امیر المومنین نے یہ مناسب سمجھا ہے اور اللہ ہی اس کا مددگار اور توفیق دینے والا ہے کہ وصیف کا اور اس کے ان آزاد کردہ غلاموں کا اور اس کے عوام لشکر کا اور فوج شاکریہ کا جنھیں امیر المومنین نے اس کی ہمراہی کے لئے قائم کیا ہے۔ ۱۲ ماہ ربیع الآخر ۲۴۸ھ کو جو شہور عجم میں سے نصف حزیران کے مطابق ہے سرحد ملطیہ پر پہنچا ہو اور بلاد دشمنان خدا میں تموز (موسم گرما) کے سب سے پہلے دن وہ داخل ہوا اسے جان لے اور امیر المومنین کے اس فرمان کی نقل اپنے علاقے کے اطراف کے کارندوں کو بھی لکھ بھیج، انھیں یہ حکم دے کہ جو مسلمان ان کے سامنے ہوں انھیں پڑھ کر سنائیں، انھیں جہاد کی ترغیب دیں، اس پر برانگیختہ کریں، انھیں جہاد کے لئے روانہ کریں، انھیں وہ ثواب بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے اہل جہاد کے لئے مقرر کیا ہے، تاکہ نیت والے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والے اور جہاد کا شوق رکھنے والے اپنے دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہونے اور اپنے بھائیوں کی نصرت کے لئے سفر کرنے والے اور اپنے دین کی مدافعت کرنے والے اور اپنی حدود سے دشمن کو دور کرنے والے اس فرمان کے مطابق وصیف آزاد کردہ غلام امیر المومنین کے لشکر کے ملطیہ پر اس وقت پہنچنے پر جس کو امیر المومنین نے ان کے لئے مقرر کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عمل کریں۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وصیف کو بلاد سرحد میں قیام کا حکم

احمد بن خصیب نے ۱۰ محرم ۲۴۸ھ کو لکھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وصیف کے لشکر کے اخراجات ورسد پر اور مال غنیمت اور اس کی تقسیم پر اس شخص کو مقرر کیا جو ابو الولید الجریری البجلی کے نام سے مشہور تھا اسی کے ساتھ منتصر نے بھی وصیف کو لکھا کہ جب وہ اپنی اس جنگ سے فارغ ہو کر لوٹے تو بلاد سرحد پر چار سال تک قیام کرے اور وہاں کے اوقات جنگ میں جنگ کرتا رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ امیر المومنین اپنی رائے سے اُس کو اطلاع دیں۔

اسی سال مؤید و معتز نے اپنے آپ کو ولایت عہد خلافت سے سبک دوش کر دیا۔ اُن کی دست برداری کو منتصر نے جدید قصر جعفری میں ظاہر کیا۔

مؤید و معتز کی معزولی کا منصوبہ

بیان کیا گیا ہے کہ محمد منتصر باللہ کے جب تمام امور خلافت درست ہو گئے تو احمد بن خصیب نے وصیف اور بغا سے کہا کہ ہم لوگ ان دونوں جوانوں سے مطمئن نہیں ہیں جب کہ امیر المومنین مر جائے گا تو معتز حاکم و خلیفہ بن جائے گا، پھر ہم میں سے کسی کو باقی نہ رہنے دے گا اور ہماری اولاد کو بھی مٹا دے گا، رائے یہ ہے کہ قبل اس کے کہ یہ دونوں ہم پر قابو پائیں ہم ان دونوں لڑکوں کے معزول کرنے کی کوشش کریں، تمام نے اس معاملے میں کوشش کی اور منتصر سے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین ان دونوں کو خلافت سے معزول کر دیجئے اور اپنے فرزند عبد الوہاب کے لئے بیعت لے لیجئے، منتصر اپنے بھائی معتز و مؤید کا اکرام کرتا رہا۔ باوجودیکہ اُس کا میلان مؤید کی طرف زائد تھا، جب اُس کی خلافت کو چالیس دن گذر گئے تو معتز و مؤید کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب کہ وہ دونوں اُس کے پاس سے واپس ہو چکے تھے، پھر بلائے گئے اور ایک گھر میں ٹھہرائے گئے۔ معتز نے مؤید سے کہا کہ اے بھائی تم جانتے ہو کہ ہم دونوں کیوں بلائے گئے ہیں، اس نے کہا اے بدبخت معزول کرنے کے لئے۔ (معتز نے) پھر کہا کہ مجھے یہ گمان نہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیا جائے، وہ لوگ اسی قسم کی باتوں میں تھے کہ معزولی کے پیامبر اُن کے پاس پہنچ گئے، مؤید نے کہا کہ میں نے سنا اور مان لیا۔ معتز نے کہا کہ میں اس کے لئے تیار نہیں، اگر تم قتل کرنا چاہو تو تمہیں اختیار ہے۔

معتز کی گرفتاری

وہ لوگ منتصر کے پاس لوٹ گئے اور اُسے اس جواب سے آگاہ کیا۔ پھر سخت غصے میں واپس آئے معتز کو سختی سے گرفتار کر کے ایک کوٹھری میں بند کر دیا۔

مؤید اور معتز کی گفتگو

یعقوب بن السکیت سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ مجھ سے مؤید نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو میں نے جرأت و زبان درازی سے اُن سے کہا کہ اے کتو! یہ کیا حرکت ہے تم نے ہمارے خون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جرأت کی ہے اسی طرح کا حملہ اپنے آقا پر کر چکے ہو، دور ہو خدا تمھیں بدحال کرے، مجھے چھوڑ دو کہ میں معتز سے گفتگو کروں، وہ لوگ فوراً کچھ کہنا چاہتے تھے مگر مجھے جواب دینے سے باز رہے اور تھوڑی دیر ٹھہر گئے، مجھ سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو اُس سے مل لے، مجھے یہ گمان ہوا کہ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کر لیا ہے، میں اُس کی طرف چلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اس کوٹھری میں رو رہا ہے، میں نے کہا کہ ارے جاہل تو دیکھتا ہے کہ ان لوگوں نے تیرے باپ سے اپنی مراد حاصل کر لی اور وہی ہوا جو وہ چاہتے تھے، پھر بھی تو اُن سے رُکتا ہے، معزول ہو جا، تجھ پر خرابی ہو، اور (اب) اُنھیں واپس نہ کر، کہا سبحان اللہ، وہ امر جس کا فیصلہ ہو چکا، شہرت ہو چکی ساری دنیا میں پھیل گیا، اُس سے دست بردار ہو جاؤں، میں نے کہا کہ اسی امر نے تیرے باپ کو قتل کیا، اے کاش وہ تجھے نہ قتل کرے، اُسے دور کر، خرابی ہو تجھ پر، کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ کے علم میں یہ امر آچکا ہے کہ تو حاکم بنے گا تو ضرور ضرور بنے گا، معتز نے کہا: اچھا۔

مؤید اور معتز کی ولی عہدی سے دست برداری

مؤید نے یہ سن کر نکل کر کہا کہ اُس نے قبول کر لیا، لہٰذا امیر المومنین کو اطلاع کر دو، وہ لوگ گئے، پھر پلٹے، اور مجھے دعائے خیر دی، اُن کے ساتھ ایک کاتب بھی داخل ہوا جس کا وہ کچھ نام لیتے تھے، اُس کے ہمراہ دوات و کاغذ بھی تھا، وہ بیٹھ گیا، ابو عبداللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تم اپنے قلم سے اپنی معزولی لکھو، جس سے وہ متحیر ہو گیا، میں نے کاتب سے کہا کہ مجھے کاغذ دے تو جو چاہے گا وہ میں لکھ دوں گا، مجھ سے منتصر کے نام ایک عریضہ لکھوایا گیا، جس میں میں نے اُسے اس امر کے متعلق اپنے ضعف کی اطلاع دی کہ مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میرے لئے مقتدا بننا حلال نہیں، اور یہ بھی ناپسند ہے کہ میرے سبب سے متوکل گنہگار ہو، جب کہ میں اس امر کے لئے محل نہ ثابت ہوں، میں نے اُس سے معزولی کی درخواست کی، اور اُسے یہ اطلاع دی کہ میں نے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور لوگوں کو اپنی بیعت سے آزاد کر دیا، میں نے بالکل اُس کی خواہش کے موافق لکھ دیا، پھر میں نے کہا اے ابو عبداللہ تو بھی لکھ دے، وہ پھر رُکا، میں نے کہا تجھ پر خرابی ہو، لکھ دے، آخر لکھ دیا، وہ کاتب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس سے چلا گیا، پھر ہمیں بلانے لگا تو میں نے کہا کہ آیا ہم لوگ اپنے کپڑے بدل لیں یا اسی حالت میں چلیں، کہا بدل لو، میں نے کپڑے منگا کر پہنے اور ابو عبداللہ نے بھی ایسا ہی کیا، اور ہم لوگ روانہ ہوئے، جب پہنچے تو منتصر اپنی مجلس میں تھا لوگ حسب مراتب بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے سلام کیا سب نے جواب دیا۔

منتصر کی موئد و معتز سے گفتگو

منتصر نے ہمیں بیٹھنے کا حکم دیا اور پوچھا کہ یہ تم دونوں کا خط ہے، معتز خاموش رہا، میں نے سبقت کر کے کہا کہ ہاں اے امیر المومنین یہ میرا خط ہے میرے سوال اور میری رغبت کے متعلق، معتز سے میں نے کہا بول اس نے بھی یہی کہا، منتصر ہماری طرف متوجہ ہوا ترک بھی کھڑے تھے کہ کیا تم دونوں یہ گمان کرتے ہو کہ میں نے تم کو اس طبع میں معزول کر دیا ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا جب تک میرا لڑکا بڑا ہو، اور میں اس کے لئے بیعت لے لوں، خدا کی قسم میں نے گھڑی بھر کے لئے بھی کبھی اس قسم کا لالچ نہیں کیا، جب اس معاملے میں لالچ نہیں تھا تو خدا کی قسم مجھے اپنے باپ کے بیٹوں کا حاکم بننا بہ نسبت چچا کے بیٹوں کے حاکم بننے کے زیادہ پسند ہے، لیکن ان لوگوں نے (اس نے تمام آزاد کردہ غلاموں کی طرف اشارہ کیا جو وہاں کھڑے اور بیٹھے تھے) مجھ پر تم دونوں کے معزول کرنے میں بہت اصرار کیا مجھے اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر میں نہ کروں تو ان میں سے کوئی تم دونوں کے ساتھ ہتھیار سے پیش آئے، اور دونوں کو قتل کر دے، تو تم دونوں مجھے کیسا خیال کرو گے، خدا کی قسم ان سب کا خون مل کر بھی تم میں سے کسی ایک کے خون کے برابر نہیں، اس لئے مجھ پر ان کی درخواست کا قبول کر لینا زیادہ آسان ہوا، یعقوب نے کہا کہ دونوں اس پر جھک گئے اور اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا، اس نے دونوں کو چمٹا لیا، پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔

موئید اور معتز کی ولی عہدی سے معزولی

بیان کیا گیا ہے کہ جب یوم شنبہ کو ۲۳ صفر ۲۴۸ھ ہوئی تو معتز اور موئید نے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور ہر ایک نے اپنے قلم سے ایک ایک رقعہ لکھا کہ اس نے اس بیعت سے جو اس کے لئے کی گئی تھی اپنے آپ کو معزول کر دیا۔ لوگ اس بیعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے توڑ دینے میں آزاد ہیں، وہ دونوں اس کا حق ادا کرنے سے عاجز ہیں، دونوں اسی امر کو بیان کرنے کے لئے سب کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ سب لوگ اور تمام فوج اور معززین اور مصاحبین اور قاضی اور جعفر بن عبدالواحد قاضی القضاۃ اور سردار اور بنی ہاشم اور تمام محکموں کے حکام اور جماعت اور دربانوں کے سردار اور محمد بن عبداللہ بن طاہر اور وصیف اور بغا الکبیر اور بغا الصغیر اور تمام حاضرین دربار عام و دربار خاص (سب موجود تھے) اس کے بعد سب لوگ واپس گئے۔ ان دونوں نے یہ لکھا تھا:۔

خلع بیعت بسم اللہ الرحمن الرحیم، امیر المومنین المتوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ نے اس امر (خلافت) کو میری گردن میں ڈالا تھا اور میرے لئے بیعت لی تھی، حالانکہ میں بچہ تھا (یہ فعل) بغیر میرے ارادے اور (محض) اُن کی محبت کی وجہ سے ہوا تھا، جب میں نے اپنے معاملے کو سمجھا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں اُسے نہیں قائم کر سکتا جو اُنھوں نے میری گردن میں ڈالا ہے، اور نہ مجھ میں مسلمانوں کی خلافت کی صلاحیت ہے۔ اس لئے جس شخص کی گردن میں میری بیعت تھی وہ اُس کے ٹوٹ جانے سے آزادی میں ہے، میں نے تمھیں اس سے آزاد کر دیا ہے تمھیں تمھاری قسموں سے بری کر دیا ہے، میرا کوئی عہد تمھاری گردن میں نہیں ہے، اور نہ کوئی معاملہ، تم لوگ اس سے بری ہو۔

اس رقعے کو احمد بن خصیب نے پڑھا تھا، اُن دونوں میں سے ہر ایک نے کھڑے ہو کر تمام حاضرین سے کہا کہ یہی میرا رقعہ ہے اور یہی میرا قول ہے لہٰذا تم لوگ میرے گواہ رہو، میں نے تمھیں تمھاری قسموں سے بری کر کے بیعت سے آزاد کر دیا ہے، منتصر نے اس وقت ان دونوں سے کہا کہ خدا تمھارا اور تمام مسلمانوں کا بھلا کرے، اور کھڑا ہوا اور اندر چلا گیا، پہلے مجمع میں بیٹھا تھا اور ان دونوں کو اپنے قریب بٹھایا تھا، پھر تمام عاملوں کو ان دونوں کی معزولی کے متعلق ایک فرمان لکھوایا۔ صفر ۲۴۸ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان معزولی منشور المنتصر باللہ بنام ابو العباس محمد بن عبداللہ بن طاہر آزاد کردہ غلام امیر المومنین دربارہ معزولی ابو عبداللہ المعتز واہراہیم المؤید۔

منجانب عبداللہ محمد امام المنتصر باللہ امیر المومنین بنام محمد بن عبداللہ غلام آزاد کردہ امیر المومنین:

امّا بعد: بے شک اللہ تعالیٰ نے کہ اُسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اس کی نعمتوں پر اور اُس کا شکر ہے اُس کے عمدہ امتحان پر، اپنے خلفاء میں سے اہل حکومت کے اُن امور کا قائم کرنے والا جن کے لئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور اپنے دین کی حمایت کرنے والا اور اپنے حق کی طرف بلانے والا اور اپنے احکام کو جاری کرنے والا بنا دیا، اپنی اُس بزرگی کو جو خاص طور پر اُنھیں عطا فرمائی اپنے بندوں کے لئے باعث قیام اور اپنے شہروں کے لئے باعث درستی و رحمت بنا دیا۔ جس کے ذریعے سے اُس نے اپنی مخلوق کو آباد کیا، اُن کی فرماں برداری کو فرض کر دیا اسے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت و فرماں برداری سے ملا دیا، اُسے اپنے قرآن محکم میں واجب کر دیا کیونکہ اسی میں مصالح سکون اور خواہشوں کا اجتماع اور پریشانی کی اصلاح اور راستوں کا امن اور دشمن پر غلبہ اور عورتوں کی حفاظت اور سرحدوں کی روک تھام اور تمام امور کا انتظام جمع ہے، فرماتا ہے:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرماں برداری کرو اور اُن حکام کی جو تم میں سے ہوں، لہٰذا اللہ کے اُن خلفا پر جنھیں اُس نے اپنی اتنی بڑی نعمت سے سرفراز کیا اپنی بزرگی کے اعلیٰ مرتبے کے لئے اُنھیں مخصوص کیا اور اُن امور کا کہ جنھیں اُس نے اپنی رحمت کا وسیلہ اور اپنی خوشنودی و ثواب کا سبب بنایا ہے انھیں نگہبان بنایا، یہ حق ہے کہ وہ ہر حالت میں جو انھیں پیش آئے اُس کی اطاعت کو اختیار کریں، اُس کے حق کو خود اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر قائم کریں۔

امیر المومنین اللہ تعالیٰ سے اُس کا محتاج اور اُس کی عظمت کے آگے ذلیل بن کر دعا کرتا ہے کہ وہ اُس کی اُن امور میں مدد کرے، جن میں اُس نے اُسے راعی بنایا، ایسی مدد کرے جس میں اُس کی درستی ہو اور جو بار اس پر ہے اُس سے سرگرانی نہ ہونے پائے، اپنی توفیق سے اپنی اطاعت پر اُس کی اعانت کرتا ہے بے شک وہی سننے والا اور قریب ہے۔

اے ابو العباس اُن خطوط کا اُسی وقت علم ہو گیا تھا جب تو یہاں حاضر تھا جو اپنے قلم سے لکھ کر ابو عبد اللہ و ابراہیم فرزندان امیر المومنین المتوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کی خدمت میں پیش کئے تھے جس میں انھوں نے وہ امور ذکر کئے تھے جن سے اُنھیں اللہ تعالیٰ نے آگاہ کر دیا تھا جو امیر المومنین کی اُن دونوں پر توجہ اور اس کی اُن دونوں پر کمال مہربانی اور اُس کی اُن پر نیک نظر کے متعلق تھے، امیر المومنین المتوکل علی اللہ نے ابو عبد اللہ کو امیر المومنین کا ولی عہد مقرر کیا تھا اور بعد ابو عبد اللہ کے ابراہیم کو ولی عہد مقرر کیا تھا، یہ اُس وقت ہوا تھا جب کہ ابو عبد اللہ بچہ تھا تین سال کا بھی نہ ہونے پایا تھا، اُسے سمجھ نہ سکا جو اُس کے لئے مقرر کیا گیا، اور نہ اس سے واقف ہو سکا جو اس کی گردن میں ڈالا گیا۔

ابراہیم بھی چھوٹا تھا جوانی کی حد تک نہیں پہنچا تھا، نہ اُن دونوں کے احکام جاری ہو سکتے تھے اور نہ اسلام کے احکام اُن دونوں پر جاری ہوتے تھے، جب وہ بالغ ہو گئے اور اُن اعمال کے جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے اور اُس عہد کے قیام سے اپنی عاجزی پر واقف ہوئے، ان دونوں پر واجب ہوا کہ یہ اس طور پر اللہ اور جماعت مسلمین کی خیر خواہی کریں کہ اُس امر سے جو ان دونوں کے لئے مقرر کیا گیا اپنے آپ کو نکال دیں اور اُن کاموں سے علیحدہ ہو جائیں جو اُن کی گردن میں ڈالے گئے، ہر اُس شخص کو جس کی گردن میں اُن دونوں کی بیعت ہے اور اُس ہر قسم سے آزاد کر دیں، جب کہ وہ دونوں اُن امور کو جن کے وہ اہل سمجھے گئے قائم نہیں کر سکتے اور نہ اُس کے اپنی گردن میں ڈالے رکھنے کی استعداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔

وہ لوگ بھی جو اُن دونوں کے اطراف میں امیرالمومنین کے عہدہ داروں اور آزاد کردہ غلاموں اور لڑکوں اور لشکر اور شاکریہ میں سے اور تمام وہ لوگ جو عہدہ داروں کے ماتحت ہیں بارگاہ خلافت میں خراسان میں اور تمام اطراف میں جو اُن دونوں کے قبضے میں ہیں اُن سب سے اُن دونوں کی علامات نکال دی جائیں اور اُن سب سے اُن کے قبضے کا ذکر علیحدہ کر دیا جائے، وہ دونوں بھی عام مسلمانوں کے طریقے پر ہوں گے، وہ دونوں جو کچھ بیان کرتے ہیں امیرالمومنین سے برابری کے متعلق تذکرہ کرتے رہتے ہیں، اس بارے میں اُس وقت سے اُس سے درخواست کر رہے ہیں جب سے اُسے اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت پر پہنچایا، اُن دونوں نے ولی عہدی سے اپنے آپ کو معزول کر دیا اور اُس سے علیحدہ ہو گئے، ہر شخص جس پر ان دونوں کی بیعت اور قسم تھی امیرالمومنین کے عہدہ داروں اور اُس کے دوستوں اور رعیت میں سے قریب و بعید، حاضر و غائب، سب کو اُن دونوں نے آزاد کر دیا اور اپنی بیعت و قسم کے متعلق وسعت دیدی کہ وہ بھی اُنھیں معزول کر دیں جس طرح اُنھوں نے خود اپنے آپ کو معزول کر دیا۔

اُن دونوں نے امیرالمومنین کے لئے خود اپنی ذات سے اُس سے بھی سخت اللہ کا عہد لے لیا جو عہد و میثاق اُس کے ملائکہ اور انبیا اور اس کے بندوں سے لیا گیا تھا، اور اُن تمام قسموں پر بھی جو امیرالمومنین (منتصر) نے اُن دونوں کے لئے اس امر کے متعلق مضبوطی کے ساتھ لی تھیں کہ وہ دونوں اپنے آپ کو اُس کی فرمانبرداری اور خیر خواہی اور دوستی پر ظاہر اور باطن میں قائم رکھیں گے، وہ دونوں امیرالمومنین سے درخواست کرتے ہیں کہ جو کچھ ان دونوں نے کیا ہے اُسے وہ ظاہر اور شائع کر دے اور اپنے تمام دوستوں کو جمع کرے تاکہ وہ سب ان امور کو ان دونوں سے سن لیں، یہ درخواست اُن دونوں کی اپنی طلب و رغبت و طیب قلب سے بغیر جبر و اکراہ کے ہے، اُن دونوں کے روبرو اُن کے وہ رقعے پڑھے جائیں جو انھوں نے اپنے قلم سے لکھ کر پیش کئے ہیں جن میں انھوں نے اُس ولی عہدی کا جو بحالت طفلی اُن کے لئے واقع ہوئی اور بعد بلوغ اپنے آپ کو اُس سے معزول کرنے کا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن اعمال کے متعلق جن کے وہ متولی بنائے گئے تھے اپنے سے واپس لئے جانے کے متعلق دونوں نے جو درخواست کی ہے اُس کا ذکر کیا ہے کہ اُن لوگوں سے جو اس تولیت کی وجہ سے اُن کے ساتھ کر دیئے گئے تھے جو اُن کے اطراف کے سرکاری عہدہ داروں اور لشکر والوں اور غلاموں اور شاکریہ اور تمام لوگوں میں سے تھے جو ان عہدہ داروں کے تحت ہیں اپنی علامات نکال دینے اور اُن لوگوں سے اپنے ماتحت ہونے کی علامت کو زائل کرنے کی درخواست کی ہے کہ اُس کے متعلق ایک فرمان تمام اطراف کے عمال کو لکھ دیا جائے۔

بے شک امیرالمومنین اُن دونوں کے بیان کرنے اور پیش کرنے میں اُن کے صدق پر واقف ہو گیا اور اپنے تمام بھائیوں اور اپنے اہل بیت کے جو اُس کی بارگاہ میں تھے اور اپنے تمام عہدہ داروں اور آزاد کردہ غلاموں اور گروہوں اور لشکر اور شاکریہ کے امیروں اور اپنے کاتبوں، قاضیوں، اور فقہا وغیرہ کے اور اپنے تمام دوستوں کے جن کے روبرو ان امور کے متعلق اُن دونوں کے لئے یہ بیعت لائق ہوئی تھی بلانے میں سبقت کی، ابو عبداللہ اور ابراہیم فرزندان امیرالمومنین المتوکل علی اللہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان دونوں کے رقعے جو اُن کے قلم کے لکھے ہوئے تھے اُن کے حضور میں امیرالمومنین کی مجلس میں اُن دونوں کے اور تمام حاضرین مجلس کے روبرو پڑھے گئے اور ان دونوں نے رقعے پڑھے جانے کے بعد ان باتوں کو اسی طرح زبان سے دہرایا جس طرح انھوں نے لکھا تھا۔

امیرالمومنین نے اُن کی اس درخواست کو جو اپنے فعل کی اشاعت اور اُس کے اظہار اور اجرا کے متعلق تھی قبول کرنے میں اتفاق کو اس لئے مناسب سمجھا کہ اس میں تین حق ادا ہوتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

(اول) اللہ عزوجل کا حق اس امر میں کہ اُس نے امیرالمومنین کو اپنی خلافت کا محافظ بنایا اور اُس پر اپنے دوستوں کے لئے ایسی نظر رکھنی واجب کی جو حال و استقبال میں بالاتفاق اُن کے قلوب میں الفت پیدا کرے۔

(دوم) رعایا کا حق ہے جو اُس کے پاس اللہ کی امانت ہے، اسی لئے اُن کے امور کا اپنی گردن میں (بار) اٹھانے والا اُس شخص کو ہونا چاہیے جو رات دن اپنی عنایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نظر اور مہربانی اور عدل اور رحمت سے اُن کی رعایت کرے، اللہ کے احکام کو اُس کی مخلوق میں قائم کرے، سیاست کی گرانی اور تدبیر کی درستی سے خوب واقف ہو۔

(سوم) ابو عبداللہ اور ابراہیم کا حق جو امیر المومنین پر اُن کے بھائی ہونے کی وجہ سے اور اُن کے ہم رحم ہونے کی وجہ سے واجب ہے، اس لیے کہ اگر وہ دونوں جس چیز سے جدا ہو گئے باوجود اپنی عاجزی کے اس پر باقی رکھے جائیں تو اس سے یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی ایسے امر تک نہیں پہنچے گا جس میں دین کا ضرر ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے خرابی ہے اور اس میں اُن دونوں پر بہت بڑا گناہ ہوگا، لہٰذا امیر المومنین نے اُن دونوں کو معزول کر دیا، جیسا کہ خود اُن دونوں نے اپنے آپ کو ولی عہدی سے معزول کر دیا اور امیر المومنین کے تمام بھائیوں نے اور جو اہل بیت کہ بارگاہ امیر المومنین ہیں ہیں اُن سب نے بھی دونوں کو معزول کر دیا، امیر المومنین کے عہدہ داروں اور آزاد کردہ غلاموں اور گروہوں اور رؤسائے لشکر و شاکریہ اور کاتبوں اور قاضیوں اور فقہا وغیرہ اور امیر المومنین کے اُن تمام موالی نے بھی انھیں معزول کر دیا۔ جن کے روبرو اُن دونوں کے لیے بیعت لی گئی تھی۔

امیر المومنین نے اپنے تمام عمال کی جانب اس کے متعلق فرمان نافذ کرنے کا حکم دے دیا، کہ وہ لوگ جو کچھ فرمان میں ہے اُس کے مطابق عمل کریں، ابو عبداللہ و ابراہیم کو ولی عہدی سے معزول کر دیں جیسا کہ خود ان دونوں نے اُس سے اپنے آپ کو معزول کر دیا، دونوں نے خاص و عام اور قریب و بعید اور حاضر و غائب کو اُس سے آزاد کر دیا، کہ لوگ ولی عہدی کے ساتھ اُن کا ذکر نہ کریں، جو چیزیں ولی عہدی کی نسبت سے اُن کی طرف منسوب ہیں جیسے المعتز باللہ والمؤید باللہ اپنے خطوط اور الفاظ میں اور منبر پر اُن دونوں کے لیے دعا میں ترک کر دیں، اور وہ سب ترک کر دیں جو اُن کے دفاتر میں اُن کے ماتحت لوگوں پر اُن کی تقدیم یا تمہید علامات ہیں، جھنڈوں اور لفافوں پر جو اُن کا ذکر ہے اُسے بھی مٹا دیں، اور جو گھوڑے شاکریہ اور رابطہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں کے ناموں سے ہیں (اُن سے بھی اُن کے نام نکال دیں)
تیرا مرتبہ اور حال امیر المومنین کے نزدیک تیرے اس اخلاص کے مطابق ہے جو اللہ نے تجھے امیر المومنین کی اطاعت اور خیر خواہی اور ولا اور پیروی کے متعلق دیا ہے، تیرا مرتبہ وہی ہے جو اللہ نے تیرے لئے تیرے بزرگوں اور خود تیری ذات کی وجہ سے واجب کیا ہے جو اللہ نے امیر المومنین کو تیری اطاعت اور مبارک حالی اور ادائے حق میں کوشش کے متعلق معرفت دی ہے (تیرا مرتبہ اُس کے مطابق ہے) امیر المومنین نے اپنی ذمہ داری کے لئے اور تجھ سے اور اُن سب سے جو تیرے قریب ہیں اور تمام اطراف میں ہیں ابو عبد اللہ کی ماتحتی دور کرنے کے لئے تجھے منتخب کر لیا، امیر المومنین نے اپنے اور تیرے درمیان کسی شخص کو نہیں کیا جو تجھ پر افسر ہو، اس کے متعلق تمام محکموں کے حکام کے پاس حکم روانہ ہو گیا، لہٰذا تو بھی آگاہ ہو جا اور اپنے تمام عمال کو امیر المومنین کے اس فرمان کی نقل بھیج دے، اور انھیں عمل میں اسی کے مطابق حکم دیتا رہ، انشاء اللہ والسلام، بقلم احمد بن الخصیب یوم شنبہ، ۲ر صفر ۲۴۸ھ۔

اسی سال منتصر کی وفات ہوئی۔

منتصر کی موت کے متعلق مختلف روایات وہ مرض جس کی وجہ سے اُس کی وفات ہوئی زیر اختلاف ہے، بعض نے کہا ہے کہ یوم پنج شنبہ ۲۵ر ربیع الاول کو اُس کے حلق میں درد ہوا اور ۵ ربیع الآخر یوم یک شنبہ کو عصر کی نماز کے وقت مر گیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یوم شنبہ ۴ر ربیع الآخر کو وقت عصر اُس کی وفات ہوئی، بیماری یہ تھی کہ اُس کے معدے میں ورم ہوا جو قلب تک ترقی کر گیا، اُس کی بیماری تین دن یا اسی کے قریب رہی، مجھ سے بعض صاحبوں نے بیان کیا کہ اُسے حرارت ہوئی اپنے کسی طبیب کو جو اُس کا علاج کرتا تھا بلایا، اور اُسے اپنی فصد کھولنے کا حکم دیا، اُس نے زہر آلود آلے سے اُس کی فصد کھولی جس میں اُس کی موت ہو گئی، وہ طبیب جس نے اُس کی فصد کھولی تھی اپنے مکان واپس چلا گیا، اور اُسے بخار آ گیا، اُس نے اپنے شاگرد کو بلایا، اور اُسے اپنی فصد کھولنے کا حکم دیا اور اُس کے آلات اپنے سامنے رکھ لئے تاکہ اُن میں سے سب سے اچھے کا انتخاب کرے، انھی میں وہ زہر آلود آلہ بھی تھا جس سے اُس نے منتصر کی فصد کھولی تھی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اُسے بھول گیا تھا، اُس شاگرد نے اُن آلات میں جو اُس کے سامنے رکھے ہوئے تھے زہر آلود آلے سے زیادہ اچھا کوئی آلہ نہ پایا، اُس نے اُسی سے اپنے اُستاذ کی فصد کھول دی، وہ اُس آلے کے حال سے ناواقف تھا، چنانچہ جب اُس نے اُس آلے سے اُس کی فصد کھولی تو اُس کے اُستاد نے اُس کی طرف دیکھا، پھر معلوم ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو جائے گا، اُس نے اُسی وقت وصیت کی اور مر گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ منتصر کو اپنے سر میں کوئی بیماری معلوم ہوئی تو ابن طیفوری نے اُس کے کان میں تیل ٹپکایا جس سے اُس کے سر پہ ورم آگیا اور فوراً پھیل گیا چنانچہ وہ مر گیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن طیفوری ہی نے اُس کے آلات حجامت کو زہر آلود کر دیا تھا۔

میں برابر لوگوں سے سُن رہا ہوں جب سے کہ خلافت اُسے پہنچی اُس کے خلیفہ بننے سے مرنے تک یہی کہتے تھے کہ بے شک اُس کی مدتِ حیات صرف چھ مہینے ہے۔ جیسا کہ شیرویہ بن کسریٰ کی جو اپنے باپ کا قاتل تھا مدتِ حیات (چھ مہینے تھی)، ہر خاص و عام کی زبان پر یہ مشہور رہتا۔

منتصر کا خواب یسر خادم سے مذکور ہے، اور وہ جیسا کہ مذکور ہے منتصر کے زمانۂ خلافت میں اُس کے بیت المال کا متولی و محافظ تھا، اُس نے بیان کیا کہ ایک روز اپنے زمانۂ خلافت میں منتصر اپنے محل میں سو رہا تھا کہ یکایک روتا اور چلّاتا ہوا بیدار ہوا مجھے اُس سے ہیبت معلوم ہوئی کہ میں اُس سے اُس کے رونے کا سبب دریافت کروں دروازے کے باہر ٹھہر گیا کہ اتفاقاً عبداللہ بن عمر البازیار سے ملاقات ہو گئی اُس نے بھی اُس کی چیخ سُنی تھی مجھ سے کہا کہ اے کیا ہوا خرابی ہو تجھ پر اے یسر، میں نے اُسے بتایا کہ وہ سو رہا تھا پھر روتا ہوا اٹھا، عبداللہ اس کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں اے امیرالمومنین خدا آپ کی آنکھ کو نہ رُلائے، کہا اے عبداللہ میرے قریب آ، وہ اُس کے قریب گیا تو اُس سے کہا کہ میں سو رہا تھا پھر میں نے دیکھا اُس عالم میں کہ سونے والا دیکھتا ہے کہ گویا متوکل میرے پاس آیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ بربادی ہو تیری اے محمد، تو نے مجھ کو قتل کیا اور مجھ پر ظلم کیا اور میری خلافت چھین لی، خدا کی قسم میرے بعد تو اس سے متمتع نہ ہو گا مگر چند روز، پھر تیری روانگی دوزخ کی طرف ہے، میں بیدار ہو گیا نہ میری آنکھ قابو میں ہے اور نہ میری فریاد۔ عبداللہ نے اُس سے کہا کہ یہ تو خواب ہے اور وہ سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی ہوتا ہے، خدائے تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو عمر دے گا اور آپ کے لئے آسانی کرے گا، اس وقت کو شراب سے ٹالئے اور دل بہلانے کا سامان اختیار کیجئے اور خواب کی پروا نہ کیجئے، منتصر نے اس طرح دل تو بہلانا چاہا مگر شکستہ خاطر ہی رہا یہاں تک کہ مر گیا۔

متوکل کے قتل پر منتصر کی پشیمانی

بیان کیا گیا ہے کہ منتصر نے اپنے باپ کے قتل کے متعلق فقہا کی ایک جماعت سے مشورہ کیا تھا، اس کے طریقوں سے انھیں آگاہ کیا تھا اور اس کے متعلق ایسے امور تبیحہ بیان کئے تھے جن کا ذکر کرنا بھی اس کتاب میں مکروہ ہے، انھوں نے اس پر اس کے قتل کا اشارہ کیا، اس کے حالات بعض وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے ہیں۔

منتصر ہی سے مذکور ہے کہ جب اس کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو اس کی ماں اس کے پاس آئی اور اس نے اس کا حال دریافت کیا تو کہا کہ خدا کی قسم مجھ سے دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔

ابن دہقانہ سے مذکور ہے کہ اس نے بیان کیا کہ متوکل کے قتل کے بعد ہم لوگ ایک دن منتصر کی مجلس میں تھے کہ مسدود طیفوری نے ایک قصہ بیان کیا، منتصر نے کہا کہ ایسا کب ہوا، اس نے جواب دیا کہ اس شب میں کہ نہ کوئی روکنے والا تھا نہ منع کرنے والا، اس جواب نے منتصر کو غصے میں ڈالا۔

منتصر کی عمر

سعید بن سلم نصرانی سے مذکور ہے کہ اس نے کہا کہ ہمارے پاس احمد بن خصیب خوش خوش آیا یہ بیان کرتا ہوا کہ امیر المومنین منتصر نے کسی شب خواب میں یہ دیکھا کہ وہ ایک زینے پر چڑھا یہاں تک کہ وہ اس کی پچیس سیڑھیوں تک پہنچ گیا تو اس سے کہا گیا کہ یہ ہے تیری سلطنت، یہ خبر ابن منجم کو پہنچی تو محمد بن موسیٰ اور علی بن یحییٰ منجم اسے اس خواب کی مبارک باد دینے آئے، اس نے کہا کہ واقعہ اس طرح نہ تھا جیسا کہ تم سے احمد بن خصیب نے بیان کیا، بلکہ جب میں آخری سیڑھی پر پہنچا تو مجھ سے کہا گیا کہ ٹھہر، کیونکہ یہی تیری عمر کا آخر ہے، اور اس کی وجہ سے وہ نہایت مغموم رہا اس کے بعد وہ چند روز ایک سال کے دن پورے کرنے تک زندہ رہا پھر مر گیا، اس وقت وہ پچیس سال کا تھا، کہا گیا ہے کہ جب وہ مرا ہے پچیس سال اور چھ مہینے کا تھا۔

منتصر کی مدت حکومت

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی عمر چوبیس سال کی تھی اور اس کی مدت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت چھ مہینے تھی اور بعض کے قول میں (چھ مہینے) اور دو دن تھی، اور کہا گیا ہے کہ برابر چھ مہینے رہی، کہا گیا ہے کہ ایک سو انا سی دن رہی، اپنے بھائیوں کے ساتھ جو سلوک اس نے کیا اس کے چالیس شب کے بعد سامرا کے قصر جدید میں انتقال کر گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب مرنے لگا تو اس نے یہ شعر پڑھا:

میرا جی اس دنیا سے خوش نہ ہوا جسے لیکن اپنے کریم پروردگار کے پاس میں نے حاصل کیا۔ جا رہا ہوں۔

اس کی نماز جنازہ احمد بن محمد بن معتصم نے سامرا میں پڑھائی، اور وہی اس کی جائے ولادت تھی۔

منتصر کا حلیہ بڑی آنکھ، سرخ رنگ، پست قد، زیادہ گوشت والا تھا، جیسا کہ بیان کیا گیا مہیب (یعنی رعب دار) تھا، ایک قول کے مطابق وہ نبی العباس کا سب سے پہلا خلیفہ ہے جس کی قبر مشہور ہوئی اور یہ اس لئے ہوا کہ اس کی ماں نے اس کی قبر کے بلند کرنے کی خواہش کی، اس کی کنیت ابو جعفر اور اس کی ماں کا نام حبشیہ تھا وہ ام ولد (یعنی وہ لونڈی تھی جس کے مالک کی اولاد اس کے بطن سے پیدا ہوئی تھی) اور وہ رومی تھی۔

صالح والی مدینہ کی معزولی بیان کیا گیا ہے کہ منتصر جب خلافت کا والی بنا تو سب سے پہلا جو کام اس نے کیا وہ صالح کا مدینے سے معزول کرنا اور علی بن الحسین بن اسمٰعیل بن العباس بن محمد کو وہاں کا حاکم بنانا ہے۔

علی بن الحسین کو ہدایات علی بن الحسین سے مذکور ہے کہ میں منتصر کے پاس اسے رخصت کرنے گیا تو مجھ سے کہا کہ اے علی میں تجھے اپنے گوشت اور خون کی طرف توجہ دلاتا ہوں، اور اپنی کلائی کی کھال کھینچ کر کہا کہ اس طرف تک۔ میں نے تجھے متوجہ کیا، دیکھ تو قوم کے لئے کیسا ہوتا ہے اور ان کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے، قوم سے اس کی مراد آل ابی طالب تھے، میں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ میں ان کے معاملے میں امیر المومنین ایدہ اللہ کی رائے کی پابندی کروں گا، کہا کہ تو اس وقت اس کی وجہ سے میرے نزدیک سعادت حاصل کرے گا۔

محمد بن ہارون کا بیان محمد بن ہارون سے بھی محمد بن علی بن برد الخیاط کاتب اور ابراہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاگیر کے دفتر پر اُس کا نائب تھا، مذکور ہے کہ ایک مقتول اپنے بستر پر پایا گیا جس پر چند زخم تلوار کے تھے، اُس کا لڑکا اُس کے ایک حبشی خادم کو اور وصیف کو بلا لایا، بیان کیا گیا ہے کہ وصیف نے اُس حبشی کو قاتل ٹھہرایا، پھر وہ منتصر کے پاس پہنچا دیا گیا اور جعفر بن عبدالواحد کو حاضر کیا گیا، منتصر نے اُس سے اُس کے مالک کے قتل کا حال دریافت کیا اُس نے اُس کا اقرار کیا اور اُس کے ساتھ اپنے اس فعل کا اور اُسے قتل کرنے کا سبب بیان کیا، منتصر نے کہا کہ تجھ پر خرابی ہو تو نے اُسے کیوں قتل کیا؟ حبشی نے اُسے جواب دیا کہ اس لئے کہ تو نے اپنے باپ متوکل کو قتل کیا، اُس نے فقہا سے اُس کے معاملے میں دریافت کیا تو اُنھوں نے اُس کے قتل کا اشارہ کیا، اُس کی گردن ماردی اور جہاں بابک خرمی کو پھانسی دی گئی تھی وہیں اس کو بھی لٹکا دیا۔

محمد بن عمرو الشاری کی گرفتاری

اسی سال محمد بن عمرو الشاری موصل کی طرف نکل گیا تو منتصر نے اس کی طرف اسحاق بن ثابت فرغانی کو روانہ کیا اُس نے اُسے مع اُس کے چند ہمراہیوں کے گرفتار کر کے قید کر لیا وہ لوگ قتل کیے گئے اور لٹکا دیئے گئے۔

متفرق واقعات

اسی سال یعقوب بن اللیث الصفار سجستان سے حرکت کر کے ہراۃ کی طرف چلا گیا۔

احمد بن عبداللہ بن صالح متولی عیدگاہ سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ میرے باپ کا ایک مؤذن تھا جسے ہمارے ایک گھر والے نے خواب میں دیکھا کہ گویا اُس نے کسی نماز کے لئے اذان دی پھر اُس گھر کے قریب گیا جس میں منتصر تھا پھر اُس نے پکارا کہ اے محمد! اے منتصر (ان ربك لبالمرصاد) بے شک تیرا رب تیری گھات میں ہے۔

جُنّاں مغنی سے مذکور ہے، اور وہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے منتصر کے مخصوصین میں سے تھا اُس کے باپ کی زندگی میں بھی اور خلیفہ ہونے کے بعد بھی، اُس نے کہا کہ جب منتصر خلیفہ ہوا تو میں نے اُس سے کہا کہ مجھے ایک دیبا (ریشم) کا کپڑا عطا کر، اُس نے کہا کہ یا دیبا کے کپڑے سے بھی تیرے لئے زیادہ بہتر، میں نے کہا وہ کیا، کہا کہ تو بیمار بن جا تاکہ میں تیری عیادت کروں پھر تجھے ریشمی کپڑے سے زائد نذرانے مل جائیں گے، آخر انھیں دنوں میں مر گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

خلیفہ المستعین باللہ

بیعت خلافت اسی سال محمد بن احمد بن المعتصم سے بیعت خلافت کی گئی۔

مذکور ہے کہ جب منتصر کی وفات ہوئی اور یہ یوم شنبہ بوقت عصر ۵ ربیع الآخر ۲۴۸ھ کو ہوئی تھی تو سب موالی (آزاد کردہ غلام) یوم یک شنبہ کو باردی کے پاس جمع ہوئے، ان میں بغا صغیر و بغا کبیر اور اُتامش اور اُن کے ہمراہی بھی تھے، یہ لوگ ترک سرداروں اور مغربیوں اور اشروسنیوں کو اس امر پر حلف دینے لگے۔ جو شخص ان میں سے سب کو حلف دے رہا تھا وہ علی بن الحسین بن عبداللہ الاعلی الاسکافی کاتب بغا کبیر تھا، کہ وہ سب لوگ بھی اُس شخص پر راضی ہیں جن پر بغا کبیر و بغا صغیر و اُتامش راضی ہوں، یہ امر احمد بن الخصیب کی تدبیر سے ہوا، ساری جماعت نے حلف دیا۔ اور سب نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ ٹھہرا پسند کیا کہ متوکل کی اولاد میں سے کوئی شخص خلافت کا متولی بنے، اپنے باپ کو قتل کر دینے کی وجہ سے اور ان کے اس خوف کی وجہ سے کہ اُن میں سے جو متولی خلافت ہوگا وہ ان سب کو ہلاک کر دے گا، احمد بن الخصیب اور جو موالی موجود تھے سب نے احمد بن محمد بن المعتصم پر اتفاق کیا، خلافت ہمارے آقا معتصم کی اولاد سے نہیں نکل سکتی، وہ لوگ پہلے سے بنی ہاشم کی ایک جماعت سے ذکر کر چکے تھے، عشا کے آخر وقت شب دوشنبہ ۶ ربیع الآخر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سنہ میں سب نے اُس کے بیعت کرلی، اور وہ اُس وقت اٹھائیس سال کا تھا اور اُس کی کنیت ابوالعباس تھی، پھر اُس نے احمد بن الخصیب کو کاتب بنایا اور اتامش کو وزیر مقرر کیا۔

المستعین باللہ کے انتخاب کا ردِ عمل

جب ۱۶ ربیع الآخر دوشنبہ کا دن ہوا تو قبل طلوع آفتاب عمری کے راستے سے جو باغوں کے درمیان سے تھا، دارالعامۃ (دربارِ عام) اس حالت میں روانہ ہوا کہ لوگوں نے اُسے طویلہ اور (لباس خلافت) پہنا دیا تھا، ابراہیم بن اسحاق اُس کے سامنے نیزہ لئے کھڑا تھا، واجن الاشروسنی باب العامۃ پر بیت المال کے عام راستے سے مل گیا، اُس نے اپنے ہمراہیوں کو دو صفوں میں کردیا، وہ اور اُس کے چند معزز ہمراہی صف میں کھڑے ہوگئے دارالعامۃ میں متوکل کی اولاد اور عباسیوں اور طالبیوں میں سے جو صاحب مرتبہ تھے حاضر ہوئے، وغیرہ۔ سب اس حالت میں تھے، ڈیڑھ گھنٹہ دن بھی گزر چکا تھا، بازار اور سڑک کی طرف سے ایک آواز آئی دفعۃً شاکریہ کے تقریباً پچاس سواروں نے بیان کیا کہ وہ ابوالعباس محمد بن عبداللہ کے ساتھیوں میں سے ہیں اور اُن کے ساتھ طبریہ کے سواروں کی بھی ایک جماعت ہے اور لوگوں کی مختلف جماعتیں بھی، ہمراہ آوارہ گرد اور بازاری لوگوں میں سے قریب ایک ہزار کے ہیں، انھوں نے ہتھیار اٹھالئے اور یا معتز یا منصور چلانے لگے۔

اشروسنیہ اور معتزیہ کی جنگ

اشروسنیہ کی ان دونوں صفوں پر حملہ کردیا جنھیں واجن نے قائم کیا تھا، وہ متفرق ہو گئے، بعض اُن میں سے بعض میں مل گئے، شاکریہ کے ساتھ جو سفید فام لشکر والے باب عامۃ پر متعین تھے بھاگ گئے، انبوہ ہوگیا، مغربیوں اور اشروسنیوں نے اُن پر حملہ کرکے شکست دی، یہاں تک کہ اُنھیں شاہراہ پر جو زرافہ وعزدن کے نام سے مشہور ہے۔ ڈھکیل لائے اُن میں سے ایک جماعت نے معتزیہ پر حملہ کرکے اُنھیں شکست دی، یہاں تک کہ عزدن بن اسمٰعیل کے بھائی کے گھر تک اُنھیں بھگاتے چلے گئے، وہ اُس وقت تنگ راستے میں تھے، معتزیہ وہاں کھڑے ہوگئے اور اشروسنیہ نے اُن میں سے چند پر تیر چلائے، تلواریں ماریں، اور اُن میں جنگ جاری ہوگئی، معتزیہ اور آوارہ گرد لوگ تکبیر کہتے ہوئے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے، آپس میں بہت سے مقتول گرنے لگے یہاں تک کہ دن کے تین گھنٹے گزر گئے، ترک واپس چلے گئے اور انھوں نے احمد بن محمد بن المعتصم سے بیعت کر لی تھی، وہ لوگ اس راستے سے واپس ہوئے جو عمری اور باغوں کے متصل ہے، اور ہاشمیوں اور دوسرے صاحب مرتبہ لوگوں سے جو دار العامہ میں حاضر تھے آزاد کردہ غلاموں نے ترکوں کی واپسی سے پہلے بیعت کر لی تھی۔

مستعین بھی ہارونی کے یہاں واپس جانے کے لئے باب العامہ سے روانہ ہوا رات کو وہیں رہا، اور اشروسنیہ بھی ہارونی کے یہاں چلے گئے، دونوں فریق کی بڑی تعداد مقتول ہوئی، ایک جماعت اشروسنیہ کی مکانوں میں گھس گئی، اُن پر آوارہ گرد لوگ غالب آ گئے، انھوں نے اُن کی زرہیں اور ہتھیار اور جوشن اور گھوڑے سب چھین لئے، یہ آوارہ گرد اور لوٹنے والے ہارونی کی طرف واپس جاتے ہوئے دار العامہ میں گھس گئے، انھوں نے وہ خزانہ لوٹ لیا جس میں ہتھیار اور زرہیں اور جوشن اور تلواریں تھیں اور سرحدی گھوڑے، اور اُس سے وہ خوب مسلح ہو گئے، بسا اوقات کوئی اُن میں سے جوشن اور نیزے لے جاتا تھا تو وہ بھی کثیر السلاح ہو جاتا تھا، ارمش بن ایوب کے گھر میں جو شربت والوں کے سامنے تھا خیزران کی ڈھالیں اور نیزوں کے دستے لوٹ لئے، آوارہ گردوں، حمامیوں اور باقلا فروش لڑکوں سے بہت سے نیزے اور ڈھالیں ہاتھ لگیں، اُن کے پاس ترکوں کی ایک جماعت براہ زرافہ آئی، اُن میں بغا صغیر بھی تھا انھیں خزانے سے نکال دیا، چند قتل ہوئے، بہت تھوڑی دیر ٹھیرے پھر دونوں فریق واپس گئے، اور اُن میں مقتول بہت تھے، آوارہ گرد لوگ سامنے آ گئے تھے، ترکوں میں سے جو شخص باب العامہ کے ارادے سے سامرا میں گزرتا تھا عوام اس کے ہتھیار لوٹ لیتے تھے، ترکوں کی ایک جماعت کو مبارک مغربی کے مکان کے قریب اور سامرا کے عام راستوں میں ان لوگوں نے قتل کر دیا، اور اکثر اُن لوگوں میں سے جنھوں نے یہ ہتھیار لوٹے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے شربت والے پانی والے حمام والے، پانی پلانے والے اور بازاروں کے آوارہ گرد و بدمعاش تھے، نصف النہار تک اُن کی یہی حالت رہی۔

قیدیوں کا فرار اسی دن سامرا میں قیدیوں نے گڑبڑ کی، اُن میں سے ایک جماعت بھاگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی، پھر بیعت پر عطا مقرر کر دی گئی، ایک بیعت نامہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس اُسی دن بھیجا گیا جس دن بیعت لی گئی، دوسرے دن محمد کو وصول ہوا اُسے اتامش کے بھائی اور محمد بن عبداللہ نے ایک باغ میں پہنچایا جو محمد کا تھا دربان وہاں لے گیا اور اُس کا مکان بتایا، وہ اُسی وقت لوٹا، اور ہاشمیوں اور سرداروں اور لشکر کو بھی بھیجا گیا اور اُن کے لئے تنخواہیں مقرر کی گئیں۔

امارت خراسان پر محمد بن عبداللہ کا تقرر

اسی سال رجب میں طاہر بن عبداللہ ابن طاہر کی جو خراسان میں تھا وفات کی خبر مستعین کو پہنچی، مستعین نے اُس کے بیٹے محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر کو خراسان پر مقرر کر دیا، اور محمد بن عبداللہ کو عراق پر، اور حرمین اور پولیس اور اطراف دیہات بھی اُسی کے سپرد کر دیئے اور تنہا اُسی کو اُس پر مقرر کیا، محل شاہی میں محمد بن طاہر ابن عبداللہ بن طاہر کو خراسان اور اُس کے متعلقہ کاموں پر یوم شنبہ ۱۲ر شعبان کو مقرر کیا۔

بغا کبیر کی وفات

بغا کبیر جمادی الآخر میں بیمار پڑا تو نصف جمادی الآخر کو مستعین نے اُس کی عیادت کی، بغا اُسی روز مر گیا تو اُس کے بیٹے موسیٰ کو اپنے اور اپنے باپ کے عمل کاموں پر مقرر کیا اور اُسے ڈاک کے محکمے کا بھی حاکم بنایا۔

ابوالعمود کا قتل

اسی سال الفوجور ترکی ابوالعمود ثعلبی کی طرف روانہ ہوا اُس نے اُسے کفر توثی میں یوم شنبہ ۲۵ر ربیع الآخر کو قتل کر دیا۔

اسی سال عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان حج کے لئے روانہ ہوا، اُس کے پیچھے ایک شیعہ قاصد شعیب اُسے حج سے روکنے اور برقہ جلا وطن کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔

معتز و مؤید کے مال و املاک کی فروختگی

اسی سال جمادی الاولیٰ میں مستعین نے معتز اور مؤید سے اُن دونوں کی تمام چیزیں خرید لیں جن کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی، سوائے اس کے جسے معتز نے مستثنیٰ کر لیا تھا معتز نے اپنے اور ابراہیم کے لئے اسی ہزار دینار سالانہ آمدنی (کی جائداد) لے لی۔

جب دوشنبے کو بارھویں رمضان ہوئی تو معتز و مؤید سے اُن کی تمام اشیاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکانات، منزلیں، اور محل اور جائداد اور فرش اور آلات وغیرہ سب بیس ہزار دینار میں خریدی گئیں، دونوں نے اپنے اس معاملے پر گواہ اور عادل اور قاضی وغیرہ کو شاہد بنایا، کہا گیا کہ اُن کا وہ مال خریدا گیا جو جائداد میں سے تھا، ابو عبداللہ کے پاس اتنا چھوڑ دیا گیا جس کی سالانہ آمدنی بیس ہزار دینار تھی اور ابراہیم کے پاس اتنا جس کی آمدنی سالانہ پانچ ہزار دینار تھی۔

معتز و مؤید کی گرفتاری

جو مال ابو عبداللہ سے خریدا گیا (اُس کی قیمت) ایک کروڑ دینار تھی اور دس موتی، جو ابراہیم سے خریدے گئے (اُن کی قیمت) تیس لاکھ دینار تھی اور تین موتی، فقہاء و قضاۃ کو گواہ بنایا گیا، خریداری بتوسط الحسن بن مخلد المستعین کے نام سے ہوئی، یہ ماہ ربیع الآخر ۲۴۸ھ کا واقعہ ہے، وہ دونوں (معتز و مؤید) محل کے حجرے میں قید کر دیئے گئے، اُن پر نگراں مقرر کر دیئے گئے اور اُن کا معاملہ بغا صغیر کے سپرد کر دیا گیا، ترکوں نے جس وقت بدمعاشوں اور شاکریوں نے ہنگامہ برپا کیا تھا ان دونوں کے قتل کر دینے کا ارادہ کیا تھا، احمد بن الخصیب نے منع کیا کہ ان دونوں کا کوئی گناہ نہیں اور نہ ہنگامہ کرنے والے اُن کے ہمراہی ہیں ہنگامہ کرنے والے تو صرف ابن طاہر ہی کے ہمراہی ہیں، ان دونوں کو قید کر دو، چنانچہ وہ دونوں قید کر دیئے گئے۔

متفرق واقعات

اسی سال موالی احمد بن الخصیب سے بگڑ گئے، یہ واقعہ اسی سنہ کے جمادی الاولیٰ میں ہوا، اور اُس کا اور اُس کے لڑکے کا مال ضبط کر لیا گیا اور اُسے اقریطش میں جلاء وطن کر دیا گیا۔

اسی سال علی بن یحییٰ شامی سرحدوں سے واپس آیا اور اسی سال رمضان میں اُسے ارمینیہ و آذربائیجان پر مقرر کر دیا گیا۔

اس سال اہل حمص نے کیدر بن عبداللہ پر جو حمص پر مستعین کا عامل تھا ہنگامہ کیا اور اُسے وہاں سے نکال دیا، پھر الفضل بن قارن بھیجا گیا جس نے ان سے چالاکی کی۔ یہاں تک کہ اُنھیں گرفتار کر لیا اور اُن میں سے خلق کثیر کو قتل کروا ڈالا اُن میں سے نتو بڑے بڑے آدمیوں کو سامرا بھیج دیا اور اُن کے شہر پناہ کی دیوار کو منہدم کر دیا۔

اسی سال موسم گرما میں وصیف نے جنگ کی اور وہ سرحد شام پر مقیم تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ اُسے منتصر کی موت کی خبر پہنچی، پھر وہ بلاد روم میں داخل ہوا اور قلعہ فتح کر لیا جس کا نام فرور یہ تھا۔

اسی سال مستعین نے اُتامش کو مصر اور مغرب پر مقرر کیا اور اُسے وزیر بنایا۔

اسی سال بغا شرابی کو حلوان، ماسبذان، سرجان اور قذق پر مقرر کیا گیا، مستعین نے شاہک الخادم کو اپنے گھر اور جاندار اور حرم اور خزانوں اور اپنے خاص کاموں پر مامور کیا اُسے پیشکار بنایا، اور اُتامش کو سب لوگوں پر مقرر کیا۔

امیر حج محمد بن سلیمان اور اس سال محمد بن سلیمان الزینبی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۴۹ھ کے واقعات

عمر بن عبید اللہ کی ناکام مہم بنظر اُن واقعات کے جو اس سنہ میں ہوئے، جعفر بن دینار کا موسم گرما میں جنگ کرنا ہے، چنانچہ اُس نے ایک قلعہ اور غلّے کی چند کھتیاں حاصل کر لیں، اُس سے عمر بن عبید اللہ الاقطع نے بلاد روم کے علاقے میں جانے کی اجازت چاہی تو اُسے اجازت دی، اہل ملطیہ میں سے وہ ایک مخلوق کثیر کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک مقام پر اُسقف کے میدان میں جس کا نام ارز تھا اُس کی بادشاہ سے مڈبھیڑ ہو گئی جو رومیوں کی بڑی جماعت میں تھا، اُس نے اُس سے مع اُس کے ساتھیوں کے نہایت شدید جنگ کی جس میں فریقین کے بہت سے آدمی قتل ہوئے، رومیوں نے جن کی تعداد پچاس ہزار تھی اُسے گھیر لیا، عمر اور دو ہزار مسلمان مارے گئے۔ یہ واقعہ نصف رجب یوم جمعہ کو ہوا۔

علی بن یحییٰ ارمنی کا قتل اسی سال علی بن یحییٰ ارمنی مارا گیا۔

بیان کیا گیا کہ رومیوں نے جب عمر بن عبید اللہ کو قتل کر دیا تو وہ سرحدوں کی طرف روانہ ہوئے، اُن مقامات پر اور وہاں کے مسلمانوں کی عورتوں پر جھپٹ پڑے، اس کی خبر علی بن یحییٰ کو اس وقت پہنچی جب وہ ارمینیہ کے سفر سے میافارقین واپس جا رہا تھا، اُس نے اہل میافارقین اور سلسلے کی ایک جماعت کے ساتھ اُن کی طرف کوچ کر دیا، تقریباً چار سو آدمی مارے گئے، یہ واقعہ رمضان میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال یکم صفر کو لشکر اور شاکریہ نے بغداد میں ہنگامہ برپا کر دیا۔

ابن عبید اللہ دارمنی کے قتل کا ردعمل

اس کا سبب یہ ہوا کہ جب بغداد و سامرا اور اُن کے قریب کے اسلامی شہروں میں عمر بن عبید اللہ الاقطع اور علی بن یحیی الارمنی کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی، یہ دونوں دگویا، مسلمانوں کے دانتوں میں سے دو دانت تھے جن کا خوف بہت تھا، ان سرحدوں میں جہاں کہ یہ دونوں تھے اُن کی وجہ سے سب میں نہایت بے فکری تھی، ان پر یہ شاق گزرا، ان کے دلوں میں اُن دونوں کا مقتول ہونا نہایت گراں گزرا، اس وجہ سے اور بھی کہ ایک کا قتل دوسرے کے قریب ہی زمانے میں ہوا، اور اس وجہ سے بھی جو کچھ ترکوں سے حرکات شنیعہ اُنھیں پیش آئیں، جیسے متوکل کا قتل کرنا اور مسلمانوں کے معاملات پر اُن کا غالب آجانا، اور خلفا میں سے جسے چاہا قتل کر دینا اور جسے چاہا اُسے خلیفہ بنا دینا، نہ دیانت داری کی طرف لوٹنا نہ مسلمانوں کے نفع پر نظر کرنا۔

ہنگامہ بغداد

لوگ بغداد میں جمع ہو کر شور و غل کرنے لگے، عرب موالد بن اور شاکریہ بھی اُن میں شامل ہو گئے، بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ تنخواہ مانگتے ہیں، یہ یکم صفر کو ہوا، انھوں نے نصر بن مالک کا قید خانہ کھول دیا اور جو لوگ اُس میں (قید) تھے اور جو باب الجسر کے پُل میں تھے سب کو نکال دیا، قید خانے میں جیسا کہ بیان کیا گیا ایک جماعت خراسان کے بداطواروں اور اہل الجبال اور المحمرہ وغیرہ کے بدمعاشوں کی تھی، انھوں نے پل کا ایک حصہ کاٹ ڈالا اور دوسرے کو آگ لگا دی، اس کی کشتیاں ڈوب گئیں قیدیوں کا دفتر لوٹ لیا گیا، اور دفاتر پھاڑ کر پانی میں ڈال دیئے گئے، لشکر نصرانی اور ابراہیم نصرانی فرزندان ہارون کا جو محمد بن عبد اللہ کے کاتب تھے گھر لوٹ لیا، یہ سب بغداد کی شرقی جانب ہوا، اور اُس وقت جانب شرقی کا حاکم احمد بن محمد بن خالد بن برمکہ تھا، اس کے بعد بغداد اور سامرا کے مال دار لوگوں نے اپنے ہاں سے بہت سا مال نکالا، اس طریقے سے انھوں نے کم مال والوں کو جنگ روم کے لئے سرحدوں کی طرف جانے کے لئے مدد پہنچائی، بہت لوگ الجبل اور فارس اور دیہات وغیرہ سے جنگ روم کے لئے آگئے، مگر ہیں اس امر کی خبر نہیں پہنچی کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے مقابل رومی فوج میں کوئی تغیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہو اور نہ ان ایام میں جنگ کے لئے اُن کی طرف لشکر بھیجنے کی اطلاع ملی۔

سامرا میں طوائف الملوکی

۲۳ ربیع الاول یوم جمعہ کو سامرا میں ایک گروہ نے حملہ کر دیا یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون تھے، وہاں کا قید خانہ کھول دیا اور جو لوگ اُس میں (قید) تھے اُنھیں نکال دیا، موالی کی ایک جماعت کے ساتھ زیرفہ اُس گروہ کی تلاش میں روانہ ہوا، عام لوگوں نے حملہ کر کے اُنھیں شکست دے دی، اتامش اور وصیف اور بغا اور سب ترک سوار ہو کر آئے تو عوام میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا، وصیف پر جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک پکی ہوئی ہانڈی ڈالی گئی، کہا جاتا ہے کہ عام لوگوں کی ایک جماعت نے الشریجہ کے قریب اُس پر پتھر پھینکا، وصیف نے منی کا تیل نکالنے والوں کو حکم دیا، انھوں نے وہاں جو تجارتی دکانیں اور لوگوں کے مکانات تھے اُن پر آگ پھینکی، میں نے اُس مقام کو جلا ہوا دیکھا ہے، اور یہ سامرا میں دار اسحاق کے قریب ہے۔

احمد بن جمیل کی معزولی

بیان کیا گیا ہے کہ اسی دن مغربیوں نے عام لوگوں میں سے ایک جماعت کے مکانات لوٹے، پھر اُسی دن کے آخر میں حالت میں سکون ہو گیا، عوام کی اور اُس گروہ کی اُس دن میں اُس حرکت کی وجہ سے جس کا میں نے ذکر کیا احمد بن جمیل سامرا میں اپنے عہدے سے معزول کر دیا گیا اور اُس کی جگہ ابراہیم بن سہل الدارج حاکم بنایا گیا۔

اتامش

اسی سال اتامش اور اُس کا کاتب شجاع قتل کیا گیا اور یہ یوم شنبہ ۱۴ ربیع الآخر کو ہوا۔

مذکور ہے کہ جب خلافت مستعین کو ملی تو اُس نے اتامش اور شاہک خادم کے ہاتھ کو بیت المال میں آزاد کر دیا اور ہر اُس فعل کی جسے وہ دونوں بیت المال میں کرنا چاہیں اُنھیں بھی اجازت دے دی اور اُس کے کرنے کی اپنی ماں کو بھی، کسی بات سے جسے ماں کرنا چاہے روکتا نہ تھا، اُس کی ماں کا کاتب سلمہ بن سعید نصرانی تھا، زمانے بھر کے تمام اموال جو بادشاہ کو بھیجے جاتے تھے اُن کا اکثر حصہ انھی تینوں کے لئے ہو جاتا تھا، اتامش نے بیت المال کے اموال کا قصد کیا، مستعین نے اپنے بیٹے عباس کو اتامش کی پرورش میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیا تھا، جو مال ان تینوں سے بچتا تھا وہ عباس کے لئے لے لیا جاتا تھا اور اُس کے اخراجات اور اسباب میں صرف کر دیا جاتا تھا، اُس زمانے میں اس کی جاگیر کے دفتر کا منتظم دلیل تھا، اُس نے بھی اُس میں سے بڑے بڑے مال اپنے لئے لے لئے موالی (آزاد کردہ غلام) دیکھا کرتے تھے کہ مال اُڑایا جا رہا ہے اور وہ لوگ تنگی میں ہیں، اتامش ہی جو مستعین پر چھایا ہوا تھا، خلافت کے احکام نافذ کیا کرتا تھا۔

اتامش کا قتل

وصیف اور بغا اُس کی وجہ سے بالکل بے کار تھے، ان دونوں نے موالی کو اُس پر بھڑکایا، دونوں برابر اُس کے خلاف تدبیر کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنی تدبیر مضبوط کر لی، ترکوں اور فرغانیوں نے اُتامش کو بہت ملامت کی، اسی سال ۱۲ ربیع الآخر یوم پنج شنبہ کو گھر والے اور پانی پہنچانے والے اُس کی طرف روانہ ہوئے سب جمع ہو گئے اور انھوں نے اُس پر چڑھائی کی، وہ محل میں مستعین کے ساتھ تھا اُسے اطلاع ہو گئی، اُس نے بھاگنے کا ارادہ کیا مگر موقع نہ ملا، مستعین سے پناہ مانگی مگر اُس نے بھی اُسے پناہ نہ دی، وہ لوگ پنج شنبہ و جمعہ کو اپنے اسی حال پر قائم رہے، جب شنبہ ہوا تو محل میں گھس گئے اور اتامش کو وہاں سے نکال لائے جہاں وہ چھپا ہوا تھا، پھر وہ بھی قتل کر دیا گیا اور اُس کا کاتب شجاع بن القاسم بھی قتل کر دیا گیا، اتامش کا گھر بھی لوٹ لیا گیا جیسا کہ مجھے اطلاع ملی اُس میں سے بڑے بڑے مال اور اسباب اور فرش و آلات لے لئے گئے۔

عمال کا عزل و نصب

جب اتامش قتل کر دیا گیا تو مستعین نے ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کو وزیر بنایا۔

ماہ ربیع الآخر میں الفضل بن مروان دفتر خراج سے معزول کر دیا گیا اور عیسیٰ بن فرخان شاہ اُس کا حاکم بنایا گیا، اور وصیف دیہات کا حاکم بنایا گیا اور بغا الصغیر فلسطین کا، بغا الصغیر اور اُس کی جماعت ابو صالح بن یزداد سے ناراض ہو گئی تو ابو صالح شعبان میں بغداد بھاگ گیا، مستعین نے اُس کی جگہ محمد بن الفضل الجرجرائی کو کر دیا، اُس نے محکمۂ خطوط پر سعید بن حمید کو رئیس بنا دیا، اسی کے متعلق حمدونی نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے :۔ سعید اب تلوار لگائے پھرتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے پچھے پرانے کپڑے میں بسر ہوتی تھی جن کے بدلنے کی نوبت نہ آتی۔

علی بن الجہم کا قتل اسی سال علی بن الجہم بن بدر قتل کیا گیا، اس کا سبب یہ ہوا کہ وہ بغداد سے سرحد کی طرف روانہ ہوا، حلب کے ایک گاؤں میں پہنچا جسے خساف کہا جاتا تھا تو اُسے کتوں کا ایک گروہ ملا جنھوں نے اُسے قتل کر دیا، اعراب نے جو (اسباب) اُس کے ساتھ تھا لے لیا، چنانچہ اُس نے (یہ اشعار) روانگی کی حالت میں کہے تھے :۔

کیا آج کی رات میں ایک رات اور ہے یا کوئی سیلاب صبح کو بہا لے گیا۔
بڑھا دی گئی۔

مجھے اہل وجیل یاد آرہے ہیں، حالانکہ مجھ سے وجیل کتنی دور ہے۔
اُس کا مکان وجیل کے راستے ہی میں تھا۔

اسی سال جعفر بن عبدالواحد قضا کے عہدے سے معزول کیا گیا اور جعفر بن محمد بن عمار البرجمی جو اہل کوفہ میں سے تھا اُس پر مقرر کیا گیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ۲۵۰ھ میں ہوا۔

رے میں شدید زلزلہ اسی سال ذی الحجہ میں اہل رے پر سخت زلزلے کی مصیبت آئی، اور ایسا شدید زلزلہ آیا جس سے رے کے مکانات منہدم ہو گئے اور وہاں کے باشندوں میں سے ایک مخلوق ہلاک ہو گئی اور رہنے والوں میں جو بچے وہ شہر سے بھاگ گئے، اور اُنھوں نے اُس کے باہر قیام کیا، اور ۲۵ جمادی الاولیٰ یوم جمعہ مطابق ۱۶ تموز کو سامرا میں برق و رعد (چمک اور کڑک) کے ساتھ اچھی بارش آئی، سارے دن ابر گھرا رہا، اور اُس دن آفتاب کے زرد ہونے تک نہایت تیز بارش ہوتی رہی، پھر رک گئی۔

اسی سال ۳ جمادی الاولیٰ یوم پنج شنبہ کو مغربی لوگوں نے (فساد کے لیے) حرکت شروع کی، اور وہ سامرا کے پل کے قریب جمع ہو رہے تھے، اس کے بعد جمع کو متفرق ہو گئے۔

امیر حج عبدالصمد بن موسیٰ اس سال عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم امام نے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کا والی تھا لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۰ھ کے واقعات

ابوالحسین یحییٰ بن عمر

منجملہ اُن واقعات کے یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جن کی کنیت ابوالحسین تھی کوفے میں ظاہر ہونا ہے اور اسی سال میں اُن کا قتل بھی ہوا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ابوالحسین یحییٰ بن عمر اور ان کی ماں ام الحسین فاطمہ بنت الحسین بن عبداللہ ابن اسمٰعیل بن عبداللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کو سخت تنگ دستی پیش آئی، قرض ہو گیا جس نے بہت تنگ کیا۔ عمر بن فرج سے ملے جو متوکل کے زمانے سے اپنے خراسان سے آنے کے بعد سے اولاد ابی طالب کے معاملات کا محافظ تھا باتیں کیں جن کا جواب سختی سے ملا، یحییٰ بن عمر نے اس کی مجلس ہی میں اسے گالی دی اور وہ قید کر دیئے گئے، یہاں تک کہ گھر والوں نے ضمانت کی تو رہائی ملی، مدینۃ السلام (بغداد) روانہ ہوئے وہاں بدحالی کے ساتھ ٹھیرے رہے پھر سامرا گئے اور وصیف سے ملاقات کی کہ عطا جاری کر دی جائے، وصیف نے بھی سختی سے باتیں کیں کہ کس لئے تم جیسوں پر عطا جاری کی جائے، وہ اس کے پاس سے پلٹ آئے۔

یحییٰ بن عمر کا ظہور

ابن ابی طاہر نے بیان کیا کہ ابن الصوفی الطالبی نے اس سے بیان کیا کہ یحییٰ بن عمر اس کے پاس اس شب میں جس کی صبح کو ان کی روانگی ہوئی، رات اس کے پاس بسر کی اپنے ارادے کے متعلق اُسے کچھ نہیں بتایا، اُس نے کھانا پیش کیا، یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھوکے ہیں مگر کھانے سے انکار کر دیا کہ اگر زندہ رہیں گے تو کھائیں گے (ابن الصوفی) نے کہا کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ انھوں نے کسی خطرناک کام کا ارادہ کیا ہے، میرے پاس سے چلے گئے اور کوفے کا رخ کیا۔ یحییٰ بن عمر نے اعراب کی بڑی جماعت جمع کی اور اہل کوفہ کی بھی ایک جماعت مل گئی، الفلوجہ میں آئے پھر ایک گاؤں کی طرف چلے گئے جو العمد کے نام سے مشہور تھا، مواک کے محکمے کے افسر نے خبر لکھ بھیجی، محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن طاہر نے ایوب بن الحسن اور عبداللہ بن محمود البرخسی کو لکھا، عبداللہ بن محمود دیہات کی آمدنی پر محمد بن عبداللہ کا عامل تھا، جس میں دونوں کو یہ حکم تھا کہ وہ یحییٰ بن عمر سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہو جائیں، کوفے میں خراج پر بدرین الاصبغ مامور تھا، یحییٰ بن عمر سات سواروں کی جماعت میں کوفے گئے۔ بیت المال میں جو کچھ تھا لے لیا، موجودات تقریباً کچھ اوپر دو ہزار دینار تھے، ستر ہزار درہم تھے، کوفے میں اپنا پورا تسلط کر لیا، دونوں قید خانے کھول دیئے جو لوگ ان میں قید تھے سب کو نکال دیا، کارندوں کو بھی وہاں سے نکال دیا، عبداللہ بن محمود السرخسی جو شاکریہ میں سے تھا، یحییٰ بن عمر نے اس کے منہ پر پیشانی کے بالوں کے پاس ایک ایسی ضرب ماری جس نے اُسے کمزور کر دیا، ابن محمود مع اپنے ہمراہیوں کے شکست کھا کر بھاگا، یحییٰ بن عمر نے جو کچھ سواریاں اور مال ابن محمود کے ساتھ تھا سب پر قبضہ کر لیا، پھر کوفے سے دیہات میں چلے گئے، ایک گاؤں کی طرف گئے جسے بستان کہا جاتا تھا جبلا سے تین فرسخ کے (نو میل کے) فاصلے پر تھا، کوفے میں نہیں ٹھیرے، ایک جماعت زیدیہ میں سے بھی ساتھ ہو لی، مدد کے لئے ایک جماعت اس علاقے کے اعراب کی اور اہل الطفوف اور اہل سیب الاسفل اور اہل ظہر واسط کی جمع ہو گئی، اس کے بعد وہ بستان میں ٹھہر گئے، جماعت بڑھتی رہی۔

الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی

محمد بن عبداللہ نے اُن سے لڑنے کے لئے الحسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب کو بھیجا، اس کے ساتھ اپنے سرداروں میں سے بہادروں اور طاقت وروں کی ایک جماعت شامل کر دی جیسے خالد بن عمران اور عبدالرحمٰن بن الخطاب جو وجہ الفلس کے نام سے مشہور تھا، اور ابوالسنا النفوی اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ اور سعد الضبابی اور فوج اسحاقیہ میں سے احمد بن محمد بن الفضل اور ایک جماعت خاصہ خراسانیہ سے اُن کے علاوہ تھی۔

محمد بن اسمٰعیل کا ہفندی میں قیام

محمد بن اسمٰعیل روانہ ہو گیا اور یحییٰ بن عمر کے مقابلے میں ہفندی میں اس طرح ٹھیر گیا کہ الحسین بن اسمٰعیل اور اس کے ہمراہی اُس پر جرأت نہیں کرتے تھے، یحییٰ نے البحریہ کا ارادہ کیا جو ایک گاؤں ہے کہ اُس کے اور قسطین کے درمیان پانچ فرسخ (پندرہ میل)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فاصلہ ہے، اگر الحسین چاہتا کہ اُس سے مل جائے تو مل سکتا تھا، یحییٰ بن عمر السیب کی شرقی جانب چلے گئے اور الحسین اُس کے غربی جانب، یہاں تک کہ احمد آباذ تک حسین پہنچ گیا، پھر علاقۂ سورا کی طرف روانہ ہوا اور لشکر کو جو کمزور تھا اور یحییٰ سے لڑنے سے عاجز تھا ایسا تیار کر دیا کہ وہ ملتے ہی یحییٰ کو گرفتار کر لیں اور جو لوگ ان گاؤں والوں میں سے یحییٰ بن عمر کے ساتھ ہو گئے ہیں اُنھیں بھی قید کر لیں۔

احمد بن الفرج جو ابن الفرزاری کے نام سے مشہور تھا محمد بن عبداللہ کی طرف سے السیب کی آمدنی پر مقرر تھا، اُس کے پاس السیب کی جو کچھ آمدنی جمع تھی یحییٰ بن عمر کے داخل ہونے سے پہلے وہ سب احمد اباذ اٹھا لے گیا، یحییٰ بن عمر اُس پر کامیاب نہ ہوئے۔

یحییٰ بن عمر کا کوفہ پر تسلط

یحییٰ بن عمر کوفہ روانہ ہوئے تو عبدالرحمٰن بن الخطاب وجہ الفلس سے اُس کی مڈبھیڑ ہو گئی، اُس نے کوفے کے پل کے قریب نہایت شدید جنگ کی، عبدالرحمٰن بن الخطاب کو شکست ہوئی، اور وہ علاقۂ شاہی کی طرف بھاگا، الحسین بن اسمٰعیل بھی اُسے مل گیا، یحییٰ بن عمر کوفے میں داخل ہوئے زیدیہ اُن کے پاس جمع ہو گئے، یحییٰ نے آل محمد کی دعوت کی، حالت درست ہو گئی، اور اُن کے پاس لوگوں کی ایک جماعت اکٹھا ہو گئی، وہ اُس سے محبت کرتے تھے اور بغداد کے عوام بھی اُن کے ایسے دوست تھے کہ یہ نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ اُن لوگوں نے اہل بیت میں سے اُن کے سوا کسی اور سے بھی دوستی کی ہو، کوفے میں اُن سے ایک ایسی جماعت نے بیعت کر لی جو اپنے تشیع میں بصیرت اور تدبیر رکھتی تھی اُن میں وہ مختلف لوگ بھی شامل ہو گئے جن میں دیانت بالکل نہ تھی۔

یحییٰ کی کوفہ میں جنگی تیاریاں

الحسین بن اسمٰعیل شاہی میں ٹھہر کے سستایا اور اُس کے ہمراہیوں نے اپنے گھوڑوں کو بھی آرام کرایا اور پھر سے اُن میں جان آ گئی، دریائے فرات کا شیریں پانی اُنھوں نے پیا، اور انھیں امداد اور مال بھی پہنچ گیا، یحییٰ بن عمر کوفے میں ٹھہر کر لوگوں کو تیار کرتے رہے تلواریں بناتے رہے لوگوں کو اپنا حق جتاتے رہے ہتھیار جمع کرتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیدیہ کا الحسین بن اسمٰعیل کی گرفتاری پر اصرار زیدیہ کی ایک جماعت نے جو فن حرب سے واقف نہ تھی یحییٰ کو الحسین کے گرفتار کرنے کا اشارہ کیا اور اُن کے عام ساتھیوں نے بھی اسی طرح کا اصرار کیا، یحییٰ نے کوفے کی پشت سے خندق کے پیچھے شب دوشنبہ ۱۳ رجب کو اُس پر چڑھائی کردی اُن کے ہمراہ الہیثم العجلی بنی عجل کے سواروں کے ساتھ اور کچھ لوگ بنی اسد کے اور کچھ پیادے، اہل کوفہ سے تھے جن میں کوئی بھی نہ علم حرب رکھتا تھا۔ نہ تدبیر نہ شجاعت، وہ رات بھر چلتے رہے صبح کو حسین اور اُس کی جماعت کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ حسین کے ساتھی سستا رہے تھے اور تیار تھے، ان لوگوں نے تاریکی میں اُن پر حملہ کردیا اور تھوڑی دیر تک تیر چلائے، حسین کے ہمراہیوں نے اُن پر حملہ کردیا انھیں شکست ہوئی اور اُن پر تلوار چلائی گئی، سب سے پہلا قیدی الہیثم بن العلا بن جمہور العجلی تھا، پھر پیادے اہل کوفہ کو بھی شکست ہوئی، اکثر اُن میں سے خالی ہاتھ بغیر ہتھیار کمزور پھٹے کپڑوں میں تھے گھوڑوں نے انھیں روند ڈالا۔

یحییٰ بن عمر کا قتل یحییٰ بن عمر سے لشکر جدا ہوگیا، وہ تبتی جوشن پہنے تھے اُس ترکی گھوڑے نے جسے عبداللہ بن محمود سے انھوں نے چھینا تھا اُن کو ایک کنارے پھینک دیا تھا، ابن الخالد بن عمران کو جسے خیر کہا جاتا تھا اُس کی اطلاع ہوئی تو اُس نے اُن کو نہیں پہچانا، سمجھا کہ یہ کوئی خراسانی ہے، ابوالغور بن خالد بن عمران کو بھی اس کی اطلاع ہوئی، جب (ابوالغور بن الخالد بن عمران نے) اُن پر جوشن دیکھا تو خیر بن خالد سے کہا کہ اے بھائی یہ تو خدا کی قسم ابوالحسین ہے، حالت یہ تھی کہ اُس کا قلب کھلا ہوا تھا اور وہ پڑے ہوئے تھے، قلب کے کھلنے کا قصہ نہیں معلوم ہوتا تھا، خیر نے محسن بن المنتاب کو حکم دیا جو ہمیشہ ساتھ رہنے والے سرداروں میں سے تھا، وہ اُترا اُن کو ذبح کردیا اُن کا سر لے لیا، اور اُسے بالش کی ٹوکری میں رکھ لیا، عمر بن الخطاب برادر اور عبدالرحمٰن بن الخطاب کے ہمراہ اُسے محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دیا ایک سے زیادہ لوگوں نے اُن کے قتل کا دعویٰ کیا (یعنی ہر ایک اپنے کو اُن کا قاتل بتاتا تھا)

یحییٰ کے قتل کے مدعی العرس بن عراہم سے مذکور ہے کہ ان لوگوں نے حسین کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوندھا پایا، اُس کی انگوٹھی مع تلوار اُنھوں نے ایک شخص کے پاس پائی۔ جو العتلانی مشہور تھا، وہ اس امر کا مدعی تھا کہ اُس نے اُن کو نیزہ مارا اور اُن کا اسباب چھینا، سعد الضبابی نے دعویٰ کیا کہ اُس نے اُن کو قتل کیا، ابو السنا کے ماموں ابو الحسین سے مذکور ہے کہ اُس نے تاریکی میں ایک شخص کی پشت میں نیزہ مارا جسے وہ پہچانتا نہ تھا، لوگوں نے ابو الحسین کی پشت میں نیزے کا زخم پایا، مدعیان قتل کی کثرت کی وجہ سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ کس نے ان کو قتل کیا۔

یحییٰ کے سر کی روانگی سامرا

سراس حالت میں محمد بن عبد اللہ بن طاہر کے گھر پہنچا کہ مر گیا تھا، ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو گوشت کو جدا کر کے آنکھ کاڈھیلا اور گردن و سر کے درمیان کا گوشت نکال دے مگر کوئی نہ ملا، قصاب بھاگ گئے تھے، الحرمیہ کے قصابوں میں جو قید خانے میں تھے ایسا شخص تلاش کیا گیا جو یہ کام کرے مگر سوائے ایک شخص کے جو نئے قید خانے کے کارندوں میں سے تھا اور جسے سہل بن الصعدی کہا جاتا تھا، کوئی دوسرا نہ ملا، سہل اُس کا بھیجا اور آنکھیں نکالنے پر مقرر ہو گیا اور اُس کا گوشت اپنے ہاتھ سے علیحدہ کر دیا، دھونے کے بعد ایلوا اور مشک اور کافور بھر کے روئی میں رکھ دیا گیا، بیان کیا کہ اُس کی پیشانی پر نامعلوم تلوار کا زخم تھا، محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے اُن کا سر جس دن اُسے ملا تھا اُس کے دوسرے دن مستعین کے پاس لے جانے کا حکم دیا، اسے اپنے ہاتھ سے کھولنے اور سامرا کے باب العامہ پر نصب کرنے کو لکھا، لوگ اُس کے لئے جمع ہو گئے اور افسوس کرنے لگے۔

یحییٰ کے سر کی تشہیر

نصب کرنے پر ابراہیم الدیرج مقرر کیا گیا۔ کیونکہ ابراہیم بن اسحاق نائب محمد بن عبد اللہ نے اُسے حکم دیا تھا، اُس نے اُسے تھوڑی دیر کے لئے نصب کر دیا، پھر اُتار لیا گیا اور بغداد لوٹا دیا گیا کہ وہاں باب الجسر پر نصب کر دیا جائے مگر لوگوں کے بکثرت جمع ہو جانے کی وجہ سے محمد بن عبد اللہ کو یہ امر مناسب نظر نہ آیا، محمد بن عبد اللہ سے بیان کیا گیا کہ وہ لوگ اُسے لینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُس نے اُسے نصب نہیں کیا اپنے گھر میں اسلحہ خانے کے ایک صندوق میں رکھ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ کے ساتھیوں کی اسیری و رہائی

الحسین بن اسمٰعیل نے قیدی اور اُن لوگوں کے سر جو ابوالحسین کے ساتھ قتل کئے گئے تھے ایک شخص کے ہمراہ روانہ کر دیئے جس کا نام احمد بن عصمویہ تھا اور جو اسحاق بن ابراہیم کے ساتھیوں میں سے تھا، اُس نے اُنھیں تھکایا اور بھوکا رکھا اور بُرا برتاؤ کیا، مستعین کے حکم سے سب جدید قید خانے میں قید کر دیئے گئے، محمد بن عبداللہ نے اُن کے بارے میں یہ لکھا تھا کہ اُس نے اُن سب سے درگزر کی درخواست کی تھی، مستعین نے سب کی رہائی کا حکم دے دیا کہ تمام سر دفن کر دیئے جائیں اور نصب نہ کئے جائیں، باب الذہب کے ایک محل میں سب دفن کر دیئے گئے۔

ابوہاشم جعفری کا احتجاج

بعض طاہریوں سے مذکور ہے کہ وہ اس حالت میں محمد بن عبداللہ کی مجلس میں حاضر ہوا کہ اُسے یحییٰ بن عمر کے قتل کی اور فتح کی مبارک باد دی جا رہی تھی، ہاشمیوں اور طالبیوں وغیرہ کی ایک جماعت بھی موجود تھی کہ اتفاقاً آنے والوں میں داؤد بن الہیثم ابوہاشم الجعفری بھی آیا، اُس نے لوگوں کو اُسے مبارک باد دیتے سُنا تو کہا کہ اے امیر تجھے ایسے شخص کے قتل کی مبارک باد دی جا رہی ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو آپ سے اس کی تعزیت کی جاتی، محمد بن عبداللہ اُسے کچھ جواب نہ دینے پایا تھا کہ ابوہاشم جعفری یہ شعر پڑھتا ہوا چلا گیا، (اشعار)

اے بنی طاہر تم اسے مال سمجھ کر کھاؤ مگر نبی کا گوشت (کھانا تو) مبارک نہیں ہے،
بے شک اللہ تعالیٰ بھی جس انتقام کا طالب ہے، وہ وہی انتقام ہے جس کا پورا کرنا مناسب ہو،

کلباتکین کی مراجعت

مستعین نے کلباتکین کو الحسین کی مدد اور اُس کی اعانت کے لئے بھیجا تھا مگر وہ حسین سے جب ملا کہ اُس قوم کو شکست دی جا چکی تھی، اور یحییٰ بن عمر کو قتل کیا جا چکا تھا، وہ روانہ ہوا اور اُس کے ساتھ کوفے کے ڈاک خانے کا افسر بھی تھا، ایک ایسی جماعت سے ملا جو عمر بن یحییٰ کے ساتھی تھی اور ان کے ہمراہ ستّو اور کھانا بھی تھا جو یحییٰ کے لشکر کے ارادے سے جا رہے تھے، پھر اُس نے تلوار چلا کر اُنھیں قتل کر دیا، کوفہ پہنچا تو یہ ارادہ کیا کہ اُسے لوٹ لے اور اُس کے باشندوں کو قتل کر دے مگر الحسین نے اُسے منع کیا، اور وہاں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالے گورے سب کو امان دے دی، چند روز قیام کیا پھر وہاں سے واپس آ گیا۔

اسی سال رمضان میں الحسن بن زید بن محمد بن اسمعیل بن الحسن بن زید بن الحسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب نکل پڑے۔

محمد بن عبداللہ بن طاہر پر مستعین کی نوازشات

مجھ سے اہل طبرستان وغیرہ کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ جب محمد بن عبداللہ بن طاہر کے ہاتھ سے یحییٰ بن عمر کا قتل ہو چکا، لشکر کوفے میں داخل ہوا اور جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا تو مستعین نے طبرستان کی خالص شاہی جاگیروں سے کچھ قطعات زمین اُسے بطور جاگیر دیئے، اُن قطعات میں جو اُس نے بطور جاگیر دیئے تھے وہ قطعہ بھی تھا جو طبرستان کی اُن دونوں سرحدوں کے قریب تھا کہ دیلم سے ملی ہوئی تھیں، وہ دونوں سرحدیں کلاروسالوس تھیں، اُس کے مقابل اُن اطراف کے باشندوں کی ایک زمین تھی جس میں مختلف فوائد تھے اُسی میں اُن کے ایندھن چننے کی جگہ تھی اور اُن کے مواشی کی چراگاہ تھی، اُس زمین کا کوئی مالک نہ تھا غیر آباد زمین کا ایک صحرا تھا جس میں گھنے جنگل اور درختوں اور چارے کی جگہ تھی۔

محمد بن اوس کے بیٹوں کا جبر و تشدد

جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اپنے کاتب کے بھائی بشر بن ہارون نصرانی کو جس کا نام جابر بن ہارون تھا جاگیر پر قبضہ کرنے کو بھیجا، طبرستان کا عامل سلیمان بن عبداللہ تھا جو محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر کا نائب اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کا بھائی تھا، سلیمان پر محمد بن اوس البلخی حاوی و مسلط تھا، محمد بن اوس نے اپنے لڑکوں کو طبرستان کے شہروں میں پھیلا دیا تھا، اُن کو اُن شہروں کا حاکم بنا دیا تھا، ان میں سے ہر ایک کو اُس کا ایک ایک شہر سپرد کر دیا تھا، یہ ایسے نوجوان اور بے وقوف تھے کہ اُن سے اور اُن کی بے وقوفی سے زیر دستوں کو بھی اذیت پہنچتی اور رعیت بھی ابتلا میں رہتی، یہی بد اطواریاں تھیں جن کے باعث سب لوگ اُن سے اور اُن کے والد سے اور سلیمان بن عبداللہ سے بھڑک گئے تھے، اُن کا برا اثر جو رعایا میں تھا اُن لوگوں پر بہت گراں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن اوس کا دیلم پر ظلم و ستم

اُن کے ایسے قصے ہیں کہ بیان کرنے سے کتاب طویل ہو جائے گی، باوجود اس کے جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے حدود طبرستان کے قریب اُن کے شہروں میں اپنے دھوکے سے داخل ہونے سے محمد بن اوس نے دیلم پر ظلم کیا، حالانکہ وہ لوگ اہل طبرستان سے میل اور صلح کئے ہوئے تھے، یہ سب کچھ مال غنیمت کی تلاش میں پیش آیا، اُس نے اُن میں سے بعض کو قید، بعض کو قتل کیا، وہاں سے فارغ ہو کر طبرستان واپس ہوا۔

جابر بن ہارون کے عمل کی مخالفت

یہ ایسا واقعہ ہوا جس نے اہل طبرستان کے غیظ و غضب کو بڑھا دیا، جب محمد بن عبداللہ کا قاصد کہ جابر بن ہارون نصرانی تھا اُس قطعے پر قبضہ کرنے کے لئے جو محمد کو بطور جاگیر دیا گیا تھا طبرستان گیا، جابر بن ہارون نے جیسا کہ مجھ سے کہا گیا ہے خالص سلطانی علاقے تک جو بطور جاگیر محمد عبداللہ کو دیا گیا تھا ستون قائم کر دیئے تھے، اُس نے اُس پر بھی قبضہ کر لیا اور اُس کے متصل کی اُس زمین پر بھی قبضہ کر لیا جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے تھے، وہ زمین جس کے قبضے کا اُس نے ارادہ کیا تھا اُن دونوں سرحدوں کے قریب تھی جن میں سے ایک کا نام کلار اور دوسری کا سالوس تھا، اُسی علاقے میں اُن دنوں دو شخص بہادری میں مشہور تھے، دیلم کے اُس علاقے کے جس پر جابر نے قبضہ کیا تھا وہی دونوں قابض بیان کئے جاتے تھے، لوگوں کو کھلانے پلانے اور جو اُن کے پاس آئے اُس پر احسان کرنے میں مشہور تھے، ایک کا نام محمد اور دوسرے کا جعفر تھا، دونوں رستم کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے، ان دونوں نے جابر بن ہارون کے فعل کو بُرا جانا اور اسے اُس سے روکا، اُن اطراف میں رستم کے اُن دونوں بیٹوں کی اطاعت کی جاتی تھی، دونوں نے مل کے جابر بن ہارون کو اُس زمین پر قبضے سے روکنے کے لئے کہ اُس علاقے کے باشندوں کے فائدے کے لئے تھی اور اُس زمین میں حاصل بھی نہ تھی جو اُس کے مالک نے بطور جاگیر محمد عبداللہ کو دی تھی، اپنے قرب و جوار کے لوگوں کو جو ان دونوں کی اطاعت کرتے تھے کھڑا کر دیا، سب لوگ اُن دونوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

جابر بن ہارون کا فرار

جابر بن ہارون نصرانی اپنی جان کے خوف سے بھاگ کر سلیمان بن عبداللہ بن طاہر سے ملا، اور محمد و جعفر فرزندان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رستم اور اُن لوگوں نے جو اُن دونوں کے ساتھ جابر کو روکنے اٹھے تھے، اس زمین پر جس کا میں نے ذکر کیا حملے سے قبضہ کرنے کو شہرت یقین کر بیٹھے، اس لئے کہ پورے طبرستان کا عامل سلیمان بن عبداللہ تھا اور وہ محمد بن عبداللہ کا بھائی تھا، محمد بن طاہر بن عبداللہ کا چچا تھا جو اُس زمانے میں پورے مشرق اور رَے اور خراسان وطبرستان پر مستعین کا عامل تھا۔

دیلمیوں سے ایفائے عہد کا مطالبہ

جب تمام قوم نے اس (شہرت) کو یقین کر لیا تو اپنے دیلم کے پڑوسیوں کے پاس قاصد بھیجے اور انھیں اُس وفائے عہد کی یاددلائی جو ان کے اور اُن کے درمیان ہوا تھا کہ اُن کے ساتھ محمد بن اوس نے خیانت وقتل وتمید کا طریقہ اختیار کیا، اس امر کا اندیشہ ہے کہ وہ اُن کے ساتھ بھی ویسا ہی کرے جیسا کہ ہمارے ساتھ کیا، انھوں نے اُن سے اعانت کی درخواست کی، اہل دیلم نے ان لوگوں کو اس امر سے آگاہ کیا کہ تمام اطراف کی زمینوں اور شہروں پر جو اُن کی زمین کے متصل ہیں اُن کے عامل صرف یا تو طاہر کے عامل ہیں اور یا اُن کے عامل ہیں جو آل طاہر کی مدد کرتے ہیں بشرطیکہ وہ اُن کی مدد کے محتاج ہوں، جو درخواست اعانت کی انھوں نے اُن سے کی ہے اُن کے لئے اُس کا کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اُن سے اس امر کا خوف زائل کر دیا جائے کہ جب وہ سلیمان بن عبداللہ کے عاملوں کے ساتھ سامنے سے لڑائی میں مشغول ہوں گے تو وہ لوگ اُن کی پشت کی جانب سے حملہ کر دیں گے۔

دیلمیوں کا اہل کلار وسالوس سے معاہدہ

ان لوگوں نے جنھوں نے سلیمان اور اُس کے عاملوں سے جنگ کے لئے مدد کی درخواست کی تھی انھیں بتا دیا کہ وہ اس امر کے انتظام سے غافل نہیں رہیں گے، یہاں تک کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن ہو گئے جس سے انھیں خوف تھا دیلم نے اُن کی درخواست کو قبول کر لیا، اُن لوگوں نے اُن سے اور اہل کلار واہل سالوس سے سلیمان بن عبداللہ اور ابن اوس کی اور اُن کے علاوہ جو شخص اُن سے لڑائی کا ارادہ کرے اُس کی جنگ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا معاہدہ کر لیا۔

الحسن بن زید

فرزندان رستم محمد وجعفر نے جیسا کہ بیان کیا گیا اُن طالبیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جو اُس زمانے میں طبرستان میں مقیم تھے ایک صاحب کے پاس جن کا نام محمد بن ابراہیم تھا قاصد بھیجا، وہ بیعت کرنے کے لئے اُنھیں بلاتے تھے مگر انھوں نے انکار کیا اور رُک گئے کہ میں تمھیں اپنے میں سے ایسے شخص کو بتاتا ہوں جس کام کے لئے تم نے بلایا ہے وہ مجھ سے زیادہ مضبوط ہے، پوچھا وہ کون ہے، کہا، الحسن بن زید، رَے میں اُن کے مکان کا پتہ بتا دیا۔

ابن زید کو طبرستان آنے کی دعوت

ابن زید کے پاس قوم نے ایک ایسے شخص کو بھیجا کہ اُنھیں اپنے ساتھ طبرستان چلنے کی دعوت دے، حسن بن زید اُن کے پاس آ گئے، اور اہل دیلم اور اہل کلار و سالوس دردیان اُن کی بیعت اور سلیمان بن عبداللہ کے قتال پر متحد ہو گئے، جب حسن زید اُن کے پاس آ گئے تو دونوں فرزندان رستم اور اہل سرحد کی ایک جماعت اور رؤسائے دیلم کجایا اور لاشام اور دَہسودان بن جستان نے اور اہل رویان میں سے عبداللہ بن وندامید نے کہ ان کے خیال میں پرہیزگار و عبادت گزار بھی تھے۔ عاملان ابن اوس کو مار بھگایا جو برسر جنگ تھے، یہ لوگ ابن اوس اور سلیمان بن عبداللہ سے ملے اور وہ دونوں شہر ساریہ میں تھے۔

حسن بن زید کی بیعت

حسن بن زید کے اور اُن کی اُس جماعت کے ساتھ جن عوام نے بیعت کی تھی وہ شتربان تھے، عام شتربانوں کو جب ابن زید کے ظہور کی خبر پہنچی تو طبرستان کے پہاڑوں کے کما صمغان وفا دسبان کے اونٹ والے اور لیث بن قباذ اور پہاڑ والوں میں سے خشکجستان بن ابراہیم بن الخلیل بن وندا سفجان سوائے اُن لوگوں کے جو کوہ فریم کے رہنے والے تھے سب لوگ شامل ہو گئے اہل کوہ فریم کے شامل نہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ اُس زمانے میں اُن کا مالک و متصرف قارن بن شہریار تھا، وہی اپنے پہاڑ اور اپنے ساتھیوں کو (جنگ سے) روکے رہا اُس نے حسن بن زید کی اطاعت نہ کی اور نہ اُس کے ہمراہیوں نے یہاں تک کہ وہ اپنی موت سے مر گیا، باوجودیکہ دونوں کے درمیان بعض حالات میں صلح تھی اور آپس میں محبت اور سسرالی رشتہ داری بھی تھی اپنے اس فعل سے قارن حسن بن زید اور اُن کے ساتھیوں کے معاملہ کو روکنا چاہتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بن زید کی آمل پر فوج کشی

حسن بن زید اور اُن کے اُن سرداروں نے جو اُن اطراف والوں میں سے تھے شہر آمل کی طرف چڑھائی کر دی کہ طبرستان کے شہروں میں سب سے پہلا شہر ہے جو کلارو سالوس کے پہاڑ سے متصل ہے ابن اوس شہر ساریہ سے مدافعت کے ارادے سے سامنے آیا دونوں لشکر آمل کے بعض اطراف میں مل گئے اور آپس میں خوب زور کی جنگ ہونے لگی، حسن بن زید اُن کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت نے قوم کی لڑائی کا میدان پس پشت چھوڑ کر دوسری جانب کا رخ کیا وہ سب اُس میں داخل ہو گئے، شہر آمل میں داخل ہونے کی خبر ابن اوس کو اُس حالت میں پہنچی کہ وہ حسن بن زید کے اُن آدمیوں سے جنگ میں مشغول تھا جو اُس کے سامنے تھے، اپنی جان بچانے اور ساریہ میں سلیمان سے مل جانے کے سوا اُس سے کچھ نہ بن پڑا، جب حسن بن زید آمل میں داخل ہو گئے تو لشکر بہت اور حالت مضبوط ہو گئی، لوٹ والے بدمعاش جو لوٹنے کے خواہشمند اور لوٹ مار کے طلب گار تھے اُن پر ٹوٹ پڑے۔

ساریہ پر قبضہ

بیان کیا گیا ہے کہ حسن بن زید آمل میں چند روز مقیم رہے، وہاں کے باشندوں سے خراج جمع کیا اور تیاری کرتے رہے، اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سلیمان بن عبداللہ کے ارادے سے ساریہ کی طرف جنگ کے لئے گئے تو سلیمان اور ابن اوس بھی مع اپنے لشکروں کے نکل آئے، دونوں فریق میں شہر ساریہ سے باہر مڈبھیڑ ہو گئی، اُن میں خوب زور کی جنگ ہونے لگی، حسن بن زید کے بعض سرداروں نے اُس سمت کو جس میں دونوں لشکر مقابلہ کر رہے تھے پس پشت چھوڑ کر شہر ساریہ کی اور سمتوں میں سے کسی دوسری سمت کی طرف رُخ کیا، وہ اپنے آدمیوں اور ہمراہیوں کے ساتھ اُس میں داخل ہو گیا، سلیمان بن عبداللہ کو اور اُس کے ہمراہی لشکر کو یہ خبر پہنچی تو جان بچانے کے سوا چارہ نہ رہا۔

سلیمان بن عبداللہ کا فرار

اطراف کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن عبداللہ بھاگ گیا اپنے اہل و عیال اور اسباب اور اپنا ہر وہ مال و اثاثہ وغیرہ جو ساریہ میں تھا بغیر کسی محافظ و نگران کے سب چھوڑ گیا سوائے جر جان کے اور کوئی جگہ اُس کو بچانے والی نہ تھی اُس کے اور دوسروں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر پر حسن بن زید اور اُن کے ساتھی غالب آگئے، سلیمان کے اہل وعیال اور اُس کے اثاثے کے متعلق مجھے یہ اطلاع ملی کہ حسن بن زید نے اُن کے لئے ایک سواری کا حکم دیا جس میں اُنھیں سوار کرا کے سلیمان کے پاس بھیج دیا جو اُس وقت جرجان میں تھا، جو مال سلیمان کے ساتھیوں کا تھا حسن بن زید کے متبعین نے لوٹ لیا۔

حسن بن زید کا طبرستان پر تسلط

حسن بن زید کو سلیمان بن عبداللہ کے جرجان چلے جانے سے پورے طبرستان کی حکومت مل گئی، جب پورے طبرستان پر حسن بن زید کی حکومت ہوگئی اور سلیمان بن عبداللہ اور اُس کے ساتھی اُس سے نکال دیئے گئے تو ایک لشکر اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو سردار بنا کر رے بھیجا، وہ وہاں پہنچا تو وہاں کے عامل نے کہ ابن طاہر کی جانب سے تھا مدافعت کی جب وہ شخص کہ طالبیوں کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ رے میں داخل ہوگیا تو وہاں سے عامل بھاگ گیا، طالبیوں میں سے ایک شخص محمد بن جعفر کو نائب بنا کے وہاں سے واپس آگیا، حسن بن زید کے لئے طبرستان کے ساتھ ہمذان کی حد تک رے بھی مل گیا۔

اسمٰعیل بن فراشتہ کی روانگی ہمذان

مستعین کو خبر پہنچی، اُس زمانے میں اُس کے معاملات کا مدبر وصیف ترک اور اُس کا کاتب احمد بن صالح بن شیرزاد تھا اُسی کے تفویض مستعین کی مہر تھی، مستعین نے اسمٰعیل بن فراشتہ کو ایک جماعت کے ساتھ ہمذان کی طرف روانہ کیا اور اُسے وہاں مقام کرنے اور حسن بن زید کے لشکر کو آگے بڑھنے سے روکنے کا حکم دیا، یہ حکم اس لئے دیا کہ ہمذان کے اُس طرف کی حکمرانی محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر کے سپرد تھی، اُس کے ساتھ اُس کے عمال تھے اور اچھا انتظام تھا، جب محمد بن جعفر طالبی رے میں متمکن ہوچکے تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اُن سے ایسے امور ظاہر ہوئے جنھیں اہل رے نے ناپسند کیا۔

محمد بن جعفر اور محمد بن میکال کی جنگ

محمد بن طاہر بن عبداللہ نے اپنی جانب سے اپنے ایک سردار کو جس کا نام محمد بن میکال تھا اور جو شاہ بن میکال کا بھائی تھا ایک جماعت کو پیادہ وسوار کے ہمراہ رے کی طرف روانہ کیا، وہ اور محمد بن جعفر طالبی رے سے باہر مل گئے، محمد بن میکال نے محمد بن جعفر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر کو منتشر کر دیا اور رے میں داخل ہو گیا، وہاں ٹھہر کے خلیفہ کے لئے دعا کی، اُس کے قیام کو وہاں زیادہ زمانہ نہیں گزرا تھا کہ حسن بن زید نے اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جس کا سر لشکر اہل ارز کا ایک شخص واجن تھا، واجن رے پہنچا تو محمد بن میکال اُس کے مقابلے کے لئے نکل آیا، دونوں لڑے، واجن اور اُس کے ساتھیوں نے محمد بن میکال اور اُس کے لشکر کو شکست دی، محمد بن میکال پناہ کی تلاش میں شہر رے کی طرف بھاگا تو واجن اور اُس کے ساتھیوں نے اُس کا تعاقب کر کے قتل کر دیا، رے پھر حسن بن زید کے ساتھیوں کے قبضہ میں آ گیا۔

محمد بن علی اور احمد بن عیسیٰ کی جنگ

محمد بن میکال کے قتل کے بعد اسی سال جب یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) ہوا تو رے میں احمد بن عیسیٰ بن علی بن حسین الصغیر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ادریس بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن علی بن ابی طالب کا ظہور ہوا، احمد بن عیسیٰ نے اہل رے کو نماز عید پڑھائی اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت دی، محمد بن علی بن طاہر نے جنگ کی تو اُسے احمد بن عیسیٰ نے شکست دی، پھر وہ قزوین چلا گیا۔

جعفر بن عبدالواحد کی جلاوطنی

اسی سال جعفر بن عبدالواحد پر عتاب ہوا، اس لئے کہ وہ شاکریہ میں مامور ہوا تو وصیف کو گمان ہوا کہ اُس نے شاکریوں کو بھڑکا دیا ہے، ۲۳ ربیع الاول کو جعفر بصرے کی طرف جلاء وطن کر دیا گیا۔

متفرق واقعات

اسی سال بنی امیہ میں سے ابن ابی الشوارب اور عثمانیوں کے دارالعامہ میں جو مرتے تھے وہ گھٹا دیتے گئے۔

اسی سال الحسن بن الافشین قید سے نکالا گیا۔

اسی سال عباس بن احمد بن محمد بٹھا دیا گیا اور جعفر بن الفضل بن عیسیٰ بن الموسیٰ المعروف بہ بشاشات کو جمادی الاولیٰ میں مکے پر مامور کیا گیا۔

اسی سال اہل حمص نے اور قبیلہ کلب کی ایک جماعت نے جس کا سردار ایک شخص مسمی عُطیف بن نعمۃ الکلبی تھا الفضل بن قارن برادر مازیار بن قارن پر جو اُس زمانے میں حمص پر عامل تھا حملہ کر دیا، ۱۰ سے رجب میں انھوں نے قتل کر دیا، متعین نے موسیٰ بن بغا الکبیر کو اُن کی طرف روانہ کیا، موسیٰ سامرا سے پنج شنبہ ۱۲ رمضان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوا جب موسٰی قریب ہوا تو اہل حمص نے حمص اور رستن کے درمیان اُس سے مقابلہ کیا، موسٰی اُن سے لڑا اور انھیں شکست دی اور حمص فتح کر لیا، باشندوں میں اُس نے قتل عظیم برپا کر کے آگ لگا دی، رؤسا کی ایک جماعت کو قید کر لیا، عطیف بدویوں میں مل گیا تھا۔

اسی سال یوم یک شنبہ ۲۳ رمضان کو جعفر بن احمد بن عمار قاضی کی وفات ہوئی۔

اسی سال احمد بن عبدالکریم الجواری والیتیمی قاضی بصرہ کی وفات ہوئی۔

اسی سال احمد بن الوزیر سامرا کا قاضی بنایا گیا۔

اسی سال شاکریہ اور لشکر فارس نے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم پر حملہ کیا، اُس کا گھر لوٹ لیا محمد بن حسن بن قارن کو قتل کر دیا، عبداللہ بن اسحاق بھاگ گیا،

اسی سال محمد بن طاہر نے خراسان سے دو ہاتھی بھیجے جو اُس کے پاس کابل سے بھیجے گئے تھے اور کچھ تصویریں اور کچھ خوشبوئیں۔

اسی سال موسم گرما میں بلکاجورنے جنگ کی۔

امیر حج جعفر بن الفضل

اسی سال جعفر بن الفضل بشاشات نے جو والی مکہ تھا لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۱ھ کے واقعات

باغر اور دلیل میں مخاصمت

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ باغر متوکل کے قاتلوں میں سے ایک تھا اسی وجہ سے تنخواہ بڑھا دی گئی تھی اور اُسے بہت سی جاگیریں ملی تھیں، اُن جاگیروں میں سے کچھ جائداد کوفے کے دیہات میں تھی وہ جائداد جو وہاں باغر کو جاگیر میں ملی تھی باغر کے ایک یہودی کاتب سے بارد سما دنہر الملک کے دہقانوں میں سے ایک شخص نے دو ہزار دینار سالانہ پر لے لی، علاقے کے ایک شخص موسی ابن مارمہ نے باغر کے وکیل پر جو وہاں تھا کچھ ظلم کیا، وکیل باغر نے اُسے گرفتار کر لیا یا اُس کے گرفتار کرنے کے لئے کوئی پوشیدہ کارروائی کی، ابن مارمہ قید اور بند کر دیا گیا، مگر قید ہی میں کارروائی کرتا رہا یہاں تک کہ رہا ہو کے وہ سامرا چلا گیا، دلیل بن یعقوب نصرانی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل اُس زمانے میں بغا شرابی کا کاتب اور اُس پر حادی تھا فوج کا کام بھی اُسی کے سپرد تھا، بغا کے مقرب ہونے کی وجہ سے سرداروں اور عاملوں کی سواریاں اُس کے پاس آیا کرتی تھیں، ابن مارمہ دلیل کا دوست تھا اور باغر بغا کے سرداروں میں سے ایک تھا، دلیل نے باغر کو احمد بن مارمہ پر ظلم کرنے سے روکا اور اُس کا حق باغر سے دلادیا، اس فعل نے باغر کے سینے میں غصہ بھڑکا دیا، دلیل اور باغر میں سے ہر ایک نے اس سبب سے مفارقت کرلی، باغر شجاع اور بہادر اور ترکوں میں مشہور مرتبے والا تھا کہ بغا وغیرہ بھی اُس سے ڈرتے اور اُس کے شر سے خائف رہتے۔

باغر کی دلیل کے خلاف شکایت

بیان کیا گیا ہے کہ یوم سہ شنبہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۵۰ھ کو باغر بغا کے پاس آیا، بغا حمام میں تھا، باغر شدید غصے میں تھا وہ اُس کا منتظر رہا، بغا حمام سے نکلا تو باغر اس کے پاس اندر گیا اور اُس سے کہا کہ خدا کی قسم دلیل کے قتل سے کوئی چارہ نہیں، پھر اُسے گالی دی، بغا نے جواب دیا کہ اگر تو میرے بیٹے فارس کے قتل کا ارادہ کرے تو بھی میں تجھے نہ روکوں گا، دلیل نصرانی کی کیا حقیقت ہے، لیکن میرا اور خلافت کا کام اسی کے ہاتھ میں ہے اتنا انتظار کر کہ میں اُس کی جگہ دوسرا آدمی مقرر کرلوں۔

دلیل بن یعقوب کی روپوشی

بغا نے دلیل کو یہ کہلا بھیجا کہ وہ سوار نہ ہو (یعنی گھر سے نہ نکلے) کہا گیا ہے کہ اُسے بغا کا طبیب ملا جس کا نام ابن سرجویہ تھا اُس نے اس قصے کی خبر دی، تو وہ اپنے گھر لوٹ گیا اور چھپ گیا، بغا نے محمد بن یحییٰ بن فیروز کے پاس بھیجا، ابن فیروز اُس کے قبل اُس کا کاتب رہ چکا تھا، اُس نے اُسے دلیل کی جگہ مقرر کردیا، باغر یہ وہم کرتا رہا کہ اُس نے دلیل کو معزول کردیا۔

باغر اور دلیل میں مصالحت

پھر بغا نے دلیل اور باغر کے درمیان صلح کرادی، باغر جب اپنے دوستوں کے ساتھ تنہا ہوتا تھا تو دلیل کو قتل کی دھمکی دیا کرتا تھا، باغر مستعین کی خوشنودی میں لگا رہا، دارالخلافت کی خدمت اختیار کرلی مگر مستعین کو اُس کا ہونا پسند نہ تھا، جب بغا کی اپنے گھر میں رہنے کی باری آئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مستعین نے دریافت کیا کہ کاموں پر کون ہے، اُسے وصیف نے خبر دی، کہا کہ مناسب یہ ہے کہ ان اعمال کو ابو محمد باغر کے سپرد کر دو، وصیف نے کہا کہ بہت خوب، دلیل سوا ہو کر بغا کے پاس گیا کہ تو اپنے گھر میں ہے اور لوگ تیرے تمام عہدوں سے معزول کرنے کی تدبیریں ہیں، جب تو معزول ہو جائے گا تو پھر تیری زندگی کہاں، سوائے اس کے کہ وہ تجھے قتل کر دیں گے، بغا سوار ہو کر اُسی دن کہ اُس کی اپنے گھر میں رہنے کی باری تھی رات کو دار الخلافت گیا اور وصیف سے کہا کہ تو یہ چاہتا ہے کہ مجھے میرے مرتبے سے گرا دے اور باغر کو لائے پھر اسے میری جگہ کر دے، باغر تو میرے غلاموں میں سے صرف ایک غلام ہے اور میرے آدمیوں سے ایک آدمی، وصیف نے جواب دیا کہ تجھے معلوم نہیں کہ خلیفہ کا اُس کے متعلق کیا ارادہ ہے، بغا اور وصیف نے باغر کے دار الخلافت سے علیحدہ کرانے اور اُس کے لئے حیلہ تلاش کرنے کا باہم عہد کیا، لوگوں نے یہ خوفناک خبر مشہور کی کہ باغر امیر بنایا جائے گا، لشکر اُس سے مل جائے گا اُسے خلعت پہنایا جائے گا دار الخلافت میں وصیف و بغا کی مجلس منعقد کی جائیگی اور اُن دونوں کو امیر کا خطاب دیا جائے گا، لوگوں نے یہ خبر سنی تو باغر کی حمایت کی۔

مستعین کے خلاف سازش

باغر نے مستعین کا تقرب صرف اس لئے حاصل کیا تھا کہ محفوظ رہے، اُس نے اور اُس کے طرف داروں نے شر محسوس کیا تو متوکل کے قتل پر اُس سے بیعت کرنے والے بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اُس کے پاس جمع ہوئے اور گفتگو کے بعد معاملے کو پختہ کر لیا، سب نے عہد کیا کہ جس طرح متوکل کے قتل کے معاملے میں ہماری استواری نمایاں ہو چکی ہے اب بھی ہم ویسے ہی میثاق پر قائم ہیں، باغر نے سب کو حکم دیا کہ دار الخلافت ہی میں رہو کہ ہم مستعین اور بغا اور وصیف کو قتل کر دیں اور علی بن المعتصم یا ابن الواثق کو لائیں اور خلیفہ بنائیں کہ حکومت ہماری ہو جائے جس طرح کہ اس وقت وصیف و بغا کی حکومت ہے، وہ دونوں خلافت پر غالب آ گئے ہیں اور ہم لوگ بیکار ہو گئے ہیں، سب نے اُس کی یہ بات مان لی۔

بغا اور وصیف کی طلبی

یہ خبر مستعین کو پہنچی تو اُس نے بغا اور وصیف کو بلا بھیجا یہ دوشنبہ کا دن تھا، دونوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے یہ خواہش نہیں کی تھی کہ مجھے خلیفہ بنا دو، تمھیں نے اور تمھارے ساتھیوں نے مجھے بنایا، پھر تمھیں یہ چاہتے ہو کہ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دو، دونوں نے قسم کھائی ہم کو اس کا کوئی علم نہیں ہے، خلیفہ مستعین نے واقعہ کہہ سنایا۔

بغا کی گرفتاری کہا گیا ہے کہ باغر کی ایک عورت نے جسے اُس نے طلاق دے دی تھی مستعین کی ماں سے اور بغا سے اس کی چغلی کھائی، صبح سویرے دلیل بغا کے پاس گیا اور وصیف بھی بغا کے گھر پر حاضر ہوا، وصیف کے ہمراہ اس کا کاتب احمد بن صالح بھی تھا، باغر اور اُس کے ساتھ دو ترکوں کے گرفتار کر لینے اور حسب ضرورت جب تک مناسب ہو اُس وقت تک قید رکھنے پر سب نے اتفاق کر لیا، انھوں نے باغر کو بلوا تو وہ دستۂ سپاہ کے ہمراہ بغا کے گھر آیا، بشر بن سعید المرثدی سے مذکور ہے کہ میں باغر کے داخل ہونے کے وقت موجود تھا، اُسے وصیف اور بغا کے پاس پہنچنے سے روک دیا گیا، بغا کو حمام کی طرف لے جا کر بیڑیاں منگائیں، پہنائیں اور اُسی حمام میں قید کر دیا۔

باغر کا قتل یہ خبر ہارونی اور کرخ اور الدور میں ترکوں کو پہنچی تو انھوں نے شاہی اصطبل پر حملہ کر دیا جو گھوڑے اُس میں تھے لے لئے اور لوٹ لئے، اُن پر سوار ہوئے اور ہتھیار لے کر محل میں حاضر ہو گئے، جب شام ہو گئی تو وصیف اور بغا نے رشید کو جو وصیف کی بہن سُعاد کا بیٹا تھا حکم دیا کہ باغر کو قتل کر دے، وہ ایک جماعت کے ساتھ باغر کے پاس آیا لوگوں نے کلہاڑیوں سے اُس کا سر توڑا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا، جب مستعین کو اُن سب کا جمع ہونا معلوم ہوا تو وہ اور وصیف اور بغا کشتی میں سوار ہوئے اور سب مل کر وصیف کے گھر گئے، یہ سہ شنبہ کا دن تھا، تمام دن اور رات بھر ہتھیار لئے لوگ آتے تھے اور جاتے تھے، وصیف نے کہا کہ جب تک نتیجہ نہ نکلے سب کے سب یک جا رہو مخالفین مقابلے پر جمے رہے تو باغر کا سر ہم اُن کے پاس پھینک دیں گے۔

بلوائیوں کا ہنگامہ و پشیمانی بلوائی ترکوں تک اُس کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ ہنگامے پر جم گئے، یہاں تک کہ اُنھیں یہ علم ہو گیا کہ مستعین اور بغا اور وصیف بغداد چلے گئے، وصیف نے مغربیوں کی ایک سوار اور پیادہ جماعت کو ہتھیار اور نیزے دیدیئے تھے، اُنھیں بلوائیوں کے مقابلے میں روانہ کر دیا، اور شاکریہ کو کہلا بھیجا کہ وقت ضرورت کے لئے تیار رہیں، ظہر کے وقت لوگ ٹھہرے اور سب کام درست ہوئے، چند ترک سردار ہنگامہ کرنے والوں کے پاس گئے اور اُن سے پلٹ جانے کو کہا تو اُن لوگوں نے جواب دیا کہ یوق یوق ای لالا (یعنی نہیں نہیں کبھی نہیں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع بن خالد سے مذکور ہے کہ وصیف کا ایک ترک نائب تھا جو مع چند اُن لوگوں کے جو ترکی زبان جانتے تھے اُن سے بات چیت کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا، اُن لوگوں نے اُن کو بتایا کہ مستعین اور بغا اور وصیف بغداد چلے گئے، بلوائی آخر پشیمان ہوئے اور تھک کر رد گرداں ہو گئے۔

ترکوں کی لوٹ مار

جب مستعین کے چلے جانے کی خبر پھیل گئی تو ترک دلیل ابن یعقوب کے مکانوں کی طرف اور اُس کے اعزہ کے مکانوں میں جو اس کے قریب رہتے تھے۔ نیز اُس کے پڑوسیوں کے مکانوں کی طرف گئے، جو کچھ اُن مکانوں میں تھا لوٹ لیا، یہاں تک کہ نخشب اور در و ندات گئے اور وہاں جن خچروں پر قابو پایا انھیں قتل کر دیا، دانہ چارہ لوٹ کے چوپایوں کو بے چارہ کر دیا، آب دار خانہ ویران کر دیا، سلمہ بن سعید نصرانی کے گھر سے اُس جماعت نے مدافعت کی جنھیں پہلوانوں میں سے اُس نے مقرر کیا تھا اور ان کے علاوہ اُن کے پڑوسیوں نے بھی، انھوں نے انھیں گھر میں گھسنے سے روکا، ابراہیم بن مہران نصرانی عسکری کے گھر میں گھسنے کا کا ارادہ کیا تو انھیں نے اُنھیں دفع کر دیا اور سلمہ و ابراہیم لٹنے سے بچ گئے۔

باغر کے قتل کے متعلق اشعار

باغر کے قتل اور اُس فتنے کے بارے میں جو اس کی وجہ سے برپا ہوا بعض شعرا نے یہ اشعار کہے، بیان کیا گیا ہے کہ ان اشعار کا کہنے والا احمد بن الحارث الیمامی ہے۔

میری جان کی قسم اگر باغر کو لوگوں نے قتل کر دیا تو کچھ حرج نہیں،	البتہ باغر نے ایک عظیم الشان جنگ برانگیختہ کی تھی۔
خلیفہ اور دونوں سردار بھاگے	رات کو کہ وہ دونوں کشتی تلاش کرتے تھے،
پکارا انھوں نے میدان میں اپنے ملجا کو	تو وہ دیکھنے والوں پر بہتات کرتا ہوا اُن
	کے پاس آ گیا۔
اُس نے انھیں کشتی کے اندر بٹھا دیا،	اور اُن کی تاڑ کھینے والے باغی متحرک ہو گئے،
ابن مارمہ کی قدر اتنی نہ تھی۔	جس کی وجہ سے ہم بڑی بڑی ترائیاں
	حاصل کریں۔
لیکن دلیل نے ایسی کوشش کی،	جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اہل عالم کو
	رسوا کیا۔
طلوع آفتاب سے پہلے بغداد میں داخل ہوا،	اُس میں وہ داخل ہوا جسے ہم لوگ ناپسند کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے کاش کشتی ہمارے پاس نہ آتی، اور اللہ تعالیٰ اُسے اور اس کے سواروں کو غرق کر دیتا۔

ترک اور مغربی مقابلے پر آ گئے اور سیاہ رو فراغنہ آ گئے۔

اُن کے گروہ مسلح ہو کر چلتے ہیں، پیادہ سوار (ہتھیار) سامنے رکھ کر چلتے ہیں

ایک ایسا ماہر فن حرب اُن کی جنگ کا جسے زمانے نے اُس پر مقرر کیا ہے،

سرپرست ہوا۔

اس نے دونوں جانب نئی چہار دیواری قائم کر دی، یہاں تک کہ اُن سب کو گھیر لیا،

اُس کے چور دروازوں کو، چہار دیوار پر مضبوط قائم کر دیا جس کی وجہ سے مستعین کی حمایت کرتا ہے،

ایسے خطرناک گوپھن تیار کئے ہیں، جو جالوں کو ہلاک کرتے ہیں اور تیر کی حفاظت کرتے ہیں،

اُس نے کمانیں اور لشکری تیار کئے ہیں، جو ہزار ہا ہزار ہیں، جب تم شمار کرو گے

ایسے گوپھن تیار کئے ہیں جو لگے ہوئے ہیں، فصیل کی دیوار پر یہاں تک کہ اُس نے اہل نہر کو آزمودہ کیا

ابن مارمہ کی وفات مذکور ہے کہ جب وہ لوگ بغداد پہنچے تو ابن مارمہ بیمار ہو گیا، دلیل بن یعقوب نے اُس کی عیادت کی اور اُس سے دریافت کیا کہ تیری بیماری کا کیا سبب ہے؟ کیٹری کا زخم پھر پیدا ہو گیا، دلیل نے کہا کہ اگر بٹیری نے تجھے زخمی کیا تو تو نے خلافت کو توڑ ڈالا فتنہ برانگیختہ کر دیا، اسی زمانے میں ابن مارمہ مر گیا، ابو علی یمامی حنفی نے مستعین کے بغداد آنے کے بارے میں کہا ہے،

وہ ہٹ تو گیا مگر اپنی سلطنت کے زوال کے بعد اور پھر اپنی موت و ہلاکت کے بعد،

ترکوں نے لوگوں کو بغداد آنے سے روکا، مذکور ہے کہ انھوں نے ایک ملاح کو گرفتار کیا جس کی کشتی کرائے پر لی گئی تھی، دو سو کوڑے مارے اور اُسے اُسی کی کشتی کی لکڑی میں لٹکا دیا، کشتی والے پار اتارنے سے رُک گئے مگر پوشیدہ طور پر یا بڑی دشواری سے اتار دیتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

خلیفہ المستعین باللہ کی معزولی

اسی سال فتنہ برپا ہوا اور اہل بغداد و سامرا کے لشکر میں جنگ واقع ہوئی، اُن میں سے جو لوگ سامرا کے تھے انھوں نے معتز سے بیعت کرلی اور جو لوگ بغداد کے تھے وہ مستعین کی وفائے بیعت پر قائم رہے۔

مستعین کا بغداد میں قیام ہم مستعین اور شاہک خادم اور وصیف اور بغا اور احمد بن صالح بن شیرزاد کا بغداد آنا بیان کر چکے ہیں، وہاں اُن کی آمد تین گھنٹہ دن گزرنے کے بعد یوم چارشنبہ ۴ یا بقول بعض ۵ محرم کو اسی سنہ میں ہوئی، جب مستعین وہاں آیا تو محمد بن عبداللہ بن طاہر کے گھر میں اُترا، وصیف کا نائب بغداد میں آیا جو سلام مشہور تھا، جس قدر معلومات اُس کو تھی مستعین نے دریافت کرلی، وہ اپنے گھر جانے کے لئے سامرا واپس ہوا، سرداران لشکر سوائے جعفر خیاط اور سلیمان بن یحییٰ بن معاذ کے مع بڑے بڑے کاتبوں اور عاملوں اور بنی ہاشم کے بغداد آئے، ان کے بعد اُن ترک سرداروں میں سے جو وصیف کے طرف دار تھے کلباتکین قائد اور بیخ نائب ترک، اور ابن عجوز نائب لسانی۔ اُن میں سے جو بغا کے طرف داروں میں تھے۔ بایک باک قائد جو خدمت کے غلاموں میں سے تھے بغا کے چند ساتھیوں کے ساتھ آئے، جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وصیف اور بغا نے اُن کے آنے سے پہلے اُن کے پاس ایک قاصد بھیج کر حکم دیا تھا کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغداد آئیں تو اس جزیرے میں چلے جائیں جو محمد بن عبداللہ ابن طاہر کے مکان کے سامنے ہے، پل کی طرف نہ جائیں جس سے عام لوگ اُن کے آنے سے ڈریں۔ اُنھوں نے یہی کیا اور جزیرے کی طرف جاکر اپنے گھوڑوں سے اُتر پڑے، کشتیاں آگئیں ان میں بیٹھ کر دریا عبور کیا۔

ترکوں کی معتصم سے معذرت خواہی

کلباتکین اور بایکباک اور دار الخلافت کے سردار اور ارناجور ترک کنارۂ دریا سے بلندی کی طرف چل کر معتصم کے پاس پہنچ گئے، اُنھوں نے اُس کے آگے اپنے کو نثار کیا، اپنے تئیں عاجزی اور ذلت ظاہر کرنے کے لئے گردنوں میں ڈال لئے اور معتصم سے گفتگو کرنے لگے، معافی مانگی، درگزر کرنے اور راضی ہوجانے کی درخواست کی۔

معتصم نے جواب دیا کہ تم لوگ اہل بغاوت اور اہل فساد اور مستقل طور پر نعمتوں کے مالک بنے ہوئے ہو، کیا تم لوگوں نے اپنے لڑکوں کے بارے میں میرے پاس درخواست نہیں پیش کی، پھر میں نے اُنھیں تمھارے ہی ساتھ شامل کردیا وہ قریب دو ہزار کے تھے، لڑکیوں کے بارے میں تمھاری درخواست پر میں نے اُنھیں شادی کی عمر والی عورتوں میں شمار کرنے کا حکم دیا، یہ لڑکیاں قریب چار ہزار کے تھیں، اور بالغ اور نابالغ بچوں کے بارے میں بھی تمھاری درخواست منظور کی، میں نے تمھاری ہر بات قبول کرلی، تنخواہیں جاری کیں، سونے چاندی کے برتن بنوا دیئے اپنے آپ کو نفس کی لذت اور خواہش سے روکا، یہ سب تمھیں خوش کرنے اور خوش حال بنانے کے لئے کیا گیا، مگر تم ہو کہ بغاوت اور فساد اور دھمکی اور بیگانگی میں بڑھتے جارہے ہو۔

ترکوں نے بہت عاجزی و زاری کی کہ بے شک ہم نے خطا کی اور امیر المومنین اپنے ہر قول میں سچے ہیں ہم معافی اور اپنی لغزش سے درگزر چاہتے ہیں۔

بایکباک کی اہانت

معتصم نے کہا کہ اچھا میں نے تمھیں معاف کیا اور راضی ہوگیا، بایکباک نے کہا کہ اگر آپ ہم سے راضی ہیں اور معاف کردیا ہے تو اٹھیے اور ہمارے ساتھ سوار ہوکر سامرا چلئے، ترک آپ کے منتظر ہیں، محمد بن عبداللہ نے محمد بن ابی عوف کی طرف اشارہ کیا جس نے بایکباک کے منہ پر طمانچہ مارا، محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ نے کہا کہ کیا یوں ہی امیر المومنین سے بات کی جاتی ہے کہ کھڑے ہو جایئے اور سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلئے۔

مستعین کے خلاف ترکوں کی کارروائی

مستعین ہنسا کہ یہ عجمی لوگ ہیں انھیں کلام کے حدود معلوم نہیں ہیں، پھر اُن سے مخاطب ہوا کہ تم لوگ سامرا جاتے ہو، تمھاری تنخواہیں تم پر جاری رہیں گی، میں اپنے اس جگہ کے کام کو اور اپنے مقام کو دیکھتا رہوں گا، ترک اُس کے پاس سے مایوس واپس ہوئے، محمد عبداللہ کے طرز عمل نے اُنھیں غضب ناک کر دیا، جس ترک کے پاس وہ جاتے تھے اُسے اپنے واقعے کی خبر دیتے تھے اور مستعین نے جو جواب اُنھیں دیا تھا، اُس کے معزول کرنے اور بدل دینے پر برانگیختہ کرنے کے لئے اُس جواب کی مخالفت کرتے تھے، اُن کی رائے معتز کے نکالنے اور اُس سے بیعت کرنے پر متفق ہو گئی، معتز اور مؤید اس طرح ایک محل کے چھوٹے سے حجرے میں قید تھے کہ ہر ایک کے ساتھ خدمت کے لئے ایک غلام تھا اور اُن پر ایک شخص ترکوں میں سے مقرر تھا جس کا نام عینی تھا، اس کے ساتھ چند مددگار تھے۔

معتز کی بیعت

اُسی دن معتز کو نکالا، اُس کے بال کترے، اور اُس سے بیعت خلافت اس طرح کی گئی تھی کہ بیعت کے عوض دس مہینے کے خرچ کا حکم دیا گیا تھا، مگر مال پورا نہ ہوا، لوگوں کو مال کم ہونے کی وجہ سے دو ماہہ دیا گیا۔ مستعین نے سامرا کے بیت المال میں وہی مال چھوڑا تھا جو طلبجور قائد اور اساتکین قائد شام کے خزانے میں سے موصل کے علاقے سے لائے تھے جو قریب پانچ لاکھ دینار کے تھا، والدہ مستعین کے بیت المال میں چھ لاکھ دینار کی قیمت کا مال تھا۔

عقد بیعت

مذکور ہے کہ جو بیعت لی گئی اُس کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تم لوگ عبداللہ امام معتز باللہ امیر المومنین سے ایسی بیعت کرتے ہو جو خوشی، اعتقاد، رضا، رغبت، دلوں کے اخلاص، شرح صدر اور نیتوں کی سچائی کے ساتھ ہے، نہ تمھیں مجبور کیا گیا ہے اور نہ تم پر زبردستی کی گئی ہے، اس بیعت کے مضبوط کرنے میں اللہ کا تقویٰ ہے، اُس کی اطاعت ہے، اُس کے حق اور اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کا اعزاز ہے، عام طور پر اللہ کے بندوں کے ساتھ نیکی ہے، سب کا اتفاق ہے، اجماع و اجتماع ہے، مصائب سے تسکین، نتائج میں امن و تسلی، دوستوں کی عزت، اور بے دینوں کی بیخ کنی ہے اُسے جان کر اقرار کرتے ہو کہ ابو عبداللہ المعتز باللہ اللہ کا بندہ اور اُس کا خلیفہ ہے جس کی طاعت اور خیر خواہی اور اُس کے حق اور عہد کا پورا کرنا تم پر فرض ہے، جس میں تمھیں نہ شک ہے نہ نفاق ہے، نہ کسی اور طرف میلان ہے اور نہ تمھیں شبہ ہے، (اور بیعت کرتے ہو) (اُس کے ہر حکم کے) سننے اور ماننے پر اور دوستی اور وفاداری اور (اس عہد پر) ثابت قدم رہنے پر اور خیر خواہی پر ظاہر میں بھی باطن میں بھی سفر میں بھی حضر میں بھی کہ جس وقت اللہ کا بندہ ابو عبداللہ امام معتز باللہ امیر المومنین جو حکم دے گا اپنے دوستوں سے دوستی کرنے کے متعلق اور اپنے دشمنوں سے دشمنی کرنے کے متعلق، وہ دوست و دشمن خاص لوگوں میں سے ہوں یا عام لوگوں میں سے، قریب سے ہوں یا بعید سے ہوں (تو اُسے سنو گے اور بجا لاؤ گے) اس طرح سے کہ اس کی بیعت کو وفائے عہد اور ذمہ داری سے مضبوط پکڑے رہو گے، تمھارے باطن اس معاملے میں مثل تمھارے ظاہر کے ہوں گے، اور تمھارے قلوب اس معاملے میں مثل تمھاری زبانوں کے ہوں گے اپنی اس بیعت کو اپنے اوپر لازم کر لینے اور اُسے اپنی گردنوں میں پورے طور پر خوشی اور رغبت اور قلوب اور خواہشوں اور نیتوں کی سلامتی سے مضبوط کر لینے کے بعد تم لوگ بھی اُس امر سے راضی ہو گے جس سے امیر المومنین راضی ہوں گے، اور (بیعت کرتے ہو) ابراہیم المؤید باللہ برادر اور امیر المومنین کے لیے مسلمانوں کی ولی عہدی پر، اور اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ کبھی اُس امر کے توڑنے کی کوشش نہ کرو گے جو تم پر مضبوط کیا گیا اور اس امر پر کہ کوئی ہٹانے والا تمھیں مدد اور اخلاص اور دوستی سے ہٹا نہ سکے گا، اور اس امر پر کہ تبدیل و تغیر نہ کرو گے اور نہ کوئی رجوع کرنے والا تم میں سے اپنی بیعت سے رجوع کرے گا اور نہ اپنے ظاہر کے خلاف اتفاق کرے گا، اور اس امر پر کہ جو بیعت کہ تم نے اپنی زبان سے کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا عہد کیا وہ ایسی بیعت ہے کہ اُس پر اللہ تعالیٰ آگاہ ہے تمہارے قلوب سے اُس کے اختیار کرنے پر اور اُس پر بھروسہ کرنے پر، اور اُس ذمہ داری کے پورا کرنے پر جو اُس بیعت میں اللہ کی طرف سے ہے، اور تمہارے اخلاص سے بیعت کی نصرت اور اہل بیعت کی دوستی کے متعلق، کہ اس میں تمہاری جانب سے نہ کسی نفاق کی آمیزش ہے اور نہ دکھاوے کی اور نہ کسی بہانے کی یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملو کہ تم اُس کے عہد کو پورے کرنے والوں اور اپنے اوپر سے اُس کے حق کو ادا کرنے والوں میں سے ہو نہ شک میں پڑنے والوں میں اور نہ نقض عہد کرنے والوں میں، کیونکہ جو لوگ تم میں سے امیر المومنین سے اُس کی خلافت کی اور اُس کے بعد برادر امیر المومنین ابراہیم موتید باللہ سے اُس کی ولی عہدی کی بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے، پھر جو بد عہدی کرے گا وہ صرف اپنی ہی جان پر بد عہدی کرے گا اور جو اُسے پورا کر دے گا جو اُس نے اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے اجر عظیم عطا کرے گا۔

تم اس بیعت کو مضبوط پکڑو اور اُسے جسے اس بیعت نے تمہاری گردنوں میں مضبوط کر دیا اور اُس پر تم نے اپنی مضبوط قسمیں دے دیں، اللہ کے عہد کو مضبوط پکڑو کیونکہ اللہ کے عہد کا تم سے مواخذہ ہوگا، اللہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو، جس قسم کے عہد و پیمان اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا اور مرسلین اور اپنے کسی اور بندے سے لئے ہیں ویسے ہی اس بیعت میں تم سے لئے گئے ہیں، تم بدلو گے نہیں اور نہ کسی اور طرف جھکو گے، تم نے جس امر پر اللہ سے عہد کیا ہے اُسے اسی طرح مضبوط رکھو گے جس طرح اہل طاعت اپنی طاعت کو اور اہل وفا اور اہل عہد اپنی وفا کو مضبوط پکڑتے ہیں، نہ تمہیں کوئی خواہش نفسانی اس سے ہٹائے گی اور نہ رغبت، نہ کوئی فتنہ یا گمراہی تمہارے قلوب میں ہدایت سے کجی پیدا کرے گی، اس معاملے میں اپنی جان اور کوشش صرف کرتے رہو گے، دین اور طاعت کا اور اُس عہد کی وفا کا حق جو تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اوپر کیا ہے، مقدم رکھو گے، اللہ تعالیٰ تم میں سے اس بیعت میں سوائے وفا کے اور کچھ قبول نہ کرے گا۔

تم میں سے جس شخص نے امیر المومنین اور ولی عہد مسلمین برادر امیر المومنین سے اس طرح کی بیعت کو جیسی کہ تم سے لے گئی توڑ دے گا، پوشیدہ یا علانیہ، صاف صاف یا بہانے سے یا حیلے سے اس عہد میں نفاق کرے گا جو اس نے اللہ کو دے دیا، جو عہد و پیمان اس سے لئے گئے اس کی عہد شکنی کرے گا، اس راستے سے ہٹے گا جس کی وجہ سے اہل عقل پناہ پاتے ہیں تو ہر وہ چیز جس کا بد عہدی کرنے والوں میں سے کوئی مالک ہے مال یا جائداد یا مویشی یا زراعت یا دودھ والے جانور ہوں وہ سب اللہ کی راہ میں مساکین پر صدقہ ہے، اس کے لئے حرام ہے کہ اس میں کی کوئی شے کسی حیلے سے واپس لے، جو مال اس کی بقیہ عمر میں حاصل ہوگا خواہ وہ کم قیمت کا ہو یا زیادہ قیمت کا وہ بھی اللہ کی راہ میں صدقہ ہے یہاں تک کہ اسے موت اٹھالے اور اجل آجائے، ہر مملوک جس کا آج مالک ہے اور تیس برس تک رہے، مذکر ہو یا مؤنث وہ سب اللہ کی راہ میں آزاد ہیں اور اس کی عورتیں، وہ جو قسم و عہد ٹوٹنے کے دن ہو اور وہ بھی جن سے بعد کو نکاح کرے تیس سال تک سب پر طلاق ہے کہ نہیں قبول کرے گا اللہ اس سے مگر وفائے عہد، وہ اللہ و رسول سے، اور اللہ تمہارے اس معاملے پر گواہ ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ابو احمد بن الرشید کا بیعت کرنے سے انکار

جیسا کہ بیان کیا گیا بیعت میں ابو احمد بن الرشید کو جسے نقرس تھا ڈولی میں سوار کر کے لایا گیا اور اسے بیعت کے لئے کہا گیا تو اس نے انکار کیا اور معتز سے کہا کہ تو رغبت کے ساتھ ہماری طرف آگیا، اس بیعت سے دست بردار ہو گیا جو تیرے لئے لی گئی تھی، تو نے یہ گمان کیا تھا کہ تو اسے قائم نہ کر سکے گا، معتز نے کہا کہ مجھے دست برداری پر مجبور کیا گیا، اور میں نے تلوار کا خوف کیا، ابو احمد نے کہا کہ ہمیں تو معلوم ہوا کہ تجھ پر زبردستی کی گئی ہے ہم اس شخص (مستعین) سے بیعت کر چکے، تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کو طلاق دیدیں اور اپنے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت سے باہر ہو جائیں، ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوگا، اگر تو مجھے لوگوں کے جمع ہونے تک میرے حال پر چھوڑ دے تو بہتر ہے ورنہ پھر وہی تلوار ہے جس کا خوف تیرے لیے باعث دست برداری ہوا تھا، معتز نے کہا کہ اُسے چھوڑ دو، وہ بغیر بیعت کے اپنے گھر واپس کر دیا گیا۔

ابراہیم سے بیعت کرنے والوں میں الدیرج اور عتاب بن عتاب تھا، عتاب بن عتاب بھاگ کر بغداد چلا گیا، الدیرج کو خلعت دے کے پولیس پر مقرر کیا گیا، سلیمان بن یسار کاتب کو بھی خلعت دے کر دفتر جاگیر پر مقرر کیا گیا، اُس دن وہ ٹھیرا، احکام دیتا اور کام کرتا رہا، رات کو چھپ کر بغداد چلا گیا۔

عمال کا عزل ونصب

جب ترکوں نے معتز سے بیعت کر لی تو اُس نے اپنے عامل مقرر کیے، سعید بن صالح کو پولیس پر، جعفر بن دینار کو دربانوں پر جعفر بن محمود کو وزارت پر مقرر کیا، ابوالحمار کو دفتر خراج پر مقرر کیا پھر معزول کر دیا اس کی جگہ محمد بن ابراہیم منتظر کو دی، ترکی لشکر کے دفتر پر کاتب سیما الشرابی کو مقرر کیا جو ابو عمر مشہور تھا، مقلد کبد الکلب برادر ابو عمر کو بیت المال اور ترکوں اور مغربیوں اور شاکریہ کی عطا پر مقرر کیا، ڈاک اور مہر پر سیما المساربانی کو مقرر کیا، ابو عمر کو کاتب بنایا پھر وہ وزارت کی حد میں آگیا۔

سامرا کی ناکہ بندی

جب محمد بن عبداللہ کو معتز کی بیعت اور اُس کے عمال روانہ کرنے کی خبر پہنچی تو اُس نے اہل سامرا کا غلہ بند کر دینے کا حکم دیا، مالک بن طوق کو اور اُس کے ہمراہ اُس کے اہل بیت لشکر کو بغداد جانے کو لکھا، نجوتہ بن قیس کو جو انبار پر تھا سب کے متفق رکھنے اور جمع کرنے کو اور سلیمان بن عمران موصلی کو اپنے اہل بیت کو جمع رکھنے اور کشتیوں اور غلے کو سامرا اترنے سے روکنے کو لکھا، منع کیا کہ کوئی شے از قسم غلہ بغداد سے سامرا جانے نہ پائے، وہ کشتیاں گرفتار کر لی گئیں جن میں چاول اور ردی سامان تھا، ملاح اُس سے بھاگ گئے اور کشتیاں رہ گئیں جو غرق کر دی گئیں۔

بغداد کے لئے دفاعی تدابیر

مستعین نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو بغداد کی حفاظت کا حکم دیا، کام شروع کر دیا گیا، ایک دیوار گھیری گئی جو دجلے کے باب الشماسیہ سے سوق الثلثا تک تھی، یہاں تک کہ اُسے دجلے سے ملا دیا، دجلے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب قطعیۂ ام جعفر سے لے کر حمید بن الحمید کے محل تک یہ شہر پناہ محیط تھی، ہر دروازے پر ایک سردار کو مع اپنے ماتحت لوگوں کی جماعت کے مقرر کیا، دونوں دیواروں کے گرد خندقیں کھودنے کا حکم دیا جیسا کہ وہ دیواریں پوری دونوں جانب بنی ہوئی ہیں، کچھ سائبان جس میں گرمی اور بارش میں سوار لوگ پناہ لے سکیں، جیسا کہ بیان کیا گیا دونوں دیواروں پر اور خندقوں کے کھودنے پر اور سائبانوں پر تین لاکھ تیس ہزار دینار صرف ہوتے، باب الشماسیہ پر پانچ دروازے راستے کی چوڑان کے مطابق لگائے گئے جن میں چوکھٹ بازو اور تختے اور خوب لمبی اور ابھری ہوئی کیلیں تھیں، باہر اُس دروازے کے برابر ایک معلق اور موٹا دروازہ بنایا گیا جس پر لوہے کی چادریں چڑھائی گئی تھیں اور رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا کہ جو کوئی اُس دروازے پر پہنچے تو اُس پر وہ معلق دروازہ چھوڑ دیا جائے اور وہ اُس کے نیچے مر جائے، اندر کے دروازے پر پتھر پھینکنے کا آلہ بنایا گیا، اور بیرونی دروازے پر پانچ بڑے گوپھن، اُن میں ایک بہت بڑا تھا جس بھام انھوں نے الغضبان رکھا تھا، چھ پتھر پھینکنے کے آلات جن سے شماسیہ کی دریائی زمین کی طرف پتھر پھینکے جا سکتے تھے، اور باب البردان پر آٹھ پتھر پھینکنے کے آلے بنائے گئے، ہر طرف چار چار، اور چار دروازے، اور اسی طرح بغداد کے ہر دروازے پر شرقی و غربی جانب میں، اور اُس کے ہر دروازے پر مستحفظ ڈیوڑھیاں بنائی گئیں جن میں سو سو سوار اور سو سو پیادے کی گنجائش تھی، ہر گوپھن اور پتھر پھینکنے والے آلے کے لئے ترتیب وار آدمی مقرر کئے جو اُس کی رسیوں کو کھینچتے تھے، ایک تیر انداز تھا کہ بوقت جنگ تیر چلائے۔

عمال کو بغداد خراج بھیجنے کا حکم بغداد میں فوج کے لئے کچھ عطایا مقرر کئے، اہل خراسان کی ایک جماعت سے جو بقصد حج آئے تھے ان لوگوں نے ترکوں کی جنگ کے لئے مدد چاہی، انھوں نے مدد دی، محمد بن عبداللہ بن طاہر نے یہ حکم دیا کہ آوارہ گردوں سے بھی کام لیا جائے، اُن پر ایک سردار مقرر کر دیا جائے، بلوئیے پر تیر اور نفط لگا کر ڈھالیں بنوائی جائیں، آلات سنگباری تیار ہوں، حسب الحکم ان سب پر عمل ہوا، بیان کیا گیا ہے کہ اس کام پر محمد بن ابی عون مامور ہوئے، یہ شخص اُنھیں میں سے تھا جو بلور یا بنانے والوں کے پیچھے کھڑا رہتا تھا، اُن میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو کپڑا بُننے کا کام کرتے نہیں دیکھا جاتا، اُن پر سو دینار سے زیادہ خرچ کیا، جو شخص بیکار پھرنے والے، بوریا بنانے والے رنگریزوں پر نگراں تھا اُس کا نام نیتویہ تھا، دیوار کے کام سے ۲۳ محرم پنج شنبہ کو فراغت ہوئی۔ مستعین نے ہر شہر اور ہر موضع کے حاکم خراج کو لکھا کہ جو کچھ مال وہ بھیجا کرتے ہیں بغداد بھیجیں اور سامرا کچھ نہ بھیجیں، امداد کے حکام کو ترکوں کے خطوط واپس کرنے کو لکھا کہ اُن کے احکام نہ مانیں، ترکوں اور اہل لشکر کو جو سامرا میں تھے ایک فرمان لکھوایا جس میں اُنھیں معتز کی بیعت توڑنے اور خود اپنی وفائے بیعت کی طرف مراجعت کرنے کا حکم تھا اپنے وہ عطایا یاد دلاتے تھے جو اُن کے پاس تھے، نافرمانی اور بیعت توڑنے سے منع کیا تھا، اسی مضمون کا ایک فرمان بیمائے شرابی کو بھی بھیجا گیا۔

معتز اور محمد بن عبداللہ میں مراسلت

معتز اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کے درمیان مراسلات جاری ہوئے جس میں معتز نے محمد کو بیعت کر کے مستعین کے معزول کرنے کی دعوت دی تھی، اُسے وہ عہد یاد دلایا تھا جو اُس کے باپ متوکل نے اُس کے بھائی منتصر کے بعد لیا تھا، محمد بن عبداللہ کی معتز کو ایسے امر کی طرف دعوت تھی جس میں مستعین کی طاعت کی طرف رجوع تھا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنے مخاطب کے مقابلے میں اپنی دعوت کے متعلق وہ استدلال جسے وہ حجت سمجھتا تھا میں نے اُس کا طویل تذکرہ ناگوار سمجھ کر چھوڑ دیا۔

پلوں کے انہدام کا حکم

محمد بن عبداللہ نے پلوں کے توڑنے کا اور پانی کے بند توڑنے کا جو طستوج الانبار اور اُس کے قریب طستوج بادوریا میں تھے حکم دیا کہ ترکوں کا راستہ منقطع ہو جائے جب کہ اُن کے انبار آنے کا خوف ہو، بُغا بن قیس اور محمد بن حمد بن منصور السعدی اس کام پر مامور ہوئے، محمد بن عبداللہ کو ترکوں کے شمسہ کے مقابلے کے لئے آنے کی خبر ملی، شمسہ بینوق فرغانی محمد کے ساتھیوں میں سے تھا جو اُس کی حفاظت کرتا تھا۔

محمد نے شب چار شنبہ ۲ محرم کو خالد بن عمران اور بندار طبری کو علاقۂ انبار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا، ان دونوں کے بعد رشید بن کاؤس کو بھیجا، یہ لوگ بینوق اور اُس کے ساتھ کے ترکوں اور مغربیوں سے ملے، خالد و بندار نے انھیں بلایا تھا، بینوق اور اُس کے ساتھی خالد و بندار کے ہمراہ مستعین کے پاس بغداد گئے، محمد بن حسن بن جیلویہ کردی عکبرا کی آمدنی پر والی تھا، رازان پر مغربیوں میں سے ایک شخص تھا جس کے پاس مال جمع ہو گیا تھا، ابن جیلویہ نے اُس کے پاس علاقے کا نام بھیجنے کو کہلایا تو اُس نے اُس سے انکار کیا، اُس سے جنگ ہوئی، ابن جیلویہ نے اُس مغربی کو قید کر کے محمد بن عبداللہ کے دروازے پر بھیج دیا، اُس کے ہمراہ اُس علاقے کے مال سے بارہ ہزار دینار اور تیس ہزار درہم تھے، محمد بن عبداللہ نے ابن جیلویہ کے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا۔

موسیٰ بن بغا کی معتز کی اطاعت مستعین و معتز میں سے ہر ایک نے موسیٰ بن بغا کو لکھا جو اطراف شام میں قریب جزیرے کے مقیم تھا، اور حمص کی طرف وہاں کے باشندوں سے جنگ کرنے نکلا تھا، ہر ایک نے (ان دونوں میں سے) اُسے اپنی طرف بلایا تھا، دونوں نے اُسے چند جھنڈے بھیجے مستعین نے اُسے بغداد واپس آنے کا اور اپنی رائے سے اپنے عہدے پر نائب بنانے کا حکم دیا تھا، وہ معتز کے پاس واپس آیا اور اُسی کے ساتھ ہو گیا۔

عبداللہ بن بغا کی معذرت عبداللہ بن بغا الصغیر بغداد آیا، وہ سامرا میں پیچھے رہ گیا تھا جس وقت اُس کا باپ مستعین کے ہمراہ وہاں سے آیا تھا مستعین کی طرف ہو گیا اور اُس سے معذرت کی، اور اپنے باپ سے کہا کہ میں صرف اس لئے آپ کے پاس آیا کہ میں آپ کی رکاب کے نیچے مروں، چند روز بغداد میں مقیم رہا پھر اُس نے بغداد کے قریب انبار کے راستے میں ایک گاؤں جانے کی اجازت چاہی، اجازت مل گئی، وہاں رات بھر ٹھیر کے شبا شب بھاگ گیا، سامرا کی جانب غربی میں پہنچا، دکھانا یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے باپ سے علیحدہ اور اُس کے خلاف ہے، معتز سے اپنے بغداد جانے کی معذرت کی کہ بغداد اس لئے گیا تھا کہ ان لوگوں کے حالات معلوم کرے کہ جب معتز کے پاس لوٹے تو صحیح حالات معلوم کرا دے، معتز نے عذر کو قبول کر کے اُسے اُس کی خدمت پر واپس کر دیا، الحسن بن الافشین بغداد وارد ہوا تو مستعین نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے خلعت دیا اور اشروسنیہ وغیرہ کی جماعت کثیرہ اُس کے ماتحت کردی، اُس کی تنخواہ میں سولہ ہزار درہم ماہوار زیادہ کردیا۔

اسد بن داؤد کا سامرا سے فرار اسد بن داؤد سامرا میں برابر مقیم رہا یہاں تک کہ وہاں سے بھاگا، مذکور ہے کہ ترکوں نے اُس کی تلاش میں علاقۂ موصل و انبار اور جانب غربی کی طرف ہر سمت میں پچاس سوار روانہ کئے، وہ بغداد پہنچ گیا، محمد بن عبداللہ کے پاس گیا تو اُس نے ابراہیم الدیرج کی جمعیت میں سے سو سوار اور دو سو پیادے اُس کے ماتحت کرکے باب الانبار پر عبداللہ بن موسیٰ بن ابی خالد کے ساتھ مقرر کردیا۔

ابو احمد بن متوکل کی سپہ سالاری اسی سنہ ۲۵۱ھ ۲۳ محرم یوم شنبہ کو معتز نے اپنے بھائی ابو احمد بن متوکل سے مستعین و ابن طاہر کی جنگ کا عہد لیا اور یہ کام اُس کے سپرد کیا، لشکر اُس کے ماتحت کیا اور امر دنہی کا اُسے اختیار دیا، تدبیر جنگ کلباتکین ترک کے سپرد کی، اُس نے قاطول میں پانچ ہزار ترک اور فرغانی اور دو ہزار مغربی جمع کئے، مغربیوں کو محمد بن راشد مغربی کے ماتحت کیا، یہ لوگ ۲۹ محرم شب جمعہ کو عکبرا پہنچے، ابو احمد نے نماز جمعہ پڑھائی اور معتز کی خلافت کے لئے دعا کی، اس کے متعلق معتز کو ایک تحریر بھیجی، اہل عکبرا کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ انھوں نے اس حالت میں ترکوں اور مغربیوں اور اُن کے تمام متبعین کو دیکھا کہ وہ شدید خوف میں تھے، سمجھتے تھے کہ محمد بن عبداللہ نے اُن پر حملہ کیا ہے، وہ لوگ عکبرا اور بغداد کے درمیانی دیہات لوٹنے لگے، عکبرا اور بغداد اور راذانا اور جانب غربی کے تمام دیہات کے لوگ اپنی جانوں کے خوف سے بھاگ گئے، دکانوں اور مکانوں کو خالی کر گئے، مکانات اُجاڑ دیئے گئے اور دکانات اور اسباب لوٹ لیا گیا، گھر گرا دیئے گئے، راستے میں لوگوں سے مال چھین لیا گیا۔

ابو احمد کی عکبرا میں آمد ابو احمد مع اپنے ہمراہیوں کے عکبرا پہنچا تو ایک جماعت اُن ترکوں کی نکلی جو بغداد میں بغا الشرابی کے ساتھ تھے اور اُس کے آزاد کردہ غلام اور اُس کے ماتحت تھے، رات کے وقت بھاگ کے باب الشماسیہ سے گزرے، اُس دروازے پر عبدالرحمٰن بن الخطاب مامور تھا، اور وہ اُن کا حال نہیں جانتا تھا، یہ خبر محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبداللہ کو پہنچی تو اُس نے بیزاری ظاہر کرکے اس کے ساتھ سختی کی دروازوں کی حفاظت اور اُن کی نگرانی کا اور جو لوگ اُن پر مقرر تھے اُن کے اخراجات کا انتظام کردیا۔

الحسن بن الافشین کا باب الشماسیہ پر تقرر

الحسین بن الافشین بغداد پہنچا تو باب الشماسیہ پر مقرر کیا گیا، ابو احمد اور اُس کا لشکر، ۲۵ صفر شب یک شنبہ کو شماسیہ پہنچا، اُس کا کاتب محمد بن عبداللہ بن بشر بن سعد المرثدی اور معتز کی طرف سے لشکر کا خبر گیران الحسن بن عمر بن تماش اور ابو احمد کی جانب سے جعفر بن احمد البیان تھا، بصریوں میں سے ایک شخص نے جو باذنجار مشہور تھا اور اُس کے لشکر میں تھا یہ (شعر) کہا:۔

اے بنی طاہر تمہارے پاس اللہ کے لشکر اُس حالت میں آگئے۔ کہ موت اُن پر سے شاہے،
ایسے لشکر آگئے جن کے آگے ابو احمد ہے۔ جو کیسا اچھا مولیٰ اور کیسا اچھا مددگار ہے۔

محمد بن عبداللہ کے جاسوس کی اطلاع

ابو احمد باب الشماسیہ پر پہنچا تو مستعین نے الحسین بن اسمٰعیل کو باب الشماسیہ کا والی بنا کر سرداروں کو اُس کے ماتحت کردیا، زمانۂ جنگ میں وہ برابر وہیں رہا یہاں تک کہ انبار چلا گیا، پھر اُس کی جگہ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم والی بنایا گیا، ۱۳ صفر کو محمد بن عبداللہ کا جاسوس اُس کے پاس آیا کہ ابو احمد نے ایک جماعت کو تیار کیا ہے جو بغداد کے دونوں طرف کے بانداروں کے سائبانوں میں آگ لگائے گی، اُسی روز وہ سائبان اُتار دیئے گئے۔

ابن میکال اور حسین کی پیش قدمی

مذکور ہے کہ محمد بن عبداللہ نے محمد بن موسیٰ منجم اور حسین بن اسمٰعیل کو روانہ کیا کہ وہ جانب غربی سے نکلیں اور بالا ہی بالا جائیں یہاں تک کہ ابو احمد کے لشکر پہنچ کر شمار کرلیں کہ اُس کے لشکر میں کتنے آدمی ہیں، محمد بن موسیٰ نے خیال کیا کہ دو سو آدمی ہوں گے جن کے ہمراہ ایک ہزار چوپایے ہیں، جب ۱۷ صفر دوشنبہ کا دن ہوا تو ترکی لشکر کے مقدمۃ الجیش باب الشماسیہ کے قریب ٹھیر گئے، محمد بن عبداللہ نے حسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال اور بندار طبری کو مع اُن کے ہمراہیوں کے بھیجا اور اُس نے بھی اُن سے جنگ کرنے کا ارادہ کرلیا، شاہ اُس کے پاس واپس آیا اور اُسے بتایا کہ وہ اپنے ساتھیوں کی ہمراہی میں باب الشماسیہ پہنچا تو جب ترکوں نے نشانات اور جھنڈے دیکھے جن کا رخ اُن کی طرف تھا تو اپنی چھاؤنی کی طرف واپس گئے، شاہ اور حسین واپس آگئے اور محمد نے اُس دن کی روانگی ترک کردی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ کی امان کی پیش کش

جب ۱۲ر صفر سہ شنبہ ہوا تو محمد بن عبداللہ نے القفص کی جانب لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا، کہ ترکوں کو مرعوب کرے، وصیف و بغا بھی زرہ پہن کر اُس کے ہمراہ سوار ہوئے، محمد زرہ پر زرہ پہنے تھا۔ سامنے کا حصہ طاہر کی زرہ کا تھا اور اُس پر لوہے کی کلائی تھی، اپنے ہمراہ فقہا اور قضاۃ کو بھی لے گیا، اور یہ ارادہ کیا کہ انھیں زیادہ دیر تک سرکشی میں رہنے اور اُس پر اصرار کر کے نافرمانی کرنے سے باز آنے کی دعوت دے، کہلا بھیجا کہ انھیں اس شرط پر امان ہے کہ ابوعبداللہ مستعین کے بعد ولی عہد ہو جائے، اگر وہ امان قبول کرلیں (تو خیر) ورنہ ۱۲ر صفر یوم چار شنبہ کی صبح کو اُن سے قتال کرے گا، پھر باب قطربل کی طرف گیا اور وہ اور وصیف اور بغا دجلے کے کنارے ٹھیر گئے، لوگوں کی کثرت کی وجہ سے آگے بڑھنا ناممکن ہوگیا، محمد بن راشد مغربی نے دجلے کی شرقی جانب سے اُن کا مقابلہ کیا، پھر محمد واپس ہوگیا۔

علک القائد کا سنگ باری کا حکم

جب دوسرا دن ہوا تو عبدالرحمٰن بن الخطاب وہ المفلس اور علک القائد اور اُن کے ساتھ کے دوسرے سرداروں کے قاصد اُس کے پاس یہ بتانے آئے کہ ہماری جماعت اُن کے قریب ہوئی اور وہ اپنے لشکر کی طرف جو شماسیہ کے دریا کے کنارے کی زمین پر ہے لوٹ گئے، محمد نے ان کے پاس قاصد بھیجا کہ تم جنگ کی ابتدا نہ کرنا اگر وہ تم سے جنگ کریں تو تم اُن سے جنگ نہ کرنا اور آج مدافعت کرنا، ترکوں کے لشکر سے بارہ سوار باب الشماسیہ پر آکر اس دروازے کے سامنے ٹھیر گئے اور دروازے والوں کو گالی دینے لگے اور تیر چلانے لگے، جو لوگ باب الشماسیہ پر تھے وہ بالکل خاموش تھے، جب وہ زیادتی کرنے لگے تو علک نے گوپھن والے کو ان پر سنگ باری کا حکم دیا، پتھر پھینکے تو اُن کے ایک آدمی کو لگا اور اُسے ہلاک کر دیا، اُس کے ساتھی اُس کے پاس آئے، اُسے اُٹھا لیا اور اپنے لشکر کی طرف باب الشماسیہ میں واپس چلے گئے، عبداللہ بن سلیمان آیا جو مکے کے راستے میں راستے کے انتظام کے لئے مع ابوالساج کے شاکریہ کے تین سو آدمیوں کے ساتھ بھیجا گیا تھا، محمد بن عبداللہ کے پاس گیا تو اُس نے اُسے پانچ خلعت دیئے اور جو اُس کے ہمراہ تھے اُنھیں چار خلعت دیئے، اسی دن ثعلبیہ کے بدویوں میں سے ایک شخص آیا جو حصہ مانگتا تھا، اُس کے ہمراہ پچاس آدمی تھے، شاکریہ بھی وارد ہوئے جو سامرا سے آرہے تھے، متفرق سرداروں کی ماتحتی میں اور چالیس آدمی تھے اُنھیں انعام دینے اور ٹھیرانے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے حکم دیا، اُنھیں انعام دیا گیا۔

اسی دن ترک باب الشماسیہ پر آئے تو اُنھیں تیروں اور گوپھن اور پتھر پھینکنے والے آلات سے مارا گیا، اُن میں مقتول و مجروح بہت ہوئے اس جنگ کا افسر و امیر حسین بن اسمٰعیل تھا، پھر مطبقین کے چار سو اشخاص سے اُس کی مدد کی گئی جو ابوالسنا الغنوی کی ہمراہی میں تھے، تقریباً تین سو اعراب کی ایک جماعت سے ترکوں کی مدد کی گئی۔

فرغانیوں اور ترکوں کے حملے اسی دن جو لوگ جنگ میں مبتلا تھے اُنھیں پچیس ہزار درہم اور سونے چاندی کے طوق اور کنگن بطور صلے کے بھیجے گئے، یہ سب حسین بن اسمٰعیل اور عبدالرحمٰن بن الخطاب اور علک اور یحییٰ بن ہرثمہ اور حسن بن الافشین اور امیر جنگ حسین بن اسمٰعیل کے پاس پہنچ گیا، اہل بغداد کے زخمی دو سو سے زائد انسان تھے اور چند مقتول، اسی طرح مقتول و مجروح ترکوں میں تھے کہ اکثر اُن میں گوپھنوں سے تھے بغداد کے اکثر لوگوں کو شکست ہوئی، بوریا والے ثابت قدم رہے۔ سب کے سب اس حالت میں واپس ہوئے کہ مقتولین و مجروحین تقریباً مساوی تھے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ان میں بھی دو سو مجروح ہوئے اور ان میں بھی، فریقین کی ایک جماعت قتل ہوئی، اسی دن فرغانیوں اور ترکوں کے سواروں کی جماعتیں خراسان کے مشرقی دروازے پر آئیں کہ اُس دروازے سے داخل ہوں، محمد بن عبداللہ النصریح میں آیا، مقابلے میں اشراف بھی ثابت قدم رہے اور اوباش بھی، اُنھوں نے اُنھیں دفع کر دیا محمد نے حکم دے دیا تھا کہ اُس سمت کی زمین کھود دی جائے، جب اُن لوگوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو زیادہ تر اُن کے گھوڑے دلدل میں پھنس گئے، اور اُن میں سے اکثر پکڑ گئے، ترک گوپھن لائے تھے، یہ لوگ اُس پر اُن کے مقابلے میں غالب آ گئے اور اُس کے پایوں میں سے ایک پایہ توڑ ڈالا، شاشیہ کے حجاج میں سے دو آدمی قتل کر دیئے گئے، محمد نے قصر الطین پر حملہ کرنے کا حکم دیا جو علاقہ باب الشماسیہ کی طرف تھا، باب الشماسیہ کو فتح کر لیا، اور اُس کا سائبان لا کے دیوار کے اُس جانب لے گئے۔

ترکوں کے خلاف فوجی دستوں کی روانگی محمد بن عبداللہ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ ترکوں کی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت نہروان کے علاقے کی طرف چلی گئی، اُس نے اپنے دو سرداروں کو جن کا نام عبداللہ بن محمود السرخسی اور یحییٰ بن حفص عرف جوس تھا اس جانب پانچ سو سوار و پیادہ کے ہمراہ بھیجا، پھر سات سو آدمی اور بھیجے، اور اُنھیں وہاں ٹھیرنے اور ترکوں کے روکنے کا حکم دیا کہ جو ادھر کا ارادہ کرے اُس کو روک دیں، یہ دوسری جماعت اس علاقے میں ۷ر صفر یوم جمعہ کو پہنچی۔

عبداللہ بن محمود کی پسپائی

شب دوشنبہ ۸ر صفر کو ترکوں کی ایک جماعت نہروان پہنچ گئی، اُن لوگوں کی ایک جماعت نکلی جو عبداللہ بن محمود کے ساتھ تھے، یہ لوگ بھاگتے ہوئے پلٹے، ان کے گھوڑے وغیرہ گرفتار کر لیے گئے جو بچ گئے وہ شکست خوردہ بغداد واپس چلے گئے، تقریباً پچاس آدمی قتل کر دیئے گئے، اُن لوگوں نے ساٹھ گھوڑے اور چند خچر کہ اُن پر اسلحہ تھے گرفتار کر لیے، یہ حلوان کے علاقے سے آئے تھے، وہ اُنھیں سامرا لے گئے، لشکر کے مقتولین کے سر بھی سامرا لے گئے، اس جنگ میں یہ سب سے پہلے سر تھے جو سامرا پہنچے۔

اسمٰعیل بن فراشہ کی طلبی

عبداللہ بن محمود شکست کھا کر چند آدمیوں کے ساتھ واپس آ گیا، خراسان کا راستہ ترکوں کے قبضے میں ہو گیا، بغداد سے خراسان کا راستہ منقطع ہو گیا، اسمٰعیل بن فراشہ کو ہمدان میں قیام کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا پھر اُسے واپس آنے کو لکھا گیا، وہ واپس آ گیا، پھر اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو جو اُن کا واجب الادا تھا دیا گیا۔

معتز نے ایک لشکر ترکوں اور مغربیوں اور فرغانیوں کا اس طرح بھیجا کہ ترکوں اور فرغانیوں پر الدرغمان الفرغانی اور مغربیوں پر ربلہ مغربی سردار تھا یہ لوگ بغداد کے مغربی جانب گئے پھر قطربل سے بغداد کی طرف پہنچ گئے، قطربل اور قطیعۂ ام جعفر کے درمیان اپنے لشکر کو خیمہ زن کیا، یہ ۱۰ر صفر شب سہ شنبہ کا واقعہ تھا۔

ابواحمد اور طبریوں کی جنگ

صبح کو چارشنبہ ہوا تو محمد بن عبداللہ بن طاہر نے شاہ بن میکال کو باب القطیعہ سے اور بندار اور خالد بن عمران کو مع اُن کی پیادہ و سوار جماعت کے روانہ کیا شاہ اور اُس کے ہمراہی اُن کے مقابلے میں صف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستہ ہو گئے، تیر اندازی و سنگ باری ہونے لگی، شاہ نے باب القطیعہ کے قریب ایک تنگ مقام میں پناہ لے لی، اشراف بغداد کا انبوہ ہو گیا، ان سب نے مل کر ایک ایسا حملہ کیا کہ انھوں نے ترکوں اور مغربیوں اور اُن کے ہمراہیوں کو اُن کی جگہ سے ہٹا دیا اور انھیں جنگل کی طرف بھگا دیا، طبریوں نے اُن پر حملہ کیا اُن میں گھس گئے، بندار اور خالد بن عمران نے گھاٹ سے اُن پر حملہ کر دیا، وہ قنطر بل کے قریب چھپے ہوئے تھے، اُن لوگوں نے ابو احمد کے ترکی اور غیر ترکی ساتھیوں پر تلوار چلائی اور انھیں شدت سے قتل کیا، ان میں سے بہت کم قتل ہوئے، لشکر کو اور جو کچھ اُس میں اسباب اور عورتیں اور سامان اور خیمہ تھا سب کا سب لوٹ لیا، تلوار سے جو بچ گئے انھوں نے اپنے آپ کو دجلے میں گرا دیا کہ ابو احمد کے لشکر سے مل جائیں، ماہی گیر کشتی بانوں نے انھیں پکڑ لیا، کشتیاں سپاہیوں سے مصری ہوئی تھیں، یہ سب قید کیے گئے اور قتل کیے گئے، ان کے سر چھوٹی کشتیوں میں بھر دیئے گئے، کچھ ان میں سے دونوں پلوں پر اور محمد بن عبداللہ کے دروازے پر نصب کر دیئے گئے۔

ترکوں کی شکست

محمد بن عبداللہ نے اُن لوگوں کے لیے جو اُس دن مصیبت میں مبتلا ہوئے تھے کنگنوں کا حکم دیا، لشکر و نیزہ کی بڑی جماعت کو کنگن پہنائے گئے، پھر شکست کھانے والے بلائے گئے، بعض اُن میں کے اوان چلے گئے بعض دجلے کے پار ابو احمد کے لشکر کے قریب چلے گئے، اور بعض سامرا روانہ ہو گئے۔ بیان کیا گیا کہ ترکی لشکر جس دن انھیں باب القطیعہ پر شکست ہوئی چار ہزار تھا، شکست کے دن اُس مقام پر اُن میں سے دو ہزار قتل کر دیئے گئے۔ باب القطیعہ سے قنطر تک تلوار چلائی گئی، جنھیں قتل کر دیا انھیں قتل کر دیا، اور جو غرق ہو گئے وہ غرق ہو گئے، اُن میں کی ایک جماعت قید کر لی گئی، محمد بن عبداللہ نے بندار کو چار خلعت دیئے جو ریشمی اور منقش اور سیاہ اور اون اور ریشم ملے ہوئے تھے، ایک سونے کا طوق پہنایا، ابو السنا کو چار خلعت دیئے، خالد بن عمران اور تمام سرداروں میں سے ہر ایک کو چار چار خلعت دیئے، جنگ سے اُن کی واپسی مغرب کے وقت ہوئی تھی، خیمہ روک لیے گئے کہ اُن پر سہرا دکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغداد لائے جائیں، ہر وہ شخص جو محمد کے گھر پر ترکی یا مغربی کا ایک سر لاتا تھا اُسے پچاس درہم دیئے جاتے تھے، بغداد کے بیکار پھرنے والے قطربل گئے اور اہل قطربل کا اسباب جو ترک چھوڑ گئے تھے اور اُن کے مکانوں کے دروازے لوٹ لئے۔

شکست خوردہ فوج کا تعاقب

محمد نے اُسی دن کے آخر میں اپنے بھائی ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ اور مظفر بن سیسل کو بغداد کی حفاظت کے خیال سے بھاگنے والوں کے پیچھے روانہ کیا کیونکہ وہ ان کے پلٹنے سے بے خوف نہ تھا، دونوں قفص پہنچے اور سلامت واپس آئے، جو پیدل چلنے والے اور آوارہ گرد وہاں مقیم تھے اُنھیں قطربل کے علاقے میں بھگا دیا، محمد بن عبد اللہ کو مشورہ دیا گیا کہ وہ دوسرے روز بھی ایک لشکر سے اُن کا تعاقب کرے اُس نے انکار کیا اور کسی پیچھا کرنے والے کو نہیں بھیجا، یہ حکم نہیں دیا کہ کسی زخمی پر سختی کی جائے، جو امان کا خواہاں ہوا اُس کو قبول کر لیا، سعید بن حمید کو حکم دیا، اس نے ایک فرمان لکھا جس میں اس واقعے کا ذکر تھا، بغداد کی جامع مسجد میں وہاں کے باشندوں کو پڑھ کر سنایا گیا، وہ یہ ہے:-

شورش نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو نعمت دینے والا ہے، کوئی شخص اُس کی نعمت کے شکر کو نہیں پہنچ سکتا، ایسا قادر ہے کہ اُس کی قدرت میں اُس کا معارضہ نہیں کیا جا سکتا، ایسا غالب ہے کہ اپنے کام میں عاجز نہیں ہوتا، ایسا فیصلہ کرنے والا اور عدل کرنے والا ہے کہ اُس کا حکم ٹالا نہیں جا سکتا، ایسا مدد کرنے والا ہے کہ اُس کی مدد صرف حق اور اہل حق ہی کے لئے ہوتی ہے، تمام اشیا کا ایسا مالک ہے کہ کوئی شخص اُس کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتا، رحمت کی طرف ہادی ہے کہ جو شخص اُس کی طاعت کے لئے جھک گیا وہ گمراہ نہیں ہوتا، جس نے دین کو اپنے بندوں کے لئے رحمت بنا دیا، اپنی خلافت کو اپنے دین کا محافظ بنا دیا۔

اپنے خلفا کی فرماں برداری کو تمام امت پر فرض و واجب کر دیا، وہی لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان امور کے محافظ ہیں۔ اُس نے اپنے رسول بھیجے جو مخلوق پر اُس کے امین ہیں، خلفاً انھیں کے نائب ہیں، وہی انھیں حق کے راستے پر چلانے والے ہیں کہ اُن میں کوئی ایسا راستہ نہ بن جائے جو اُس کے راستے کے مخالف ہو، وہی ہدایت کرنے والا ہے، تاکہ انھیں اُس راستے پر جمع کر دے جس کی طرف اُس نے اپنے اُن بندوں کو دعوت دی ہے جن کی وجہ سے گمراہوں اور مخالفوں سے دین کی حفاظت ہوتی ہے، وہ امتوں پر اُس کتاب اللہ کی حجت قائم کرنے والے ہیں جس کا اُس نے انھیں عامل بنایا، امت کو اللہ کے اُس حق کی طرف بلانے والے ہیں جس کے لئے اُس نے انھیں منتخب کیا، اگر وہ جہاد کرتے ہیں تو اللہ کی حجت اُن کے ساتھ ہوتی ہے، اگر جنگ کرتے ہیں تو اللہ اُن کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ اگر کوئی مکار انھیں دھوکا دیتا ہے تو اللہ اُن کی مدد کرتا ہے۔ اللہ نے خلفا اپنے دین کے غالب کرنے کے لئے قائم کئے ہیں لہٰذا جس نے اُن سے عداوت کی اُس نے اُس دین سے عداوت کی جس کو اللہ نے اُن کے ذریعے سے غالب و محفوظ کیا ہے، جس نے اُن سے عداوت کی تو اُس نے صرف اُس حق پر طعن کیا جس کی وہ اُن کی حمایت کے ذریعے سے حفاظت کرتا ہے۔ اُن کے لشکروں کی نصرت و غلبہ سے مدد کی جاتی ہے۔ اُن کی جماعتیں اللہ کے غلبے سے اُن کے دشمنوں سے محفوظ ہیں، اُن کے ہاتھ اللہ کے دین سے مدافعت کرنے والے ہیں، اُن کے فرماں بردار اُن کی مدد کی وجہ سے حق میں غالب ہیں، اُن کے دشمنوں کے گروہ اُن سے سرکشی کرنے کی وجہ سے تباہ ہیں، اُن کی حجت اللہ کے نزدیک اور اُس کی مخلوق کے نزدیک جاری ہے۔ اُن کے ذریعے مدد کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، جو انھیں اختلاف کے موقعوں پر جمع کر دیتے ہیں۔

اللہ کے احکام اُن کی مدد ترک کرنے کے بارے میں واقع ہیں، اُس کی قدرتیں اُن کے اسلام کے ذریعے سے اپنے اولیا کی طرف نافذ ہیں، اُن کی عادتیں گزشتہ امتوں اور اگلے زمانوں کے بارے میں جاری ہیں کہ اہلِ حق وعدۂ سابق کے پورا ہونے پر بھروسا کریں، اُس کے دشمن پہلے سے انھیں دور دینے کی وجہ سے شرمندہ ہوں، ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اللہ کا انتقام اُس کے دوستوں کے ہاتھوں جلد پورا ہوگا، پروردگار کے پاس ان کے لئے عذاب ہے۔ رسوائی دنیا ہی میں ان کی پیشانیوں سے ملادی گئی، عذاب آخرت ان کے پیچھے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناانصافی نہیں کرتا۔

رحمت کاملہ بھیجے اللہ اپنے نبی مصطفےٰ پر، اپنے پسندیدہ رسول پر، گمراہی سے ہدایت کی طرف لے جانے والے پر، ایسی رحمت جو کامل ہو، جس کی برکتیں بڑھنے والی ہوں، جس کا اتصال ہمیشہ ہو، اور سلام کامل نازل کرے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اُس کی عظمت کے آگے جھک کر، اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اُس کے رب ہونے کے اقرار کے طور پر، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اُس قصور کے اعتراف کے لئے کہ اُس کی بخشش کے مرتبوں میں سے ادنیٰ مرتبے کے شکر کا بعید مرتبہ بھی ادا نہ ہوسکا، سب تعریفیں ہیں اللہ کے لئے جو اپنی اُس حمد کا راستہ بتانے والا ہے جو باعث مزید انعام ہے جو اُس کے مکرر احسانات کا احاطہ کرنے والی ہے، ایسی تعریف ہے جسے وہ پسند کرے اور قبول کرے، اور جو اُس کی بخشش، فضل کو واجب کرے، تمام تعریفیں اُسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ان لوگوں کی ترک نصرت کا حکم دیا جو اُس کے اہل دین پر بغاوت کریں اور جس نے اپنے حق کے مددگاروں میں سے جس کے خلاف بغاوت کی جائے اُس کی مدد کا وعدہ کیا اور اس کے متعلق اپنی کتاب عزیز کو باغیوں کی نصیحت کے لئے نازل کیا، اگر وہ لوگ باز آجائیں تو یہ تذکرہ اُن کے لئے مفید ہو، اُس کے لئے اللہ کے نزدیک حجت ہو جو اُس تذکرے کو اُن میں قائم کرے، بعد تذکرہ و اصرار کے اُن سے جہاد کرنے کو واجب کرکے ارشاد فرمایا جس میں اپنے وعدے کو مقدم کیا اور اپنی حجت کو ظاہر کیا، اور جس پر بغاوت کی جائے گی ضرور ضرور اللہ اُس کی مدد کرے گا، یہ اللہ کی طرف سے سچا وعدہ ہے، اُس کے ذریعے سے اُس نے اپنے خلیفہ کے دشمنوں کو اُس کی نافرمانی سے روکا اور اُس کے دوستوں کو اُس کے راستے پر ثابت قدم کیا، اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اللہ ہی کے لئے امیرالمومنین کی جانب جو اُس کی دعوت کا رئیس ہے، اُس کی دولت کی تلوار ہے، جو اُس کے غلبے کی وجہ سے محفوظ ہے اور اُس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھروسے کا محل ہے، اُس کی طاعت میں، اور اُس کے اولیا کی خیر خواہی میں آگے بڑھنے والا ہے، اُس کے حق کی مدافعت کرنے والا ہے، اُس کے دشمنوں سے جہاد کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے، جو محمد بن عبداللہ مولیٰ امیرالمومنین ہے ایسی نعمت ہے کہ اللہ سے اُس کے کامل کرنے کی خواہش کی جاتی ہے اور اُس کے شکر کی توفیق اور مزید فضل کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے آبا کے لئے آبائے امیرالمومنین کی دعوت اولیٰ کا قیام مقدر کر دیا پھر اُس کے لئے اُن کے آثار دولت ثانیہ پر قائم کر کے جمع کر دیے۔

جس وقت کہ اللہ کے دشمن اُس کے دین کے علامات مٹانے کے لئے اور اُسے محو کرنے کے لئے مکاری کر رہے تھے تو اُس نے اللہ کے اور اُس کے خلیفہ کے حق کو اُس سے مدافعت کر کے اور سازشوں کو اُس سے دور ہٹا کر قائم کر دیا، اس طور پر کہ بصیرت کو اپنی رائے اور غور سے حاصل کیا اور قریب کو اپنی توجہ اور حضور سے نزدیک تر کر لیا، ہر اُس امر میں جو باعث قرب الٰہی و موجب تقرب خدا ہو اُس میں اپنی جان کو کھپاتا رہا، عنقریب اللہ تعالیٰ امیرالمومنین کو اس کی وجہ سے ایسا ولی جو حق کا مددگار ہوگا اور ایسا ناصر جو خیر کا معین ہوگا اور ایسا پشت پناہ جو دین کے دشمنوں سے جہاد کرنے والا ہوگا بنا دے گا۔

امیرالمومنین کے اُس فرمان سے تم واقف ہو چکے جو تمہارے پاس اُس واقعہ کے متعلق آیا تھا کہ اسی فرقے نے اُس واقعہ کو پیدا کیا تھا کہ صراط مستقیم الٰہی سے گمراہ ہے، اُس کے دین کی پناہ سے جدا ہے، اللہ اور اُس کے خلیفہ کی اُن نعمتوں کا منکر ہے جو اُس کے پاس ہیں، امت کی اُس جماعت میں جُدائی ڈلوانے والا ہے جس کے نظام کو اللہ نے اپنی خلافت سے جمع کر دیا ہے اور اجتماع کلمہ کے بعد اُس کے متفرق کرنے کے لئے حیلہ تلاش کرنے والا ہے، جو اپنی بیعت کو توڑنے والا ہے، جو اپنی گردنوں سے اسلام کی رسی کو نکالنے والا ہے، یہ آزاد کردہ غلام ترک ہیں، انھوں نے ایک لڑکے کو مسند دینے کی حرکت کی جو ابو عبداللہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوکل مشہور ہے یہ حرکت امیر المومنین کے مدینۃ السلام جانے کے بعد سرزد ہوئی کہ وہ اُس لڑکے کو امیر المومنین کے مقام خلافت پر قائم کریں، یہ اُن کی وہ خیانت ہے جس کا امیر المومنین نے مقابلہ تو کیا، مگر اُن کے معاملے میں تحمل اختیار فرمایا۔ ان بیعت توڑنے والوں نے ایک ایسی جماعت ترکوں اور مغربیوں کی اور دوسرے شاکلیین ولاحقین کی جمع کی جو گمراہی کے مجموعوں میں سے فتنے کی موافقت کرنے والی تھی اور اُن پر ایک ایسے شخص کو رئیس بنایا جو ابو احمد بن المتوکل مشہور ہے، یہ لوگ مدینۃ السلام (بغداد) کی جانب شرقی بغاوت اور اقتدار کا اعلان کرتے ہوئے اور سرکشی اور اصرار ظاہر کرتے ہوئے روانہ ہوئے، امیر المومنین نے انھیں مہلت دی، اور اُن پر مہربانی کرکے انھیں وسعت دی، ایک فرمان کا حکم دیا جس میں انھیں ہدایت تھی اور جو بیعت وہ کر چکے تھے یاد دلائی گئی تھی اللہ کا حق جو اُن پر ہے اور اس معاملے میں جو امیر المومنین کا حق ہے انھیں سمجھایا گیا تھا، کہ اُس بیعت سے اُن کا نکلنا جس میں وہ خوشی سے داخل ہوئے تھے اللہ کے دین سے نکلنا ہے، اللہ اور اُس کے رسول سے علیحدہ ہو جانا ہے، اپنی عورتوں اور اپنے مالوں کو اپنے اوپر حرام کر لینا ہے، اُن کے اس بیعت کو تھامے رہنے ہی میں دین کی سلامتی ہے، نعمت کی بقا ہے، اُن پر عذاب آنے سے حفاظت ہے، اُن کی جانب سے جو مصیبت پیش آئی اُس کے عوض میں اعلیٰ درجے کے عطایا اور بلند ترین مرغوب اشیا اور اعلیٰ مراتب کے ساتھ انھیں مخصوص کرنے اور مجلسوں میں انھیں سب کے آگے رکھنے کا حکم نافذ فرمایا، بایں ہمہ ان کی سرکشی نہ گئی، پھر امیر المومنین نے اپنے خیر خواہ، امین، وعقیدت مند غلام آزاد محمد بن عبد اللہ کو اُن کے معاملات کے درست کرنے اور انھیں حق کی طرف بلانے کے لئے مقرر کیا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں، اگر اُن کی سرکشی باقی رہے اور وہ اپنی گمراہی میں عجلت کرتے رہیں تو پھر اُن سے لڑیں۔

محمد بن عبد اللہ نے ان سرکشوں کو مہلت دینے، سمجھانے اور ہدایت کرنے میں دیر نہیں کی حالانکہ اس معاملے میں یہ لوگ اہل بغداد کا اُن کا خون بہانے کی، اُن کی عورتوں کو قید کرنے کی اور اُن کے اموال لوٹنے کی دھمکی دینے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی آوازیں بلند کر رہے تھے، قبل اس کے جو کچھ ان راستوں پر جنھیں اہل شرک استعمال کرتے ہیں لوٹ مار کے لیے ان کی روانگی ہوا کرتی تھی، جب انھیں اپنے لئے لوٹ کا امکان ہوتا تھا تو اس طرف جھک پڑتے تھے، جس آبادی پر گزرتے ویران کر دیتے، جو مسلم یا غیر مسلم عورت ملتی اُسے حلال سمجھتے، جو عاجز مسلمان نظر آتا اسے قتل کر دیتے، جو ذمی دکھائی دیتا اُسے گرفتار کر لیتے تھے، یہاں تک کہ بہت سے لوگ ان خبروں کو سن سن کر وطن چھوڑ بھاگے اپنے مکانات اور گھر چھوڑ گئے، اور امیر المومنین کے دروازے پر اُن کے شر سے بچنے کے لئے فریاد کی کہ ان سرکشوں نے وتیرہ بنا لیا ہے کہ امیر سامنے آیا تو اُس کا لباس امارت چھین لیا، پردہ دار پر گزرے تو عورتوں اور بچوں کا پردہ چاک کر دیا، نہ کسی مومن کے بارے میں عہد اور ذمے کی حفاظت کرتے ہیں نہ کسی مسلمان کی پردہ دری اور اس کے ناک کان کاٹنے میں توقف روا رکھتے ہیں، اور نہ اُس خون اور حرمت سے باز آتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے، نصیحت کا اُنھوں نے جنگ سے استقبال کیا، وعظ کا مقابلہ گناہ پر اصرار کرنے سے کیا حق کی تعلیم کا معاوضہ اُنھوں نے باطل پر مستقل رہنے سے کیا، باب الشماسیہ کے قریب آ گئے۔

محمد بن عبداللہ ولی امیر المومنین نے باب الشماسیہ نیز بغداد کے اُن سب دروازوں پر جن کا راستہ اُدھر سے گزرتا ہے، پوری تعداد میں لشکر اور اُس کے معاون ترتیب وار مقرر کر دیے تھے، اپنے پروردگار پر توکل جن کی جائے پناہ تھی، اُس کی طاعت کو مضبوط پکڑنا جن کے قلعے تھے، تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) دشمن کے مقابلے میں جن کا طریقہ تھا، محمد بن عبداللہ انھیں اُن چیزوں کی حفاظت کا حکم دیتا تھا جو ان کے قریب تھی، اور جنگ سے بچنے کا جب تک کہ گنجائش ہو، انھیں نصیحت شروع کی اور مگر اُن بیت تشکن گمراہوں نے بالمقابل جنگ شروع کر دی، چند روز تک اپنی جماعتوں اور لشکروں کے ذریعے سے زیادتی کرتے رہے، اپنی کثرت تعداد پر نازاں تھے اُن پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اللہ کو نہیں جانتے تھے کہ اُس کی قدرت اُن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طاقت سے زیادہ ہے، تقدیر الٰہی اُن کے ارادے کے خلاف نافذ ہو چکی اور اُس کے احکام انصاف کرنے والے اہلِ حق کے لئے جاری ہو چکے۔

نصف صفر یوم شنبہ ہوا تو وہ لوگ مع اپنی تمام جماعتوں کے باب الشماسیہ پہنچ گئے، اپنے جھنڈے انھوں نے پھیلا دیئے تھے، اور آپس میں اپنا شعار پکار پکار کر بیان کر رہے تھے، ہتھیار سنبھال رہے تھے، اور انھیں سے اُس پر ابتدا ہوئی جس نے انھیں دیکھ لیا اُسی سے ابتدا کر دی، بجز خونریزی اور عورتوں کے قید کرنے اور مال کو مباح سمجھنے کے اور کوئی کام نہ تھا، نصیحت شروع کی جو انھوں نے نہ سُنی، عوض میں جنگ شروع کر دی اور کچھ توجہ نہ کی اور کھلم کھلا جنگ شروع کر دی، آخر اولیائے خلافت نے بھی اُن کی طرف جلدی کی، اللہ سے اُن کے مقابلے میں مدد مانگی، اللہ کے ساتھ اُن کا بھروسہ مضبوط ہو گیا اور اس کی وجہ سے اُن کی بصیرتیں تمام و کامل ہو گئیں، اُس دن عصر کے وقت تک اُن کے درمیان برابر جنگ رہی، اللہ تعالیٰ نے اُن کے حامیوں اور سواروں اور رئیسوں اور اُن کے باطل کے پیشواؤں میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا، جن کی تعداد بہت زیادہ ہے، بہتیروں کو زخم شدید پہنچا۔

سب اللہ کے اور اللہ کے دین کے دشمنوں نے یہ دیکھا کہ اُن کے گمان جھوٹے کر دیئے گئے اور اُن کے اور اُن کی آرزوؤں کے درمیان حسرتیں حائل ہو گئیں اور وہی اُن کا انجام بنا دی گئیں، تو انھوں نے سامرا کے ترکوں اور مغربیوں کا ایک لشکر جو تیاری اور جماعت اور قوت اور ہتھیاروں میں تھے، غربی جانب کے ارادے سے بلوایا کہ اپنے بھائیوں کو شرقی جانب دشمنوں کے مقابلے میں مشغول کر کے یکایک غربی جانب کے باشندوں پر پہنچ جائیں، محمد ابن عبد اللہ غلام آزاد کردہ امیر المومنین نے دونوں جانبوں کو آدمیوں اور لشکر سے بھر دیا تھا، ہر طرف اُن لوگوں کو مقرر کر دیا جو اس کی حفاظت و نگرانی قائم رکھیں اور اُن کے دشمنوں کے شر کو رعیت سے روکیں، دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک سردار کو مع جماعت کثیرہ کے مقرر کر دیا، دیوار پر اُن لوگوں کی باری مقرر کر دی جو رات میں اور دن میں اُس کی نگرانی کریں، آدمیوں کو پھیلا دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اللہ کے دشمنوں کی خبروں سے اُن کی حرکات اور اُن کے اٹھنے اور قیام کرنے اور اُن کے تصرف کے بارے میں آگاہ کرتے رہیں، تاکہ وہ اُن کے ہر حال کا ایسے حال سے معاملہ کرے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اُن کے بازوؤں میں کمزوری پیدا کر دے۔

۱۹ صفر چارشنبہ کو وہ لشکر پہنچ گیا جس کی نسبت تجویز تھی کہ باب قطربل کے مغربی جانب مقیم ہو۔ وہ لوگ دجلے کے شرقی جانب بیعت توڑنے والے لشکریوں کے مقابلے میں ٹھیر گئے جو اتنی تعداد میں تھے جن کی فضا اور خلا ہی میں گنجائش نکل سکتی اور کشادہ میدان کی وسعت و پہنائی ہی میں اُن کی سمائی تھی۔ اُنھوں نے آپس میں یہ قرار دے لیا تھا کہ ایک دم سے سب دروازوں کے قریب پہنچ جائیں تاکہ وفادار فوج مختلف سمتوں سے ان کی جنگ میں مشغول ہو کر اُن سے کمزور ہو جائے اور وہ اپنے حق پر اپنے باطل کے ذریعے سے غالب آجائیں۔ یہ ایسی اُمید تھی جسے اللہ نے جھوٹا کر دیا اور ایسا نامراد گمان تھا جس میں اللہ کا حکم جاری ہو چکا تھا۔

محمد بن عبداللہ نے محمد بن ابی عون اور بندار بن موسیٰ طبری آزاد غلام امیرالمومنین اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ کو اُن کے قریب باب قطربل کی جانب کھڑا کر کے ہدایت کر دی تھی کہ اللہ سے ڈریں، اُس کی طاعت کریں، احکام الٰہی پر کاربند رہیں، کتاب اللہ پر عمل پیرا رہیں، جنگ سے اُس وقت تک توقف کریں جب تک کہ نصیحت کانوں تک پہنچے اور حجت اُن کے عاجلانہ شر اور اصرار کے مقابلے میں نازل ہو جائے، وہ ایک جماعت میں گھس گئے جو اُن کی جماعت کے مقابل تھی اس طرح سے کہ اللہ کا حق اُن پر ظاہر کر رہے تھے اور اپنے دشمن کے مقابلے میں جلدی کرتے تھے۔ اور اُن کی خطا کا یقین رکھتے تھے۔ اُن کا چاہنا ثواب آخرت اور جزائے دنیا کے بھروسے پر تھا۔ اُنھیں اور اُن کے ہمراہیوں کو اللہ کے دشمن اس حالت میں ملے کہ انھوں نے اپنے گھوڑے اُن کی طرف چھوڑ دیئے تھے، اُن کے سینوں کے لئے اپنے خنجر تیار کر لیے تھے اُنھیں اس میں شک نہ تھا کہ وہ لوگ لوٹنے والے کی لوٹ ہیں اور چھیننے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نعمت، انھوں نے اُن لوگوں کو نصیحت کی ایسی ندا دی جو اُن کے کانوں تک پہنچنے والی تھی جسے اُن کے کانوں نے بجا دیا اور اُن کی آنکھیں اُس سے نابینا ہو گئیں۔

مقابلے میں اولیائے خلافت نے کمال دل جمعی و یقین کے ساتھ اللہ کی تصدیق کی کہ اللہ اُن کے بارے میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا اُن پر گھوڑے دوڑنے لگے اور بار بار اُن پر لوٹے۔ لگے، نیزوں سے کونچنا اور تلوار سے مارنا اور تیروں کا چلنا شروع ہو گیا جب اُنھیں زخم لگا اور محسوس ہوا، جنگ نے اپنے دانتوں سے اُنھیں زخمی کر دیا، اور لڑائی کی چکی اُنھیں پیسنے لگی تو انھوں نے اپنی پشت پھیر لی، اللہ نے اُن میں اپنا خوف ڈال دیا ایک جماعت کثیرہ قتل ہوئی جو بذریعہ توبہ اللہ کے عذاب سے نہ بچے اور نہ بذریعہ امانت اُس کی دار و گیر سے محفوظ رہے، دوسری جماعت نے مقابلہ کیا کشتی میں سوار ہو کر اُن کے لشکر کے گمراہ گروہ جو اُن کے منتخب لوگوں میں سے تھے ایک ہزار آدمی اُن کی گمراہی پر مدد گار بن کر باب الشماسیہ پر عبور کر آئے، محمد بن عبداللہ نے خالد بن عمران اور شاہ بن میکال آزاد غلام طاہر کو مامور کیا، وہ ایسی بصیرت کے ساتھ گھس گئے جس کو کوئی کمزوری کم کرنے والی نہ تھی، اور ایسی نیت کے ساتھ جس میں کوئی خطا شامل نہ تھی اُن دونوں کے ہمراہ عباس بن قارن آزاد غلام امیر المومنین بھی تھا۔

شاہ مع اپنی ہمراہ جماعت کے جب اللہ کے دشمنوں تک پہنچ گیا تو اُس نے اُن مقامات پر پہرے بٹھا دیئے جہاں چھپ چھپ کے داخل ہونے کا اندیشہ تھا پھر اُس نے اور اُس کے ہمراہ جو نامور تجربہ کار سردار گئے تھے انھوں نے حملہ کر دیا جنھیں نہ کوئی وعید اور دھمکی بہکا سکتی تھی اور نہ اُنھیں اللہ کی جانب سے مدد اور تائید میں شک تھا، انھوں نے اُن میں اپنی تلواریں چلا دیں جو اللہ کے احکام اُن پر جاری کر رہی تھیں، یہاں تک کہ اُنھیں اُن کی اُس جھاڑتی سے ملا دیا جہاں وہ جمع ہو کر گناہ کر رہے تھے، اُن کی ہر شے ہتھیار اور چوپائے اور آلاتِ حرب سب اُن سے چھین لئے، کتنے ہی مقتول تھے جن کا جسم اُس کے مقتل میں چھوڑ دیا گیا تھا اور اُس کا سر ایسی جگہ منتقل کر دیا گیا تھا جہاں دوسرے کے لئے عبرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، کتنے ہی شخص تلوار سے غرق کی طرف پناہ لینے والے تھے، اللہ نے انھیں اُن کے خوف سے پناہ نہ دی، کتنے ہی اسیر گرفتار تھے جو اولیاء اللہ اور اُس کے گروہ کے مکان کی طرف ہنکائے جا رہے تھے، کتنے ہی بھاگنے والے زخموں کی وجہ سے جن کی روح پرواز کر رہی تھی ایسے تھے کہ اللہ نے اُن کے قلب میں خوف بٹھا دیا تھا بحمد اللہ انتقامی عقوبت دونوں فریق پر واقع ہوئی جو اُن میں سے جانب غربی سے آیا اور جو شرقی جانب عبور کر کے اُن کے پاس اعانت کو آیا، ان میں سے کسی نجات پانے والے کو نجات نہ ملی، نہ کوئی پناہ مانگنے والا توبہ کی وجہ سے پناہ پا سکا، نہ کسی رجوع کرنے والے نے اللہ کی طرف رجوع کیا، چار فرقے تھے جنھیں دوزخ نے گھیر لیا اور فوری عذاب اُن پر آ گیا، یہ نصیحت و عبرت ہے اہل عقل کے لئے، سب لوگ حق تعالیٰ کے اس ارشاد کے مصداق ہو گئے۔ (اے نبی) کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا، اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں اُتار دیا، وہ سب اُس میں داخل ہوں گے، اور وہ کس قدر بُرا ٹھکانا ہے۔

اولیاء اللہ اور اُس فرقے کے درمیان جو شرقی جانب تھا اُس وقت تک جنگ برابر جاری رہی اور قتل اُن کے سرداروں میں مجتمع رہا اور زخم بھی اُن میں پھیلے۔ یہاں تک کہ جب اُنھوں نے وہ ہلاکت دیکھ لی جو اللہ نے اُن کی جماعتوں پر نازل کی تھی اور جو عذاب و مصیبت اُن میں پہنچا دی کہ کوئی اللہ سے اُن کا بچانے والا نہ تھا، اور نہ اُس کے اولیاء سے کوئی پناہ اور رجوع کی جگہ تو اُنھوں نے اس حالت میں پشت پھیر لی، شکست خوردہ اور زخمی اور مصیبت زدہ تھے، اللہ نے اُنھیں اپنے گمراہ بھائیوں اور گمراہ کرنے والے فرقوں میں عبرتیں دکھا دی تھیں، جو کچھ اُن کے دلوں میں تھا سب جاتا رہا جب کہ انھوں نے اللہ کی مدد اُس کے لشکر کے ساتھ اور اُس کا غلبہ اُس کے اولیاء کے ساتھ دیکھا سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ گمراہوں کو، اپنے دین سے پھرنے والوں کو، باغیوں کو، عہد کے توڑنے والوں کو، اُن گمراہوں کو مٹانے اور میٹ دینے والا ہے۔ جو اہل حق کے گروہ سے خارج ہیں، ایسی تعریف جو اُس کی رضا تک پہنچانے والی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کی بہتر اور زیادہ رضامندی کی باعث ہے، اللہ رحمت کاملہ نازل کرے ابتدا میں بھی محمدؐ اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو اُس کے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے اور اُس کے حکم سے اُس کی طرف بلانے والے ہیں، اور سلام کامل نازل فرمائے۔ سعید بن حمید نے (یہ مضمون) ۷ر صفر یوم شنبہ ۲۵۱ھ کو لکھا۔

نہروان کی تاراجی

محمد بن عبداللہ بن طاہر ۱۸ر صفر یوم سہ شنبہ کو سواری پر باب الشماسیہ گیا اور بغداد کی دیوار (شہر پناہ) کے علاوہ باب الشماسیہ سے تین دروازوں تک جتنے مکانات دکانیں اور باغ تھے سب کے کھودنے اور کھجوریں اور دوسرے درخت کاٹنے کا حکم دیا کہ وہ جانب اُس شخص پر وسیع ہو جائے جو اُس میں جنگ کرے، علاقۂ فارس و اہواز سے ستر سے زائد مال کے گدھے بغداد بھیجے گئے، جیسا کہ بیان کیا گیا منکجور بن قارن الاشروسنی قائد لا رہا تھا، ترکوں اور ابو احمد نے ابن بابک کو تین سو سوار و پیادہ کی جماعت میں طرارستان روانہ کیا کہ جب وہ مال پہنچے تو اسے لے لیں، محمد بن عبداللہ نے اپنے ایک قائد یحییٰ بن حفص کو مال لانے کے لئے بھیجا، اُس نے ابن بابک کے خوف سے وہ مال طرارستان سے پلٹا دیا، جب ابن بابک کو یہ معلوم ہوا کہ وہ مال اُس سے بچ گیا تو اپنے ہمراہیوں کو لے کر نہروان گیا، اُس کے ہمراہی لشکر نے وہاں کے باشندوں کو قتل کر کے اکثر کو نکال دیا، پُل کی کشتیوں کو جلا دیا جو بیس سے زائد تھیں اور سامرا واپس آگیا۔

محمد بن خالد کی شکست و مراجعت

محمد بن خالد بن یزید آیا جسے مستعین نے جزیرے کی سرحدوں کا حاکم بنا دیا تھا، شہر بلد میں ٹھیر کر وہ اُس لشکر و مال کا منتظر تھا جو اُس کے پاس پہنچنے والا تھا، جب ترکوں کی حالت میں اضطراب اور مستعین کا دخول بغداد میں ہو گیا اُس وقت سوائے رقہ کے راستے کے اُسے بغداد جانا ناممکن ہو گیا وہ اپنے خاص خاص لوگوں کے ہمراہ جو قریب چار سو سوار و پیادہ تھے اُس طرف گیا، وہاں سے بغداد اُتر گیا جہاں ۱۸ر صفر یوم سہ شنبہ کو پہنچا، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے گھر گیا تو اُس نے اُسے پانچ خلعت دیئے جو ریشمی اور سنہری تار کے اون و ریشم ملے ہوئے نقشی اور سیاہ تھے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بڑے لشکر کے ساتھ ایوب بن احمد کی جنگ کے لئے روانہ کیا، چنانچہ اُس نے اُسے فرات کے کنارے پالیا، اُس سے جنگ کی جو ایک قلیل جماعت میں تھا، محمد بن خالد کو شکست ہوئی، یہ اپنی جائداد کی طرف سواد میں چلا گیا۔

محمد بن عبداللہ کا قتل

سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ جب محمد بن عبداللہ کو محمد بن خالد کی شکست کی خبر پہنچی تو اُس نے کہا کہ عرب میں سے کوئی فلاح نہیں پاسکتا مگر یہ کہ اُس کے ہمراہ بنی ہو کہ اللہ اُس کے وسیلے سے اُس کی مدد کردے، اُسی دن باب الشماسیہ پر ترکوں کو شکست ہوئی، جو اُس دروازے پر گئے تھے، اُس پر انھوں نے نہایت سخت جنگ کی یہاں تک کہ انھیں شکست دے دی جو اُس دروازے پر تھے، اُس گوپھن پر جو باب الشماسیہ کے بائیں جانب نصب تھا مٹی کا تیل اور آگ ڈالی مگر آگ اُس میں کارگر نہ ہوئی جو لشکر اُس دروازے پر تھا وہ اُس پر غالب آگیا یہاں تک کہ اُن کی قیام گاہ سے اُنھیں ہٹا دیا اور اُس دروازے سے اُنھیں نکال دیا، وہ اہل بغداد کی ایک قلیل جماعت کو قتل اور جماعت کثیر کو تیروں سے زخمی کر چکے تھے، اُس وقت محمد بن عبداللہ نے وہ عراوات (پتھر پھینکنے والے آلات) اُن کی طرف بھیجے جو چھوٹی بڑی کشتیوں میں لدے ہوئے تھے، ان لوگوں نے نہایت سختی سے پتھر مارے، اُن میں سے ایک جماعت کثیرہ کو جو قریب سو آدمی کے تھے قتل کر دیا، وہ لوگ دروازے سے کنارے ہٹ گئے، ایک مغربی نے دیوار شماسیہ میں میخ گاڑ دی اور اُس سے لپٹ گیا اور چڑھ گیا تو اُسے دیوار کے محافظوں نے گرفتار کر لیا اور اُسے قتل کر کے اُس کا سر گوپھن میں رکھ کر ترکوں کے لشکر میں پھینک دیا، اُس وقت وہ اپنی چھاؤنی واپس چلے گئے۔

محافظ باب الشماسیہ کا قتل

مذکور ہے اُس دن ایک شخص کو جو نہم عرب لوگوں میں سے باب الشماسیہ پر محافظ مقرر تھا اُن ترکوں اور مغربیوں کی کثرت نے جو باب الشماسیہ پر آکر آئے تھے اُسے گھبرا دیا، وہ لوگ اپنے جھنڈوں اور ڈھولوں کے ساتھ اُس دروازے کے قریب ہو گئے تھے، ایک مغربی نے دیوار پر ایک میخ لگائی تو محافظ دیوار نے یہ ارادہ کیا کہ وہ یا مستعین یا منصور کہکر چلائے مگر غلطی کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا معتز یا منصور چلّانے لگا، دوسرے محافظ دروازے نے مخالف سمجھ کے اُسے قتل کر دیا، اُس کا سر محمد بن عبداللہ کے گھر بھیج دیا، جس نے اُس کے لٹکانے کا حکم دیا، اُس کی ماں اور بھائی اُس کا دھڑ محمل میں رکھ کر چلّاتے ہوئے اور اُس کا سر مانگتے ہوئے آئے مگر انھیں نہیں دیا گیا، اور باب الجسر پر لٹکا رہا یہاں تک کہ جب اور سر اُتارے گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ اُتارا گیا۔

الدرغمان کا خاتمہ ۲۳ر صفر شب جمعہ کو ترکوں کی ایک جماعت باب البردان پہنچی اُس کا وکیل محمد بن رجا تھا، یہ واقعہ اُس کے علاقہ واسط جانے سے قبل ہوا، اُن میں سے چھ آدمی مقتول اور چار گرفتار ہوئے، الدرغمان شجاع اور بہادر تھا کسی دن ترکوں کے ساتھ باب الشماسیہ گیا تو اُس پر گوپھن کا پتھر پھینکا گیا جو اُس کے سینے پر لگا، اُسے سامرا واپس کیا گیا مگر وہ بھرئی اور عکبرا کے درمیان مرگیا، لاش سامرا بھیجی گئی، یحییٰ بن العلی قائد مغربی نے بیان کیا کہ وہ کسی دن الدرغمان کے پہلو میں تھا کہ یکایک اُس پر ایک تیر آیا جو اُس کی آنکھ میں لگا پھر ایک پتھر لگا جس نے اُس کا سر اُڑا دیا، آخر مردہ لاد کے لایا گیا۔

علی بن حسن کا بیان علی بن حسن رامی سے مذکور ہے کہ رامیوں یعنی منجنیق چلانے والوں کی ایک جماعت باب الشماسیہ کی دیوار پر جمع تھی، ایک مغربی اُس دروازے کے قریب آرہا تھا نیچے کا حصہ کھول دیا تھا، ہوا خارج کر رہا تھا اور چلّا رہا تھا، کہ میں نے ایک تیر نکال کر ایسا مارا کہ نیچے سے نکل کر حلق سے جا نکلا اور مر کر گر پڑا، اُس دروازے سے ایک جماعت نکلی جس نے اُسے مصلوب کی طرح لٹکا دیا، بعد کو مغربی آئے اور اُسے اٹھا لے گئے۔

تجار کی ابراہیم موئید سے شکایت بیان کیا گیا ہے کہ قطربل کے دن ترکوں کی شکست کے بعد بدمعاش لوگ سامرا میں جمع ہوئے اور معتز کی حکومت میں کمزوری دیکھی تو اُنھوں نے زیور اور تلوار والوں اور سرّافوں کا بازار لوٹ لیا، جو سامان پایا سب لے لیا، تجار معتز کے بھائی ابراہیم موئید کے پاس جمع ہوئے، اُس سے اس واقعہ کی شکایت کی اور اس امر سے آگاہ کیا کہ ہمارا مال حکومت کی حفاظت میں تھا، اہل حکومت ضامن تھے کہ محفوظ رہے گا، موئید نے نہایت ناگوار چشم و ابرو سے جواب دیا کہ تمھیں مناسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھا کہ اپنا سامان اپنے گھروں کو لے جاتے۔

معتز بن طرسوس کی آمد بکوتہ بن قیس بن ابی السعدی ۲۲ صفر یوم شنبہ کو اُن اعراب کو لایا جن کے لئے حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ وہ چھ سو پیادے اور دو سو سوار تھے۔ اسی دن اہل طرسوس کے معتزین میں سے دس آدمی آئے جو بلکاجور کے شاکی تھے اور گمان کرتے تھے کہ معتز کی بیعت کی خبر اُسے مل گئی، بلکاجور فرمان پہنچنے کے دو گھنٹے بعد نکلا اور معتز کی بیعت کی دعوت دی، اور سرداروں اور سرحد والوں سے بیعت لے لی اکثر نے بیعت کر لی اور بعض اُن میں سے رُکے رہے، رکنے والوں پر مار پڑی بیڑیاں پہنائی گئیں اور قید کر لئے گئے، بیان کیا گیا ہے کہ جب اُس نے زبردستی بیعت کے لئے اُنھیں پکڑا تو وہ رُکے اور بھاگ گئے، وصیف نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اُس کو دھوکا دیا گیا ہے، جو شخص اُس کے پاس معتز کا فرمان لایا تھا وہ لیث بن بایک تھا، اُس نے اُس سے بیان کیا کہ مستعین مر گیا تو لوگوں نے معتز کو اُس کا جانشین کر دیا، پھر وہ گروہ بہت جمع ہو گیا جو بلکاجور کا شاکی تھا کہ اُس نے عمداً ایسا کیا، یہ بھی شکایت کرتے تھے کہ وہ بنی واثق میں دیکھا گیا تھا۔

شامی سرحدوں پر بلکاجور کا تقرر ۲۶ صفر چار شنبہ کو بلکاجور کا خط ایک شخص کے ہمراہ آیا جس کا نام علی الحسین اور عرف ابن الصعلوک تھا، خط میں تھا کہ اُس کے پاس ابو عبداللہ ابن المتوکل کا فرمان آیا ہے کہ وہ خلیفہ بنا دیا گیا اور اُس کے لئے بیعت ہو گئی، جب اس امر کی تصدیق میں اُس کے پاس مستعین کا فرمان آیا تو اُس نے اُن لوگوں سے بیعت کی تجدید کی جنھوں نے اُسے قبول کر لیا تھا، وہ اُس کے مطیع و فرماں بردار ہیں، قاصد کے لئے ایک ہزار درہم کا حکم دیا جو اُس نے لے لئے، محمد بن علی ارمنی معروف بہ ابو نصر کے شامی سرحدوں پر والی بنانے کا فرمان لکھا جا چکا تھا، پھر جب بلکاجور کے لئے فرمان آ گیا تو محمد بن علی ارمنی کی ولایت کا فرمان روک لیا گیا۔

معتز کے قاصد کی گرفتاری اسی سنہ میں ۲۴ صفر یوم دوشنبہ کو اسمٰعیل بن فراشہ تین سو سواروں کی جماعت میں علاقہ ہمدان سے آیا، اُس کا لشکر پندرہ سو تھا، کوئی پہلے آیا اور کوئی پیچھے، سب متفرق ہو گئے تھے، اپنے ہمراہ معتز کے ایک قاصد کو لایا تھا جو اُس کے پاس بیعت لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، اُس نے اُس قاصد کو قید کر لیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک خچر پر بدون چار جامے کے مدینۃ السلام (بغداد) لے گیا۔ اسمٰعیل کو پانچ خلعت عنایت ہوئے۔

ایک علوی کی گرفتاری و رہائی

ایک آدمی لایا گیا جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا کہ وہ علوی ہے جو رے و طبرستان کے علاقے میں وہاں کے علویوں کے پاس جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا، اُس کے ساتھ چوپائے اور غلام تھے، اُسے چند مہینے دار الخلافہ میں قید رکھا گیا، پھر ضمانت لے کر رہا کر دیا گیا۔

شاکریہ اور ابناء کی معتز کی اطاعت

اُسی روز موسیٰ بن بغا کا خط پڑھا گیا جس میں یہ ذکر تھا کہ معتز کا فرمان آیا، اُس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا، حادثے کی خبر دی اور انھیں اپنے ہمراہ بغداد واپس چلنے کا حکم دیا، وہ تو نہ مانے مگر شاکریہ اور ابناء نے قبول کر لیا، ترکوں اور اُن کے مددگاروں نے اُس سے کنارہ کشی اختیار کی اور انھوں نے اُس سے جنگ کی، اُن میں سے ایک جماعت قتل کی گئی اور چند قید کیے گئے جو اُس کے ہمراہ آ رہے تھے، خط پڑھنے کے وقت ابن طاہر کے گھر میں نعرۂ تکبیر بلند ہوا۔

بصری جنگی جہازوں کی آمد

۲۵ صفر کو بصرے سے دس جنگی جہاز آئے، ہر ایک میں ایک ایک اندازہ گیر اور تین مٹی کے تیل والے، ایک نان بائی، اور انتالیس جنگ آور جہاز ران تھے، ایک ایک میں کشتیاں اُس جزیرے کی طرف لائی گئیں جو ابن طاہر کے مکان کے مقابل تھا، پھر اسی شب شماسیہ کی طرف کھینچی گئیں، جو لوگ اُن میں سوار تھے اُنھوں نے ترکوں پر آگ برسائی، پھر اپنی شماسیہ کی چھاؤنی سے پُل والے ابو جعفر کے باغ کی طرف منتقل ہونے کا ارادہ کیا، لشکر کے رو پر ایسے موضع میں اُٹھ گئے جہاں آتش باری سے ضرر نہ پہنچ سکے۔

۲۹ صفر کو ترک اور مغربی شرقی جانب سے بغداد کے دروازوں پر گئے دروازے اُن کے روبرو بند کر دیئے گئے اور اُنھیں تیروں اور منجنیقوں سے مارا گیا، فریقین کے لوگ مقتول ہوئے ایک بڑی جماعت مجروح ہوئی، عصر تک اسی طرح کرتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان بن عبداللہ کی ساریہ آمد

اسی سال سلیمان بن عبداللہ جرجان سے طبرستان کی واپسی کے لئے روانہ ہوا، آمل سے اس طرح روانہ ہوا کہ ایک جماعت کثیر اور گھوڑے اور ہتھیار کے ساتھ نکلا، حسن بن زید کنارے ہٹ کر دیلم چلے گئے، اس نے اپنے بھائی محمد طاہر کے بیٹے السلطان کو اپنے طبرستان جانے کو لکھا، یہ خط بغداد میں پڑھ لیا گیا، مستعین نے بغا صغیر آزاد غلام امیرالمومنین کو اس کی ایک نقل محمد بن طاہر کے ہاتھ پر فتح طبرستان اور حسن بن زید کی شکست کے متعلق لکھی، کہ سلیمان بن عبداللہ ساریہ میں سلامت حال کے ساتھ داخل ہو گیا، قارن بن شہریار آزاد کردہ غلام امیرالمومنین کے دونوں بیٹے جورستم و مازیار کہلاتے ہیں کم و بیش پانچ سو آدمیوں کے ساتھ اس فتح میں اس کے پاس آئے، اہل آمل کی حاضری وفادارانہ تھی جو اپنی وفاداری کو ظاہر اور اپنی جگہ سے منتقل کئے جانے کی درخواست کرتے تھے، اُن کے پاس اتنی جماعت بھیج دی جس نے اُن کے سکون و وثوق میں ترقی کی، لشکر اُس کے سامنے کے دیہات اور راستوں پر گشت کرنے کے لئے روانہ کر دیا، قتل کرنے اور اسباب چھیننے کی ہر ایک کو پہلے ہی ممانعت کر دی، جو اس سے تجاوز کرے وہ سزا کا مستوجب ٹھہرا، اسد بن جندان کا خط علی بن عبداللہ طالبی مسمّٰی مرقش کی مع اُس کے ہمراہیوں کے جو دو ہزار سے زائد تھے اور مع الجیل کے دو رئیسوں کے جو بڑی جماعت کے ساتھ تھے نہریت کے متعلق اُسے اُس وقت ملا جس وقت اُنھیں حسن بن زید کی شکست اور اُس کے وفاداروں کو اس علاقے میں داخل کرنے کی خبر ملی تھی، شہر آمل میں بڑے اچھے طریقے اور نمایاں عزت و سلامت کے ساتھ داخل ہوا، لشکر کے اسباب اُس سے جدا ہو گئے۔

علار بن احمد کا ایک قلعہ پر قبضہ

اسی سال ۲۵ محرم کو علار بن احمد کا خط آیا جو خراج و جائداد پر آرمینیہ میں بغا شرابی کا عامل تھا جس میں اُس علاقے کے دو آدمیوں کے حملے کی خبر تھی جن کا اُس نے نام بھی لکھا تھا، ان دونوں کے ساتھ اپنے قتال کا ذکر کیا تھا کہ دونوں نے ایک قلعے میں پناہ لے لی تو اُس نے اُس قلعے پر گوپھن لگا دیئے یہاں تک کہ قلعے کو ہلا دیا، دونوں قلعے سے بھاگنے کے لئے نکل گئے، اُن کا حال پوشیدہ رہا، اور وہ قلعہ قبضے میں آ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال ۱۹ محرم کو ایک مورخ کا خط آیا جس میں اہل اردبیل کی شکست کا اور اُن کے نام طالبی کے ایک خط کا ذکر تھا، طالبی نے اُن کے شہر کے چودہ دروازوں پر چودہ لشکر بھیجے کہ اُن کا محاصرہ کریں۔

عیسیٰ بن الشیخ اور موفق خارجی کی جنگ

اسی سال ایک مخبر کا خط اُس جنگ کے بارے میں آیا جو عیسیٰ بن الشیخ اور الموفق خارجی کے درمیان ہوئی، عیسیٰ کے موفق کو قید کر لینے، مستعین سے ضروری ہتھیار روانہ کرنے کی درخواست کی تھی کہ شہر میں ایسا ذخیرہ فراہم ہو جائے جس سے لشکر کو جنگ پر قوت حاصل ہو، حاکم کنارۂ نہر کو ایسی چار کشتیاں مع اُن کے سامان کے بھیجنے کو لکھ دے کہ وہ سامان اُن کشتیوں کے مقابلے کا ہو۔

محمد بن جعفر کی گرفتاری

اسی سال محمد بن طاہر کا عریضہ اُس طالبی کے بارے میں آیا جو رے اور اُس کے قرب وجوار میں نکلا تھا، جو لشکر اُس کے لئے تیار کئے گئے، جو فوج اُس کی طرف بھیجی گئی محمد بن طاہر کے محمدیہ جانے کے وقت حسن بن زید کا بھاگ جانا ابن طاہر کے لشکر کا محمدیہ کا احاطہ کر لینا، محمدیہ میں ابن طاہر کے داخل ہونے کے وقت راستوں اور کوچوں پر پہرہ مقرر کرنا، حسن بن زید کے آدمیوں کا پھیل جانا، یہ سب واقعات مذکور تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن طاہر کو محمد بن جعفر کی گرفتاری میں بغیر کسی دقت داری کے کامیابی دی، جو شخص محمد بن جعفر کی گرفتاری کے بعد علویوں میں سے رے میں دوبارہ آیا وہ احمد بن عیسیٰ بن علی بن حسین الصغیر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور ادریس بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تھے، یہ وہی ہیں جو حجاج کی روانگی مکہ کے وقت نکلے تھے، وہ جو طبرستان میں ہیں، وہ الحسن بن زید ابن محمد بن اسمٰعیل بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ہیں (رحمۃ اللہ علیہم ورضوانہ)

اسی سال موسیٰ بن عبد اللہ الحسینی کے بھانجے یوسف بن اسمٰعیل علوی نے خروج کیا۔

عیاروں میں اسلحہ کی تقسیم

اسی سال ربیع الاول میں محمد بن عبد اللہ نے یہ حکم دیا کہ بغداد کے عیاروں کے لئے کافر کوب (ہتھیلہ) بنائے جائیں، اُس میں آہنی میخیں لگائی جائیں، مظفر بن سیسل کے گھر میں یہ کام ہو، وہ لوگ جنگ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر ہتھیار آجاتے تھے، دشمن کو اینٹ سے مارا کرتے تھے، منادی کو حکم دیا تو اُس نے ندا دیدی کہ جو شخص ہتھیار لینا چاہے وہ دار المظفر میں حاضر ہو، ہر طرف کے عیار وہاں پہنچ گئے، وہ ہتھیار اُن میں تقسیم کر دیئے گئے اور اُن کے نام لکھوا دیئے گئے، اُن پر ایک شخص کو رئیس بنایا گیا جس کا نام نیتویہ اور کنیت ابو جعفر تھی، کچھ اور لوگ بھی تھے جن میں ایک کو دونل، دوسرے کو دمحال، تیسرے کو ابو نملہ، اور چوتھے کو ابو عصارہ کہا جاتا تھا، ان میں سے سوائے نیتویہ کے اور کوئی ثابت قدم نہیں رہا، نیتویہ برابر جانب غربی کے عیاروں پر سردار رہا یہاں تک کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا، جب عیاروں کو کافر کوب دیدیئے گئے تو وہ بغداد کے دروازوں پر پھیل گئے، ترکوں اور اُن کے پیروی کرنے والوں میں سے قریب پچاس آدمیوں کو اُسی روز قتل کر ڈالا، خود اُن کے دس آدمی قتل ہوئے، اُن میں سے پانچ سو تیر انداز نکالے گئے انھوں نے ترکوں سے دو جھنڈے اور دو سیڑھیاں لے لیں۔

ابن قیس کی ترکوں سے جھڑپ

اسی سال نجویہ بن قیس کی علاقہ بزدغی میں ترکوں کی ایک جماعت سے جنگ ہوئی، اُس نے اور محمد بن ابی عون وغیرہ نے اُن کا مقابلہ کیا، ترکوں میں سے اُنھوں نے سات گرفتار اور تین قتل کئے، بعض ان میں سے اپنی جان لے کر پانی میں بھاگے پھر بعض ڈوب گئے اور بعض بچ گئے۔

احمد بن صالح کا بیان

احمد بن صالح بن شیرزاد سے مذکور ہے کہ اُس نے قیدیوں میں سے ایک شخص سے اُس جماعت کی تعداد دریافت کی جس کا نجویہ نے مقابلہ کیا تھا، اُس نے کہا کہ ہم لوگ چالیس آدمی تھے، ہم لوگوں نے نجویہ اور اُس کے ہمراہیوں سے صبح کے وقت مقابلہ کیا، ہمارے تین آدمی مارے گئے، تین غرق ہوئے، آٹھ قید ہو گئے، اور باقی چھپ گئے، عامل اوانا کا جھنڈا، جوشن اور اٹھارہ گھوڑے گرفتار کر لئے گئے، عامل اوانا ہارون بن شعیب کا بھائی تھا، واقعہ اوانا چارشنبہ کو ہوا، اور نجویہ اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ کے لشکر نے اسلحہ سے آراستہ ہو کر قطربل میں قیام کیا۔

نیتویہ کا ترکوں پر حملہ

جیسا کہ مذکور ہے، نیتویہ اور اُس کے ساتھ والے عیار انھیں ایام میں کسی دن باب قطربل سے نکلے، ترکوں کو گالیاں دیتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ ہوئے یہاں تک کہ قطربل سے بڑھ گئے، اُن کے مقابلے کے لئے ترکوں میں سے جب کشتی میں سوار ہونا تھا وہ تیر چلاتا ہوا سوار ہوا، اُن میں سے ایک آدمی کو قتل اور دس کو زخمی کر دیا، عیار ایک دم سے اُنھیں پتھر مارنے لگے، سب کو زخمی کر دیا وہ لوگ اپنی چھاؤنی واپس چلے گئے نیتو یہ کو ابن طاہر کے گھر میں بلا کر حکم دیا گیا کہ وہ سوائے یوم جنگ کے اور کسی دن حملہ نہ کرے، اُسے کنگن پہنایا گیا اور اُس کے لئے پانچ سو درہم کا حکم دیا گیا۔

مزاحم بن خاقان کی بغداد میں آمد

۱۴ ربیع الاول کو علاقہ الرقہ سے مزاحم بن خاقان آیا، اُس نے سرداروں اور بنی ہاشم اور دفتری حکام کو اپنی ملاقات کا حکم دیا، وہ خراسانی اور ترک اور مغربی جو اُس کے ماتحت تھے سب اُس کے ہمراہ آئے قریب ایک ہزار کے تھے، ہمراہ ہر قسم کے آلات حرب تھے، مزاحم بن خاقان اس طرح بغداد میں داخل ہوا کہ دست راست پر وصیف، دست چپ پر بغا، عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر بغا کی باتیں جانب اور ابراہیم بن اسحاق اُن کے پیچھے تھا، اس نمایاں تمکنت و وقار کے ساتھ جب وہ پہنچا تو اُسے سات خلعت دیئے گئے، ایک تلوار اُس کے گلے میں ڈالی گئی، اُس کے دونوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو پانچ پانچ خلعت دیئے گئے، حکم دیا گیا کہ اُس کے لئے تین ہزار آدمی پیادہ و سوار مقرر کئے جائیں۔

محمد بن عبد اللہ کا حملہ و مراجعت

معتز نے موسیٰ بن اشناس اور اُس کے ہمراہ حاتم بن داؤد بن یحیٰی مع تین ہزار پیادہ و سوار کے روانہ کیا، اُس نے غربی جانب باب قطربل پر یکم ربیع الاول کو ابو احمد کے لشکر کے مقابل لشکر جمع کر دیا، ایک شخص عیاروں میں سے جو دیکھنے میں مشہور تھا ایک گدھے پر اور اُس کا نائب ایک دوسرے گدھے پر نکلا، اُن کے ساتھ ڈھالیں اور ہتھیار تھے، دوسرا شخص نکلا جس کی کنیت ابو جعفر تھی اور مغربی مشہور تھا پانچ سو آدمیوں کے ہمراہ جن کے ساتھ کھلے ہوئے ہتھیار اور ڈھالیں تھیں، تلواریں اور چھریاں اُن کے پٹکوں میں تھیں، ہاتھ میں کافر کوب لئے تھے، سامرا سے آنے والا لشکر بغداد کی غربی جانب کے قریب ہو گیا، محمد ابن عبد اللہ کے ہمراہ چودہ سردار تھے، ان کی فوج سوار ہو کر نکلی تماشا بنی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مخلوق کثیر نکل آئی، ابو احمد کے لشکر کے مقابل پہنچے، پانی میں اُن لوگوں کے درمیان ایک جماعت حائل تھی جو ابو احمد کے لشکر میں سے قتل ہوئی تھی، یہ پچاس آدمی تھے، عرب آگے بڑھے، یہاں تک کہ ڈیڑھ میل لشکر سے آگے بڑھ گئے، ابو احمد کے لشکر کے کشتی والے کشتی میں سوار ہو کر اُن کی طرف آئے، دونوں کے درمیان جنگ ہونے لگی، عربوں نے چند کشتی والے گرفتار کر لئے جو میں جنگ کرنے والے اور ملاح تھے، اُن سے تاوان لیا گیا۔

محمد بن ابی عون کے خلاف احتجاج

محمد بن عبداللہ واپس آگیا، ابن ابی عون کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو واپس کر دے، ابن ابی عون تماشائیوں اور عوام کی طرف متوجہ ہوا جنھیں وہ واپس کرنا چاہتا تھا، اُنھیں سخت سست کہا، گالیاں دیں انھوں نے بھی اُسے گالیاں دیں اُس نے اُن میں سے ایک آدمی کو مارا جو مر گیا، اُنھوں نے اُس پر حملہ کر دیا مگر وہ اُن کے ہاتھوں سے بچ گیا، بغداد کے چار کشتی والے پیچھے رہ گئے تھے، جب ابن عون عوام سے شکست کھا کر واپس ہو رہا تھا تو ابو احمد کے لشکر والوں نے کشتی والوں کو دیکھ لیا، اُنھوں نے اُن کی تلاش میں کشتی والے روانہ کئے اُنھوں نے اُنھیں گرفتار کر لیا، ایک کشتی کو جلا دیا جس میں اہل بغداد کا عراوہ (پتھر پھینکنے والا آلہ) تھا، عوام فوراً ابن ابی عون کے گھر گئے کہ اُسے لوٹ لیں، اُنھوں نے بیان کیا کہ ابن ابی عون ترکوں سے مل گیا ہے، اُن کی مدد کی ہے اور اپنے آدمیوں کو شکست دے دی ہے، اس کے منحرف ہو جانے کے بارے میں محمد بن عبداللہ سے گفتگو کی اور غل مچایا، محمد بن عبداللہ نے مظفر بن سیسل کو اُس کے ماتحتوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ عوام کو واپس کر دے، اُنھیں ابن ابی عون کے سامان میں سے کچھ لینے سے روکے اور اعلان کر دے کہ اس کو معزول کر کے یہ خدمت اپنے بھائی عبید اللہ بن عبداللہ کے سپرد کر دی ہے۔ مظفر گیا اور لوگوں کو محمد بن ابی عون کے گھر سے واپس کیا۔

ابو السنا کی ترکوں سے جنگ

۱۹ ربیع الاول یوم پنج شنبہ کو سامرا سے بغداد آنے والا ترکی لشکر عکبرا پہنچا، ابن طاہر نے اپنے سرداروں میں سے بندار طبری اور اپنے بھائی عبید اللہ اور ابو السنا اور مزاحم بن خاقان اور اسد بن داؤد سیاہ اور خالد بن عمران وغیرہ کو باہر روانہ کیا، وہ روانہ ہو کر قطربل پہنچے، اُس میں ترکوں کی پوشیدہ جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، جو اُن پر ٹوٹ پڑے اور اُن کے درمیان جنگ جاری ہو گئی، ترکوں نے انھیں اتنا ڈھکیلا کہ وہ دونوں دیواروں تک پہنچ گئے جو قطربل کے راستے میں تھیں، ابوالسنا اور اسد بن داؤد نے نہایت شدید جنگ کی، ان دونوں میں سے ہر ایک نے چند ترکوں اور مغربیوں کو قتل کیا، ابوالسنا یونہی لوٹا، اور لوگ بھی اُس کے ساتھ تھے، اُس نے ایک ترک سردار کو جس کا نام سُور تھا قتل کر کے اُس کا سر اٹھا لیا، فوراً ابن طاہر کے مکان آیا اور اُسے لوگوں کی شکست کی خبر دے کر مدد مانگی، ابن طاہر نے مدد کا حکم دیا، ابوالسنا کے گلے میں زیور پہنایا گیا، ہر طوق کا وزن تیس دینار تھا اور ہر کنگن ساڑھے سات مثقال کا، (ایک مثقال = ۴½ ماشہ) ابوالسنا اُن لوگوں کی طرف مع اُس امدادی فوج کے جو تمام دروازوں سے نکالی گئی تھی واپس ہوا۔

اسد بن داؤد کی ثابت قدمی

بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن عبداللہ نے ابوالسنا کو اپنا مقام چھوڑنے اور سر کو خود لانے پر ڈانٹا کہ تو نے لوگوں کے ساتھ بُرائی کی، خدا تیرے ساتھ برائی کرے، یہ سر دیکھ اور اسے لانا دیکھ، محمد بن عبدوس (ابوالسنا) واپس چلا گیا۔ لوگوں سے جدا ہو جانے کے بعد اسد بن داؤد نے نہایت شدید جنگ کی، وہ قتل کر دیا گیا، ترکوں نے اُس کا سر لینے کے بعد اہل بغداد کی ایک جماعت نے اُس کی جگہ جمع ہو کر ترکوں سے اُس کے جسم کو بچا لیا اور اُسے ایک کشتی میں بغداد اٹھا لے گئے، ترک باب قطربل پہنچ گئے، لوگ اُن کے مقابلے میں نکلے، اُنھوں نے اُن کو نہایت سختی سے دروازے سے ڈھکیل دیا اور اُن کا تعاقب کر کے ایک کنارے کر دیا، ابن طاہر کے مکان پر چند سر آئے جو اُن لوگوں کے تھے کہ اُس دن ترکوں اور مغربیوں میں سے قتل کیے گئے تھے حسب الحکم باب الشماسیہ پر لٹکا دیئے گئے، ترک اور مغربی اہل بغداد پر قطربل کی طرف سے پلٹ پڑے، بغدادیوں میں سے بھی ایک مخلوق کثیر قتل ہوئی اور ترکوں میں سے بھی ایک مجمع عظیم مقتول ہوا، بندار اور اُس کے ہمراہی رات تک اُن سے قتال کرتے رہے، بندار جس وقت لوگوں کو واپس لایا دروازے بند ہو چکے تھے، ابن طاہر کے حکم سے مظفر بن سیسل اور رشید بن کاؤس جن کے ہم رکاب ایک اور سردار بھی تھا، پانچ سو سواروں کو لے کر باب قطربل سے ابن اشناس کے لشکر کے علاقے کی طرف گئے، اُن کو انھوں نے امن وسکون کی حالت میں پایا، اُن میں سے قریب تین سو کے قتل اور ایک جماعت کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید کر کے واپس آ گئے۔

مذکور ہے کہ اُسی دن ترک اور مغربی باب القطیعہ پہنچے، اُس حمام کے قریب نقب لگائی جو باب القطیعہ سے منسوب تھا، جو شخص سب سے پہلے نقب سے نکلا وہ قتل کر دیا گیا، آج کے دن زیادہ تر ترک اور مغربی مقتول اور بغدادی مجروح ہوئے۔

ایک نابالغ لڑکے کی قلوراندازی ایک جماعت سے میں نے سنا کہ اس جنگ میں ایک نابالغ لڑکا نکلا جس کے پاس ایک جھولی میں پتھر بھرے تھے، ایک ہاتھ میں گوپھن تھا جس سے وہ پتھر پھینکتا تھا، قادراندازی کا یہ عالم تھا کہ اُس کا نشانہ ترکوں اور اُن کے گھوڑوں کے منہ سے کبھی خطا نہ کرتا، چار ترک جنگ کرنے والے سوار اُسے پتھر مار رہے تھے مگر سب نشانے سے خطا کر رہے تھے، وہ انھیں پتھر مار رہا تھا اور مطلق خطا نہیں کرتا تھا، گھوڑوں نے انھیں گرا دیا تھا۔

ایک نوجوان کی شجاعت ایک لڑکے کی یہ جانفروی ترکوں نے دیکھی تو جا کر اپنے ہمراہ چار مغربی پیادے لائے جن کے ہاتھوں میں نیزے اور ڈھالیں تھیں، سب کے سب مل کر اس لڑکے پر حملہ کرنے لگے، دو آدمی اُس کے قریب آ گئے، اُس نے اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا، وہ دونوں بھی اُس کے پیچھے گھس گئے مگر اُسے نہ پایا، شرقی جانب پیر کے وہ نکل گیا، نکل کر اپنے حملہ آوروں کو للکارا، اللہ اکبر کا نعرہ لگایا، لوگوں نے بھی تکبیر کہی، آخر خائب و خاسر واپس گئے، اس کے قریب تک نہ پہنچ سکے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کی ہدایت بیان کیا گیا ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے اُسی دن پانچ سرداروں کو بلا کر ہر ایک کو ایک طرف مقرر کیا، لوگ جنگ کے لئے روانہ ہو گئے، اُس نے دروازے کی طرف پلٹ کر عبداللہ بن جہم سے کہا جو باب قطربل کی حفاظت پر مقرر تھا کہ خبردار جوان میں سے کسی کو تو نے شکست کھانے کے بعد اندر آنے دیا، معرکہ جنگ گرم ہوا، زور و شور کا رن پڑا، پراگندہ مزاجوں میں انتشار پھیلا، آخر کو شکست ہو گئی۔

اسد بن داؤد کا قتل اسد بن داؤد ثابت قدم رہا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔ اپنے ہاتھ سے اُس نے تین آدمی مارے تھے، دوسرے ایک تیر آیا جو اُس کے گلے میں لگا، اُس نے پشت پھیری کہ دوسرا تیر آیا جو گھوڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سرینوں میں لگا، گھوڑا الف ہو گیا اور ابن داؤد کو گرا دیا، اُس کے ہمراہ کوئی نہ ٹھیرا ایک بٹیارہ گیا مگر وہ بھی زخمی ہو گیا تھا، شکست کھا کر بھاگنے والوں پر دروازے کی بندش دشمنوں کے حملے سے بھی زیادہ سخت نکلی۔

قیدیوں کی سامرا میں آمد

بیان کیا گیا ہے کہ اہل بغداد میں سے ستر قیدی بھیجے گئے اور تین سو سر، قیدی جب سامرا کے قریب پہنچے تو اُس شخص کو جو اُن کے ساتھ روانہ کیا گیا تھا یہ حکم دیا گیا کہ قیدیوں کو بغیر منہ ڈھانکے سامرا میں نہ لائے اہل سامرا نے جب اُنھیں دیکھا تو بہت فریاد وزاری کی، اُن کی اور اُن کی عورتوں کی آوازیں نالہ و فریاد کے ساتھ بلند ہوئیں، یہ خبر معتز کو پہنچی اُس نے ناپسند کیا کہ اپنے ہم نشینوں کے دل ناراض کردے، اس لئے ہر قیدی کے لئے دو دینار کا حکم دیا، قتال کا انتقام ترک کر دیا، سروں کے متعلق حکم دیا، سب دفن کر دیئے گئے۔

ابن محمد بن نصر کا قتل

قیدیوں میں محمد بن نصر بن حمزہ کا ایک بیٹا بھی تھا، اور ام حبیب کی باندی کا ایک بھائی بھی، پانچ آدمی معززین بغداد میں سے جو تماشائیوں کی جماعت میں سے تھے، ابن محمد بن نصر اپنے باپ کی جگہ قتل کر دیا گیا اور باب الشماسیہ کے سامنے لٹکا دیا گیا۔

ابو الساج کی آمد

۲۶ ربیع الاول یوم پنج شنبہ کو ابو الساج مکے کے راستے سے قریب سات سو سواروں کی جماعت میں آیا، اُس کے ہمراہ اٹھارہ محمل تھے جن میں چھتیس بدوی بجرم خیانت قید تھے، بغدلو میں اچھی صورت اور کھلے ہتھیاروں کے ساتھ داخل ہوئے، دار الخلافت گیا تو اُسے پانچ خلعت دیئے گئے، تلوار گلے میں حائل کی گئی ہمراہیوں کے ساتھ اپنے مکان واپس آیا، اُس کے ہمراہیوں میں سے چار شخصوں کو خلعت دیئے گئے تھے۔

معتز کا محمد بن عبد اللہ کے نام فرمان

آخر ربیع الاول یوم دوشنبہ کو بیان کیا گیا ہے کہ ترکوں کی ایک جماعت باب الشماسیہ پہنچی، اُن کے ہمراہ معتز کا ایک فرمان محمد بن عبد اللہ کے نام تھا، اُنھوں نے اس کے پاس پہنچانے کو کہا، تو حسین بن اسمٰعیل نے پہلے تو انکار کیا، پھر مشورے کے بعد مان لیا، جمعہ کو تین سوار پہنچے، حسین بن اسمٰعیل نے ایک آدمی ساتھ کر دیا جس کے پاس ڈھال تلوار تھی، فرمان ملفوف تھا اُس نے لیا جو لفافے میں تھا اور محمد کے پاس پہنچا دیا گیا، اُس میں محمد کو اس قدیم عہد و پیمان کی حفاظت اور احترام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت تھی جو اُس کے اور معتز کے درمیان ہوا تھا اُسے سب سے پہلا شخص ہونا چاہیئے تھا جس نے اُس کے معاملے اور اُس کی خلافت میں کوشش کی۔

بیان کیا گیا ہے کہ جنگ کے بعد یہ پہلا فرمان تھا جو معتز کی جانب سے آیا۔

جبشون بن بغا کی بغداد میں آمد

۵ ربیع الآخر یوم شنبہ کو جبشون بن بغا الکبیر بغداد پہنچا، اُس کے ساتھ یوسف بن یعقوب توصرہ آزاد کردہ المہادی مع اُس لشکر شاکریہ کے تھا جو موسیٰ بن بغا کے ماتحت تھا، تیرہ سو کے قریب شاکری جو رقہ میں مقیم تھے وہ بھی شامل ہو گئے تھے، اُسے پانچ خلعت اور یوسف کو چار خلعت دیئے گئے، قریب بیس سرداران شاکری اپنے مکانات واپس گئے۔

ایک شخص بغداد میں آیا، بیان کیا کہ اُن ترکوں اور مغربیوں اور اُن کے چیلوں کی تعداد جو غربی جانب ہیں بارہ ہزار ہے، ان کا سردار بایک باک قائد ہے، ان لوگوں کی تعداد جو ابو احمد کے ہمراہ شرقی جانب ہیں سات ہزار ہے جن پر الدرغان الفرغانی ابو احمد کا نائب افسر ہے، سامرا میں ترک قائدوں میں سے یا مغربی قائدوں میں سے کوئی نہیں، صرف چھ آدمی ہیں جو دروازوں کی حفاظت پر مقرر کئے گئے ہیں۔

معتز کی فوج اور ابن طاہر کی فوج میں شدید جنگ

فریقین کے درمیان ۷ ماہ ربیع الآخر چارشنبہ کو ایک جنگ ہوئی، بیان کیا گیا ہے کہ معتز کے آدمیوں میں سے مع اُن کے جو غرق ہوئے چار سو قتل ہوئے، ابن طاہر کے مقتولین مع اُن کے جو غرق ہوئے تین سو تھے جن میں سوائے لشکری کے کوئی نہ تھا، یہ اس وجہ سے ہوا کہ اُس روز عیاروں میں سے کوئی نہیں نکلا، الحسن بن علی الخشری قتل کیا گیا، دونوں فریقوں پر یہ دن بڑا سخت گزرا۔

بیان کیا گیا ہے کہ موسیٰ بن خاقان نے اسی جنگ میں موسیٰ بن اشناس کو ایک تیر مارا جو اُس کے لگا، وہ مجروح ہو کر واپس گیا، ابو احمد کے لشکر سے تقریباً بیس ترک و مغربی سردار گم ہو گئے۔

۱۶ ربیع الآخر پنج شنبہ کا دن ہوا تو ابو الساج کو پانچ خلعت دیئے گئے، ابن فراشہ کو چار خلعت، اور یحییٰ بن حفص جیوس کو تین خلعت، ابو الساج نے سوق الثلثاء (بازار سہ شنبہ) میں لشکر جمع کیا، لشکر کو شاہی خچر دیئے جن پر پیادے سوار کئے جا رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالساج کی ابن طاہر سے درخواست

مزاحم بن خاقان باب حرب سے باب السلامت کی طرف بدل دیا گیا۔ مزاحم کی جگہ خالد بن عمران طائی موصلی چلا گیا، بیان کیا گیا ہے کہ ابوالساج کو جب ابن طاہر نے آنے کا حکم دیا تو اُس نے جواب دیا کہ یا امیر! ایک مشورہ ہے جسے میں پیش کرنا چاہتا ہوں، اُس نے کہا اے ابوجعفر بیان کر، تو معتبر ہے، عرض کی، اگر تو یہ چاہتا ہے کہ اس قوم سے اپنا حق طلب کرے تو رائے یہ ہے کہ اپنے سرداروں کو علیحدہ نہ کر، متفرق نہ کر، انھیں جمع رکھ یہاں تک کہ وہ لشکر جو تیرے مقابلے میں مقیم ہے پارہ پارہ ہو جائے کیونکہ جب تو ان لوگوں سے فارغ و بے فکر ہو جائے گا تو سامنے والوں پر تجھے کون قادر کرے گا، اُس نے کہا کہ میرے لئے ایک تدبیر ہے، اللہ کافی ہے، انشاء اللہ، ابوالساج نے کہا کہ میں سنتا ہوں اور مانتا ہوں، یہ کہہ کر اپنے کار خدمت پر چلا گیا۔

اہل بغداد کے متعلق معتز کے اشعار

مذکور ہے کہ معتز نے ابواحمد کو ایک قصیدہ لکھا جس میں اہل بغداد کے قتال میں قصور کرنے پر ملامت تھی۔

اموات کے لئے ہم پر ایک راستہ ہے ۔ زمانے کے لئے اُس میں تنگی بھی ہے اور وسعت بھی

ہمارے دن لوگوں کے لئے عبرتیں ہیں۔ انھی میں سے صبح کا آنا ہے اور انھی میں سے شام کا آنا

انھی میں ایسے دن ہیں جو بچے کو بوڑھا کرتے ہیں اور انھی میں دوست دوست کی مدد ترک کر دیتا ہے

چوڑی دیوار ہے جس کے لئے اس قدر بلند پشتہ ہے جو آنکھوں کو عاجز کر دیتا ہے، اور گھبرا دیا ہے۔

قتال مہلک ہے اور تلوار جو قتل کے لئے تیار ہے خوف شدید ہے، اور قابل وثوق قلعہ ہے۔

صبح کے پکارنے والے (مؤذن) آواز دراز ہے، کہ ہتھیار، ہتھیار، مگر کوئی بیدار نہیں ہوتا۔

یہ مقتول ہے اور یہ مجروح ہے ۔ یہ آتش زدہ ہے اور یہ غرق۔

یہ مقتول ہے اور یہ پچھاڑا ہوا اور ایک دوسرا ہے جسے منجنیق نے توڑ دیا ہے۔

کہیں غصب ہے اور کہیں لوٹ ہے مکانات ویران ہیں جو کبھی آباد تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم کسی کوچے کی طرف اٹھتے ہیں، تو اپنے راستے کو بند پاتے ہیں،
خدا کی قسم ہم اُس چیز تک پہنچیں گے جس کی ہم امید کرتے ہیں
خدا کی قسم ہم اُسے دفع کر دیں گے جس کی ہمیں طاقت نہیں۔

محمد بن عبداللہ کا جواب

محمد بن عبداللہ نے حسب ذیل جواب دیا، یا اُس کی جانب سے کہہ دیا گیا:

خبردار، جو شخص اپنے حال سے کج ہو گیا، اور اُسے ہدایت سے ٹھا کر دوسرے رستے پر لے گیا
تو اُسے وہی حالت پیش آئے گی جو تو نے بیان کی، یہ اس قسم کے لوگوں کے لئے امر قدیم ہے۔
خاص کر جو بیعت کو توڑنے والا ہے حالانکہ اُس کی مضبوطی کے بارے میں پختہ وعدہ کر چکا ہو۔
ایسے شخص پر راہ ہدایت بند کر دی جائے گی۔ اور ایسے حالات میں ڈال دیا جائے گا جنہیں برداشت نہ کر سکے گا۔
اپنی مراد کو نہیں پہنچے گا ..... جو شخص اپنی کجی و گمراہی سے باز نہ آئے گا۔
اس کے متعلق ہمارے پاس ایک مشہور حدیث آئی ہے۔ جو ہم یکے بعد دیگرے روایت کرتے چلے آئے ہیں۔
یہ کتاب (قرآن مجید) ہمارے لئے شاہد ہے۔ نبی صادق جس کی تصدیق کرتے ہیں۔

لیکن پہلے اشعار علی بن امیہ نے امین مخلوع اور مامون کے فتنے میں پڑھے تھے، جواب کا کہنے والا معلوم نہیں۔

الحسن بن علی کی کارگزاری

اسی سال ربیع الآخر میں مذکور ہے کہ دو سو سوار و پیادہ معتز کی جانب سے علاقہ البندنیجین روانہ ہوئے، اُن کا رئیس ایک ترک تھا جو اَبلج کہا جاتا تھا، اُنھوں نے الحسن بن علی کا گھر لوٹ لیا، اُس کا گاؤں بھی لوٹا، قریب کے گاؤں میں چلے گئے، وہاں کھایا پیا، جب وہ لوگ مطمئن ہو گئے تو الحسن بن علی نے شور مچا کر اپنی ننھیال کے کردوں کو اور قریب کے دیہات کی ایک جماعت کو بلایا، وہاں گئے، وہ غافل بیٹھے تھے، الحسن نے اُنھیں قتل کرنا شروع کر دیا، اُن میں سے اکثر کو قتل کر دیا، سترہ آدمیوں کو قید کر لیا، ابلج قتل کر دیا گیا جو اُن میں سے بچ گیا وہ رات کے وقت بھاگ گیا، الحسن بن علی نے قیدی اور ابلج اور اُس کے ساتھ والے مقتولین کے سر بغداد بھیج دیئے، الحسن بن علی ایک بوڑھا شخص تھا، بیان کیا گیا ہے کہ وہ یحییٰ بن حفص کی نیابت پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مامور تھا، اس کی ماں کردیہ تھی۔

ابوالساج ابن فراشہ کی روانگی مدائن

مذکور ہے کہ ابوالساج اور اسمٰعیل بن فراشہ اور یحییٰ بن حفص کو جب مدائن کی طرف جانے کے لئے خلعت پہنایا گیا تو اُن لوگوں نے سوق الثلثا (بازار سہ شنبہ) میں لشکر جمع کیا، ۲ ربیع الاول یوم یکشنبہ کو لشکر کے پیادے خچروں پر سوار ہو کر مدائن کی طرف روانہ ہو گئے پھر القیادہ رہ گئے، اور مدائن کی وہ خندق کھودنا شروع کر دی جو خندق کسریٰ ہے، طلب امداد کے لئے لکھا، تو پانچ سو پیادے روانہ کئے گئے، شروع میں اُس لشکر کی روانگی تین ہزار پیادہ و سوار جماعت کے ساتھ ہوئی تھی، جب اُس نے اور مدد مانگی تو اور مدد دی گئی، مدائن کے لشکر میں تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادے ہو گئے، اس کے بعد دو سو پرانے شاکری بھی مدد میں بھیجے گئے، جو کشتیوں میں سوار ہو کر نہر جادی الآخر کو وہاں اُترے۔

انبار پر قبضہ

جو کچھ ہوا اُس میں سے یہ بھی ہے کہ محمد بن عبداللہ نے نخوبۃ بن قیس کو اعراب کے ہمراہ انبار بھیج کر وہاں ٹھیرنے اور قریب کے اعراب کو بھرتی کرنے کا حکم دیا اُس نے اُن میں سے اور اُن کے مشابہ لوگوں میں سے قریب دو ہزار پیادے بھرتی کر لئے، پھر انبار میں ٹھیر کر اُس پر قبضہ کر لیا۔

خبر ملی کہ ترکوں کی ایک جماعت نے اُس کے قتل کا ارادہ کیا ہے تو اُس نے دریائے فرات کا پانی انبار کی خندق میں کاٹ لیا، پانی کی زیادتی سے خندق بھر گئی اور متصل کے جنگلوں میں بہ نکلا، السالحین تک پانی پہنچ گیا، الانبار کے متصل کا علاقہ ایک سیلاب گاہ بن گیا، پل منقطع ہو گئے، امداد کے لئے لکھا، تو رشید بن کاؤس برادر افشین سے اُس کے پاس جانے کی خواہش کی گئی، پانچ سو سوار پانچ سو پیادہ جملہ ہزار آدمی اُس کے ہمراہی تھے، وہ سب اُس کے ہمراہ کئے گئے، روانہ ہو کر عبدویہ کے محل میں لشکر جمع کیا، ابن طاہر نے اُس کی اُن تین سو مطلبین سے مدد کی جو سرحدوں سے آئے تھے اور منتخب کر لئے گئے تھے، عطا اُنھیں دے دی گئی تھی، وہ لوگ اُس کے یہاں سہ شنبہ کو داخل ہوئے، رشید ختم ربیع الآخر یوم دوشنبہ کو تقریباً پندرہ سو آدمی کی جماعت کے ساتھ روانہ ہوا۔

ابونصر بن بغا کی کارگذاری

المعتز نے ابونصر بن بغا کو سہ شنبہ کو سامرا سے براہ الاسحاقی روانہ کیا، وہ ایک شبانہ روز چل کر صبح کے وقت ٹھیک اُس وقت الانبار پہنچا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ رشید بن کاؤس وہاں اترا تھا، نجوبہ شہر میں اترا تھا اور رشید بیرون شہر، ابو نصر پہنچا تو رشید اور اس کے ہمراہیوں پر جو بلا کسی تیاری کے غفلت میں پڑے ہوئے تھے ٹوٹ پڑا، لوگوں کو تو تیغ کیا، تیر اندازی کی، ایک جماعت کو قتل کر دیا، رشید کے بعض ساتھی بھاگ کر اپنے ہتھیاروں تک پہنچ گئے، انھوں نے ترکوں اور مغربیوں سے نہایت شدید جنگ کی، ان میں سے ایک جماعت قتل کر دی، شاکریہ اور رشید جس راستے سے آئے تھے اسی سے پسپا ہو کر بغداد واپس ہوئے۔

نجوبہ اور رشید کی مراجعت

نجوبہ کو اس حادثے کی خبر ہوئی جو اصحاب رشید کو پیش آیا کہ ترک رشید کے الانبار کی طرف پسپا ہونے کے وقت ٹوٹ پڑے نجوبہ نے بذریعہ کشتی غربی جانب روانہ ہو کر الانبار کا پل کاٹ دیا، ہمراہیوں کی ایک جماعت بھی بذریعہ کشتی گئی، رشید اسی شب المحول چلا گیا، نجوبہ غربی جانب روانہ ہو کر پنج شنبہ کو عشا کے وقت بغداد پہنچ گیا، رشید بھی اسی شب ابن طاہر کے مکان پر پہنچ گیا، نجوبہ نے محمد بن عبداللہ کو بتایا کہ ترکوں کے الانبار جانے کے وقت اس نے رشید سے کہلا بھیجا تھا کہ اس کے پاس سو تیر انداز بھیج دے کہ انھیں مقدمۃ الجیش بنائے، رشید نے اس سے انکار کیا۔

نجوبہ نے ابن طاہر سے یہ درخواست کی کہ کچھ تیر انداز سوار و پیادہ اس کے ہمراہ کر دے، اور بیان کیا کہ وہ لوگ اسی مقام پر جانب غربی اطاعت کے ساتھ امیر المومنین کے انتظار میں مقیم ہیں، جو ہوا اس کے پھر پیش نہ آنے کا ذمہ دار بنا، ابن طاہر نے شاکریہ کے تین سو پیادہ و سوار اس کے ساتھ کر دیئے۔ اور اسے پانچ خلعت دیئے، وہ ابن ہبیرہ کے محل جا کر وہاں تیاری کرنے لگا۔

الحسین بن اسمٰعیل کی سپہ سالاری

محمد بن عبداللہ نے الانبار کے لئے الحسین بن اسمٰعیل کو منتخب کیا اور اس کے ہمراہ محمد بن رجاء الحضاری اور عبداللہ بن نصر بن حمزہ اور رشید بن کاؤس اور محمد بن یحییٰ کو اور ایک اور جماعت کو روانہ کیا، اس جماعت کے ہمراہ جو نکلے اس کو مال دینے کا حکم دیا، شاکریہ نے انکار کیا جو ملطیہ سے آئے تھے وہی ان لوگوں میں سب سے زیادہ تھے جن کی عطا چار مہینے سے بند تھی، اس لئے کہ ان میں سے اکثر بغیر سواری کے تھے، انھوں نے کہا کہ ہمیں اس کی حاجت ہے کہ ہم اپنے آپ کو طاقتور بنا لیں اور سواری خرید لیں، جو عطا انھیں دی جاتی تھی وہ چار ہزار دینار تھی، پھر وہ لوگ چار مہینے کی عطا لے کر روانگی پر راضی ہو گئے، محمد بن عبداللہ کے دروازے پر حسین ایک مجلس میں بیٹھا لشکر کی درستی میں لگا رہا کہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کے ساتھی مدینۃ ابو جعفر میں اُس کے سامنے ہوں، اُسی روز اُس نے اپنے خاص لشکر کی ایک جماعت کو عطا دی، حسین اور افسران ہ فاتر اس کے بعد مدینۃ ابو جعفر گئے، تین مجلسوں میں اُن اہل لشکر کے لئے جو اُس کے ساتھ نکلیں عطا مقرر کی گئی۔ یہ سلسلہ ۱۸ر جمادی الاولیٰ یوم شنبہ کو تمام ہوا۔

الحسین بن اسمٰعیل کی طلبی

دوشنبہ کے دن الحسین بن اسمٰعیل دارالخلافت میں بلایا گیا اس کے ساتھ سرداران ذیل: رشید بن کاؤس، محمد بن رجاء عبداللہ بن نصر بن حمزہ، ارمس الفرغانی، محمد بن یعقوب برادر حزام، یوسف بن منصور بن یوسف البرم، الحسین بن علی بن یحیی الارمنی، الفضل بن محمد بن الفضل اور محمد بن ہرثمہ بن النضر بھی تھے، حسین کو خلعت دیا گیا، مرتبہ مقدم کرکے فوج ثانی میں کردیا گیا، پہلے وہ فوج چہارم میں تھا، ان سرداروں کو بھی خلعت دیا گیا، رشید بن کاؤس مقدمے پر کردیا گیا محمد بن رجا ساقہ پر، الحسین مع اپنے ساتھیوں کے چھاؤنی کی طرف روانہ ہوگیا، وصیف اور بغا کو یہ حکم دیا گیا کہ دونوں الحسین سے پہلے اس کی چھاؤنی چلے جائیں، عبیداللہ بن عبداللہ اور ابن طاہر کے تمام سرداروں اور اس کے کاتبوں اور بنو ہاشم اور معززین نے الیاسریہ تک مشایعت کی، اہل لشکر کے لئے چھتیس ہزار دینار نکالے گئے، باقی لوگوں کے لئے اٹھارہ دینار چھاؤنی (الیاسریہ) بھیجے گئے۔

مقدمہ لشکر کی روانگی

پنج شنبہ کے دن مقدمۃ لشکر ایک ہزار پیادہ و سوار کی جماعت میں روانہ ہوا، اُس کے سردار عبداللہ بن نصر اور محمد بن یعقوب تھے، وہ سب البثق میں اُترے جو الماطونہ کے نام سے مشہور ہے، ترکوں نے اپنی ایک جماعت المنصوریہ بھیج دی تھی جو بغداد سے پانچ فرسخ ہے، مغربیوں اور عیاروں میں سے قریب سو آدمی کے تھے، سات مغربیوں پر فتح ہوئی جو الحسین کے پاس بھیج دیئے گئے اُس نے اُنھیں باب عامہ روانہ کردیا۔

الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی

الحسین ۲۳ر جمادی الاولیٰ یوم جمعہ کو روانہ ہوا جس وقت بجکم و رشید کنارے ہٹ گئے اور ترک اور مغربی الانبار چلے گئے تو باشندگان الانبار امان کے لئے پکارنے لگے تھے، ترکوں اور مغربیوں کی طرف سے اُن کو پناہ دی گئی، اپنی دُکانیں کھولنے، بازار لگانے اور دلجمعی کے ساتھ کام کرنے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا گیا، اس حد تک انھیں ترکوں اور مغربیوں کی طرف سے اطمینان دلایا گیا، تسکین دی گئی اور امید دلائی گئی کہ اُن کے ساتھ وفا کی جائے گی۔ ایک شبانہ روز یہی صورت برقرار رکھی، یہاں تک کہ صبح ہوئی، باشندگان الانبار کے الانبار پر غلبے کے وقت اُن کے پاس چند کشتیاں الرقہ سے آئی تھیں جن میں آٹا تھا اور مشکیں تھیں جن میں روغن زیتون تھا، اُن لوگوں نے لے لیا، جتنے اونٹ اور گھوڑے اور گدھے اور خچر وہاں پائے سب جمع کر لئے اور سب کو مع اُس شخص کے جو اُنھیں پہنچا دے سامرا اپنے مکانات روانہ کر دیا، اور جو پایا لوٹ لیا، نجوبہ و رشید کے ساتھیوں اور اہل بغداد کے مقتولین کے سر اور جنھیں قید کیا تھا سب کو روانہ کر دیا، قیدی ایک سو بیس اور سر ستر تھے، قیدیوں کو اُن پالانوں میں لاد جن سے اُن کے سر نکال لئے تھے، یہاں تک کہ سامرا پہنچے، ترک الاسنانہ کے دہانے کی طرف گئے پانی کے بند کو گھیر لیا کہ آب فرات کو بغداد سے منقطع کر دیں، ایک شخص کو مال دے کر بند توڑنے کا آلہ لانے کو بھیجا، خریدتے وقت وہ پہچان لیا گیا، عوام الناس کی گالیوں اور مار پیٹ سے قریب تھا کہ موت کے کنارے تک پہنچ جائے، آخر ابن طاہر کے گھر لایا گیا، اُس سے اُس کے کام کے متعلق دریافت کیا گیا تو اُس نے سچ سچ کہہ دیا پھر اُسے قید میں بھیج دیا گیا۔

ابن ابی دلف کو انبار جانے کا حکم

ابن طاہر نے الحارث نائب ابو الساج کو روانہ کیا تھا، وہ مکے کے راستے میں ابن ہبیرہ کے محل میں تھا، پانچ سو شاکریہ کے سوار بھی اُس کے ہمراہ تھے جو اُسی کے ساتھ آئے تھے، وہ قصر ابن ہبیرہ سے مع اپنے ہمراہیوں کے ۷ رجمادی الاولیٰ کو روانہ ہوا، ابن ابی دلف، ہاشم بن القاسم دو سو سوار و پیادے کی جماعت میں السیبین روانہ کیا گیا کہ وہاں قیام کرے، جب الحسین الانبار روانہ ہوا تو ابن ابی دلف کو لکھا گیا کہ وہ الحسین کے لشکر سے مل کر الانبار جائے، بغداد میں الحسین اور مزاحم بن خاقان کے ساتھیوں میں منادی کی گئی کہ وہ اپنے سرداروں سے مل جائیں، الحسین روانہ ہو گیا، خالد بن عمران جو پہلے روانہ تھا دقم میں اُتر گیا، اُس نے نہر انق پر پل باندھنے کا ارادہ کیا کہ اُس کے ساتھی اُس پر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر سکیں، ترکوں نے اُسے روکا، خالد بن عمران نے ایک جماعت پیادہ لشکر کی اُن کی طرف بھیجی جو اُن پر فتح مند ہوئے اور خالد نے پل باندھ لیا، وہ اور اُس کے ساتھی اُس پر سے گزر گئے، الحسین دمم پہنچا، بیرون آبادی لشکر جمع کر کے چھاؤنی میں ایک دن قیام کیا، قریۂ دمم کے اوپر نہر رقیل اور نہر انق کے متصل ترکوں کے طلیعے ملے، الحسین نے اپنے ساتھیوں کو نہر کے کنارے صف بستہ کھڑا کر دیا، ترک اُس کے دوسرے کنارے قریب ایک ہزار آدمی کے تھے، آپس میں تیراندازی کرنے لگے، دونوں میں متعدد مجروح ہوئے، ترک الانبار واپس گئے۔

www.KitaboSunnat.com

الحسین کو فوجی دستوں کی کمک

نجوبہ ابن ہبیرہ کے محل میں مقیم تھا، وہ مع اپنے ہمراہی اعراب وغیرہ کے الحسین سے مل گیا، نجوبہ نے خط لکھا جس میں اپنے ہمراہیوں کے لئے مال مانگا تھا، اُن کے لئے تین ہزار دینار الحسین کی چھاؤنی بھیجنے کا حکم دیا گیا، الحسین کے پاس جنگ کے مصیبت زدوں کے لئے مال اور طوق اور کنگن اور رائج الوقت سکے روانہ کئے گئے اور وعدہ کیا گیا تھا کہ اتنے آدمیوں سے اُس کی مدد کی جائے گی کہ اُس کا لشکر دس ہزار ہو جائے، وعدہ پورا کرنے کو لکھا، تو ابوالسنا محمد بن عبدوس الغنوی اور الحجاف بن سواد کو مع ملطیین کے ایک ہزار سوار و پیادہ اور اُس لشکر کے جو مختلف سرداروں کی ماتحتی سے منتخب کیا گیا تھا روانگی کا حکم دیا گیا۔

الحسین بن اسمٰعیل کا القطیعہ میں قیام

۲۸ جمادی الاولیٰ کو لوگوں نے اپنا زادِ راہ لیا، ابوالسنا اور الحجاف کے ہمراہ نہر کرخایا پر المحول روانہ ہو گئے، وہاں سے دمم گئے، الحسین نے اپنا لشکر موضع القطیعہ میں اُتارا جو اتنا وسیع تھا کہ لشکر کی پوری گنجائش اُس میں تھی، وہاں ایک دن اُس نے قیام کر کے الانبار کے قرب میں کوچ کرنے کا ارادہ کیا، رشید اور دوسرے سرداروں نے مشورہ دیا کہ بوجہ گنجائش و حفاظت اُسی موضع میں اپنا لشکر اُتار دے اور وہ اور اُس کے سردار ایک چھوٹی سی جماعت میں تنہا جائیں، حالات اگر موافق ہوئے تو وہ اپنا لشکر منتقل کرنے پر قادر ہے، اور اگر اُس کے خلاف صورت پیش آئی تو اپنا لشکر واپس آجائے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے یہ رائے قبول نہ کی، وہاں سے چلنے پر برانگیختہ کیا، آخر روانہ ہو گئے، دونوں موضعوں کے درمیان دو فرسخ یا قریب دو فرسخ کے فاصلہ تھا۔

ترکوں کا الحسین بن اسمٰعیل پر حملہ

جب اُس موضع میں پہنچے جہاں الحسین نے اُترنے کا ارادہ کیا تھا تو اُس نے سب لوگوں کو اترنے کا حکم دیا، ترکوں کے جاسوس الحسین کے لشکر میں تھے، وہ ترکوں کے پاس گئے اور اُنھیں الحسین کا کوچ اور جس موضع میں وہ اُترا لشکر کے لئے اُس کی تنگی کا حال بتایا، وہ اُن کے پاس اس حالت میں آگئے کہ یہ لوگ اپنا اسباب اتار رہے تھے، اہل لشکر پریشان ہو گئے اور ہتھیاروں کے لئے پکارنے لگے، مقابلے میں صف باندھ کر کھڑے ہو گئے، دونوں فریق کے درمیان مقتول ہونے لگے، الحسین کے ساتھیوں نے اُن پر حملہ کیا مگر اُن پر ترکوں نے بڑی فتح حاصل کی، بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا، جماعت کثیر دریائے فرات میں غرق ہو گئی، ترکوں نے ایک جماعت گھاٹیوں میں پوشیدہ رکھی تھی بقیہ لشکر پر اُس پوشیدہ جماعت نے حملہ کر دیا، پھر تو اُن کے لئے سوائے فرات کے کوئی امن کی جگہ نہ تھی۔

الحسین کی شکست

الحسین کے ساتھیوں میں سے خلق کثیر غرق اور ایک جماعت قتل ہوئی۔ پیادہ فوج کی ایک جماعت اسیر ہوئی، سوار اپنے گھوڑوں کو مار کر بھاگ رہے تھے، کسی طرف پلٹ کر نہیں دیکھتے تھے، سردار انھیں پکار پکار کر واپس آنے کو کہہ رہے تھے، مگر اُن میں سے کوئی واپس نہ ہوا۔ محمد بن رجاء اور رشید نے اُس روز بڑے بڑے کام کئے، جو شخص شکست کھا کر بھاگا اُس کے لئے سوائے الیاسریہ کے جو بغداد کے دروازے پر تھا کوئی امن کی جگہ نہ تھی، اپنے ساتھیوں کی حالت بھی سرداروں کے قابو میں نہ تھی، اس لئے انھیں اپنی جان کا خوف ہوا، واپسی کے ارادے سے اس طرح لوٹے کہ اپنے پس پشت کی حفاظت کر رہے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ اُن کا تعاقب کیا جائے، ترکوں نے الحسین کے لشکر کے خیموں اور تمام اسباب اور بازار والوں کے مال تجارت پر قبضہ کر لیا، کشتیوں میں جو ہتھیار الحسین کے ہمراہ تھے وہ بچ گئے اس لئے کہ ملاحوں نے اپنی کشتیاں بچا لیں، اُن کے ساتھ کشتیوں میں جو ہتھیار اور تجار کا مال تھا وہ محفوظ رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن زنبور کا بیان

ابن زنبور کاتب الحسین سے مذکور ہے کہ اس نے الحسین کے لئے بارہ صندوق لئے تھے جس میں کپڑے اور شاہی مال تھا جس کی قیمت آٹھ ہزار دینار تھی، قریب چار ہزار دینار کا اپنے لئے اور تقریباً اتنا ہی خچر، الحسین کے رضاکار الحسین اور اس کے ہمراہیوں کے خیموں میں گھسے ہوئے تھے، وہ بھی بھاگنے والوں کے ساتھ بھاگ کر الیاسریہ پہنچ گئے، زیادہ تر لوٹ ابوالسناء کے ہمراہیوں کے ہاتھ ہوئی۔

الحسین بن اسمٰعیل کی الیاسریہ میں آمد

الحسین اور ہزیمت خوردہ لوگ ۲۰ جمادی الآخر یوم سہ شنبہ کو الیاسریہ پہنچے، الحسین سے ایک تاجر ملا جو ان لوگوں میں سے تھا جن کا مال اس کے لشکر میں لٹا تھا تاجر نے اسے دیکھ کر کہا کہ "سب تعریف اللہ کے لئے جس نے تیرا چہرہ روشن کیا کہ تو بارہ دن میں پستی سے بلندی کی طرف پہنچا اور ایک ہی دن میں بلندی سے پستی کی جانب والپس آگیا" الحسین اسے ٹال گیا۔

ابو جعفر کی روایت

ابو جعفر نے بیان کیا کہ ان خبروں میں سے جو الحسین بن اسمٰعیل اور اس کے ساتھ کے ان لشکر والوں اور سرداروں کے متعلق ہمیں پہنچیں، جنھیں محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اس سال الانبار اور اس کے متصل کے شہروں کا قصد کرنے والے ترکوں اور مغربیوں کی جنگ کے لئے بغداد سے روانہ کیا تھا ایک خبر یہ ہے کہ جب الحسین شکست کھا کر آیا تو اس نے الیاسریہ میں ابن الحروری کے باغ میں قیام کیا، دوسرے شکست خوردہ جو آئے وہ الیاسریہ کے غربی جانب ٹھیر گئے۔ انھیں دریا عبور کرنے سے روکا گیا۔

فوجیوں کے لئے اعلان

الحسین کی فوج کے ان لشکر والوں میں جو بغداد میں آگئے تھے۔ بغداد میں یہ منادی کی گئی کہ وہ الحسین سے اس کی چھاؤنی میں ملیں انھیں تین دن کی مہلت دی گئی اور یہ اعلان کیا گیا کہ ان میں سے جو شخص تین دن کے بعد بغداد میں پایا جائے گا اسے تیس سوتا زیانے مارے جائیں گے، اور دفتر سے اس کا نام خارج کر دیا جائے گا، آخر وہ سب لوگ چلے گئے۔

جس شب میں الحسین آیا اسی شب میں خالد بن عمران کو یہ حکم ملا کہ وہ الحول میں اپنے ساتھیوں کا لشکر جمع کرے، اسی شب اس کے ساتھیوں کو جو الصرح میں تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطائیں دے دی گئیں، اُن ساتھیوں میں جو المحول میں تھے اُس سے مل جانے کا اعلان کیا گیا، قدیم رضا کار جو ابوالحسین یحییٰ بن عمر کے سبب سے کوفے میں بھرتی کئے گئے تھے پانچ سو تھے، خالد کے اعوان و انصار قریب ایک ہزار کے تھے۔ ان سب میں بھی یہی اعلان کیا گیا، سب لوگ ۱۰ جمادی الآخر یوم سہ شنبہ کو وہاں جمع ہو گئے۔

الحسین کو الیاسریہ جانے کا حکم ابن طاہر نے اُس شب کی صبح میں جس میں الحسین پہنچا تھا شاہ بن میکال کو یہ حکم دیا کہ وہ اس سے ملے اور اُسے بغداد میں داخل ہونے سے روکے، شاہ اُس سے راستے میں ملا، اُسے ابن الحروری کے باغ واپس کر دیا، لوگ دن بھر وہاں مقیم رہے، جب رات ہوئی تو ابن طاہر کے گھر گئے، ابن طاہر نے دانتا اور الیاسریہ واپس جانے کا حکم دیا کہ اُن لشکروں کے ساتھ الانبار جائے جو وہاں بھیجے گئے ہیں، الحسین اُسی شب الیاسریہ چلا گیا۔ ابن طاہر نے لشکر والوں کو ایک مہینے کا خرچ دینے کے لئے بیت المال سے درخواست کی، نو ہزار دینار روانہ کئے گئے، دیوان عطا اور دیوان عرض کے کاتب بھی تقسیم کے لئے الیاسریہ چلے گئے۔

فرمان المستعین کا اعلان ۱۰ جمادی الآخر جمعہ کا دن تھا تو خالد بن عمران بلایا کے پل پر سے روانہ ہوا جو پانی کے بند کی جگہ ہے، قریب بیس کشتیاں روانہ ہوئیں، عبید اللہ بن عبد اللہ اور احمد بن اسرائیل اور الحسن بن مخلد سوار ہو کر الحسین بن اسمٰعیل کے لشکر گئے جو الیاسریہ میں تھا، الحسین اور اُس کے سرداروں کو المستعین کی جانب سے ایک فرمان پڑھ کر سنایا جس میں اُن کی ترک طاعت کی اور جس نافرمانی اور ترک اعانت کا انھوں نے ارتکاب کیا تھا اُس کی تشریح تھی، یہ فرمان اس طرح سنایا جا رہا تھا کہ لشکر مقیم تھا اور گشت کرتے ہوئے اُن میں گشت کر رہے تھے کہ دریافت کریں کہ ہر سردار کی ماتحتی میں سے کون کون قتل ہوا اور کون کون غرق ہوا، اپنے لشکر سے مل جانے کا اعلان کر دیا گیا جو خالد کی معیت میں بلایا کے بند پر تھا، وہ نکلے، اُن کے پاس الانبار کے کسی سردار کا خط آیا جس میں یہ خبر تھی کہ ترکوں میں دو سو سے زیادہ قتل ہوئے اور قریب چار سو کے مجروح، کل قیدی جو ترکوں نے بغداد کی لشکر اور پیادہ رضا کاروں میں سے گرفتار کئے دو سو بیس آدمی ہیں، المستعینیوں کے سر شمار کئے تو ستر پائے۔

تجار کی گرفتاری لوگوں نے اہل بازار کی ایک جماعت گرفتار کر لی تھی جو ابونصر چلا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے کہ ہم تو بازار والے ہیں، اُس نے کہا کہ اُن کی ہمراہی کے متعلق تمہارا کیا جواب ہے (یعنی تم دشمن کی فوج کے ساتھ کیوں تھے) انھوں نے کہا کہ ہم مجبور کئے گئے اس سبب سے نکلے اُن میں سے جو بازاریوں کے مشابہ تھے وہ رہا کر دیئے گئے، قیدیوں کو القطعیہ میں قید کرنے کا حکم دیا گیا۔

شاہی خچروں کے داروغہ سے مذکور ہے کہ کل شاہی خچر جو لوٹے گئے ایک سو بیس تھے۔

الحسین بن اسمٰعیل کی روانگی

۱۸ جمادی الآخر یوم دوشنبہ کو الحسین نے کوچ کیا، خالد بن عمران کو جو بند پر مقیم تھا یہ لکھا کہ پہلے کوچ کر کے اُس کے آگے چلے، خالد نے اس سے انکار کیا کہ وہ اُس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا جب تک کوئی دوسرا سردار بڑے لشکر کے ساتھ آ کر اُس کی جگہ پر نہ ٹھہرے کیونکہ اسے یہ اندیشہ ہے کہ ترک اپنے لشکر سے قطربل کی طرف سے اُس کے پیچھے آجائیں گے۔

ابن طاہر نے مال کا حکم دیا جو الحسین ابن اسمٰعیل کو اپنے تمام لشکر کو ایک مہینے کی عطا دینے کے لئے بھیج دیا گیا کہ دمم میں انھیں تقسیم کر دیا جائے، یہ بھی حکم دیا کہ کاتب اور الحسین کے ساتھیوں کے عارض (یعنی ان کی تنخواہ تقسیم کرنے والے اور تفصیل بتانے والے) اس مال کے ہمراہ وہیں چلے جائیں، فوج کی تنخواہوں کا اور لشکر کو دینے کا کام دیوان الخراج کی جانب سے الفضل بن منذر السبتی کے سپرد کیا، مال السبتی کے ہمراہ الحسین کی جھاؤنی بھیج دیا گیا کہ جب حسین چلے تو سبتی بھی ساتھ ہی ساتھ چلے۔

محمد بن عبداللہ کی محمد بن عیسیٰ کو ہدایت

بعض کا بیان ہے کہ الحسین نے شب چارشنبہ بہ جمادی الآخر آدھی رات کے وقت کوچ کیا، اس کے لشکر والے چارشنبہ کو اُس کے پیچھے روانہ ہوئے، ساتھیوں میں اُس سے مل جانے کا اعلان کر دیا گیا، وہ دمم پہنچا اور ارادہ کیا کہ نہر اُفق پر پل باندھ کر اُس پر سے عبور کرے مگر ترکوں نے اُسے روکا، اُس نے پیادہ لشکر کی ایک جماعت اُن کے مقابلے میں اُس پار بھیجی انھوں نے اُس سے جنگ کی یہاں تک کہ فتح مند ہوئے، خالد نے پل باندھا، اُس کے ساتھی پار ہوئے۔ محمد بن عبداللہ نے اپنے کاتب محمد بن عیسیٰ کو کچھ زبانی کہہ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے ہمراہ طوق اور کنگن بھی بھیجے گئے، محمد بن عبداللہ اپنے مکان واپس گیا۔

الحسین کا ترکوں پر حملہ ۸ رجب یوم شنبہ کو ایک آدمی الحسین کے پاس آیا اور اسے یہ خبر دی کہ ترکوں کو دریائے فرات کے وہ چند مقامات بتا دیئے گئے ہیں جہاں کا پانی الحسین کے لشکر میں جاتا ہے، اس نے اس آدمی کو دو سو تازیانے مارنے کا حکم دیا، پانی کے مقامات پر (جہاں سے لشکر کو پانی پہنچتا ہے) اپنے ایک سردار کو جس کا نام الحسین بن علی بن یحیی الارمنی تھا مع سو پیادہ اور سو سوار کے مقرر کر دیا، الحسین کو ترکوں کی پہلی جماعت کا علم ہوا تو وہ ان پر نکلا، ان میں سے چودہ سردار آئے تھے، تھوڑی دیر الحسین کے ساتھیوں نے قتال کیا۔

خالد بن عمران کی شکست و پسپائی الحسین نے پل پر ابوالسنا کو محافظ مقرر کر کے حکم دیا تھا کہ شکست کھا کر بھاگنے والے کو اس پر سے گزرنے سے روکے، ترک پانی کے مقام پر آئے، پہرہ دیکھا تو اسے عمداً چھوڑ گئے، دوسرے گھاٹ پر گئے جو اس پہرے والے کے پیچھے تھا۔ ان سے وہ لوگ قتال کرنے لگے، الحسین بن علی بھی ٹھیر گیا اور قتال کرنے لگا، الحسین بن اسمٰعیل کو اطلاع دی گئی تو اس نے اس طرف کا قصد کیا وہ اس کے پاس نہ پہنچ سکا یہاں تک کہ وہ اور اس کے ہمراہ خالد بن عمران اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگے، ابوالسنا نے انھیں پل پر گذرنے سے روکا، پیادے اور خراسانی واپس ہوئے اور اپنے آپ کو دریائے فرات میں ڈال دیا، جو اچھی طرح تیرنا جانتے تھے بچ گئے، باقی ڈوب مرے، بچنے والوں نے برہنہ ہو کر نجات پائی اور ایسے جزیرے کی طرف نکل گئے جو ساحل کے قریب نہ تھا کیونکہ ساحل پر ترک تھے۔

الحسین بن اسمٰعیل کی شکست الحسین کے کسی لشکری نے بیان کیا کہ الحسین بن علی الارمنی نے الحسین بن اسمٰعیل سے کہلا بھیجا کہ ترک پانی کے مقام پر آ گئے، وہ قاصد اس کے پاس آیا تو اس سے کہا گیا کہ امیر (یعنی الحسین بن اسمٰعیل) سو رہا ہے۔ قاصد واپس گیا اور اسے اطلاع دی، اس نے دوبارہ واپس کیا تو دربان نے کہا کہ امیر بیت الخلا میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر واپس ہوا اور اُسے خبر کر دی، اُس نے سے بارہ قاصد کو بھیجا تو کہا کہ بیت الخلاء سے نکل کر پھر سو گیا۔

آخر صبح کی روشنی بلند ہو گئی، ترک پار آ گئے اور الحسین ایک چھوٹی کشتی یا مچھلی کے شکار کی کشتی میں بیٹھ کر پار اُتر گیا، خراسانیوں کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی جنھوں نے اپنے کپڑے اور ہتھیار پھینک دیئے تھے اور برہنہ ساحل پر بیٹھے تھے۔

الحسین بن اسمٰعیل کے لشکر گاہ پر ترکوں کا قبضہ

ترکی جھنڈے والے چلے، انھوں نے اپنے جھنڈے الحسین بن اسمٰعیل کے خیمے پر لگا دیئے اور بازار پر قبضہ کر لیا، اکثر کشتیاں روانہ ہو گئیں تو بچ گئیں سوائے اُن کشتیوں کے جو وہاں مقرر تھیں، ترک الحسین کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے، انھیں تہ تیغ کیا، قریب دو سو کے قتل و قید کئے، بہت سی مخلوق غرق ہو گئی، الحسین اور شکست خوردہ لوگ آدھی رات کو بغداد پہنچے، بقیہ شکست خوردہ دن میں پہنچے جن میں مجروح بہت تھے، وہ لوگ آدھے دن تک اس طرح آگے پیچھے برابر آتے رہے کہ برہنہ تھے اور اُن کے جسم کا اکثر حصہ مجروح تھا۔ الحسین کے سرداروں میں سے ابن یوسف البرم وغیرہ گم تھے، البرم کا خط آیا کہ مضلع کے قریب ترکوں کے ہاتھ میں قید ہے، الحسین کی دوسری جنگ کے قیدیوں کا شمار ایک سو ستر سے کچھ زیادہ ہے اور مقتول ننو ہیں وہ گھوڑے جو اُن کے قبضے میں ہیں قریب دو ہزار ہیں اور دو سو خچر ہیں اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ ایک لاکھ دینار سے زیادہ قیمت کے ہیں۔

البندوانی کے اشعار

البندوانی نے الحسین بن اسمٰعیل کے بارے میں یہ اشعار کہے:۔

اے قتال سے بھاگنے میں سب سے زیادہ — تو نے پاکی کو ناپاکی سے ملا دیا

مضبوط رائے رکھنے والے

تو نے ترکوں کی تلواریں کھنچی ہوئی دیکھیں، — حالانکہ تو جانتا تھا کہ ترکوں کی تلوار کی قدر کتنی ہے

تو ذلت و نقصان کے ساتھ دھکیلا ہوا آ گیا، — حالانکہ میدانی عاجزی و اضطراب میں جاری ہے۔

ابن خاقان اور دیگر امراء کی معتز کی اطاعت

اسی سال جمادی الآخر میں بغداد کے کاتبین اور بنی ہاشم کی ایک جماعت المعتز سے مل گئی، سرداروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے مزاحم بن خاقان ارطوج کا تعین میں سے عیسیٰ بن ابراہیم بن نوح، یعقوب بن اسحاق، حماری، یعقوب بن صالح بن مرشد، مقلد، مزاحم بن یحییٰ بن خاقان کا ایک لڑکا، بنی ہاشم میں سے علی اور محمد فرزندان الواثق، محمد بن ہارون بن عیسیٰ بن جعفر اور محمد بن سلیمان عبدالصمد بن علی کے فرزندوں میں سے تھے۔

آل ہارون بن معمر کے مکانات کا انہدام اسی سال محمد بن خالد بن یزید اور محمد مولد جو خالص عرب نہ تھا اور ایوب بن احمد کے درمیان السکیر میں جو بنی تغلب کی زمین میں ہے جنگ ہوئی جس میں فریقین کی بڑی جماعت قتل ہوئی۔ محمد بن خالد بھاگ گیا دوسروں نے اس کا سامان لوٹ لیا، ایوب نے آل ہارون بن معمر کے مکانات منہدم کر دیئے، اُن کے مردوں میں سے جو ملا قتل کر دیا۔

فتح مطمورہ اسی سال بلکاجور کی وہ جنگ ہوئی جس میں بیان کیا گیا ہے کہ مطمورہ فتح ہوا، بہت سا مال غنیمت ملا، کفار کی ایک جماعت قید ہوئی، اس کے متعلق المستعین کو ایک عریضہ ملا جس کی تاریخ ۲۰ ربیع الآخر ۲۵۱ھ یوم دوشنبہ تھی۔

جعلان کی شکست اسی سال ۲۲ رجب یوم شنبہ کو محمد بن رجاء اور اسمٰعیل بن فراشہ اور جعلان ترک کے درمیان علاقہ بادرایا ویاکسایا میں جنگ ہوئی، ابن رجاء و ابن فراشہ نے جعلان کو شکست دی، دونوں نے اُس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو قید کیا۔

بایکباک کا قتل اسی سال رجب میں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے دیوداد ابو الساج اور بایکباک کے درمیان علاقہ جرجرایا میں جنگ ہوئی جس میں ابوالساج نے بایکباک کو قتل کر دیا، اُس کے آدمیوں میں سے ایک جماعت کو قتل اور ایک جماعت کو قید کر لیا، ایک جماعت النہروان میں غرق ہو گئی۔

بنی ہاشم کی مستعین کو دھمکی اسی سال نصف رجب کو بغداد کے عباسی بنی ہاشم جمع ہو کر اُس جزیرے گئے، جو محمد بن عبداللہ کے مکان کے سامنے ہے، المستعین کو پکارنے اور محمد ابن عبداللہ کو بُری بُری گالیاں دینے لگے کہ "ہماری تو عطائیں بند کر دی گئی ہیں اور مال اُن اغیار کو دیا جا رہا ہے جو اُس کے مستحق بھی نہیں، ہم لوگ بھوکے اور دُبلے ہو کر مر رہے ہیں، ہمارے وظیفے ہمیں دیتا ہے تو دے ورنہ ہم لوگ دروازوں کا رُخ کریں گے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں کھول کر ترکوں کو اندر بلا لیں گے، پھر اہل بغداد میں سے کوئی شخص بھی ہماری مخالفت نہ کر سکے گا۔

بنی ہاشم سے مصالحت کی کوشش کشتی پر شاہ بن بکمال ان کے پاس آیا، اُن سے گفتگو کی، اُن کی خوشامد کرنے لگا کہ اُن میں سے تین آدمی کشتی پر اُس کے ہمراہ چلیں کہ وہ انھیں ابن طاہر کے پاس پہنچا دے، انھوں نے اُس سے انکار کیا اور سوائے محمد بن عبداللہ کو گالی دینے اور شور مچانے کے اور کسی بات پر راضی نہ ہوئے، شاہ اُن کے پاس سے واپس آگیا، وہ لوگ رات کے قریب تک اسی حالت میں رہے، اس کے بعد واپس چلے گئے، دوسرے روز پھر جمع ہوئے، محمد بن عبداللہ نے اُن کے پاس کسی کو بھیجا اور دوشنبہ کو دارالخلافت میں حاضر ہونے کو کہا کہ کسی کو اُن سے گفتگو کرنے کا حکم دے، وہ دارالخلافت گئے، محمد بن داؤد طوسی اُن سے گفتگو کے لیے مامور ہوا، اُس نے انھیں ایک مہینے کا وظیفہ دیا کہ یہ لے لیں اور خلیفہ کو اس سے زیادہ کی تکلیف نہ دیں، انھوں نے ایک مہینے کا وظیفہ لینے سے انکار کیا اور واپس چلے گئے۔

الحسین بن محمد بن حمزہ کا خروج اسی سال کوفے میں طالبیین میں سے ایک صاحب نکلے جن کا نام الحسین بن محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن حسین ... بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تھا، اپنی جماعت میں سے ایک شخص کو قائم مقام بنایا جن کا نام محمد بن جعفر بن الحسین بن جعفر بن الحسین بن حسن اور کنیت ابو احمد تھی۔ المستعین نے مزاحم بن خاقان ارطوج کو روانہ کیا، علوی کوفے کے دیہات میں تین سو بنی اسد اور تین سو جارودیہ وزیدیہ کے آدمیوں کے ساتھ تھے، اُن میں کے اکثر لوگ صوفی تھے، اُس زمانے میں کوفے کا عامل احمد بن نصر بن مالک الخزاعی تھا، علوی نے احمد بن نصر کے ساتھیوں میں سے گیارہ آدمیوں کو قتل کر دیا جن میں کوفے کے لشکر کے چار آدمی تھے۔ احمد بن نصر ابن ہبیرہ کے محل بھاگ گیا، پھر وہ اور ہشام بن دُلَف مجتمع ہو گئے، ابو دلف کوفے کے کسی دیہات کے قریب تھا، جب مزاحم قریۂ شاہی تک پہنچا تو اُسے وہاں قیام کرنے کو لکھا گیا کہ وہ علوی کے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجے جو اُن کو مطیع بنا کر واپس لائے، اُس نے داؤد بن القاسم الجعفری کو روانہ کیا اور کچھ مال کا حکم دیا، وہ روانہ ہو گیا، مزاحم کو داؤد کی خبر ملنے میں دیر ہوئی تو قریۂ شاہی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفے چلا گیا، وہاں پہنچ کر علوی کا ارادہ کیا مگر وہ جا چکے تھے، تلاش میں ایک سردار کو روانہ کیا، کبوتروں کی ڈاک کا انتظام تھا، اسکے ذریعے کوفہ فتح کرنے کا حال لکھ بھیجا۔

اہل کوفہ کی سرکوبی مذکور ہے کہ اہل کوفہ نے مزاحم کے آنے کے وقت علوی کو اُس کے قتال پر برانگیختہ کیا اور مدد دینے کا وعدہ کیا تھا، علوی فرات کے غربی جانب نکلے، مزاحم نے اپنے ایک سردار کو فرات کے شرقی جانب روانہ کرکے حکم دیا کہ کوفے کے پل کو عبور کرے، پھر لوٹے، سردار اس کام کے لئے روانہ ہوا، مزاحم نے اپنے بعض ہمراہیوں کو یہ حکم دیا کہ قریۂ شاہی میں فرات کے دہانۂ آب پر بذریعہ کشتی جائیں، آگے بڑھ کر اہل کوفہ سے جنگ کریں، اور مقابلے میں صف بستہ ہو جائیں، وہ روانہ ہوئے، مزاحم بھی ساتھ چلا، اُس نے فرات کو اس طرح عبور کیا کہ اپنا اسباب اور اپنے بقیہ ساتھی پیچھے چھوڑ گیا، جب اہل کوفہ نے اُنھیں دیکھا تو جنگ شروع کر دی، مزاحم کا سردار اُن کے پاس پہنچ گیا تو اُس نے اُن کے پیچھے سے قتال شروع کر دیا اور مزاحم نے اُن کے سامنے سے، سب کے سب اُن پر ٹوٹ پڑے، اُن میں سے کوئی نہ بچا۔

علویوں کی گرفتاری ابن الکردیہ سے مذکور ہے کہ مزاحم کے کوفے میں داخل ہونے سے قبل اُس کے ساتھیوں میں سے تیرہ آدمی مقتول ہوئے، زید کے صوفیوں میں سے سترہ آدمی، اور اعراب میں سے تین سو آدمی، مزاحم کوفے میں داخل ہوا تو اُس پر پتھر پھینکے گئے، اُس نے کوفے کے دونوں جانب آگ لگا دی، سات بلاد جلا دیئے، یہاں تک کہ آگ السبیع تک پہنچ گئی، اُس مکان پر چڑھائی کی جس میں وہ علوی تھے، پہلے تو وہ فرار ہو گئے پھر گرفتار کرکے لائے گئے، اس جنگ میں ایک علوی کام آئے، بیان کیا گیا ہے کہ جتنے علوی کوفے میں تھے سب قید کر لئے گئے اور بنی ہاشم بھی قید کر لئے گئے، وہ علوی اُنھیں میں سے تھے۔

ابو اسمٰعیل علوی کا بیان ابو اسمٰعیل علوی سے مذکور ہے کہ مزاحم نے کوفے میں ایک ہزار مکان جلا دیئے، اس نے اُن کے ایک آدمی کی لڑکی کو گرفتار کیا اور اُسے بہت ڈانٹا۔

مذکور ہے کہ مزاحم نے علوی کی باندیاں گرفتار کریں جن میں ایک آزاد عورت بھی ملی ہوئی تھی، اُنھیں اُس نے مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا اور اُن پر نیلام کے لئے بولی بولنے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاحم کے نام المعتز کا فرمان اسی سال نصف رجب کو المعتز کی جانب سے مزاحم کے پاس ایک فرمان آیا جس میں اُسے اپنے پاس آنے کا حکم دیا تھا اور اُس سے اور اُس کے ساتھیوں سے وعدہ تھا کہ جو چاہیں لے گا، مزاحم نے وہ فرمان اپنے ساتھیوں کو پڑھ کر سنایا، ترکوں فرغانیوں اور مغربیوں نے اُس کو قبول کر لیا، شاکریہ نے انکار کر دیا، مزاحم مطیع جماعت کے ہمراہ المعتز کے پاس چلا گیا، وہ قریب چار سو آدمی کے تھے، ابو نوح مزاحم سے پہلے سامرا آچکا تھا، اُسی نے اُسے فرمان بھیجنے کا مشورہ دیا تھا، مزاحم الحسین بن اسمٰعیل کا منتظر تھا، جب الحسین کو شکست ہوئی تو وہ بھی سامرا چلا گیا، المستعین نے کو فہ فتح کرنے پر مزاحم کو دس ہزار دینار اور پانچ خلعت اور ایک تلوار روانہ کی تھی، قاصد یہ سب لے کر اُس کے پاس روانہ ہوا، اُس نے لشکر کو جو مزاحم کے ساتھ تھا راستے میں پایا، سب لوگ ایک ساتھ پلٹ کر محمد بن عبداللہ کے دروازے پر گئے اور مزاحم کے واقعات سے اُس کو اطلاع دی، لشکر اور شاکریہ میں الحسین بن یزید الحرانی کا قائم مقام اور ہشام بن ابی دُلف اور الحارث خلیفہ ابوالساج بھی تھا، ابن طاہر نے یہ حکم دیا کہ ان میں سے ہر ایک کو تین تین خلعت دیئے جائیں۔

علویوں کا نینوی میں ظہور مذکور ہے کہ یحییٰ علوی اسی سال آخر جمادی الآخر میں نینوی میں ظاہر ہوئے تھے۔ اعراب کی ایک جماعت ساتھ ہو گئی تھی اُن میں وہ قوم بھی تھی جو ۲۵۰ھ میں یحییٰ بن عمر کے ساتھ نکلی تھی، ہشام بن ابی دُلف اُس علاقے میں آیا تھا تو علوی قریب پچاس آدمی کی ایک جماعت کے ساتھ اُن پر ٹوٹ پڑے، ہشام نے شکست دی، ایک جماعت کو قتل کر دیا جس آدمیوں اور لڑکوں کو قید کر لیا، وہ علوی کوفہ بھاگ گئے، وہاں پوشیدہ رہے، اس کے بعد نکلے، قیدی اور مقتولین کے سر بغداد بھیج دیئے گئے، اُن میں سے وہ پانچ شخص پہچانے گئے جو ابوالحسین یحییٰ بن عمر کے ساتھیوں میں سے تھے، وہ رہا کر دیئے گئے، محمد بن عبداللہ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص نے رہا ہونے کے بعد دوبارہ خروج کیا اُسے پانچ سو تازیانے مارے جائیں، جمادی الآخر کے آخر دن اُنھیں تازیانے مارے گئے۔

متفرق واقعات مذکور ہے کہ جب ابوالساج کے وہ خطوط جو بابکیاک سے اُس کی جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق تھے اسی سال ۱۰ رجب کو آئے تو دس ہزار دینار بطور اُس کی امداد کے اور ایک خلعت جس میں پانچ پارچے تھے اور ایک تلوار اُسے بھیجی گئی۔

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے منکجور بن حیدروس اور ترکوں کی ایک جماعت کے درمیان مدائن کے دروازے پر جنگ ہوئی جس میں منکجور نے انھیں شکست دی اور اُن کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔

اسی سال موسم گرما میں بلکا جور کی وہ جنگ ہوئی جس میں اُسے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ بڑی فتح حاصل ہوئی۔

اسی سال یحییٰ بن ہرثمہ اور ابوالحسین بن قریش کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں فریقین کی ایک جماعت قتل ہوئی، ابوالحسین بن قریش کو شکست ہوئی۔

باب بغواریا کی جنگ

۱۲ر شعبان یوم پنج شنبہ کو باب بغواریا میں ترکوں اور ابن طاہر کے ساتھیوں میں جنگ ہوئی، اس کا سبب یہ ہوا کہ باب بغواریا کا محافظ ابراہیم بن محمد بن حاتم اور سردار فوج النساوی مع تین سو سوار و پیادے کے تھا، ترک اور مغربی بڑی جماعت کے ساتھ آئے، فصیل میں دو جگہ نقب لگا کر اندر گھس آئے، النساوی نے اُن سے قتال کیا، انھوں نے اُسے شکست دی اور باب الانبار چلے گئے، جہاں ابراہیم بن مصعب اور ابن ابی خالد اور ابن اسد داؤد سیاہ محافظ تھے، وہ لوگ اُن کے باب بغواریا میں داخل ہونے سے بے خبر تھے، انھوں نے اُن سے سخت قتال کیا، فریقین کی ایک جماعت قتل ہوئی، اہل بغداد میں سے جو لوگ باب الانبار پر تھے وہ اس طرح بھاگے کہ کسی چیز کو پلٹ کر بھی نہ دیکھا، ترکوں اور مغربیوں نے باب الانبار میں آگ لگا دی، وہ جل گیا اور جتنی منجنیقیں اور سنگ باری کے آلات باب الانبار پر تھے سب جلا دیئے، بغداد میں داخل ہو کر باب الحدید اور قبرستان رہینہ تک پہنچ گئے، قریب قریب جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے تھا سب جلا دیا اور اُن دکانوں پر اپنے جھنڈے نصب کر دیئے جو اُس مقام کے قریب تھیں، لوگ اس طرح بھاگے کہ کوئی اُن کے مقابلے میں نہ ٹھیرا۔

بغا اور وصیف کی جنگ میں شرکت

یہ واقعہ صبح کی نماز کے وقت ہوا تھا، ابن طاہر سرداروں کے پاس گیا، مسلح ہو کر سوار ہوا، باب ورب صالح المسکین پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھیر گیا، سردار اُس کے پاس آ گئے، انھیں باب الانبار اور باب بغوار یا اور ان تمام دروازوں کی طرف روانہ کیا جو غربی جانب تھے، ان دروازوں کو آدمیوں کے ذریعے سے محفوظ کر دیا، بغا اور وصیف بھی سوار ہوئے، بغا اپنے ساتھیوں اور لڑکے کے ہمراہ باب بغوار یا روانہ ہوا، شاہ بن میکال، العباس بن قارن، الحسین بن اسمٰعیل، اور عیار باب الانبار گئے، تو یہ لوگ دروازے کے اندر ترکوں سے ملے، العباس بن قارن نے اُن پر سبقت کی، جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اُس نے ایک ہی مقام میں ترکوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا، اُن کے سر ابن طاہر کے دروازے پر روانہ کر دیئے، ان دروازوں پر لوگوں کی کثرت ترکوں سے زیادہ ہو گئی، ان لوگوں نے ترکوں کو دفع کیا اور اُن کی ایک جماعت کے مقتول ہونے کے بعد اُنھیں نکال دیا، بغا الشرابی جماعت کثیر کے ساتھ باب بغوار یا کی طرف نکلا تھا، اُس نے ترکوں کو غافل پایا، ایک بڑی جماعت کو قتل کر ڈالا، باقی لوگ بھاگ کر اُس دروازے سے نکل گئے۔

باب الشماسیہ کی جنگ

بغا اُن سے عصر تک برابر جنگ کرتا رہا، اُنھیں شکست ہوئی، وہ بھاگے، بغا اُس دروازے پر محافظ مقرر کر کے باب الانبار واپس آیا اور ایٹ چوناجیخ کا انتظام کیا، دروازے کی نقیب کے بند کرنے کا حکم دیا اور اسی دن باب الشماسیہ پر بھی نہایت شدید جنگ ہوئی تھی جس میں فریقین کی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے بڑی جماعت قتل ہوئی، دوسرے لوگ مجروح ہوئے۔ اس دن جس نے ترکوں سے قتال کیا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یوسف بن یعقوب تھا۔

المظفر بن سیسل کا استعفیٰ

اسی سال محمد بن عبداللہ نے المظفر بن سیسل کو یہ حکم دیا کہ وہ الیاسریہ میں لشکر جمع کرے، جمعیت فراہم کر کے دیالکنا سے چلا گیا، الاشروسنی طاتواس نے فوج بھرتی کرنے کا حکم دیا، شاکریہ کے آدمیوں کو اُس کے ساتھ کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ المظفر بھی اُنھی کے ساتھ شامل ہو جائے دیالکنا سے میں چھاؤنی قائم کرے، دونوں کا حال ایک ہی رہے، اور اس علاقے کا انتظام کرے، وہ دونوں اُس جگہ ایک زمانے تک رہے، الاشروسنی نے مظفر کو حکم دیا کہ ترکوں کا حال دریافت کرے کہ اُن کے معاملے میں جیسا مناسب سمجھے تدبیر کرے، مظفر نے اس سے انکار کیا، ہر ایک نے اپنے ساتھی کی شکایت لکھ بھیجی، اور مظفر نے لکھا کہ وہ دیالکنا سہ کے قیام سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستعفی ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جنگ کا اہل نہیں ہے، اس کا استعفا منظور ہو گیا اُسے واپسی کا اور اپنے گھر ہی میں رہنے کا حکم دیا گیا، لشکر و بہادران لشکر سب کے سب اشروسنی کے سپرد کر دیئے گئے، مظفر کے بہادروں کی جمعیت بھی اُسی کے ساتھ شامل کر دی گئی اُس علاقے کا وہ تنہا سردار بنا دیا گیا۔

ہشام بن ابی دلف کی مراجعت بغداد

اسی سال ماہ رمضان میں ہشام بن ابی دلف اور علوی بیرون نینوٰی مل گئے، ان کے ہمراہ تبی اسد کا بھی ایک آدمی تھا، اُنھوں نے قتال کیا جس میں علوی کے ساتھیوں میں سے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے تقریباً چالیس آدمی مارے گئے، دونوں جدا ہو گئے، وہ علوی کوفے چلے گئے اور معتز کے لئے وہاں کے باشندوں سے بیعت لینے لگے، ہشام بن ابی دلف بغداد چلا گیا۔

ابوالساج کا ترکوں پر حملہ

اسی سال ماہ رمضان میں ترکوں اور ابوالساج کے درمیان علاقہ جرجرایا میں ایک جنگ ہوئی جس میں ابوالساج نے اُنھیں شکست دی، اُن کی ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا اور دوسری جماعت کو قید کر لیا۔

اشروسنی کا قتل

۲۹ رمضان کو اشروسنی قتل کر دیا گیا، اُس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ ابو نصر بن بغا جب الانبار اور اُس کے قرب و جوار پر غالب آگیا اور اُس علاقے سے ابن طاہر کے لشکروں کو شکست دے کر وہاں سے نکال دیا تو اُس نے اپنے لشکر اور اپنے آدمی جانب غربی بغداد کے اطراف میں پھیلا دیئے، ابن ہبیرہ کے محل کی طرف چلا گیا، وہیں ابن طاہر کی جانب سے نخوتہ بن قیس بھی تھا، پھر وہ بے لڑے بھڑے بھاگ گیا، ابونصر نہر صرصر چلا گیا، ابن طاہر کو اُس جنگ کی خبر ملی جو ابوالساج اور ترکوں کے درمیان جرجرایا میں ہوئی تھی، اُس نے اشروسنی کو ابوالساج کے ساتھ شامل ہونے اور مع اپنے ہمراہیوں کے اُس کے پاس جانے کو بلایا، ۳۰ رمضان یوم سہ شنبہ کی صبح کو وہ مع اپنے ہمراہیوں کے روانہ ہوا، دن بھر چلا اور صبح کو مداتن پہنچا۔ وہاں اُس کی آمد ترکوں کی آمد کے ساتھ ہوئی، مداتن میں ابن طاہر کے سردار اور آدمی بھی تھے ان سے ترکوں نے قتال کیا، ابن طاہر کے آدمیوں کو شکست ہوئی، وہاں جو سردار تھے ابوالساج سے مل گئے اشروسنی سے بھی شدید جنگ کی، ابن طاہر کے آدمیوں کو بھاگتے دیکھا تو وہ بھی مع اپنے ہمراہیوں کے ابوالساج کے پاس جانے کو چلا ہی تھا کہ لوگوں نے اُسے پالیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن القواریری کا بیان

ابن القواریری سے کہ ایک سردار تھا مذکور ہے کہ میں اور ابوالحسین بن ہشام بغداد کے دروازے پر مقرر تھے، منکجور باب ساباط پر تھا مقرر تھا، اُس کے دروازے کے قریب مدائن کی دیوار میں ایک درز تھی میں نے منکجور سے اُس کے بند کرنے کی درخواست کی، اُس نے انکار کیا، ترک اُسی درز سے گھس آئے اور اُس کے ساتھی منتشر ہو گئے، قریب دس آدمی کے باقی رہے اشرسنی خود اور اُس کے ساتھی آئے تو اشرسنی نے ظاہر کیا کہ میں امیر ہوں، میں سوار ہوں، اور میرے ہمراہ اور بھی سوار ہیں، ہم لوگ ساحل پر جا رہے ہیں، پیادے کشتیوں کے ہیں، اُس نے تھوڑی دیر ترکوں کی مدافعت کی، پھر وہ خود ابوالساج کے یا اُس علاقے کے ارادے سے چلا اور اُس کا لشکر بدستور کشتیوں میں رہا۔ - - - - - - - -

- - - - - - - -

www.KitaboSunnat.com

نہ کرو، میں صرف تمہارے مال اور تمہارے عام لوگوں کے لئے قتال کرتا ہوں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ترکوں اور اُن کے مشابہ لوگوں کے آنے سے پہلے تمہارے معاملات تمہاری طرف پھیر دے لہٰذا تم پر خیر خواہی اور اُن نافرمانوں کے قتال میں کوشش واجب ہے، انھوں نے اچھا جواب دیا اُنھیں جزائے خیر کی دعا دی، اور اپنے مرکز پر واپس جانے کا حکم دیا، وہ واپس چلے گئے۔

ترکوں اور اہل بغداد کی جنگ اسی سال ذی القعدہ کے چند روز گزرنے کے بعد یوم دوشنبہ کو اہل بغداد کی وہ جنگ عظیم ہوئی جس میں انھوں نے ترکوں کو شکست دی اور اُن کے لشکر کو لوٹ لیا، اس کا سبب یہ ہوا کہ بغداد کے دونوں جانب کے تمام دروازے کھول دیئے گئے اور پتھر مارنے کے آلات تمام دروازوں پر نصب کر دیئے گئے، اشبالیت یعنی مسلح چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیاں دجلے میں چھوڑ دی گئیں، اُن کشتیوں سے تمام لشکر باہر نکل آیا، ابن طاہر اور بغا اور وصیف جس وقت دونوں فریق جنگ میں مشغول تھے اور جنگ بڑی شدت سے جاری تھی نکل کر باب القطیعہ گئے پھر بذریعہ کشتی باب الشماسیہ گئے، ابن طاہر ایک خیمے میں بیٹھ گیا جو اُس کے لئے لگایا گیا تھا۔

ترکوں کی شکست و فرار بغداد کی ایک تیر انداز جماعت چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر سامنے آئی، یہ ایسے قادر انداز تھے کہ بسا اوقات ایک ہی تیر سے کئی اشخاص کو نشانہ بناتے اور قتل کر ڈالتے، اُس جماعت نے ترکوں کو شکست دی، اہل بغداد نے اُن کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ترک اپنے لشکر پہنچ گئے، اہل بغداد نے اُن کا بازار لوٹ لیا اور اُن کی کشتی کو جس کا نام الحدیدی تھا اور جو اہل بغداد پر ایک آفت تھی آگ لگا دی، جو اُس میں تھا ڈوب گیا، اُن کی دو جنگی کشتیاں بھی لے لیں، ترک اس طرح اپنے منہ کے بل بھاگے کہ پھر پلٹ کر نہ دیکھا، وصیف اور بغا جب کوئی سر لایا جاتا تو کہتے لگتے کہ مدد کرنے والے خدا کی قسم چلا گیا، اہل بغداد نے رو دو بار تک اُن کا تعاقب کیا، ابو احمد بن المتوکل آزاد غلاموں کو واپس بلا رہا تھا اور اُنھیں یہ خبر دے رہا تھا کہ "اگر وہ نہ لوٹے تو اُن کے لئے کچھ نہ بچے گا" یہ قوم سامرا تک اُن کا تعاقب کرے گی، لہٰذا واپس آؤ" بعض اُن میں سے واپس آگئے، عوام سامنے آکر مقتولین کے سر شمار کر رہے تھے، محمد بن عبداللہ ہر ایک سر لانے والے کو طوق پہنانے اور اُسے صلہ دینے لگا، یہاں تک کہ سربہت ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ترک اور آزاد کردہ غلام بغا و وصیف کے ہمراہ تھے، اُن کے چہروں پر ناگواری ظاہر ہونے لگی، بادِ جنوبی سے ایک غبار اٹھا اور آتش زدہ چیزوں نے دھواں بلند ہوا۔

الحسن بن الافشین کے جھنڈے ترکوں کے جھنڈوں کے ساتھ آئے، آگے ایک سرخ جھنڈا تھا جسے شاہک کے ایک غلام نے چھینا تھا اور اُسے رد و بدل کرنا بھول گیا تھا، لوگوں نے سرخ جھنڈا اور جو اُس کے پیچھے تھا اُسے دیکھا تو اُنھیں یہ وہم ہوا کہ ترک اُن پر پلٹ پڑے، عوام بھاگے، جو رُک گیا اُس نے یہ ارادہ کیا کہ شاہک کے غلام کو قتل کر دے، پھر اُسے سمجھ گیا، جھنڈا جب پلٹ دیا گیا تو بھاگنے والے بھی پلٹ آئے، ترک اپنی چھاؤنی واپس ہو چلے تھے، اُنھیں اہل بغداد کے بھاگنے کی خبر نہ ہوئی ورنہ اُن پر حملہ کرتے۔

ابوالسلاسل اور نصر سہلب کی جنگ

اسی سال ابوالسلاسل وکیل وصیف کی علاقۂ الجبل میں مغربیوں کے ساتھ جنگ ہوئی، اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ مغربیوں میں سے ایک شخص جس کا نام نصر سہلب تھا، ایک مغربی جماعت کے ہمراہ ابوالساج کی عمل داری کی زمین میں گیا، اُس نے اور اُس کے ساتھیوں نے وہاں جتنے گاؤں تھے لوٹ لئے، ابوالسلاسل نے ابوالساج کو لکھ کر اس سے آگاہ کیا، ابوالساج تقریباً سو پیادہ و سوار آدمیوں کے ساتھ اُس کی طرف روانہ ہوا، جب یہ لوگ گئے تو وہ مغربی ایک دم سے جھپٹ پڑے، اُن میں سے نو آدمی قتل ہوئے اور بیس قید، نصر سلہب بھاگ کر بچ گیا۔

اس جنگ کے بعد ابن طاہر اور آزاد غلاموں کے درمیان جنگ موقوف ہو گئی، انھوں نے پھر جنگ نہ کی، بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ ابن طاہر اس کے قبل زمانۂ صلح میں المعتز کا کاتب تھا، جب یہ واقعہ ہوا (یعنی جنگ مستعین و معتز) تو ابن طاہر سے ناپسندیدگی ظاہر کی گئی پھر اُسے (معتز نے) لکھا تو اُس نے بیان کیا کہ وہ دوبارہ ایسا کوئی کام نہ کرے گا جسے وہ ناپسند کرے۔

اہل بغداد کا محمد بن عبداللہ سے احتجاج

اس کے بعد اہل بغداد پر بغداد کے دروازے بند کر دیے گئے تو انھیں یہ محاصرہ شاق گزرا، وہ اس حال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکم ذی القعدہ یوم جمعہ کو بھوک بھوک چلانے لگے، اور اُس جزیرے گئے جو ابن طاہر کے گھر کی طرف ہے، ابن طاہر نے اُن کے پاس کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنی جماعت میں سے میرے پاس پانچ مشائخ بھیجو، اُنھوں نے اُن کو بھیجا جو اُس کے پاس پہنچا دیئے گئے، اُن سے کہا کہ بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں جنھیں عوام الناس نہیں جانتے، میں بیمار ہوں، مجھے امید ہے کہ میں لشکریں عطا تقسیم کرکے اُنھیں تمھارے دشمن کے مقابلے میں نکالوں گا، مشائخ خوش ہو گئے اور بغیر کسی بات کے نکل آئے، عوام الناس اور تجار اس کے بعد اُس جزیرے کی طرف لوٹے جو ابن طاہر کے گھر کے بالمقابل ہے، سب چلانے لگے اور اشیا کی گرانی سے اپنی تکلیف کی شکایت کی، اُس نے کسی کو اُن کے پاس بھیجا جس نے اُنھیں تسکین دی، وعدہ کیا اور انھیں امید دلائی، ابن طاہر نے صلح کے بارے میں المعتز کے پاس قاصد روانہ کیا، اہل بغداد کی حالت پریشان تھی۔

ابن طاہر اور ابو احمد میں مراسلت

اسی سال نصف ذی قعدہ کو حماد بن اسحاق بن حماد بن زید بغداد آیا، اُس کی جگہ ابو سعید الانصاری ابو احمد کے لشکر کو بطور ضمانت روانہ کیا گیا، حماد بن اسحاق ابن طاہر سے تنہائی میں ملا، یہ نہیں بیان کیا گیا کہ اُن دونوں میں کیا گفتگو ہوئی، حماد ابو احمد کے لشکر کی طرف واپس ہوا اور ابو سعید الانصاری بھی واپس ہوا، پھر حماد ابن طاہر کی طرف واپس آیا، ابن طاہر اور ابو احمد کے درمیان بذریعہ حماد مراسلات جاری ہوئی۔

۲۱ ذی القعدہ کو احمد بن اسرائیل حماد اور احمد بن اسحاق وکیل عبید اللہ بن یحییٰ کے ہمراہ ابن طاہر کے حکم سے ابو احمد سے صلح کی گفتگو کے لئے گیا۔

فوجیوں کا ابن طاہر سے مطالبہ

۲۳ ذی القعدہ کو ابن طاہر نے ان تمام لوگوں کی رہائی کا حکم دیا جو لڑائی میں ابن طاہر کے خلاف ابو احمد کی اعانت کرنے کی وجہ سے قید کئے گئے تھے وہ سب رہا کر دیئے گئے، اس کے دوسرے دن پیادہ لشکر کی ایک جماعت اور بہت سے عوام الناس جمع ہو گئے، لشکر نے اپنی تنخواہیں مانگیں اور عوام نے اُس بدحالی کی شکایت کی جس کی وجہ سے وہ تنگ تھے، سودے کی گرانی اور محاصرے کی شدت کی شکایت کی کہ یا تو نکل کر قتال کر، یا ہمیں چھوڑ دے، اُس نے اُن سے بھی نکلنے یا صلح کا دروازہ کھولنے کا وعدہ کیا اور انھیں امید دلائی، وہ لوگ واپس گئے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محافظ پل ابو مالک کا فرار

۲۵ ذی القعدہ کو قید خانے اور پل اور اس کے گھر کا دروازہ اور جزیرہ لشکر اور آدمیوں سے بھر گیا، بہت آدمی جزیرے میں آگئے تھے، ابن طاہر کے آدمیوں نے کہ جزیرے میں مامور تھے ان لوگوں کو ہٹایا، وہ لوگ شرقی جانب پل کی طرف چلے گئے، عورتوں کا قید خانہ کھول دیا، جو عورتیں تھیں انھیں نکال دیا، علی بن جہشیار اور جس قدر طبری اس کے ہمراہ تھے انھوں نے ان لوگوں کو مردوں کے قید خانے سے روکا، ابو مالک محافظ پل نے انھیں پل سے روکا تو انھوں نے اس کا سر زخمی کر دیا اور اس کے ساتھیوں کے دو چوپائے زخمی کر دیئے، ابو مالک اپنے گھر میں گھس گیا اور انھیں تنہا چھوڑ دیا پھر انھوں نے جو کچھ اس کی مجلس میں تھا سب لوٹ لیا، طبریوں نے ان پر حملہ کر کے دروازوں سے نکال دیا، انھیں نکال کر دروازے بند کر لئے، پھر ان کی ایک جماعت نکلی محمد بن ابی عون بذریعہ کشتی ان کے پاس گیا، لشکر کے لئے اس نے چار ماہ کی تنخواہ کا ذمہ لیا تو وہ لوگ اس بات پر واپس چلے گئے، ابن طاہر نے ابن جہشیار کے ساتھیوں کو اسی دن ان کی دو ماہ کی تنخواہ دلا دی۔

ابن طاہر کے سرداروں کی معتز کی اطاعت

انھی دنوں میں ابو احمد نے پانچ کشتیاں آٹے اور گیہوں اور جو اور باجرے اور چارے کی ابن طاہر کو بھیجیں، جب ۴ ذی الحجہ یوم پنج شنبہ ہوا تو لوگوں کو المستعین کے معزول کرنے اور المعتز کے لئے بیعت لینے کے متعلق ابن طاہر کا خیال معلوم ہوا، ابن طاہر نے اپنے سرداروں کو ابو احمد کے پاس روانہ کیا یہاں تک کہ انھوں نے المعتز کے لئے اس سے بیعت کر لی، ان میں سے ہر ایک کو چار چار خلعت ملے گئے، عام لوگوں کا گمان یہ تھا کہ صلح خلیفہ المستعین کے حکم سے ہوئی اور المعتز اس کا ولی عہد بنایا گیا۔

رشید بن کاؤس کی معتز کی اطاعت

جب چار شنبہ کا دن ہوا تو رشید بن کاؤس جو باب السلامت پر محافظ مقرر تھا سردار نہشل بن صخر بن خزیمہ بن خازم اور عبداللہ بن محمود کے ساتھ نکل کر ترکوں کی طرف روانہ ہوا کہ ان کے ساتھ ہو جائے، تقریباً ایک ہزار ترک سوار ملے، صلح ہو چکی تھی، انھیں سلام کیا، جسے پہچانا اس سے معانقہ کیا، انھوں نے اخلاقاً اس کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی، اور اسے اور اس کے پیچھے اس کے بیٹے کو لے گئے۔

اہل بغداد کا پلٹنا

جب دو شنبہ کا دن ہوا تو رشید باب الشماسیہ گیا، لوگوں سے گفتگو کی کہ امیر المومنین اور ابو احمد تمھیں سلام کہتے ہیں کہ جو شخص ہماری طاعت میں داخل ہو گا اسے ہم اپنا مقرب بنا لیں گے اور صلہ دیں گے، جو اس کے خلاف اختیار کرے گا تو وہ جائے، اسے عوام نے گالیاں دیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تمام شرقی دروازوں پر اسی طرح گھوما اور اُسے اور المعتز کو ہر دروازے پر گالیاں دی گئیں جب رشید نے ایسا کیا تو عام لوگوں کو بھی ابن طاہر کا خیال معلوم ہو گیا، وہ اُس جزیرے کی طرف گئے، جو ابن طاہر کے مکان کے مقابل ہے، اُسے پکارنے لگے اور نہایت خراب گالیاں دینے لگے، اُس کے دروازے کی طرف گئے، وہاں بھی اُنھوں نے ایسا ہی کیا، راغب خادم اُن کی طرف نکلا اور اُنھیں جو کچھ وہ کر رہے تھے اُس پر برانگیختہ کیا جو کچھ وہ المستعین کی مدد میں کر رہے تھے اُس میں زیادتی کی درخواست کی، یہ کہہ کر خادم اُس عمارت کی طرف گیا جس میں لشکر تھا، اُنھیں اور اُن کے علاوہ ایک دوسری جماعت کو بھی لے گیا، وہ تقریباً تین سو مسلح آدمی تھے، وہ ابن طاہر کے دروازے کی طرف گئے، جو لوگ اس دروازے پر تھے فتح مند ہوئے، اُن کو انھوں نے دفع کر دیا، برابر اُن سے قتال کرتے رہے یہاں تک کہ ڈیوڑھی تک پہنچ گئے، اندرونی دروازے کے جلانے کا ارادہ کیا مگر آگ نہ ملی، اُن لوگوں نے اُس جزیرے میں ساری رات اس طرح گزاری کہ اُسے گالیاں دیتے اور بُرا کہتے رہے۔

ابن شجاع البلخی کا بیان

ابن شجاع البلخی سے مذکور ہے کہ میں امیر ابن طاہر کے پاس تھا، وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا، جو گالیاں دی جا رہی تھیں سُن رہا تھا، یہاں تک کہ اُن لوگوں نے اُس کی ماں کا نام لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ اے ابو عبداللہ مجھے نہیں معلوم کہ انھیں میری ماں کا نام کیونکر معلوم ہو گیا، ابوالعباس عبداللہ بن طاہر کی بہت سی باندیاں تھیں، لوگ جن کا نام نہیں جانتے تھے میں نے جواب دیا اے امیر میں نے تجھ سے زیادہ وسیع الحلم کسی کو نہیں دیکھا، اُس نے مجھے جواب دیا کہ اے ابو عبداللہ میں نے اُن پر صبر سے زیادہ موافق اور کچھ نہ دیکھا، اس سے چارہ بھی نہیں۔

مستعین کی عوام کو یقین دہانی

جب صبح ہوئی تو وہ لوگ دروازے پر آ گئے اور چلانے لگے، پھر ابن طاہر المستعین کے پاس گیا اور یہ درخواست کی کہ وہ اُن کے سامنے آئے اُنھیں تسکین دے اور اپنی رائے سے آگاہ کرے، مستعین دروازے کے اوپر سے اُن کے سامنے آیا، لباس خلافت میں ملبوس تھا، ابن طاہر اُس کے ایک طرف تھا، المستعین نے اُن سے اللہ کی قسم کھا کر اُس تہمت کی تردید کی جو ابن طاہر پر لگائی گئی تھی، یہ بھی کہا کہ میں بالکل عافیت میں ہوں کسی قسم کا خوف نہیں ہے، معزول نہیں کیا گیا، اُن سے یہ وعدہ کیا کہ وہ کل جمعہ کو نکلے گا کہ اُنھیں نماز پڑھائے، عوام واپس ہوئے جمعہ کا دن ہوا تو لوگ دوبارہ چلا چلا کر المستعین کو طلب کرنے لگے۔

فوجی سرداروں کا مطالبہ

بن جہشیار کے گھوڑے لوٹ لئے، جو پل کے شرقی دروازے پر لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویران مقام میں تھے، جو کچھ اس کے مکان میں تھا سب لوٹ لیا گیا، وہ بھاگ گیا، دن چڑھے تک اسی طرح برابر کھڑے رہے، وصیف اور بغا اور اُن کی اولاد اور موالی اور اُن دونوں کے سردار اور المستعین کے ماموں آئے، سب لوگ دروازے کی طرف گئے، وصیف اور بغا اپنی خاص جماعت کے ساتھ اندر چلے گئے، المستعین کے ماموں وصیف وغیرہ کے ہمراہ ڈیوڑھی تک گئے مگر گھوڑے پر سے نہ اُترے، ابن طاہر کو اطلاع دی گئی، اُس نے اُترنے کی اجازت دی، انھوں نے انکار کیا کہ یہ دن گھوڑوں کی پشت سے اُترنے کا نہیں ہے، جب تک ہم اور عوام یہ نہ جان لیں کہ ہم کس حال پر ہوں گے، قاصد اُن کے پاس برابر آمد و رفت کرتے رہے اور وہ لوگ انکار کرتے رہے، خود محمد بن عبد اللہ اُن کے پاس گیا اور اُن سے اُترنے اور المستعین کے پاس چلنے کی درخواست کی، اُنھوں نے اُسے آگاہ کیا کہ عوام سخت مضطرب ہیں، اُنھیں صحت کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ تو المستعین کے معزول کرنے اور المعتز کی بیعت کے خیال میں ہے، سرداروں کو المعتز کی بیعت کے لئے روانہ کرنا، خوف دلانے کا ارادہ کہ حکومت المعتز کی طرف منتقل ہو جائے، ترکوں اور مغربیوں کا بغداد میں داخل کرنا کہ اہل مدائن اور دیہات والوں میں سے جس پر غالب آئیں اُس پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کریں، اور تیری وجہ سے اہل بغداد شک میں پڑ گئے اور اپنے خلیفہ اور اموال اور اولاد۔ اور اپنی جانوں کے خلاف تجھے ملزم و متہم سمجھے، انھوں نے خلیفہ کو مجمع عام میں لانے کی درخواست کی کہ اُسے دیکھیں۔

مستعین کا دربار عام

محمد بن عبد اللہ نے اُن کے قول کی صحت کو خوب جان لیا اور لوگوں کے کثرت اجتماع اور اُن کی فریاد و زاری کی طرف نظر کی تو اُس نے المستعین سے باہر نکلنے کی درخواست کی، وہ دار العامہ (دربار عام) کی طرف نکلا جس میں تمام لوگ داخل تھے، وہاں اُس کے لئے ایک کرسی بچھائی گئی، اُس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت کو پہنچایا گیا، اُنھوں نے اُسے دیکھا اور نکل کر اپنے پیچھے والوں کو خلیفہ کے بعافیت ہونے کی خبر دی مگر انھوں نے اُس پر قناعت نہ کی، جب خوب معلوم ہو گیا کہ بغیر نکلے ہوئے انھیں سکون نہ ہوگا، لوگوں کی کثرت بھی معلوم ہو چکی تھی تو بیرونی آہنی دروازہ اُس کے حکم سے بند کر دیا گیا، المستعین اور اُس کے ماموں اور محمد بن موسیٰ المنجم اور محمد بن عبد اللہ اس درجے کی طرف گئے جو دار العامہ کے صحنوں اور ہتھیار کے خزانوں تک پہنچتا ہے، اُن کے لئے مجلس کی اُس سطح پر جہاں محمد بن عبد اللہ اور فتح بن سہل بیٹھا کرتا تھا منبر بچھائے گئے۔

مستعین کا نقل مکانی کا وعدہ

المستعین لوگوں کے روبرو اس طرح آیا کہ قبائے سیاہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملبوس تھا، سر و دوش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے مبارک تھی، ہاتھ میں عصا تھا، اُس نے لوگوں سے گفتگو کی اور اُنھیں قسم دی اس چادر کے مالک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ کہ وہ کچھ نہ کریں، واپس چلے جائیں، کیونکہ میں سالم و محفوظ ہوں، مجھے محمد بن عبداللہ کی جانب سے کوئی اندیشہ نہیں ہے، لوگوں نے اُس سے سوار ہونے اور محمد بن عبداللہ کے مکان سے نکلنے کی درخواست کی، اس لئے کہ اُنھیں محمد بن عبداللہ کی جانب سے اطمینان نہ تھا، اُس نے بتایا کہ وہ اُس کے مکان سے اپنی پھوپھی ام حبیب بنت الرشید کے مکان پر منتقل ہونے کو تیار ہے، پہلے مکان کا وہ حصہ جس میں اُس کی سکونت مناسب ہے اُس کے لئے درست کر دیا جائے، اُس کا مال و اسباب اور خزانہ اور ہتھیار اور جو کچھ محمد بن عبداللہ کے مکان میں ہے منتقل کر دیا جائے، یہ سن کر اکثر لوگ واپس چلے گئے، اہل بغداد کو سکون ہو گیا۔

اہل بغداد کی ابن طاہر سے معذرت

اہل بغداد کا ابن طاہر پر بار بار ہجوم کرنا اور اُسے بُرا بھلا سنانا رنگ لایا، ابن طاہر بغداد کے عہدہ داران معاون کے پاس آیا کہ جتنے اونٹ اور خچر اور گدھے اُن کے قابو میں آسکیں، مہیا کریں کہ وہ بھی وہاں سے منتقل ہو جائے، لوگوں نے بیان کیا کہ اس کا ارادہ تھا کہ مدائن کا قصد کرے، اُس کے دروازے پر ایک جماعت مشائخ حربیہ اور باشندوں کے معززین کی جمع ہو گئی، سب کے سب اُس سے معذرت کر رہے تھے اور اُن لوگوں کے ناروا برتاؤ کے معاف کرنے کی درخواست کرتے تھے کہ جو کچھ نادانوں نے کیا وہ محض اپنی بدحالی کی وجہ سے کیا جس میں مبتلا تھے اور اُس فاقے کی وجہ سے جس نے بھوکوں مار رکھا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابن طاہر نے انھیں نہایت عمدہ جواب دیا، پاکیزہ بات کہی، اُن کی تعریف کی اور جو کچھ ہوا تھا معاف کر دیا، اُن کا اور اُن کے نوجوانوں اور نادانوں کا (مصافحے کے لئے) ہاتھ پکڑنے کو اُن کی طرف بڑھا، ترک سفر کے متعلق اُن کی بات مان لی اور عہدہ داران معاون کو سواریاں روکنے کی ممانعت لکھ دی۔

مستعین کا رزق الخادم کے مکان میں قیام

ذی الحجہ کے چند دن گزرنے کے بعد المستعین محمد بن عبداللہ کے مکان سے منتقل ہو گیا وہاں سے سوار ہو کر الرصافہ میں رزق الخادم کے مکان پر پہنچا، علی بن المعتصم کے مکان سے گزرا تو علی اُس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف نکلا اور اُس سے اپنے یہاں اُترنے کی درخواست کی، اُس نے اُس سے بھی سوار ہونے کو کہا، جب رزق الخادم کے مکان پر پہنچا تو وہاں اُتر گیا، جیسا کہ بیان کیا گیا وہاں شام کو پہنچا، پھر جس وقت وہاں پہنچ گیا تو لشکر کے ہر سوار کے لئے دس دس دینار کا اور ہر پیادے کے لئے پانچ پانچ دینار کا حکم دیا، المستعین کی سواری کے ساتھ ابن طاہر بھی اس طرح سوار ہوا کہ اپنے ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے اُس کے آگے چل رہا تھا، سردار اُس کے پیچھے تھے، بیان کیا گیا ہے کہ المستعین کے ہمراہ جس رات وہ رزق کے مکان پر منتقل ہوا محمد بن عبداللہ نے ایک ثلث شب تک قیام کیا، پھر واپس آیا، صبح تک وصیف اور بغا اُس کے پاس رہ کر اپنے اپنے مکان چلے گئے۔

ابن طاہر کا عوام سے خطاب

جب اُس شب کی صبح ہوئی جس میں المستعین ابن طاہر کے مکان سے منتقل ہوا تھا تو لوگ الرصافہ میں جمع ہوئے سڑکوں اور بنی ہاشم کو ابن طاہر کے پاس جانے اور اُسے سلام کرنے کا حکم دیا گیا کہ جب وہ سوار ہو تو ہم رکاب جائیں۔ اُسی روز جب خوب دن چڑھ گیا تو ابن طاہر اس شان کے ساتھ سوار ہوا کہ اُس کے تمام سردار سامان سے تیار تھے، گرداگرد پیادہ فوج کے تیر انداز تھے، گھر سے نکلا تو لوگوں کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، اُن پر عتاب کیا اور قسم کھائی کہ "اُس نے امیر المومنین کے لئے (خدا اُس کی عزت برقرار رکھے) یا اُس کے کسی دوست کے لئے اپنے دل میں کوئی بدی پوشیدہ نہیں کی، وہ بجز اُن کی اصلاح حال کے اور ایسے امر کے جو اُن کے لئے مزید نعمت کا موجب ہو، اور کچھ نہیں چاہتا، انھوں نے اُس کے متعلق ایسے امر کا وہم کر لیا جس کا اُسے علم بھی نہیں" یہ باتیں اس درد سے کیں کہ حاضرین کو رُلا دیا، جو لوگ وہاں موجود تھے اُسے دعا دینے لگے، وہ پل عبور کر کے المستعین کے پاس چلا گیا، کسی کو لوگوں کے بلانے کو بھیجا، اس کے پڑوسی اور باشندگان جانب غربی کے معززین بلائے گئے، اُن سے اس طرح کلام کیا کہ اُن پر عتاب بھی تھا اور جو خبریں اُنھیں پہنچیں اُن کے متعلق عذر خواہی بھی تھی، وصیف اور بغا کو بغداد کے دروازوں پر گھومنے والوں کی نگرانی کے لئے روانہ کیا، اُن دونوں نے صالح بن وصیف کو باب الشماسیہ پر محافظ مقرر کیا۔

علی بن یحییٰ اور محمد بن عبداللہ میں سخت کلامی

مذکور ہے کہ المستعین کو محمد کے مکان سے منتقل ہونا پسند نہ تھا، وہ اس لئے وہاں سے منتقل ہوا کہ جمعہ کے روز جب لوگوں کو ابن طاہر کی کھڑکی کا دروازہ کھولنا دشوار ہوا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مٹی کے تیل والوں کو چھوٹی کشتیوں میں سوار کرالائے کہ اُسے آگ لگا دیں، مذکور ہے کہ ایک جماعت جن میں کنجور بھی تھا ابو احمد کی جانب سے باب الشماسیہ پر آکر ٹھیری، اُنھوں نے ابن طاہر کو بلایا کہ اُس سے گفتگو کریں، اُس نے وصیف کو لکھ کر اُس جماعت کی خبر دی کہ المستعین کو اُس کی اطلاع کرے، وہ اس معاملے میں جو مناسب سمجھے حکم دے، المستعین نے معاملہ اُسی کے اختیار میں دے دیا، کہ ان تمام امور کی تدبیر اُسی کے سپرد ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔

بیان کیا گیا ہے کہ علی بن یحییٰ بن ابی منصور المنجم نے اس معاملے میں محمد بن عبداللہ سے سخت کلامی کی، محمد بن ابی عون نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے گالیاں دیں اور گرفتار کرلیا۔

سعید بن حمید کا بیان

سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ احمد بن اسرائیل اور الحسن بن مخلد اور عبیداللہ ابن یحییٰ ابن طاہر سے تنہائی میں ملے، اُس سے باتیں بناتے رہے اور اُسے صلح کے حق میں مشورہ دیتے رہے کبھی اُس کے پاس کوئی دوسری جماعت ہوتی تھی، وہ لوگ صلح کی مخالفت میں گفتگو کرتے تھے تو ابن طاہر مخالفین صلح کے روبرو بات بدل دیتا تھا اور اُن سے علیحدہ ہو جاتا تھا، جب یہ تینوں آتے تھے تو اُن کے سامنے آتا تھا اور اُن سے گفتگو اور مشورہ کرتا تھا۔

اُنھی میں سے ایک کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن سعید بن حمید سے کہا کہ کوئی بات سوائے اس کے مناسب نہ تھی کہ المستعین کی ابتدا ہی میں مداہنت پر سب کا اتفاق ہو جاتا، اُس نے جواب دیا کہ میں بھی چاہتا تھا کہ ایسا ہی ہو، خدا کی قسم وہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ اُس کے ساتھیوں کو مدائن اور انبار سے شکست دے دی گئی یہاں تک کہ اُس جماعت کے کاتب کو بھی، اُس نے انھیں اُس وقت جواب دیا جب کہ انھوں نے اُس سے اپنا حق مانگا۔

احمد بن یحییٰ کی مستعین کے خلاف شکایت

مجھ سے احمد بن یحییٰ النحوی نے بیان کیا جو ابن طاہر کے فرزند کا اتالیق تھا کہ محمد بن عبداللہ المستعین کی امداد میں برابر سعی کرتا رہا یہاں تک کہ عبیداللہ بن یحییٰ ابن خاقان نے اُسے طیش دلا دیا، کہا کہ - خدائے تعالیٰ تیری عمر دراز کرے، تو جس شخص کی مدد کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کے معاملے میں کوشش کرتا ہے وہ نفاق میں سب سے بڑھا ہوا ہے، اُس کا دین بھی سب سے زیادہ ناپاک ہے، خدا کی قسم اُس نے وصیف و بغا کو تیرے قتل کا حکم دیا تھا، مگر انھوں نے اسے بہت بُرا سمجھا اور ایسا نہیں کیا، جو حالت میں نے اُس کی بیان کی اگر تجھے اس میں شک ہو تو دریافت کر، تجھے معلوم ہو جائے گا، اُس کے نفاق کی یہ کھلی ہوئی علامت ہے کہ جب وہ سامرا میں تھا تو اپنی نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتا تھا، جب وہ تیرے سامنے آیا تو تیرے دکھلانے کے لئے بلند آواز سے پڑھنے لگا، تو نے اپنے دوست اور داماد اور تربیت یافتہ کی مدد چھوڑ دی" اسی قسم کی اُس سے باتیں کیں، محمد بن عبداللہ نے کہا کہ خدا ایسے شخص کو غارت کرے جو نہ دین ہی کے لئے مناسب ہے نہ دنیا کے لئے۔

عبیداللہ بن یحییٰ کی مخالفت

احمد بن یحییٰ نے کہا کہ سب سے پہلا شخص جس نے اس مجلس میں محمد بن عبداللہ کو المستعین کے معاملے میں کوشش سے باز رکھنے میں پیش قدمی کی وہ عبیداللہ بن یحییٰ تھا، اس امر پر احمد بن اسرائیل اور الحسن بن مخلد نے عبیداللہ ابن یحییٰ کی اعانت کی وہ اُس کے درپے رہے یہاں تک کہ المستعین کی مدد کے بارے میں محمد بن عبداللہ کی جو رائے تھی اُس سے اُسے پھیر دیا۔

مستعین کی امامت نماز

اسی سال عیدالاضحیٰ کے دن المستعین نے اُس جزیرے میں جو ابن طاہر کے مکان کے مقابلے میں تھا، لوگوں کو نماز عید پڑھائی، المستعین نماز کے لئے اس شان سے سوار ہوا کہ آگے عبیداللہ بن عبداللہ تھا جس کے ہاتھ میں سلیمان کا نیزہ تھا، الحسین بن اسمٰعیل کے ہاتھ میں خلافت کا نشان تھا، وصیف اور بغا المستعین کی حفاظت کر رہے تھے، محمد بن عبداللہ بن طاہر ہم رکاب سوار نہ ہوا، عبداللہ بن اسحاق نے نماز عید الرصافہ میں پڑھی۔

مستعین اور محمد بن عبداللہ کی گفتگو

یوم پنج شنبہ کو محمد بن عبداللہ سوار ہو کر المستعین کے پاس گیا، اُس کے پاس چند فقہا اور قاضی موجود تھے، مذکور ہے کہ اُس نے المستعین سے کہا کہ تو نے مجھے اختیار دیا تھا کہ میں جس امر کا قصد کروں تو میرے ہی امر کو نافذ کر دے گا، اس بات کے متعلق میرے پاس تیرے قلم کا رقعہ موجود ہے، المستعین نے کہا کہ وہ رقعہ پیش کر، اُس نے وہ رقعہ پیش کیا تو اتفاقاً اُس میں صلح کا ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، معزولی کا ذکر نہ تھا، المستعین نے کہا کہ ہاں صلح کو نافذ کر دے، الخلنجی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے امیر المومنین وہ تجھ سے یہ چاہتا ہے کہ تو اُس قمیص (خلافت) کو اُتار دے جو اللہ نے تجھے پہنایا ہے، علی بن یحیی المنجم نے گفتگو شروع کی، اُس نے محمد بن عبداللہ کو سخت باتیں کہیں، اس کے بعد محمد بن عبداللہ سوار ہو کر چلا گیا، یہ واقعہ نصف ذی الحجہ کا ہے جب کہ المستعین الرصافہ میں تھا۔

محمد بن عبداللہ کی مراجعت

محمد بن عبداللہ واپس ہوا، اُس کے ہمراہ وصیف اور بغا بھی تھے، وہ سب کے سب روانہ ہو کر باب الشماسیہ تک پہنچے، محمد بن عبداللہ اپنے گھوڑے ہی پر گھڑا ہو گیا اور وصیف اور بغا الحسن بن الافشین کے مکان چلے گئے، لوگ دیوارِ فصیل سے ٹوٹ پڑے، کسی کے لئے دروازہ نہ کھولا جا سکا، اس کے قبل ایک بڑی جماعت نکل کر ابو احمد کے لشکر گئی تھی، لشکر کے لوگوں نے جو چاہا خریدا، باب الشماسیہ کی طرف نکلے تو ابو احمد کے ساتھیوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ اہل بغداد میں سے کسی سے کچھ نہ خریدا جائے، اہل لشکر خریدنے سے روک دیئے گئے، محمد ابن عبداللہ کے لئے باب الشماسیہ پر ایک بہت بڑا سرخ خیمہ نصب کیا گیا تھا ابن طاہر کے ہمراہ بندار طبری اور ابو السنار اور تقریباً دو سو سوار اور دو سو پیادے بھی تھے۔

ابن طاہر اور ابو احمد کی گفتگو

ابو احمد ایک بڑے مجمع میں آیا، خیمے کے قریب آیا تو مجمع سے نکل کر محمد ابن عبداللہ کے ہمراہ خیمے میں داخل ہو گیا، لشکر والے جو ان دونوں کے ہمراہ تھے ایک کنارے کھڑے رہے، ابن طاہر اور ابو احمد نے طویل گفتگو کی، دونوں خیمے سے باہر نکل آئے، ابن طاہر بڑے مجمع میں اپنے خیمے سے اپنے مکان گیا، مکان پہنچ گیا تو مجمع سے نکل کر سوار ہو کر المستعین کے پاس چلا کہ جو گفتگو اُس کے اور ابو احمد کے درمیان ہوئی اُس کی اطلاع دے، عصر تک وہیں ٹھیر کے واپس آیا۔

مذکور ہے کہ ابن طاہر یہ طے کر کے جدا ہوا کہ اُسے (ابن طاہر کو) پچاس ہزار دینار اور تیس ہزار دینار سالانہ آمدنی کی جاگیر دی جائے گی اور اُس کا قیام بغداد میں رہے گا، یہاں تک کہ اُن کے لئے اتنا مال جمع ہو جائے جو لشکر میں تقسیم ہو سکے، یہ بھی طے کیا کہ بغا کو مدینہ اور حجاز کا والی بنایا جائے گا، وصیف الجبل اور اُس کے مضافات کا، جو مال آئے گا اُس میں ایک تہائی محمد بن عبداللہ کا اور لشکر بغداد کا ہو گا اور دو تہائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد غلاموں اور ترکوں کے ہوں گے۔

امرا کو عہدے عطا کرنے کے وعدے

بیان کیا گیا ہے کہ احمد بن اسرائیل جب المعتز کے پاس گیا تو اُس نے اُسے ڈاک کے محکمے کا والی بنا دیا اور وعدہ کر لیا کہ وہ وزیر ہو گا، عیسیٰ بن فرخان شاہ دیوان خراج پر اور ابو نوح مہر اور زمان جاری کرنے پر مامور کیے جائیں گے، اُن لوگوں نے سب عہدے تقسیم کر لئے، موسم (حج) کی خیریت کا لفافہ بغداد میں آیا تو ابو احمد کے پاس بھیج دیا گیا۔

مستعین کا معزول ہونے سے انکار

بیان کیا گیا ہے اُسی سال ۱۷ ذی الحجہ کو ابن طاہر معزولی کے متعلق گفتگو کرنے کو سوار ہو کر المستعین کے پاس گیا، اُس سے گفتگو کی، مگر المستعین نے انکار کیا، المستعین نے یہ گمان کیا کہ وصیف و بغا اس کے ہمراہ ہیں اور المستعین کے عیب ظاہر کر رہے ہیں المستعین نے کہا کہ یہ میری گردن ہے اور تلوار جب اُس نے اُس کا انکار دیکھا تو واپس آ گیا۔

المستعین نے علی بن یحیی المنجم اور اپنے معتمدین کی ایک جماعت کو ابن طاہر کے پاس بھیجا کہ اُس سے کہو کہ "خدا سے ڈر۔ میں تو تیرے پاس صرف اس لئے آیا تھا کہ تو میری مصیبت کو دفع کرے گا، اگر تو میری مصیبت کو دفع نہیں کرتا تو کم از کم میری مخالفت ہی سے باز رہ" اُس نے اُسے یہ جواب دیا کہ "بہرحال میں تو اپنے گھر میں بیٹھتا ہوں مگر تیرے لئے معزولی ضروری ہے، خوشی سے ہو یا زبردستی سے"۔

ابن طاہر کا مستعین کو مشورہ

علی بن یحیی سے مذکور ہے کہ اُس نے ابن طاہر سے کہا کہ تو اُس سے یہ کہہ کہ اگر تو خلافت سے از خود معزول ہو گیا تو کچھ خوف نہیں، مگر خدا کی قسم اگر تو نے اُسے اس طرح پارہ پارہ کر دیا کہ وہ جُڑ نہ سکے اور اُس میں تو نے کوئی بھلائی نہ چھوڑی تو تیرے لئے خطرہ ہے، پھر جب المستعین نے اپنی حکومت کا ضعف اور اپنے مددگاروں کی ترک نصرت دیکھی تو اُس نے معزولی کو قبول کر لیا۔

مستعین کا مطالبہ

۱۸ ذی الحجہ کو پنج شنبہ کا دن ہوا تو ابن طاہر نے ابن الکروبیہ محمد بن ابراہیم بن جعفر الاصغر ابن المنصور اور الخلنجی کو، موسیٰ بن صالح بن شیخ کو، ابو سعید الانصاری کو، احمد بن اسرائیل کو، محمد بن موسیٰ المنجم کو، ابو احمد کے لشکر بھیجا کہ اُسے محمد کا وہ خط پہنچا دیں جو ان اشیا کے متعلق ہے جو المستعین نے خلافت سے اپنے معزول کرنے تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہی ہیں، اُن لوگوں نے وہ خط پہنچا دیا۔ ابو احمد نے جو کچھ اُس نے طلب کیا تھا قبول کر لیا اور یہ جواب لکھا کہ "ان کو مدینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں جاگیر اور جگہ دی جائے گی اور اُن کی آمد و رفت مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ تک ہو سکے گی"۔

ابن طاہر نے یہ جواب پہنچا دیا، مگر المستعین نے اس پر قناعت نہ کی اصرار تھا کہ اُن کا مطالبہ براہ راست المعتز تک پہنچا دیا جائے۔ المعتز اپنے قلم سے اس کی منظوری لکھیں۔ ابن الکردیہ اس درخواست کو لے کر روانہ ہو گیا۔

مستعین کی معزولی قبول کرنے کی وجہ المستعین کا معزولی کو قبول کر لینے کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ابن طاہر اور وصیف اور بغا نے اس معاملے میں اس سے گفتگو کی اور اس کا مشورہ دیا تو اُس نے اُنھیں سخت جواب دیا۔ وصیف نے کہا کہ "تو نے ہمیں باغر کے قتل کا حکم دیا، ہم نے امتثال امر کیا، اور تو ہی نے ہمارے سامنے اتامش کا قتل پیش کیا، تو نے کہا کہ محمد خیر خواہ نہیں ہے"۔ یہ لوگ مستعین کو برابر خوف دلاتے رہے اور حیلہ سازی کرتے رہے۔

محمد بن عبد اللہ نے اُس سے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ "ہماری حالت درست نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ ہم ان دونوں (وصیف و بغا) سے راحت حاصل کر لیں" (یعنی دونوں کو قتل کر دیں) پھر جب ان سب کی گفتگو متفق ہو گئی تو اُس نے اُن کی جانب سے معزولی کا یقین کر لیا، جو شرائط اپنے لئے مناسب سمجھیں لکھ دیں، یہ واقعہ ۱۹ ذی الحجہ کا ہے۔

فوجی سرداروں کی طلبی جب ۲۰ ذی الحجہ یوم شنبہ ہوا تو محمد بن عبد اللہ سوار ہو کر الرصافہ گیا اور تمام قاضی اور فقہا ایک ایک گروہ بنا کر المستعین کے پاس لائے گئے، اُنھیں اس امر کا گواہ بنایا کہ اُس نے اپنا معاملہ محمد بن عبد اللہ کے سپرد کر دیا ہے، اُس کے پاس دربانوں اور خادموں کو لے گیا، اُس سے نشان خلافت لے لیا، اُس کے پاس ٹھیرا رہا یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ صبح اس طرح ہوئی کہ لوگ مختلف قسم کی خوفناک خبریں مشہور کر رہے تھے، ابن طاہر نے اپنے سرداروں کو کہلا بھیجا کہ ہر سردار اپنے دس دس باوجاہت ساتھیوں کو لے کر اُس کے پاس آئے، وہ لوگ اُس کے پاس آئے، انھیں اندر لے گیا، امید دلائی کہ میں نے جو کچھ کیا اُس سے میرا مقصد صرف تم لوگوں کی بہتری اور سلامتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، خونریزی بند کر دی۔

مستعین و ابن طاہر کی شرائط

المعتز کے حضور میں اُن شرائط کو لے جانے کے لئے ایک جماعت کو تیار کیا جو اُس نے المستعین کے لئے اور اپنے لئے اور اپنے سرداروں کے لئے قرار دیئے تھے، مدعا یہ تھا کہ اس معاملے میں المعتز اپنے قلم سے فرمان جاری کرے، وہ لوگ المعتز کے پاس گئے، المستعین اور ابن طاہر نے، جن شرائط کی اپنے اپنے لئے درخواست کی تھی، معتز نے سب کی منظوری کا فرمان اپنے قلم سے لکھ دیا، سب لوگ گواہ ہو گئے، المعتز نے قاصدوں کو خلعت دیئے سب کو تلواریں دیں، اور وہ لوگ بغیر جائزہ دیئے اور اپنا اسباب دکھاتے واپس چلے گئے، اُن کے ہمراہ اپنے پاس سے ایک جماعت کو المستعین سے اپنی بیعت لینے کے لئے روانہ کیا اور دہمراہی کے لئے کسی لشکر کا حکم نہیں دیا، سعید بن صالح کے ساتھ المستعین کی ماں اور اُس کی بیٹی اور تلاش کے بعد اُس کے کنبے والے روانہ کر دیئے گئے اور اُن سات سے بعض چیزیں لے لی گئیں المعتز کے ہاں سے واپس آنے کے بعد ۳ محرم ۲۵۲ھ کو قاصد بغداد پہنچے۔

متفرق واقعات

مذکور ہے کہ المعتز کے قاصد جب انشاسیہ پہنچے تو ابن سجارہ نے کہا کہ مجھے اہل بغداد سے اندیشہ ہے اس لئے یا تو المستعین کو انشاسیہ لایا جائے یا محمد ابن عبداللہ کے مکان، کہ وہ المعتز کی بیعت کرے اور اپنے آپ کو معزول کرے اور اُس سے عصا اور ردائے مبارک لی جائے۔

اسی سال ربیع الاول میں الکوکبی کا قزوین و زنجان میں ظہور ہوا، علاقے پر قابض ہو کر وہاں سے آل طاہر کو نکال دیا، الکوکبی کا نام الحسین تھا، ابن احمد بن اسمٰعیل ابن محمد بن اسمٰعیل الارقط بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اسی سال، بنی عقیل نے حجاج کے راستے میں ڈاکہ ڈالا، جعفر بشاشات نے اُن سے جنگ کی، اہل مکہ کے تقریباً تین سو آدمی مارے گئے، ڈاکے کے وقت بنی عقیل کا کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا:

تجھ پر دو کپڑے ہیں حالانکہ میری ماں برہنہ ہے اے حرامزادے اپنا ایک کپڑا میرے لئے ڈال دے

جب بنی عقیل نے جو کرنا تھا وہ کیا تو مکہ میں سوداگراں ہو گیا، اعراب نے دیہات کو لوٹ لیا۔

اسمٰعیل بن یوسف کا ظہور

اسی سال ماہ ربیع الاول میں اسمٰعیل بن یوسف بن ابراہیم بن عبداللہ ابن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ عنہم) کا مکہ میں ظہور ہوا، مکہ کا عامل جعفر بن الفضل بن عیسیٰ بن موسیٰ بھاگ گیا، اسمٰعیل بن یوسف نے جعفر کا مکان اور اعوان خلافت کے گھر لوٹ لئے، لشکر کو اور اہل مکہ کی ایک جماعت کو قتل کر دیا، جو مال نہر کی درستی کے لئے لایا گیا تھا اور جو سونا چاندی اور خوشبو اُس کے خزانوں میں تھی وہ سب اور غلاف کعبہ لے لیا، لوگوں سے تقریباً دو لاکھ دینار لے لئے، مکہ کو لوٹا دیا اور اُس کے بعض حصوں کو جلا دیا، وہاں سے پچاس دن کے بعد نکل کر مدینہ چلا گیا، علی بن الحسین بن اسمٰعیل عامل مدینہ (مارے خوف کے) پوشیدہ ہو گیا۔

محاصرہ مکہ اسمٰعیل رجب میں مکہ واپس آیا، شہر کا محاصرہ کر لیا، باشندے بھوک اور پیاس سے مردہ بن گئے اور روٹی کی قیمت ایک درہم میں تین اوقیہ، گوشت چار درہم میں ایک رطل اور ایک صراحی پانی تین درہم کو ملنے لگا، اہل مکہ کو پوری مصیبت آ گئی۔ ستاون دن کے قیام کے بعد جدہ چلا گیا، لوگوں کی غذا روک لی، تجار کے اور کشتی والوں کے مال لے لئے، یمن سے گیہوں اور جوار مکہ بھیجی گئی، پھر قلزم کی کشتیاں پہنچیں اسمٰعیل بن یوسف موقف (میدان عرفات) میں آیا، یہ یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) تھا، موقف میں محمد بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور الملقب کعب البقر اور عیسیٰ بن المخزومی سالار فوج مکہ بھی تھا۔ المعتز نے ان دونوں کو وہاں روانہ کیا تھا، اسمٰعیل نے اُن سے قتال کیا جس میں گیارہ سو حجاج مقتول ہوئے، لوگوں کا مال چھین لیا گیا، اور وہ مکہ کی طرف بھاگے اور عرفات میں نہیں ٹھیرے نہ دن کو نہ رات کو، اسمٰعیل اور اُس کے ساتھی ٹھیر گئے، پھر وہ جدہ لوٹا اور وہاں کے مال فنا کر دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

خلیفہ المعتز باللہ
۲۵۲ھ کے واقعات

مستعین باللہ کی معزولی

منجملہ ان واقعات کے المستعین احمد بن محمد بن المعتصم کا اپنے آپ کو خلافت سے معزول کرنا، المعتز محمد ابن جعفر المتوکل محمد بن المعتصم سے بیعت، المعتز کے لئے بغداد کے دونوں منبروں پر اور ہر دو جانب کی دونوں مسجدوں میں، جانب شرقی میں بھی اور جانب غربی میں بھی، اسی سال ۱۵ محرم یوم جمعہ کو دعا کرنا اور جو لشکر اس روز بغداد میں تھے اُن سے اُس کی بیعت لینا ہے۔

مذکور ہے کہ ابن طاہر سعید بن حمید کے ہمراہ المستعین کے پاس جس وقت اُس نے اس کے لئے شرائط امان لکھیں، کہا کہ اے امیر المومنین سعید نے شرائط نامہ لکھ دیا اور اُس میں حد درجہ مضبوطی کر دی، ہم اُسے آپ کو سنانا چاہتے ہیں، آپ سُن لیجئے، المستعین نے جواب دیا کہ تجھ پر کچھ اندیشہ نہیں (سننے کی ضرورت نہیں) کیونکہ تو نے خود اسے نہیں چھوڑا اے ابو العباس! کیونکہ کوئی قوم خدا کے فضل سے تجھ سے زیادہ آگاہ نہیں، حالانکہ اُن سے پہلے تو خود اپنے اوپر اُن شرائط کو مضبوط کر چکا ہے، آخر وہی ہوا جو تو نے جان لیا تھا، محمد نے اُسے کوئی جواب نہ دیا۔

مستعین کی خلیفہ معتز کی بیعت

جب المستعین نے المعتز سے بیعت کر لی اور بغداد میں اُس کی بیعت لے لی اور اُس پر بنی ہاشم اور قاضیوں اور فقہا اور سرداروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو گواہ بنا دیا تو اس جگہ سے جہاں وہ الرصافہ میں تھا مع اپنے عیال اور اولاد اور باندیوں کے المحرم میں کہ الحسن ابن سہل کے محل کا نام تھا، منتقل ہو گیا، اُن سب کو انھوں نے وہاں اُتار لیا، اور اُن پر سعید بن رجاء الحضاری وکیل بنا دیا گیا، المستعین سے مُہر اور عصا اور چادر مبارک لے لی گئی اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہمراہ روانہ کر دی گئی اور یہ بھی لکھا گیا:

مستعین کا معتز کے نام خط

"اما بعد سب تعریف اُس اللہ کے لئے جو اپنی رحمت سے اپنی نعمتیں پوری کرنے والا ہے اور اپنے فضل سے اپنے شکر کا راستہ بتانے والا ہے، اللہ اپنی رحمت کاملہ بھیجے محمد پر جو اُس کے بندے اور اُس کے ایسے رسول ہیں جن میں وہ تمام فضائل جمع کر دیئے گئے جو اُن کے قبل کے رسولوں میں متفرق تھے، جنھوں نے اپنی میراث کو اُس شخص کی طرف پھیر دیا جسے اپنی خلافت کے لئے مخصوص کیا، اللہ تعالیٰ آپ پر سلام کامل نازل فرمائے، میری یہ تحریر ایک ایسے خلیفہ کے نام ہے کہ اللہ نے جس کے معاملے کو مکمل کر دیا، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث اُس شخص سے لے کر سپرد کر دی گئی جس کے پاس تھی، میں نے یہ تحریر امیر المومنین کی خدمت میں عبید اللہ بن عبد اللہ غلام آزاد امیر المومنین کے ہاتھ بھیجی ہے، جو امیر المومنین کا فرماں بردار ہے۔"

المستعین کو مکہ جانے سے روک دیا گیا، اُس نے بصرے میں ٹھیرنا پسند کیا، سعید بن حمید سے مذکور ہے کہ محمد بن موسیٰ بن شاکر نے کہا کہ بصرہ ایک وبائی مقام ہے تو نے وہاں اُترنا کیسے پسند کر لیا۔ المستعین نے جواب دیا کہ وہ زیادہ وبائی ہے یا ترک خلافت۔

متوکل کی باندیوں سے مستعین کی علیحدگی

مذکور ہے کہ قرب جو بہت بڑی باندی تھی المستعین کے پاس المعتز کا پیام لائی جس میں یہ درخواست تھی کہ المستعین المتوکل کی اُن تینوں باندیوں سے علیحدہ ہو جائے جن سے المستعین نے عقد کر لیا تھا، وہ اُن سے علیحدہ ہو گیا اور اُن کا معاملہ اُنھی کے سپرد کر دیا، اُس کے پاس جواہرات کی دو انگوٹھیاں تھیں جن میں سے ایک کا نام البرج تھا اور دوسری کا الجبل، محمد بن عبد اللہ نے (ان دونوں کے لئے) المعتز کی خواص قرب کو اور ایک جماعت کو بھیجا، اس نے وہ دونوں انگوٹھیاں انھیں دیدیں، وہ لوگ انھیں محمد بن عبد اللہ کے پاس لے آئے، محمد بن عبد اللہ نے انھیں المعتز کے پاس روانہ کر دیا۔

۲ محرم کو جیسا کہ بیان کیا گیا بغداد میں دو سو سے زائد کشتیاں آئیں جن میں مختلف اقسام کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مال تجارت اور بہت سی بھیڑیں تھیں۔

مستعین کی روانگی واسط المستعین کو محمد بن مظفر بن سیسل اور ابن ابی حفصہ کے ہمراہ تقریباً چار سو سوار و پیادہ فوج کے ساتھ واسط روانہ کر دیا گیا، اس کے بعد عیسیٰ بن فرخان شاہ اور قرب ابن طاہر کے پاس آئے کہ وہ یاقوت جو نشان خلافت ہے احمد بن محمد نے اپنے پاس روک لیا ہے، ابن طاہر نے الحسین بن اسمٰعیل کو (احمد بن محمد کے پاس اس یاقوت کے لیے) بھیجا، اس نے وہ یاقوت اسے نکال کر دے دیا، دیکھا کہ وہ ایک قیمتی یاقوت ہے جو چار انگل چوڑا اور چار انگل لانبا ہے اور اس پر اس کا نام لکھا ہوا ہے، قرب کو یاقوت دے دیا گیا جو اسے المعتز کے پاس لے گئی۔

احمد بن اسرائیل کی وزارت المعتز نے احمد بن اسرائیل کو وزیر بنایا، خلعت دیا اور اس کے سر پر تاج رکھا۔

اسی سال ۱۲ محرم یوم شنبہ کو ابو احمد سامرا روانہ ہوا، محمد بن عبداللہ اور الحسن ابن مخلد نے اس کی مشائعت کی، اس نے محمد بن عبداللہ کو پانچ خلعت دیئے اور ایک تلوار، محمد بن عبداللہ رود بار سے واپس آیا۔

عوام پر مستعین کی معزولی کا اثر بعض شعرا نے المستعین کی معزولی کے بارے میں نظمیں کہیں۔

احمد بن محمد کی خلافت چھین لی گئی۔ عنقریب اس کو قتل کر دیا جائے گا یا معزول کر دیا جائے گا۔

اس کے باپ کی اولاد کی سلطنت اس طرح زائل ہوتی ہے۔ کہ ان میں سے ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو مالک ہو کر اس سے فائدہ حاصل کرے۔

مزید براں اے اولاد عباس بے شک تمہارا راستہ تم نے اپنی دنیا میں پیوند لگایا۔ اپنی رعیت کے قتل میں ایک کشادہ راستہ ہے، جس سے تمہاری حیات ایسی شکستہ ہو گئی کہ اس میں پیوند نہیں لگ سکتا۔

بعض اہل بغداد نے حسب ذیل اشعار کہے:

میں تجھے فراق سے نالاں دیکھتا ہوں۔ اس لئے کہ امام کی صبح اس طرح ہوئی کہ وہ معزول کر کے نکال دیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ایسا تھا کہ سارا زمانہ جس کی وجہ سے خوشی سے پھولتا تھا،

طالب بہار کے لئے وہ بہار تھا،

اے جماعت اہل آفاق تو گردش روزگار سے غافل نہ ہو،

بے شک زمانہ ہی مجموع کو منتشر کر دیتا ہے،

خلافت کا لباس پہنا اور اُسے اُس نے اس طرح بدلا کہ محبت سے،

تمام مسلمانوں کے معاملات کا فیصلہ کرتا ہے،

زمانے کے ہاتھ نے اُسے جنگ میں مشغول کر کے اُس پر ظلم کیا،

حالانکہ وہ جنگ سے دور تھا،

نزک سرکشی کی وجہ سے اُس سے برگشتہ ہو گئے

تو وہ اُس حالت میں ہو گیا کہ اس کا خوف جاتا رہا، اُس پر خوف ہونے لگا،

اُس نے اُن پر حملہ کیا، اُنھوں نے اُس پر حملہ کیا، قدرت نے اُسے مراتب عالیہ سے ہٹا دیا،

پوشیدہ لشکر کے ہاتھوں نے سروں کا خون لے لیا، وہ واسط میں اس طرح مقیم ہو گیا کہ اب واپسی کا خیال بھی نہیں کر سکتا،

اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ بے وفائی بھی کی مکاری بھی کی خیانت بھی کی،

حالانکہ وہ بستر سے لگا رہا اور بحالت خواب معاہدہ کرتا رہا،

اُن لوگوں نے ہر طرف سے بغداد کا محاصرہ کر لیا،

حالانکہ وہ اُس کے مطیع تھے اُس کے قبل جب کہ وہ محفوظ تھا،

اگر خود اُس نے جنگ بھڑکائی ہوتی،

کہ وہ جنگ کی ملاقات کے لئے زرہ پہن لیتا، پھر جو جنگ کا ارادہ کرتا وہ پچھڑ جاتا،

یہاں تک کہ وہ اپنے پوشیدہ لشکر کو پوشیدہ لشکر سے بگیاد دیتا۔

تو وہ اُس حالت میں ہوتا کہ زمانے کے فریب پر وہ حرام ہوتا، یعنی زمانہ اُسے فریب نہ دے سکتا،

اور جب کمینوں نے اُس سے بے وفائی کی تو محفوظ ہوتا،

لیکن اُس نے دوست کی رائے اور اُس کی سرزنش نہ مانی،

اور بد عہدی کرنے والوں کی بات کا فرماں بردار ہو گیا،

سلطنت کا ایسے بادشاہ کے لئے غلبہ نہیں رہتا،

جو درست رائے کو ضائع کر دیتا ہو،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آپ ہی اپنے کو دھوکا دیتا رہا،

یہاں تک کہ اپنے ملک سے فریب دے کے نکال دیا گیا،

ابن طاہر نے اُس بیعت کے عوض اپنا دین فروخت کر دیا،

جس بیعت کے ساتھ امام کی سلطنت نے محفوظ ہو کر شام کی تھی،

اُس نے خلافت اور رعیت کو اُس سے چھین لیا تو وہ بھی ایسا ہو گیا کہ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا دین اُس سے چھین لیا گیا،

اس کی وجہ سے وہ بالضرور تلخ پیالے پیے گا،

اور بالضرور اس کے ہاتھ سے ذلیل کیا جائے گا،

مستعین کی معزولی پر محمد بن مروان کے اشعار

محمد بن مروان بن ابی الجنوب بن مروان نے اُس وقت یہ اشعار کہے جس وقت المستعین معزول ہو کر واسط چلا گیا۔

بے شک تمام امور المعتز کی جانب واپس آ گئے،

جس سے مدد مانگی جاتی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے)

وہ بھی اُس کے حالات کی طرف متوجہ ہوا،

اور وہ (المستعین) جانتا تھا کہ سلطنت اس کے لئے نہیں ہے،

اور یہ بھی جانتا تھا کہ وہ (سلطنت) تیرے لئے ہے،

لیکن اُس نے اپنے آپ کو دھوکا دیا ہے،

اور اُس مالک الملک (مالک سلطنت) نے جو سلطنت کا دینے والا بھی ہے اور اُس کا چھین لینے والا بھی ہے،

تجھے سلطنت عطا کر دی اور اس سے سلطنت چھین لی،

بے شک خلافت اُس کے لئے مناسب نہ تھی،

وہ اُس عورت کے مثل تھی جس سے متعہ کے طور پر عقد کیا گیا ہو،

لوگوں کے نزدیک اُس کی بیعت کس قدر قبیح تھی،

اور کیسا اچھا ہے لوگوں کا یہ قول کہ وہ معزول کر دیا گیا،

کاش کہ کشتی اُسے قاف تک دفع کر دیتی،

اُس ملاح پر میری جان قربان ہوتی جو اُسے دفع کر دیتا،

کتنے ہی بادشاہوں نے تجھ سے پہلے لوگوں کے معاملات پر حکمرانی کی،

اگر انھیں وہ شر برداشت کرنا پڑتا جو تجھے برداشت کرنا پڑا ہے (تو وہ ہلاک ہو جاتے)

تیری وجہ سے لوگوں کی شام تنگی کے بعد فراخی

اور اللہ تنگی کے بعد فراغت کر ہی دیتا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوئی،

اور اللہ تجھ جیسے بادشاہ سے برائی کو دفع کرے، کیونکہ تیری وجہ سے وہ برائی ہم سے دور ہے،
نہ میری مدح رائگاں ہوئی اور نہ تیری مجھ پر عطا اور بحمد اللہ میں نے تجھے سخی و معطی پایا،
رائگاں ہوئی۔

مجھے وہ جائداد واپس کر دے جو نجد میں ضبط کر لی گئی، کیونکہ تجھ جیسے مجھ جیسوں کو بڑی بڑی جائدادیں جاگیر دے دیتے ہیں،

پھر اے امام عادل اگر اس کی آمدنی مجھے تو واپس کر دے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے میرے حاسدوں کو نکما کر دے گا۔

المعتز کی مدح میں اشعار

المستعین کی معزولی کے بعد المعتز کی مدح میں کہتا ہے (اشعار)

دنیا اپنی حالت پر واپس آ گئی، اور اللہ نے اس کے آنے سے ہمیں مسرور کیا،
اہل دنیا کے لئے اللہ نے تجھے کافی کر دیا، دنیا کے ہولوں کی شدت نہیں رہی،
(پہلے) ایک جاہل اس کا مالک ہو گیا تھا، حالانکہ دنیا اپنے جاہلوں کے ساتھ صلح نہیں کرتی،
اس کی وجہ سے دنیا مقفل ہو گئی تھی، تو اس کے قفلوں کی کنجی ہو گیا،
بے شک وہ دنیا جس کو تو پہنچا اس جاہل کے بعد اپنے اچھے حالات کی طرف واپس آ گئی،
وہ خلافت جس کے تو لائق تھا، اللہ نے اس کا قمیص تجھے عطا فرمایا،
مستحق خلافت کو اس کے حال پر لوٹا دیا، اور اللہ نے دنیا کو اس کے حال پر لوٹا دیا،
وہ خلافت سب سے پہلے عاریت نہ تھی، جو زبردستی اپنے مالک کو واپس کر دی جاتی ہے،
خدا کی قسم اگر وہ (المستعین) کسی گاؤں پر والی ہوتا، تو وہ اس کے بعض اعمال کو بھی کافی نہ ہوتا،
اس نے سلطنت میں ڈر اکے ہاتھ ڈالا، بعد داخل کرنے کے اسے نکال لیا،
ہمیں اللہ نے اس کے بدلے ایک ایسا سردار جس نے دنیا کو زلزلے کے بعد ساکن کر دیا،
دے دیا،

یہ امت اس (کی امت) سے بدل دی گئی تھی، گویا کہ وہ امت اپنے دجال کے وقت میں تھی،
سلطنت اور اس کے بار کو (یعنی المعتز نے) سنبھال لیا، اور جناب اور اس کے بار کو اس نے (یعنی المستعین نے) سنبھالا تھا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس ظلم کو اُن لوگوں نے سوچا تھا اُسے باطل کر دیا،
تو نے جس لشکر کو قابل بنایا اُس نے کس قدر آسانیاں کر دیں،

تیرے لشکر اور اس کے بہادروں کے بھیجنے نے،
کہ کسی لشکر نے مثل اس کے اعمال کے عمل نہیں کیا،
تیرے

ولید بن عبید البحتری کے اشعار

الولید بن عبید البحتری نے المستعین کی معزولی اور المعتز کی مدح میں کہا ہے:

آگاہ ہو جس کے پاس ظلم کی تاریکی آئی،
ہم نے مانگی ہوئی چیز کو جو ایک مذموم شخص کے پاس تھی واپس کر دیا۔

کہ وہ روشن ہو گئی، اور جانب عیش آسان ہو گئی
اُس کے اہل کو، حق بحق دار رسید،

مجھے اُس زمانے پر تعجب ہے کہ اُس کی گردشوں نے تھکا دیا،

اور زمانہ نہیں ہے بجز اُس کی گردشوں اور عجائبات کے،

نازیبہ دامن کھینچنے والا کب تک امید کرے گا کہ اُس کے لئے تاج منتخب کیا جائے گا،

یا اُس کے عمامے کی مدح کی جائے گی،

غاصب نے خلافت کے حق کا کیونکر دعویٰ کیا،

اُس کے بغیر میراث بنوی اُس کے اقارب نے لے لی،

منبر شرقی رود یا جب کہ اُس پر بولنے لگا،

ایک جیل لوگوں کے روبرو جس کے زنخدان ہل رہے تھے،

وہ ثرید (شوربے میں پکی ہوئی روٹی) کے پہلو پر بار ہے، انتظار کرتا ہے،

دسترخوان اٹھنے کے وقت شروع کرتا ہے اور اُس پر ٹوٹ پڑتا ہے،

جب موجودہ غذا سے اپنا پیٹ بھر لیتا ہے تو پھر پروا نہیں کرتا،

کہ آیا ملک کا چراغ روشن ہے یا گل ہو گیا،

جب صبح کے وقت فراش اُس کا فضلہ جھاڑتا ہے

تو اُس کی تعریف میں کمزور ہو جاتا ہے اور اُس کی عیب گوئی میں بڑھ جاتا ہے،

اُس امر کی طرف اُس نے قدم اٹھایا جس کا وہ اہل نہ تھا،

ایسی افطاری سمجھ کر جس سے خوش ہوتا ہے اور ایسے طور پر کہ وہ مشہور ہوتا ہے،

تو کیسا سمجھتا ہے حق کو جب وہ اپنی جگہ ٹھیر گیا،

اور کیسا سمجھتا ہے ظلم کو جب کہ اُس کے نتائج دور ہوں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ کی جانب سے عزت یافتہ چلتا ہے تو
نہیں ہوتا کہ،

وہ عاجز کر دیا جائے، اُس شے سے جس کا وہ
طالب ہے،

جبراً اُس نے عصا کو پھینکا اس طرح کہ وہ
ذلیل تھا،

اور اُس کے شانے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
چادر مبارک سے برہنہ کر دیئے گئے تھے،

مجھے بڑی مسرت ہوئی جب یہ کہا گیا کہ تیزی
کے ساتھ روانہ کر دی گئیں،

مشرق کی طرف اُس کی کشتیاں اور ناویں،

دھوبی کی ڈاڑھی جب کہ وہ جنبش کرے

اُس شخص کو بھلائی پہنچانے والی نہیں جو اُس
دھوبی کو ملامت کرے،

ابن خلاد وہ اشعار جمع کرتا ہے جو اُس کے پاس ہیں،

اور ایک بہادر کی اس طرح صبح ہوتی ہے کہ وہ
کاتب جہل ہوتا ہے،

میں وادی حرام کی قسم کھاتا ہوں،

اور اُس کے تمام محترم پتھریلے میدانوں کی
اور اُس کی خشک لکڑیوں کی،

کہ بے شک المعتز نے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چلایا
اس نے اللہ کے دین کو درست کر دیا

ایسے طریق پر جس کا راستہ حق کی طرف جاتا ہے،

اس کے بعد کہ مٹ گئے تھے،

ہم میں اُس کے نشان اور اُس کے ستارے
غروب ہو گئے تھے،

اور ملک کے افتراق کو مٹا دیا یہاں تک کہ،

اس کے مشرق و مغرب اتفاق سے بھر گئے،

ابوالساج کی بغداد میں آمد و مراجعت

اسی سال ۲۳ محرم کو ابوالساج دیو داد بن دیودست بغداد واپس آیا، محمد بن عبداللہ نے اُسے اُن دیہات کے معاون سپرد کئے جن کی آب پاشی دریائے فرات سے ہوتی تھی، ابوالساج نے اپنے نائب کو جسے کربہ کہا جاتا تھا الانبار بھیجا اور ایک جماعت کو ابن ہبیرہ کے محل بھیجا، الحارث بن اسد کو پانچ سو سوار و پیادہ کے ہمراہ روانہ کیا کہ وہ اُس کے اعمال کی تلاش کرے، وہاں سے ترکوں اور مغربیوں کو نکال دے جو اُس علاقے میں پلٹ آئے تھے اور چوری کر رہے تھے، ابوالساج بغداد سے ۳ ربیع الاول کو روانہ ہوا، اُس کے ساتھی طسابیج الفرات میں اُس سے جدا ہوئے، وہ ابن ہبیرہ کے محل میں اُترا پھر کوفہ چلا گیا، ۱۹ محرم کو ابواحمد اپنی چھاؤنی سے واپس ہو کر سامرا آیا تو المعتز نے اُسے چھ کپڑے خلعت دیئے اور ایک تلوار اور اُسے جڑاؤ ٹوپی کے ساتھ سونے کا تاج پہنایا گیا، اُسے دو موتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلواریں ملیں اور ایک اور جڑاؤ تلوار جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے، کرسی پر بٹھایا گیا اور بڑے سرداروں کو بھی خلعت دیا گیا۔

شریح الحبشی کا قتل

اسی سال شریح الحبشی قتل کیا گیا، اس کا سبب یہ ہوا کہ جس وقت صلح ہوئی تو یہ چند حبشیوں کے ساتھ بھاگ گیا اور واسط اور علاقہ الجبل اور اہواز کے درمیان ڈاکہ ڈالنے لگا، ام المتوکل کے ایک موضع میں اُتر گیا، جو دیری کہلاتا تھا، پندرہ آدمیوں کے ساتھ وہاں کی سرائے میں اترا، شراب پی اور مست ہو گئے، اہل موضع نے حملہ کر کے انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا .... منصور بن نصر کے پاس واسط لے گئے، منصور نے بغداد بھیج دیا، محمد بن عبداللہ نے لشکر بھیج دیا، جب وہ لوگ پہنچے تو بابکیاک شریح کی طرف اٹھا، اُسے تلوار سے دو ٹکڑے کر دیا، بابک کے تخت پر لٹکا دیا گیا، اس کے ساتھیوں کے پانچ سو سے ہزار تک تازیانے مارے گئے۔

اسی سال ربیع الآخر میں مدینۃ ابو جعفر میں عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کی وفات ہوئی۔

وصیف و بغا کے قتل کا منصوبہ

اسی سال المعتز نے محمد بن عبداللہ کو دفاتر سے بغا اور وصیف کا اور جو شخص اُن کا مخصوص ہو اُس کا نام خارج کرنے کو لکھا، بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن ابی عون نے جو محمد بن عبداللہ کا ایک سردار تھا جب ابو احمد سامرا پہنچ گیا تو محمد بن عبداللہ سے بغا اور وصیف کے قتل کے بارے میں گفتگو کی، اُس سے یہ وعدہ کیا کہ اُن دونوں کو قتل کر دے گا، المعتز نے محمد بن عبداللہ کو محمد بن ابی عون کے لیے ایک پرچم اور ایک سند عہدہ بھیجی، پرچم بصرہ و یمامہ و بحرین کا تھا، بغا اور وصیف کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت نے اُنھیں یہ واقعہ لکھا اور محمد بن عبداللہ سے ڈرایا۔

وصیف و بغا کی ابن طاہر سے تلخ کلامی

وصیف اور بغا ۲۵ ربیع الاول یوم سہ شنبہ کو سوار ہو کر اُس کے پاس گئے اور کہا کہ اے امیر ابن ابی عون نے ہمارے قتل کی جو ذمہ داری لی ہے۔ اس کی خبر ہمیں پہنچ گئی، ساری جماعت نے بے وفائی اور مخالفت کی جس کی بنا پر وہ ہم سے جدا ہو گئے، خدا کی قسم اگر وہ ہمیں قتل کرنا چاہیں تو اس پر قادر نہ ہوں گے، محمد بن عبداللہ نے ان دونوں سے قسم کھائی کہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا، بغا نے نہایت سخت گفتگو کی اور وصیف اُسے روکتا رہا، وصیف نے کہا کہ اے امیر قوم نے ہم سے بے وفائی کی ہے اور ہم لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا قاتل آ جائے، وہ دونوں (محمد بن عبداللہ کے یہاں) ایک جماعت کے ہمراہ گئے تھے پھر اپنے اپنے گھر واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے، دونوں نے اپنے لشکروں اور اپنے آزاد کردہ غلاموں کو جمع کیا اور ختم ربیع الاول تک تیاری اور ہتھیاروں کی خریداری اور اپنے پڑوسیوں میں مال کی تقسیم میں مشغول رہے، وصیف اور بغا کو قرب کے آنے کے وقت محمد بن عبداللہ نے اپنے کاتب محمد بن عیسیٰ کے ذریعے سے بلا بھیجا تھا، وہ دونوں اس کے ہمراہ آئے، محمد بن عبداللہ کے مکان کے پاس پل کے قریب تک پہنچے تھے کہ جعفر الکردی اور ابن خالد البرمکی ملے، ہر ایک نے دوسرے کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی، جعفر و ابن خالد نے ان سے کہا کہ "تم دونوں اس لئے بلائے گئے ہو تاکہ تمہیں لشکر بھیج دیا جائے۔ محمد ابن عبداللہ نے تم دونوں کے لئے اس کام کے واسطے ایک جماعت تیار کی ہے، یا تم دونوں قتل کر دیئے جاؤ گے" یہ سن کر دونوں واپس ہو گئے اور ایک جماعت جمع کی، ہر شخص کے لئے دو درہم یومیہ مقرر کیا، دونوں اپنے اپنے گھر میں مقیم ہو گئے۔

المؤید کی وصیف کے لئے سفارش

وصیف نے اپنی بہن سعاد کو المؤید کے پاس روانہ کیا تھا۔ المؤید اس کی گود میں رہ چکا تھا، وصیف کے محل سے دس لاکھ دینار جو اس میں مدفون تھے نکال کر لیتی گئی جو اس نے المؤید کو دیئے۔ المؤید نے المعتز سے وصیف سے راضی ہو جانے کے بارے میں گفتگو کی، اس نے اسے اپنی خوشنودی کا فرمان لکھ دیا، وصیف نے باب الشماسیہ پر اپنے خیمے لگائے کہ نکل جائے، ابو احمد بن المتوکل نے بغا سے راضی ہونے کے بارے میں گفتگو کی، اسے بھی خوشنودی کا پروانہ لکھ دیا۔

وصیف و بغا کی طلبی

دونوں کا حال پریشان تھا اور بغداد ہی میں مقیم تھے، ترک المعتز کے پاس جمع ہوئے، انھوں نے اس سے ان دونوں کے بلانے کے حکم کی درخواست کی کہ "وہ دونوں ہمارے بزرگ اور رئیس ہیں" اس نے ان دونوں کو اس کے لئے لکھ دیا یعنی آنے کے لئے، یہ فرمان تین سو آدمی کے ہمراہ ایک باکسے گیا، اس نے بالبردان میں قیام کیا اور فرمان ان دونوں کے پاس اسی سال ۲۳ رمضان کو بھیج دیا، محمد ابن عبداللہ کو ان دونوں کے روکنے کو لکھا، ان دونوں نے اپنے اپنے کاتب احمد ابن صالح اور دلیل بن یعقوب کو محمد بن عبداللہ کے پاس روانہ کیا کہ وہ دونوں اجازت طلب کریں، ان دونوں کے پاس ترکوں کا ایک لشکر آیا جو عیدگاہ میں ٹھیر گیا۔

وصیف و بغا کی بغداد سے روانگی

وصیف اور بغا اور ان کی اولاد اور سوار تقریباً چار سو آدمیوں کے ساتھ نکلے، دونوں نے اپنے اپنے گھروں میں اپنا سامان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کنبہ چھوڑ دیا، اُنھوں نے اہل بغداد کے لئے اور اہل بغداد نے اُن کے لئے دعا کی، ابن طاہر نے محمد بن یحیی الواثقی اور بندار طبری کو باب الشماسیہ اور باب البردان روانہ کیا تھا کہ وہ ان دونوں کو روکیں، حالانکہ دونوں باب خراسان گئے اور اس طرح نکلے کہ کاتبوں کو بھی علم نہ ہوا۔ محمد بن عبداللہ نے احمد اور دُلیل سے کہا کہ تمھارے دونوں ساتھی کیا کر گئے، احمد بن صالح نے کہا کہ میں نے وصیف کو اُس کے گھر میں چھوڑا تھا، محمد بن عبداللہ نے کہا کہ ابھی ابھی روانہ ہوا، کاتب نے کہا کہ مجھے علم نہیں۔

وصیف و بغا کی بحالی

جب وصیف سامرا پہنچ گیا تو اسی سال ۱۲ شوال یوم یک شنبہ صبح کے وقت ترکے احمد بن اسرائیل وصیف کے پاس گیا، اُس کے پاس دیر تک بیٹھ کر پھر بغا کے پاس واپس گیا پھر اُس کے پاس بھی بیٹھ کر دار الخلافت چلا گیا، آزاد کردہ غلام جمع ہو گئے اور انھوں نے اُن دونوں کے اپنے اپنے مرتبے پر واپس کئے جانے کی درخواست کی، اُن کی یہ درخواست منظور کر لی گئی، اُن دونوں کو بلا بھیجا، وہ حاضر ہوئے، دونوں اُسی مرتبے پر کر دیئے گئے جس پر وہ بغداد جانے سے پہلے تھے، اُن کی جاگیر بھی واپس کرنے کا حکم دیا اور دونوں کو اُن کے مرتبے کا خلعت بھی دیا گیا، المعتز سوار ہو کر دار العامۃ گیا اور وصیف اور بغا کو اُن دونوں کے اعمال کا عہدہ دے دیا، ڈاک کا محکمہ (دیوان البرید) جیسا کہ پہلے تھا موسیٰ بن بغا الکبیر کو واپس کر دیا، موسیٰ نے اُسے قبول کر لیا۔

اسی سال اور رمضان میں بغداد کی فوج اور محمد بن عبداللہ بن طاہر کے ساتھیوں کے درمیان جنگ ہوئی، اُس زمانے میں ابن الخلیل سپہ سالار تھا، بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ المعتز نے محمد بن عبداللہ کو مسابیح، بادوریا اور قطربل اور مسکن وغیرہ کو لگان پر دینے کو لکھا تھا کہ ہر دو کنویں ۵۲ھ سے پینتیس دینار پر ہوں گے۔

صالح بن الہیثم

المعتز نے بغداد کے محکمۂ ڈاک پر ایک شخص کو والی بنایا تھا جس کا نام صالح بن الہیثم تھا، اُس کا بھائی المتوکل کے زمانے میں علیحدہ ہو کر اتامش کے پاس تھا، المنتصر کے زمانے میں صالح کی حالت نے بلندی اختیار کر لی، وہ اُن لوگوں میں سے تھا جنھوں نے سامرا میں قیام کر لیا تھا حالانکہ وہ المخرم کا رہنے والا تھا، اور اُس کا باپ کپڑا بُنتا تھا پھر وہ سوت بیچنے جایا کرتا تھا، جب اُس کی حالت بلند ہوئی تو اُس کا بھائی اس کے پاس منتقل ہو گیا، جب صالح نے بغداد میں قیام کیا تو اُسے ایک خط لکھا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ اس خط کو بغداد کے سرداروں کو پڑھ کر سنا دے، مثلاً عتاب بن عتاب اور محمد بن یحییٰ الواثقی اور محمد بن ہرثمہ اور محمد بن رجا اور شعیب بن عجیف اور اُن کے ہم جنس، اُس نے وہ خط انھیں سنا دیا، وہ لوگ محمد بن عبداللہ کے پاس گئے اور اُسے اس کی خبر دی، محمد بن عبداللہ نے اُسے بلانے کا حکم دیا، صالح بن الہیثم بلایا گیا، محمد بن عبداللہ نے کہا کہ بغیر میرے علم کے تجھے اس کام پر کس نے ابھارا، اُسے دھمکایا اور گالیاں دیں، سرداروں سے کہا کہ اُس وقت تک انتظار کرو جب تک میں غور کروں اور تمھیں اس کے متعلق اپنے عزم کے مطابق حکم دوں، اس بات پر وہ لوگ اُس کے پاس سے واپس چلے گئے، صالح بھی واپس چلا گیا۔

رضا کاروں کا ابن طاہر سے تنخواہ کا مطالبہ

۱۰ رمضان کو محمد بن عبداللہ کے دروازے پر اپنی تنخواہ مانگنے والے جمع ہوئے، اُس نے انھیں اطلاع دی کہ خلیفہ کا فرمان اُس کے جواب میں آیا ہے جو اُس نے فوج بغداد کی تنخواہ کے مطالبے میں لکھا تھا، کہ اگر "اگر تو نے رضا کار اپنے لئے مقرر کئے تھے تو اُن کی تنخواہ دے، اور اگر ہمارے لئے مقرر کئے تھے تو ہمیں ان کی ضرورت نہیں" جب اُسے فرمان پہنچا تو اُس نے لوگوں کے ایک دن تک شور غل مچانے کے بعد اُن کے لئے دو ہزار دینار نکالے، جس سے اُن کا حساب کر دیا گیا، انھیں سکون ہو گیا، وہ لوگ ۱۱ رمضان کو اس طرح جمع ہوئے کہ اُن کے ہمراہ جھنڈے اور طبل بھی تھے، باب حرب اور باب الشماسیہ وغیرہ پر اپنے خیمے ڈیرے نصب کر دیئے، بوریا اور بانس کے مکان بنا کر وہاں شب گزاری۔

فوج میں تنخواہ کی تقسیم

صبح ہوئی تو مجمع اور بڑھ گیا، ابن طاہر نے بھی اپنے خاص لوگوں کی ایک جماعت کو رات بھر اپنے گھر رکھا اور سب کو ایک ایک درہم دیا، صبح ہوئی تو وہ لوگ محمد بن عبداللہ کے مکان سے بدمعاشوں کے گروہ کی طرف گئے وہ بھی اُن کے ساتھ ہو گئے، ابن طاہر نے اپنے اُن اہل لشکر کو جمع کیا جو اُس کے ہمراہ خراسان سے آئے تھے، انھیں دو دو دینار اور پیادے کو ایک ایک دینار دیا اور اُن آدمیوں کے ذریعے سے اپنا مکان محفوظ کر لیا۔

اوباشوں کا باب حرب پر اجتماع

جمعہ کا دن ہوا تو بدمعاشوں کی بہت بڑی جماعت ہتھیار اور جھنڈے اور طبل لئے ہوئے باب حرب پر جمع ہو گئی،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا رئیس ایک شخص عبدان بن الموفق تھا، ابوالقاسم اُس کی کنیت تھی، وہ عبیداللہ بن یحیٰی بن خاقان کے مقرر کیے ہوئے لوگوں میں سے تھا اور عبدان کا تعلق وصیف کے دیوان سے تھا وہ (عبدان) بغداد آیا اور ایک لاکھ دینار میں اپنا مکان فروخت کر کے پھر سامرا چلا گیا، جب شاکریہ نے (سامرا کے) باب العامہ پر حملہ کیا تو اُن کے ساتھ تھا، سعید حاجب نے اُسے پانچ سو تازیانے مارے تھے، مدت تک قید رہا پھر رہا کر دیا گیا تھا، المستعین کا فتنہ ہوا تو وہ بغداد چلا گیا، بدمعاش اُس کے ساتھ شامل ہو گئے، اُس نے اُنھیں اپنی تنخواہیں اور چڑھی ہوئی رقوم طلب کرنے پر برانگیختہ کیا اور اس امر کی ذمہ داری کی کہ وہ خود اُن کا سردار بن کر اُن کے معاملے کی تدبیر کرے گا، اُنھوں نے اُسے منظور کر لیا، چار شنبہ پنج شنبہ اور جمعہ کو اُن پر تقریباً تیس ہزار دینار اُن کے کھانے کا انتظام کرنے میں صرف کیے، جنھیں گنجائش تھی کھانے کے محتاج نہ تھے، وہ اپنے مکان (کھانے کے لئے) چلے جاتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

اوباشوں کی غارت گری

جمعہ کا دن ہوا تو اُن کی بہت بڑی جماعت جمع ہوئی، انھوں نے شہر کا ارادہ کیا کہ امام کے پاس جائیں اور اسے نماز سے اور المعتز کے لئے دعا کرنے سے روکیں، پوری تیاری کے ساتھ باب حرب کی سڑک سے روانہ ہوئے، باب الشام کی سڑک پر باب المدینہ تک لوٹ لیا، ابوالقاسم بدمعاشوں کی نیزہ و تلوار سے ایک مسلح جماعت کو ہر گلی کوچے کے راستے پر پہنچا رہا تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی اُن سے قتال کے لئے نکل آئے، جب وہ باب المدینہ پہنچ گیا تو اُن کے ہمراہ بہت بڑی جماعت شہر میں داخل ہو گئی، لوگ دونوں دروازوں اور دونوں محرابوں کے درمیان گئے، وہاں تھوڑی دیر قیام کیا، ایک جماعت جس میں تقریباً تین سو آدمی ہوں گے، ہتھیار لے کر شہر کی جامع مسجد کے میدان کی طرف روانہ ہوئے، اُن کے ہمراہ عوام میں سے بھی بہت سی مخلوق داخل ہو گئی، یہ لوگ جعفر ابن العباس امام مسجد کے پاس گئے اور کہا کہ اُسے نماز سے نہیں روکیں گے البتہ المعتز کے لئے دعا کرنے سے روکیں گے، جعفر نے اُنھیں بتایا کہ وہ بیمار ہے، نماز کے لئے نکلنے کی طاقت نہیں رکھتا، وہ لوگ اُس کے پاس سے واپس آ گئے، اسد بن مرزبان کے راستے کی طرف گئے، وہ سڑک بند کر دی، جو کوچہ الرقیق (نخاس) جاتی ہے، کوچہ سلیمان ابن ابی جعفر کے دروازے پر ایک جماعت مقرر کر دی، الحدادین کی سڑک پر پل کے ارادے سے روانہ ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر اور شاکریہ سے ابن طاہر کے سرداروں کی جنگ

ابن طاہر نے اپنے سرداروں کی جماعت اُن کی جانب روانہ کی جن میں الحسین ابن اسمٰعیل اور العباس بن قارن اور علی بن جہشیار اور عبداللہ بن الافشین بھی سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ تھے، پھر اُن سے انھوں نے گفتگو کی اور نرمی سے دفع کیا، اُن پر لشکر اور شاکریہ نے حملہ کر دیا، انھوں نے ابن طاہر کے سرداروں کی ایک جماعت کو مجروح کر دیا، ابن قارن اور ابن جہشیار اور عبیداللہ بن یحییٰ کے رضا کاروں میں سے ایک شامی آدمی کا جس کا نام سعد الصنابی تھا گھوڑا لے لیا، ابوالسنا کو بھی زخمی کر دیا، پل سے ہٹا کر باب عمرو بن مسعدہ تک پہنچا دیا، جماعت کے لوگوں نے جو شرقی جانب تھے جب یہ دیکھا کہ اُن کے ساتھیوں نے ابن طاہر کے ساتھیوں کو پل سے ہٹا دیا تو تکبیر کہی اور دریا عبور کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنے کے ارادے سے حملہ کر دیا۔

ابن طاہر کے ساتھیوں پر یورش

ابن طاہر نے ایک کشتی تیار رکھی تھی جس میں کانٹے اور بانس تھے کہ اُس میں آگ لگا کر پل کے بالائی حصے پر اُسے ڈال دے، اس حیلے سے اُس نے تمام کشتیوں میں آگ لگا دی، پل کو منقطع کر دیا، آتش زدہ کشتی دوسری جانب گئی تو جانب غربی والوں نے اُسے ڈبو دیا اور وہ آگ بھی بجھا دی جو پل کی کشتیوں میں لگی ہوئی تھی، جانب شرقی سے جانب غربی بہت بڑا مجمع عبور کر کے آ گیا، ابن طاہر کے ساتھیوں کو عمرو بن مسعدہ کے چھتے سے دفع کر دیا اور ابن طاہر کے دروازے تک پہنچ گئے، شاکریہ اور لشکر عمرو بن مسعدہ کے چھتے تک گیا، ظہر تک فریقین کے تقریباً دس آدمی مقتول ہوئے، ایک جماعت عوام اور بدمعاشوں کی کوتوالی کی کچہری کو چلی، جو مجلس الشرطہ کے نام سے مشہور تھی، یہ پل کے غربی جانب ایک مکان میں تھی جو بیت الرفوع کہلاتا تھا، اُس کا دروازہ انھوں نے توڑ ڈالا، جو کچھ تھا لوٹ لیا، اُس میں بہت قسم کا اسباب تھا، جدال و قتال میں انھوں نے کوئی چیز اُس میں نہ چھوڑی، سامان بھی کثیر تھا، اور کثیر القیمت بھی تھا، ابن طاہر نے اپنی جمعیت کی مغلوبیت دیکھ کر دونوں پل جلا دیئے، دکانیں جو باب الجسر پر کوچۂ سلیمان کے متصل یمین و یسار واقع تھیں اُس کے حکم سے جلا دی گئیں، تاجروں کا مال کثیر جل گیا اور مجلس صاحب الشرطہ کی دیواریں بھی منہدم ہو گئیں، آگ نے فریقین کو گھیر لیا، اُس وقت لشکر نے اس وقت نہایت بلند آواز سے تکبیر کہی پھر باب الحرب اپنی چھاؤنی کی طرف واپس گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجار اور عوام سے ابن اسمٰعیل کا اظہار ناراضگی

الحسین بن اسمٰعیل سرداروں اور شاکریہ کی ایک جماعت کے ہمراہ باب الشام کی طرف گیا پھر تجار اور عوام کے پاس ٹھیر گیا اور لشکر کی مدد کرنے پر انھیں بہت ڈانٹا کہ "یہ لوگ تو اپنی روٹیوں (خوراک و تنخواہ) کے لئے لڑے وہ معذور ہیں، تم لوگ امیر کے پڑوسی ہو تم پر امیر کی مدد واجب ہے، تمھارے طرز عمل کی کیا توجیہ ہے کیوں اُس کے خلاف شاکریہ کی مدد کی اور کیوں تم نے پتھر پھینکے، حالانکہ امیر تم سے بچ رہا تھا۔"

ابو القاسم اور ابن الخلیل کا فرار

شورش کرنے والے لشکری اپنے مقامات اور چھاؤنیوں میں ٹھیر گئے، ابن طاہر سے اثبات کی ایک جماعت اور مل گئی، اُس نے اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کیا، بعض کو اپنے گھر میں اور بعض کو اُس سڑک پر جو پُل سے اُس کے گھر کی طرف جاتی ہے، اثبات وہ لوگ تھے جنھیں اس اندیشے سے کہ لشکر کسی دن اُس پر حملہ نہ کر دے بغرض مقابلہ..... جنگ کے لئے تیار کیا تھا، اُن لوگوں کی واپسی نہ ہوئی، ابن طاہر اُن دنوں میں کہ اُن کی واپسی کا اندیشہ تھا خوف میں رہا، بیان کیا گیا ہے کہ اُن بدمعاشوں میں سے دو آدمیوں نے اُس سے امان کی درخواست کی، دونوں نے اپنے ساتھیوں کے اسرار کی اُسے اطلاع دی، اُس نے اُن دونوں کے لئے دو سو دینار کا حکم دیا، شاہ بن میکال اور الحسین بن اسمٰعیل کو عشا کے آخر وقت کے بعد اپنے اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ہمراہ باب حرب جانے کا حکم دیا، جانے کے بعد اُن دونوں نے ابو القاسم رئیس قوم اور ابن خلیل کی تلاش میں جو محمد بن ابی عون کے ساتھیوں میں سے تھا حیلہ سازی کی، یہ سب لوگ وہاں گئے، ابو القاسم اور ابن الخلیل دونوں اُن دو آدمیوں کے علیحدہ ہونے کے وقت جو ابن طاہر کے پاس چلے گئے تھے اور ایک اور شخص کے علیحدہ ہونے کے وقت جس کا نام العتمی تھا، اپنی اپنی جان کے خوف سے اس طرح کسی کنارے چلے گئے تھے کہ جاتے وقت شاکریہ اُن دونوں سے مدافعت کر رہے تھے، شاہ اور الحسین اُن دونوں کی تلاش میں روانہ ہو کر، باب الانبار کے باہر بطاطیا کے پل کی طرف گئے۔

ابن الخلیل کا خاتمہ

مذکور ہے کہ قبل اس کے کہ بطاطیا کے پل تک پہنچیں ابن الخلیل دونوں کے سامنے آگیا، اور..... وہ اُن دونوں پر شور مچانے لگا، زیقین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کو للکارنے لگے، ابن الخلیل نے پہچان کر حملہ کر دیا، اُن میں سے چند کو مجروح کر ڈالا، لوگوں نے اُس کا محاصرہ کر لیا، وہ اپنی جماعت کے وسط میں تھا، شاہ کے ایک آدمی نے نیزہ مار کر اُسے زمین پر گرا دیا، علی بن جہشیار نے گر جانے کے بعد اُس کے پیٹ میں تلوار بھونک دی، وہ اس حالت میں خچر پر لادا گیا کہ کسی قدر جان تھی، لوگ اُسے لے کر ابن طاہر تک نہ پہنچنے پائے تھے کہ مر گیا، شاہ نے دار الخلافت کی ڈیوڑھی کے مواشی خانے میں لاش کے ڈال دینے کا حکم دیا کہ یہاں سے شرقی جانب پہنچا دی جائے گی۔

عبدان بن الموفق کی گرفتاری

عبدان بن الموفق اپنے گھر چلا گیا تھا اور وہاں سے کسی جگہ جا کر چھپ گیا تھا، اس کا پتہ بتا دیا گیا اور وہ گرفتار کر کے ابن طاہر کے پاس بھیج دیا گیا، شاکریہ جو باب حرب پر تھے منتشر ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے۔ عبدان بن الموفق کو دو بیڑیاں پہنائی گئیں جن کا تیس رطل (پندرہ میر) وزن تھا، الحسین بن اسمٰعیل دار العامۃ کے اُس قید خانے گیا جس میں عبدان تھا، ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اُسے بلا کر دریافت کیا کہ "آیا وہ کسی کا جاسوس ہے یا اُس نے جو کچھ کیا اپنی ہی طرف سے کیا، عبدان نے جواب دیا کہ "وہ کسی کا جاسوس نہیں اور وہ شاکریہ ہی کا ایک آدمی ہے جس نے اپنی روٹی طلب کی"۔ الحسین نے ابن طاہر کو اس بات سے آگاہ کیا، طاہر بن محمد اور اس کا بھائی دار العامۃ کے اندرونی حصے میں گئے، دونوں بیٹھ گئے، جو سردار العامۃ میں رات کو رہتے تھے اُنھیں اور الحسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال اور عبدان کو بلایا، اُسے دو آدمی لے آئے، الحسین اُس سے مخاطب ہوا کہ "تو اُس جماعت کا سردار ہے" اُس نے کہا "نہیں میں تو صرف اُن میں کا ایک آدمی ہوں، میں نے بھی وہی مانگا جو انھوں نے مانگا تھا" الحسین نے اُسے گالی دی، اور حرب بن محمد بن عبد اللہ بن حرب نے کہا کہ "جھوٹ بولتا ہے تو اس جماعت کا سردار ہے، ہم نے تجھے دیکھا تھا کہ تو انھیں باب حرب اور شہر اور باب الشام میں تیار کر رہا تھا" اُس نے پھر یہی کہا کہ "میں اُن کا سردار نہ تھا میں تو اُن میں کا ایک آدمی ہوں کہ میں نے بھی وہی طلب کیا جو انھوں نے طلب کیا تھا۔ الحسین نے دوبارہ اُسے گالی دی، حکماً اُسے چپت ماری گئی اور مع اپنی بیڑیوں کے گھسیٹا گیا، یہاں تک کہ دار العامۃ سے باہر نکال دیا گیا، جو ملتا تھا اُسے گالی دیتا تھا۔

عبدان بن الموفق کا خاتمہ

طاہر بن محمد اپنے والد کے پاس گیا اور اُسے واقعہ کی خبر دی،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدان خچر پر لاد کر قید خانے پہنچا دیا گیا، ابن الخلیل (کا جنازہ) ایک کشتی میں لاد کر جانب شرقی پہنچا دیا گیا اور وہاں لٹکا دیا گیا، عبدان کو برہنہ کر کے تازیانوں کی گرہوں سے سو تازیانے مارے گئے، الحسین نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا، محمد بن نصر سے پوچھا کہ "پچاس تازیانے اس کی پسلی پر مارنے کے متعلق تو کیا خیال کرتا ہے" محمد نے جواب دیا کہ یہ عظیم الشان مہینہ ہے، تجھے حلال نہیں کہ اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے" آخر اسے پل پر زندہ لٹکا کر رسیوں سے جکڑ دیا گیا، لٹکائے جانے کے بعد اس نے پانی مانگا، الحسین نے انکار کیا، کہا گیا کہ "اگر وہ پانی پیئے گا تو مر جائے گا" اس نے کہا "اچھا پلا دو" پانی پلایا عصر کے وقت تک لٹکا رہنے دیا پھر قید کر دیا گیا، دو دن تک قید میں رہا، تیسرے دن ظہر کے وقت مر گیا، اسی تختے پر اس کے بھی لٹکانے کا حکم دیا گیا جس پر ابن الخلیل لٹکایا گیا تھا، ابن الخلیل کی لاش وارثوں کو دے دی گئی۔

المؤید کی معزولی کا سبب اسی سال رجب میں المعتز نے اپنے بھائی المؤید کو اپنے بعد ولی عہدی سے معزول کر دیا، اس واقعہ کا سبب یہ ہوا کہ العلا ابن احمد عامل ارمینیہ نے ابراہیم المؤید کو پانچ ہزار دینار بھیجے کہ وہ اس کے معاملے کی اصلاح کرے، ابن فرغان شاہ کو ارمینیہ بھیجا گیا تو اس نے وہ دینار لے لئے، المؤید نے ترکوں کو عیسیٰ بن فرغان شاہ پر بھڑکا دیا، مغربیوں نے ترکوں کی مخالفت کی، المعتز نے اپنے دونوں بھائی المؤید اور ابو احمد کے پاس کسی کو بھیجا، اس نے دونوں کو محل میں قید کر دیا، المؤید قید کر کے ایک تنگ حجرے میں کر دیا گیا، ترکوں اور مغربیوں کی عطا جاری رکھی گئی، کنجور حاجب المؤید قید کیا گیا، اسے پچاس تازیانے مارے گئے، اس کے نائب ابو الہول کو پانچ سو کوڑے مارے گئے اور اونٹ پر سوار کر کے پھرایا گیا، پھر اس سے اور کنجور سے ناراضگی جاتی رہی، وہ اپنے گھر چلا گیا، مذکور ہے کہ ابو الہول کے بھائی کو المؤید نے چالیس تازیانے مارے، ۸ رجب یوم جمعہ کو سامرا میں معزول کر دیا گیا، اور بغداد میں ۱۱ رجب یوم یک شنبہ کو معزول کیا گیا، اپنے معزول کرنے کے متعلق خود اس کے قلم کا رقعہ لے لیا گیا۔

اسی سال ۲۴ رجب کو اور بقول بعض ۲۲ رجب کو ابراہیم بن جعفر المعروف بالمؤید کی وفات ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المویّد کی وفات مذکور ہے کہ ایک ترک عورت محمد بن راشد المغربی کے پاس آئی اور اُسے خبر دی کہ ترک ابراہیم المویّد کو قید سے نکالنا چاہتے ہیں، محمد بن راشد سوار ہو کر المعتز کے پاس گیا، اطلاع دی، اُس نے موسیٰ بن بغا کو بلا کر دریافت کیا، موسیٰ نے انکار کیا، کہ "یا امیر المومنین ابو احمد بن المتوکل کو جو وہ نکالنا چاہتے ہیں تو وہ محض اُس کے ساتھ اُس اُنس کی وجہ سے ہے جو پچھلی جنگ میں پیدا ہو گیا تھا، لیکن المویّد کو تو نہیں"۔

جب ۲۲ رجب یوم پنج شنبہ ہوا تو اُس نے قاضیوں اور فقہا اور گواہوں اور معززین کو بلایا، اُن کے روبرو ابراہیم المویّد کو اس طرح نکالا کہ وہ مردہ تھا، کہ اُس پر کوئی اثر نہ تھا اور نہ کوئی زخم، اور اُسے اُس کی ماں اسحٰق کے پاس جو ابو احمد کی بھی ماں تھی ایک گدھے پر پہنچا دیا گیا، اُس کے ہمراہ کفن اور حنوط (عطریات) بھی بھیج دیا گیا، دفن کا حکم دیا گیا اور جس حجرے میں المویّد تھا اُس میں ابو احمد کو تبدیل کر دیا گیا۔

المویّد کی وفات کے متعلق مختلف روایات مذکور ہے کہ المویّد نے ایک سموری لحاف اوڑھ لیا، اس کے دونوں کنارے دبا دیے یہاں تک کہ مر گیا، یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اُسے برف کی سل پر بٹھایا گیا اور اُس پر برف کی سلیں لادی گئیں، سردی سے مر گیا۔

مستعین کی طلبی کا فرمان اسی سال شوال میں احمد بن محمد المستعین قتل کیا گیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ المعتز نے جب المستعین کے قتل کا ارادہ کیا تو محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس المستعین کے واپس کرنے کے متعلق اُس کا فرمان آیا اور اُسے اپنے طسابیج کے اہل معاون کے روانہ کرنے کا حکم دیا، دوسرا فرمان سیما خادم لایا جس میں منصور بن نصر بن حمزہ کے نام جو واسط پر (عامل) تھا المستعین کو سیما کے سپرد کرنے کے متعلق لکھنے کا حکم تھا، المستعین وہیں مقیم تھا، اُس پر ابن ابی خمیصہ، ابن المظفر، ابن سیبل، منصور بن نصر بن حمزہ، اور صاحب البرید (محکمہ ڈاک کا افسر) نگران مقرر تھے، محمد نے المستعین کو اُس کے سپرد کرنے کے متعلق لکھ دیا۔

مستعین کی القاطول میں آمد بیان کیا گیا ہے احمد بن طولون ترک ایک لشکر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ روانہ ہوا اور ۲۴ رمضان کو المستعین کو اُس نے نکال لیا، ۳ شوال کو اسے القاطول پہنچا دیا، کہا گیا ہے کہ احمد ابن طولون المستعین پر محافظ مقرر تھا اس لئے اُس نے سعید بن صالح کو اس کے لے جانے کے لئے روانہ کیا، سعید اس کے پاس گیا اور اُسے لے گیا۔

کہا گیا ہے کہ سعید نے صرف القاطول میں المستعین کو ابن طولون سے لیا، پہلے ابن طولون ہی اُسے وہاں تک لے گیا تھا، اس موقع پر روایات میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ المستعین کو سعید نے القاطول میں قتل کیا، جس دن وہ قتل کیا گیا ہے اُس کے دوسرے دن سعید نے المستعین کی باندیوں کو بلا کر کہا کہ اپنے آقا کو دیکھو، وہ تو مر گیا۔

مستعین کے قتل کی مختلف روایات

بعض اس کے خلاف راوی ہیں کہ نہیں، بلکہ المستعین کو سعید اور ابن طولون پہلے تو سامرا لے گئے، پھر سعید اُسے اپنے ایک مکان میں لے گیا جہاں اُس پر اتنا عذاب کیا کہ وہ مر گیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں، بلکہ سعید مستعین کے ساتھ ایک کشتی میں سوار ہوا، فوج بھی ہم رکاب تھی، یہاں تک کہ دجلہ کے مقابل آیا تو مستعین کے پاؤں میں ایک پتھر باندھ کر اُسے پانی میں ڈال دیا، ایک نصرانی طبیب فضلان سے جو المستعین کے ساتھ تھا مذکور ہے کہ "میں اُس وقت اُس کے ہمراہ تھا جب وہ روانہ کیا گیا اُس نے اُسے سامرا کے راستے میں اپنے ساتھ لیا تھا، جب وہ (المستعین) ایک نہر تک پہنچا تو اُس نے سواری اور جھنڈے اور ایک جماعت دیکھی، فضلان سے کہا کہ آگے بڑھ کر دیکھ تو یہ کون ہے، اگر سعید ہے تو میری جان گئی، میں لشکر کے پہلے حصے کی طرف بڑھا اور اُن سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ سعید حاجب ہے، یہ سُن کر مستعین کے پاس میں واپس آیا، اُسے اطلاع کر کے برابر والے خیمے میں ٹھیر گیا، المستعین نے کہا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کی قسم میری جان گئی، فضلان نے کہا کہ جب پہلا لشکر اُس سے ملا تو وہ لوگ اُس کے پاس کھڑے ہو گئے، اور اُسے اور اُس کی دایہ کو اُتارا، پھر اُسے ایک تلوار ماری تو وہ بھی چلایا اور اُس کی دایہ بھی چلائی پھر وہ مر گیا، جب مر گیا تو لشکر واپس گیا، میں اُس مقام پر گیا تو وہ اپنے لباس میں بغیر سر کے مقتول پڑا تھا اور وہ عورت بھی مقتول پڑی تھی اور اُس کی چوٹیاں تھیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اُن پر نہر کی مٹی ڈالی یہاں تک کہ اُنھیں چھپا دیا، پھر ہم لوٹ گئے۔"

جس وقت المعتز کے پاس اُس کا سر لایا گیا تو وہ شطرنج کھیل رہا تھا، اس سے کہا گیا کہ یہ معزول کا سر ہے، کہا اُسے وہیں رکھ دو، جب کھیل چکا تو منگایا اور دیکھا، پھر دفن کرا دیا، سعید کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا اور وہ معونت بصرے کا والی بنا دیا گیا۔

المستعین کے ایک غلام سے مذکور ہے کہ سعید جب مستعین کے سامنے آیا تو اُسے اتارا اور ترکوں میں سے ایک شخص کو مقرر کیا کہ اُسے قتل کرے، مستعین نے اُس سے اتنی مہلت کی درخواست کی کہ دو رکعت نماز پڑھ لے، اُس وقت وہ ایک جُبّہ پہنے تھا، سعید نے اُس ترک سے جو اُس کے قتل پر مامور تھا درخواست کی کہ وہ اُس سے قتل سے پہلے وہ جبّہ مانگ لے، ترک نے اُس جبّے کو مانگ لیا، جب اُس نے دوسری رکعت کا سجدہ کیا تو اُسے قتل کر دیا، سر کاٹ لیا اور اُسے دفن کرا دیا، مدفن کو پوشیدہ رکھا۔

محمد بن مروان کے مؤید سے متعلق اشعار

محمد بن مروان بن ابی الجنوب بن مروان بن ابی حفصہ نے المؤید کے معاملے اور المعتز کی مدح میں حسب ذیل اشعار کہے۔

تو وہ ہے کہ جب دنیا پریشان ہوتی ہے تو تو سنبھال لیتا ہے،

اے دین و دنیا کی پریشانی کے وقت سنبھالنے والے

رعیت کے لئے خدا تجھے قائم رکھے،

تیرے عدل کی وجہ سے رعیت کو امید ہے کہ تو سالہا سال زندہ رہے گا

البتہ تجھے ایسی جنگ میں مشغول کیا گیا جو آسان نہ تھی

حالانکہ تیرا نیزہ اُس درخت کا تھا جو اپنی جگہ نکلا بھی نہ تھا۔

تو پہلا سردار نہ تھا جس کی کسی کمینے نے خیانت کی ہو۔

تو سردار تھا اور تجھ سے بد عہدی کرنے والا کمینہ تھا،

اگر اُس کے لئے وہ کام پورا ہو جاتا جس کی اُس نے تدبیر کی تھی،

تو البتہ مُلک اور اسلام کی صبح اس طرح ہوئی کہ وہ دونوں رخصت ہو چکے تھے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ہماری دنیا تباہ و برباد کر دے،

اور یہ بھی ارادہ تھا کہ ہمارا دین بھی تباہ و برباد کر ڈالے

جب اُس نے اپنی حماقت سے حملے کا ارادہ کیا،

تو امام عادل کی شام اس طرح ہوئی کہ اُس نے اُس پر حملہ کر دیا،

تجھے اُس نے ایک ایسا تیر مارا جس کی رسائی تجھ تک نہ ہوئی،

جس کسی نے تجھے تیر مارا اُس کا تیر اُسی پر پلٹ گیا،

تو نے محض رشتے کی وجہ سے اُس کی رعایت کی،

مگر اُس نے نہ رشتے کی وجہ سے تیری رعایت کی نہ احسان کی وجہ سے،

تیرے جیسا حسن سلوک کبھی کسی بھائی نے بھائی کے ساتھ نہیں کیا،

ہم بھی اس سلوک کے وقت موجود تھے غائب نہ تھے،

تو لعب والی جنگ میں مشغول تھا

اور وہ لہو و لعب میں مشغول تھا جبکہ تو قلعب اٹھا رہا تھا،

اے صاحب عطا! اُسے بے مانگے دیا جاتا تھا،

اور اے صاحب عطا! جو وہ مانگتا تھا تو اسے دے دیتا تھا

تو نیکی میں اس کے ساتھ اُس کے باپ سے زیادہ تھا،

تو بھائی نہ تھا، نیکی میں باپ تھا،

تخت شاہی کے قریب اُس کی نشست گاہ تھی، حالانکہ وہ ایسی نعمتوں میں تھا جو ختم ہو چکیں اور اس کے لئے،

مگر جب وہ اُس کے قریب ہوا تو اور بھی دور ہو گیا، ایسا دروازہ تھا جس کی زیارت کی جاتی تھی،

اُس کی شام تنہائی میں ہوتی حالانکہ اس کی جماعتیں

مگر آج اُس کی شام اس طرح ہوئی کہ در بند ہو گیا،

بیس ہزار تھیں جنھیں تو اُس کے پیچھے مجتمع دیکھتا تھا،

وہ صفیں کہاں گئیں جو اُس کے لئے کھڑی رہتی تھیں،

جس طرح کوئی شخص اُس وقت کھڑا ہوتا ہے جب وہ آئے یا جائے،

تکبر اور اُس میں اصرار کے بعد اُسے اس طرح ذلیل ہونا پڑا۔

جیسا کہ وہ مچھلی صبح کرتی ہے جس کا پانی بہ گیا ہو،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تو نے لوگوں کی گردن سے اس کی بیعت فسخ کر دی،
تو نے اُسے اُس کی ضعف رائے کے بعد ایک لقب دیا تھا،
تو نے اُسے عزت کا لباس پہنایا تھا جس کو اُس نے ذلیل کیا،

تو پھر کوئی خطیب اُس کے لئے دعا کرنے والا نہ رہا،
اور اللہ نے اُس لقب کو ضعف رائے سے بدل دیا،
اور اُس نے اُس کی حفاظت نہ کی، اس لئے اُسے اس طرح شام ہوئی کہ لباس عزت اُس سے چھن چکا تھا۔

اپنی کتنی ہی نعمتوں میں تو نے اُسے شریک کر لیا تھا،

اُس کے اعمال کی بدولت اللہ نے اُسے اُن نعمتوں سے نکال دیا،

میں اُسے شعلے والے چراغ سے تشبیہ دیتا تھا قطیعہ والدہ ابراہیم نے اُس حالت میں شام کی کہ اُس نے قطع کر دیا تھا،

مگر تو نے نہ اُس کا نور باقی رکھا، نہ شعلہ، صفا اور محبت کی رسی کو چنانچہ وہ دونوں کٹ گئیں۔

اے سخاوت پر وفاداری کا عہد لینے والے تو اُس وقت تک کسی کی گرفت نہیں کرتا،
میں بنی عباس کی مدح کی وجہ سے قابلِ قدر ہوں،

جب تک کہ تو اُس کی بد عہدی پر اچھی طرح مطمئن نہیں ہو جاتا،
بنی عباس کی مدح ہی میرے لئے کافی ہے،

اے بنی عباس بے شک تقویٰ نے تمہیں تعلیم دی ہے
کلام تم لوگوں کی مدح کے دوران میں منقطع تھا،

حتیٰ کہ قریش نے بھی تمہیں سے ادب سیکھا ہے،
مگر تو بحمد اللہ اپنی مدح میں منقطع نہیں ہے

مجلس شوریٰ

عبدالرحمٰن سے مذکور ہے کہ سامرا کے ایک نوجوان نے اُسے وہ امور لکھے جو ترکوں سے سن سن کر بعض اہل سامرا نے مرتب کر لئے تھے، اس کا واقعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں ہے۔

المعتز کو جب خلافت پہنچی اور اللہ نے مشرق و مغرب اور بحر و بر اور دیہات اور شہر اور زمین اور پہاڑ، سب کے معاملات کا انتظام اُس کے تفویض کیا تو اہل بغداد کو اس بُرے انتخاب کا رنج ہوا اور اس بداختیاری نے اُنھیں بلا میں مبتلا کر دیا۔

المعتز باللہ نے اُس جماعت کو مشورے کے لئے بلانے کا حکم دیا جن کے ذہن صاف ہوں، مزاج نرم ہوں، گمان پاکیزہ ہوں، طبیعتیں صحیح ہوں، خصلتیں عمدہ ہوں، اور عقلیں کامل ہوں۔

معتز کا امرائے دربار سے خطاب

امیرالمومنین نے کہا کہ "کیا تم ایسی جماعت کی طرف نظر نہیں کرتے جن کا نفاق ظاہر ہے، اُن کی خواہش حماقت تک پہنچ گئی ہے، وہ ایسے بے عقل اور بیوقوف ہیں جن پر بالکل بھروسہ نہیں اور اُنھیں کچھ اختیار رہے نہ تمیز ہے خطا میں منہ کے بل گرنے نے بداعمالی کو اُن کے لئے آراستہ کر دیا ہے، وہ جمع کئے جائیں تو بہت تھوڑے ہیں اور اگر اُن کا ذکر کیا جائے تو مذمت کی جائے"

میں نے جان لیا ہے کہ لشکروں کی سرداری، سرحدوں کی حفاظت، معاملات کا انتظام اور ملکوں کی تدبیر بغیر ایسے شخص کے درست نہیں ہو سکتی جس میں مکمل طور پر چار خصلتیں نہ ہوں:

(۱) احتیاط و دور اندیشی جس کی وجہ سے وہ واقعات پیش آنے کے وقت اُن کے صدور کی حقیقت دریافت کرے۔

(۲) علم جو اُسے زیادہ سختی کرنے اور چیزوں میں دھوکا کھانے سے بچائے سوائے اس کے دھوکے کا امکان ہو۔

(۳) شجاعت و بہادری کہ اُسے مصائب کم نہ کر سکیں باوجود مسلسل حوائج کے بھی۔

(۴) جود و سخاوت، جس سے سوال کے وقت بڑے بڑے مال کا خرچ کرنا بھی آسان ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تین باتیں یہ ہوں:

(۱) اپنے مددگاروں میں جو اس قابل ہو اُس کے احسان کا فوراً بدلہ دیدینا۔

(۲) گرا ہوں اور نافرمانوں پر بھاری بوجھ ڈالنا۔

(۳) حوادث کے لئے تیار رہنا، کیونکہ حوادث زمانہ سے مطمئن رہنا، زمانے سے غیر مطمئن رہنا ہے۔

دو خصلتیں یہ ہونا چاہئیں

(۱) رعیت کے راستے سے دربان کا دور کردینا تاکہ بے روک ٹوک وہ اپنی فریاد پہنچا سکے،

(۲) قوی اور ضعیف کے درمیان یکساں فیصلہ کرنا۔

ایک خصلت یہ ہونا چاہیے:

تمام امور میں بیدار رہنا اور آج کا کام کل پر نہ ڈالنا۔

تم لوگوں کی کیا رائے ہے۔

میں نے اپنے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں میں سے چند آدمیوں کا انتخاب کیا ہے، ایک اُن میں سے مضبوط طبیعت والا اور اپنے ارادے کا پورا کرنے والا ہے کہ نہ اُسے کوئی راحت سرکش بناتی ہے اور نہ کوئی تکلیف خائف کرتی ہے۔

نہ دور والے سے ہیبت ہوتی ہے نہ سامنے والے سے ہول ہوتا ہے۔

وہ مثل اُس چوپائے کے ہے جو ببول کی جڑ میں ہے کہ اگر اُسے حرکت دی جائے تو حملہ کردے، اور اگر کاٹا جائے تو قتل کردے۔

اس کی جماعت تیار رہتی ہے اور اُس کا انتقام سخت ہوتا ہے کہ اپنے لوہے سے زیادہ سخت قلب کے ساتھ وہ اپنے بہت تھوڑی تعداد کے لشکر کو جنگ میں ڈال دیتا ہے۔

وہ اس طرح طالب انتقام ہوتا ہے کہ اُسے بڑے بڑے خونناک لشکر عاجز نہیں کر سکتے۔

وہ ایسا قابض ارواح ہے کہ جسے وہ طلب کرے اُسے پناہ نہیں اور جو بھاگے اُسے مفر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے عمدہ چیزیں حرص میں نہیں ڈالتیں اور نہ مصیبتیں اسے عاجز کرتی ہیں۔
اگر دوستی کرے تو پورا کرے اور اگر وعدہ کرے تو وفا کرے۔
اگر لڑائی میں اترا تو بہادر ہے اور زبان سے کچھ کہا تو اسے کر دیا۔
اس کا سایہ اس کے دوست کے لئے خوب گھنا ہے اور اس کا خوف اس پر حملے کے وقت اس کی بہادری کی دلیل ہے۔
جو اس سے بازی لگاتا ہے اس سے بڑھ جاتا ہے، اور جو اس کا ارادہ کرے اسے عاجز کر دیتا ہے۔
جو اس کے ساتھ چلے اسے تھکا دیتا ہے اور جو اس سے دوستی کرے اسے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔

معتز سے ایک درباری امیر کا جواب جماعت میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ تجھ میں فضائل ادب جمع کر دے، تجھے میراث نبوت میں مخصوص فرمائے، حکمت کی باگیں تیری طرف ڈال دے، عطائے کرامت میں سے تیرا حصہ زیادہ کرے، تیرے فہم میں وسعت پیدا کرے، تیرا قلب پاکیزہ علوم اور صفائے ذہن سے منور کرے، تیرے بیان نے تیری مراد ظاہر کر دی اور تیرے فہم نے ادراک کر لیا۔ اے امیر المومنین، واللہ اس شخص پر پوشیدہ نہیں جسے نہیں عطا کی گئیں وہ عطائیں جیسی کہ تجھے دی گئیں، قدرت نے بڑے بڑے احسانات تجھ پر کئے، بڑی بڑی مضبوط قوتیں بخشیں، قابل ستائش فضائل، طبیعت کی شرافت حکمت تیری زبان پر گویا کر دی گئی، اس لئے تو نے جو گمان کیا ہے وہ درست ہے اور جو کچھ سمجھا ہے وہ اتنا حق ہے کہ اس میں کوئی عیب نہیں تو خدا کی قسم اے امیر المومنین خصائل میں بے نظیر اور زمانے بھر کا سردار ہے جس کے پورے فضائل کو کوئی بیان نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی تعریف اس کی شرافت کے اجزا کا حصر کر سکتی ہے۔

امیر المومنین نے اپنے مددگاروں کے لئے عہدوں کا حکم دیا اور انہیں اپنے دشمنوں کے آگاہ کرنے، خوش خبری سنانے اور ان کے نفس و مال میں تصرف کرنے کی آزادی بخشی۔

محمد بن عبداللہ کا تنبیہ آمیز خط جب محمد بن عبداللہ کو علاقوں کے متعلق حکم کی خبر پہنچی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے ایک مراسلہ جاری کیا جس کی نقل یہ ہے:

امّا بعد۔ خواہش نفسانی کی کجی نے تمھیں محتاط رائے سے برگشتہ کر دیا، خطا کی رسیوں نے تمھیں احمق بنا دیا، اگر تم لوگ حق کو اپنے اوپر مسلط رکھتے اور اُسی کے مطابق اپنے اندر فیصلہ کرتے تو حق تمھارے پاس بصیرۃ (عقل و ہوش کو) لاتا اور حیرت کے پردے تم سے دور کر دیتا، اب بھی اگر تم لوگ مصالحت کے لئے تیار ہو تو تمھارے خون محفوظ ہو جائیں گے اور فراغت سے زندگی بسر کرو گے، امیر المومنین تمھارے پے در پے جرائم کو معاف کر دے گا اور اپنی وافر نعمتوں کو تمھارے لئے کھول دے گا اگر اسی طرح تمھاری بڑھی ہوئی شرارتیں جاری رہیں اور تمھاری حرص تمھاری بداعمالی کو تمھارے لئے (خوبصورت) بناتی رہی تو تم پر حجت قائم کر دینے کے بعد اور تمھیں معذرت سے آگاہ کر دینے کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کی جنگ کا تمھیں اعلان ہے، اگر لوٹ مار جاری ہو گئی، لڑائی کی چنگاری سلگ اُٹھی، آسیائے جنگ حرکت میں آئی، تلواروں نے اُس کے حامیوں کے جوڑ کاٹ دیئے، نیزے حرص سے جھک گئے، قتال میں آنے کو پکار دیا گیا، بہادروں نے جنگ شروع کر دی، جنگ نے باچھیں کھول دیں، باہر آنے کے لئے اُس نے اپنی نقاب ڈال دی، گھوڑوں کی گردنیں آگے پیچھے ہونے لگیں، اہل شجاعت اہل بغاوت سے بھڑ گئے، تو تمھیں ضرور ضرور معلوم ہو جائے گا کہ دونوں فریق میں موت کے ساتھ سب سے زیادہ اپنی جان کی سخاوت کرنے والا کون ہے اور مقابلے کے وقت زیادہ حملہ کرنے والا کون ہے، نہ اُس وقت کوئی معذرت قبول کی جائے گی اور نہ فدیہ قبول ہو گا، جو ڈر گیا اُس کا عذر قبول کر لیا جائے گا، عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں"۔

محمد بن عبداللہ کو ترکوں کا جواب

محمد بن عبداللہ کا خط ترکوں کو پہنچا تو انھوں نے جواب لکھا:

"باطل کو تو نے حق کی صورت میں تصور کر لیا ..... اور اپنی گمراہی کو ہدایت خیال کر لیا، جیسا کہ سراب کا میدان جسے پیاسا پانی سمجھ لیتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کے پاس آتا ہے تو اُسے کچھ نہیں پاتا، اگر تو اپنی گئی ہوئی عقل کو لوٹاتا تو تیرے لئے بصیرت روشن ہو جاتی، شبہ کے مادے تجھ سے منقطع ہو جاتے، لیکن تو حقیقت کی راہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگا اور پچھلے پاؤں پلٹ گیا، اس لئے کہ تیری طبیعت میں حیرت کے اسباب جم گئے تو اس کے سننے میں مشغول ہو گیا اور تنہا اس کے پاس آ گیا، مثل اس شخص کے جس کی عقل کو شیاطین لے گئے اور اسے حیران چھوڑ گئے، تیری عمر کی قسم اے محمد تیرا وعدہ بھی ہمارے پاس آیا اور وعید بھی ہمارے پاس آئی، اس نے ہمیں نہ تیرے قریب کیا اور نہ تجھ سے دور کیا، جب کہ یقین کی بارش تیرے ضمیر کی پوشیدہ حالت کو کھول دے گی اور تجھے اس شخص کے مثل کر دے گی جو برق کو راستہ چلنے کے لئے کافی سمجھتا ہے کہ جب وہ اس کے لئے چمکی تو اس میں چلنے لگا، اور جب تاریک ہو گئی تو رک گیا تیری جان کی قسم اگر تیری خواہش بغاوت میں بڑھتی گئی اور تو امید کے بادل سے فائدہ اٹھاتا رہا تو ضرور تیرا حال تیرے لئے موجب غم ہو گا، البتہ ہم لوگ تیرے پاس ایسے لشکر کی شکل میں آئیں گے کہ تجھے اس سے کوئی پناہ کی جگہ نہ ہو گی، وہاں سے ہم لوگ ضرور بالضرور تجھے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور تو ذلت اٹھانے والوں میں سے ہو گا، اگر ہمیں اپنی آگاہی کے لئے امیرالمومنین کے فرمان کا انتظار نہ ہوتا کہ ہم لوگ کس طریقے پر عمل کریں تو پانی کے برتنوں تک پہنچ جاتے اور تلواروں کو اس حالت میں میان میں داخل کرتے کہ وہ تھکی ہوئی ہوتیں، زمین کی بلندی کو پست کر دیتے، اسے جانوروں اور سانپوں اور الو کا ٹھکانا بنا دیتے، ہم نے تجھے نزدیک سے پکار دیا، اور سنا دیا اگر تو زندہ ہے، لہٰذا اگر تو قبول کرے گا تو کامیاب ہو گا اور تو انکار کرے گا اور سوائے سرکشی کے کچھ نہ کرے گا تو ہم تجھے نقصان پہنچائیں گے، اور تم لوگ ندامت کی حالت میں صبح کرو گے۔"

مغربیوں اور ترکوں کی جنگ

اسی سال یکم رجب کو مغربیوں اور ترکوں کے درمیان جنگ عظیم ہوئی، یہ اس لئے ہوئی کہ مغربی اس دن محمد بن راشد اور نصر بن سعید کے ہمراہ جمع ہوئے، جو ترک محل پر تھے ان پر غالب آ گئے، انھیں وہاں سے نکال دیا اور ان سے کہا کہ "ہر روز تم لوگ ایک خلیفہ کو قتل کرتے ہو اور دوسرے کو معزول کرتے ہو اور وزیر کو قتل کرتے ہو۔"

ان لوگوں نے عیسیٰ بن فرخان شاہ پر حملہ کیا تھا، اسے مارا تھا اور اس کا گھوڑا لے لیا تھا، جب مغربیوں نے ترکوں کو محل سے نکال دیا اور بیت المال پر غالب آ گئے، تو وہ پچاس گھوڑے لے لئے جن پر ترک سوار ہوا کرتے تھے، پھر ترک جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور انھوں نے کرخ اور دور میں جو ترک تھے انھیں بلا بھیجا، وہ لوگ اور مغربی مقابل ہو گئے، مغربیوں میں سے ایک آدمی مارا گیا، مغربیوں نے اس کے قاتل کو پکڑ لیا، شاکریہ مغربیوں کے مددگار ہو گئے، ترک کمزور پڑ گئے، آخر مغربیوں کے مطیع ہو گئے۔ جعفر بن عبدالواحد نے فریقین کے درمیان صلح کرادی، انھوں نے اس شرط پر صلح کی کہ "وہ اب کوئی نئی بات نہ کریں گے، اور ہر جگہ جہاں ایک فریق کی جانب سے کوئی آدمی ہوگا تو وہاں دوسرے فریق کی جانب سے بھی کوئی آدمی رہے گا" اس شرط پر ایک زمانے تک رُکے رہے۔

ابن عزون کی جلاوطنی

محمد بن راشد اور نصر بن سعید کے پاس مغربیوں کے جمع ہونے کی خبر ترکوں کو پہنچی، ترک بایکباک کے پاس جمع ہوئے، اور اُس سے کہا کہ "ہم ان دونوں سرداروں کی تلاش میں ہیں اگر ہم ان دونوں پر کامیاب ہو گئے تو پھر کوئی بولنے والا نہیں" محمد بن راشد اور نصر بن سعید اُس دن صبح سویرے جمع ہوئے تھے جس دن ترکوں نے اُن پر حملے کا ارادہ کیا تھا، پھر وہ دونوں اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے، بعد کو یہ خبر ملی کہ بایکباک ابن راشد کے مکان گیا تھا، محمد بن راشد اور نصر بن سعید محمد بن عزون کے گھر پلٹ گئے کہ ترکوں کا ہنگامہ جب تک سکون پذیر ہو دونوں اُسی کے پاس رہیں، پھر دونوں اپنی جماعت کے پاس واپس آجائیں، ایک شخص نے بایکباک کو ان دونوں کو اشارے سے بتادیا اور اُسے اُن کا راستہ دکھا دیا، کہا گیا ہے کہ ابن عزون وہی شخص ہے جس نے اُس آدمی کو چھپایا تھا جس نے بایکباک اور ترکوں کو اُن دونوں کا راستہ بتایا تھا، ترکوں نے اُن دونوں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ یہ خبر المعتز کو پہنچی تو اُس نے ابن عزون کے قتل کا ارادہ کیا، اس معاملے میں اعتراض کیا گیا تو اُس نے اُسے بغداد جلاء وطن کر دیا۔

ابن خلف العطار وغیرہ کی گرفتاری

اسی سال محمد بن علی بن خلف العطار کو اور آل ابی طالب کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے بغداد سے سامرا لایا گیا جن میں ابو احمد بھی تھے، ابو احمد محمد بن جعفر بن حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اُن کے ہمراہ ابو ہاشم داؤد بن القاسم الجعفری کو بھی لایا گیا، یہ واقعہ اسی سال ۱۸ شعبان کو ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن نائب ابوالساج کی کوفہ میں آمد

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ ایک صاحب طالبیین میں سے لشکر اور شاکریہ کی ایک جماعت کے ساتھ بغداد سے علاقہ کوفہ کی طرف روانہ ہوئے، اُس زمانے میں کوفے اور اُس کے مضافات ابوالساج کی ماتحتی میں تھے اور وہ ابن طاہر سے خواہاں تھا کہ اُس کو ولایت رَے میں تبدیل کر دیا جائے، اسی غرض سے بغداد میں مقیم تھا، جب ابن طاہر کو طالبی کی خبر پہنچی جو بغداد سے روانہ ہو کر کوفہ گئے تھے، تو اُس نے ابوالساج کو اپنی عمل داری کوفہ میں جانے کا حکم دیا، پہلے ابوالساج نے اپنے نائب عبدالرحمٰن کو کوفہ بھیجا، پھر ابوالساج سے ابوہاشم الجعفری نے مع بغداد کے طالبیین کی ایک جماعت سے ملاقات کی، طالبی کے متعلق گفتگو کی جو بغداد سے روانہ ہو کر کوفہ گئے تھے، ابوالساج نے اُن سے کہا کہ تم لوگ اُن سے یہ کہو کہ وہ مجھ سے علیحدہ رہیں اور میں اُنھیں نہ دیکھنے پاؤں۔

کوفہ میں عبدالرحمٰن پر سنگ باری

جب عبدالرحمٰن نائب ابوالساج کوفہ پہنچا تو اُسے پتھر مارے گئے، ناچار مسجد میں چلا گیا، لوگ یہ سمجھے کہ یہ علوی کی جنگ کے لئے آیا ہے، اس نے ان لوگوں سے کہا کہ میں عامل نہیں ہوں، میں وہ شخص ہوں جو اعراب کی جنگ کے لئے روانہ ہوا ہوں، اس کہنے پر لوگ اُس سے باز آ گئے، اور وہ کوفے میں مقیم ہو گیا۔

ابواحمد محمد بن جعفر طالبی کی گرفتاری

ابواحمد محمد بن جعفر الطالبی جس کا میں نے ذکر کیا وہی صاحب تھے جو طالبیین کی ایک جماعت کے ساتھ (گرفتار کر کے) سامرا بھیجے گئے تھے کہ المعتز نے مزاحم بن خاقان علوی کو شکست ہونے کے بعد جو ابواحمد کی اُس جنگ کے لئے کوفہ روانہ کیا گیا تھا جس کا ذکر اس کے قبل اپنے مقام پر گزر چکا ہے، جیسا کہ مذکور ہے ابواحمد کوفے کے علاقے میں پلٹ آیا اور لوگوں کو ستایا اور اُن کا مال اور جائداد لے لی، ابوالساج کے نائب نے کوفے میں قیام کر لیا تو وہ ابواحمد علوی سے بہ نرمی پیش آیا اور اتنا مانوس بنا لیا کہ کھانے پینے میں شریک کرنے لگا، فریب دے کر کوفے کے ایک باغ میں بطور تفریح کے لے گیا وہاں شام کر دی، عبدالرحمٰن نے اپنے ساتھیوں کو تیار رکھا تھا، علوی کو قید کر لیا اور رات کے وقت مقید کر کے اندر آنے والے خچروں پر روانہ کر دیا، یکم ربیع الآخر کو بغداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے گئے، محمد بن عبداللہ کے پاس لے گیا تو اس نے اپنے پاس ہی قید کر لیا، پھر ضامن لے کر رہا کر دیا۔

آل ابی طالب کی طلبی

محمد بن علی بن خلف العطار کے بھتیجے کے پاس حسن بن زید کے چند خطوط پائے گئے، ابن طاہر نے اس کی اطلاع المعتز کو لکھ دی، ابو احمد اور ان تمام طالبیین کی عتاب بن عتاب کی معیت میں روانگی کے متعلق فرمان آیا، وہ سب لوگ اور ابو احمد اور ابو ہاشم الجعفری اور علی بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) روانہ کر دیئے گئے، علی بن عبیداللہ کے بارے میں لوگوں نے بیان کیا کہ صرف اپنے مکان پر سامرا جانے کی اجازت چاہی تھی جو دے دی گئی، بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن عبداللہ نے ان کے ساتھ ایک ہزار درہم کا سلوک کیا اس لئے کہ انھوں نے تنگ دستی کی اس سے شکایت کی تھی، ابو ہاشم اپنے گھر والوں کو رخصت کر آئے تھے۔

ابو ہاشم کی گرفتاری

بیان کیا گیا ہے کہ ابو ہاشم کی گرفتاری کا سبب صرف ابن الکوا اور عبداللہ بن داؤد بن عیسیٰ بن موسیٰ تھے، ان دونوں نے المعتز سے کہا کہ اگر تو محمد بن عبداللہ کو داؤد بن القاسم کی گرفتاری کو لکھے گا تو وہ گرفتار کر کے نہیں بھیجے گا، لہٰذا اسے لکھ دے کیونکہ تو اسے طبرستان وہاں کی اصلاح حالت کے لئے بھیجنا چاہتا ہے، پھر جب وہ تیرے پاس آ جائے تو اس کے بارے میں تو اپنی رائے پر غور کر سکے گا، اسی بنا پر یہ گرفتاری ہوئی مگر کوئی اور ناگوار بات نہیں پیش آئی۔

انتظام معدلت

اسی سال الحسن ابن ابی الشوارب کو قاضی القضاۃ بنایا گیا، حالانکہ محمد بن عمران الضبی اتالیق المعتز نے عہدۂ قضا کے لئے چند آدمیوں کی المعتز سے سفارش کی تھی جن میں الخلنجی اور الخصاف بھی تھے، المعتز نے ان کے لئے فرمان بھی لکھ دیا مگر شفیع الخادم اور محمد بن ابراہیم بن الکردیہ اور عبدالجمیع بن ہارون بن سلیمان بن ابی جعفر اس میں پڑ گئے اور کہا کہ یہ لوگ ابن ابی داؤد کے احباب میں سے ہیں اور عقیدتاً رافضی اور قدری اور زیدی اور جہمی ہیں، المعتز نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنھیں دور کرنے اور بغداد سے نکال دینے کا حکم دیا، اور عوام نے الخصاف پر حملہ کر دیا اور دوسرے لوگ بغداد چلے گئے، النصبی صرف مظالم کی وجہ سے معزول کیا گیا۔

فوجی مصارف بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال ترکوں اور مغربیوں اور شاکریہ کی تنخواہوں کا اندازہ کیا گیا، جس مقدار کی اُنھیں ایک سال میں حاجت تھی وہ دس ارب دینار تھے جو ساری سلطنت کے دو سال کی آمدنی تھی۔

ابوالساج کو روانگی کا حکم اسی سال ابوالساج کے کے راستے کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ہوا کہ جب وصیف کے معاملے کی صلح ہو گئی اور المعتز نے اپنی مُہر اُسے دے دی تو ابوالساج کو فرمان لکھا جس میں اُسے مکے کے راستے کی طرف جانے کا حکم تھا کہ راستے کی اصلاح و مرمت راستی کے ساتھ ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے ابوالساج کے پاس اتنا خرچ روانہ کر دیا جتنی اُسے ضرورت تھی وہ تیاری کرنے لگا، محمد بن عبداللہ نے ایک خط لکھا جس میں یہ درخواست تھی کہ مکے کا راستہ اُس کے سپرد کیا جائے، اُسے قبول کر لیا گیا، پھر اُس نے ابوالساج کو اپنی جانب سے روانہ کیا۔

متفرق واقعات یکم ذی الحجہ کو عیسیٰ بن الشیخ بن السلیل مقام رملہ کا حاکم مقرر کیا گیا، اس نے اپنے نائب ابوالمغراء کو وہاں روانہ کر دیا، کہا گیا ہے کہ اُس نے اس عہدے کے چالیس ہزار دینار بغا کو دیئے یا اُس کی ذمہ داری لی۔

اسی سال وصیف نے عبدالعزیز ابن ابی دلف کو الجبل کا والی بننے کو لکھا اور اُسے خلعت بھیجا، وہ اُس کی جانب سے والی بنا۔

اسی سال ذی القعدہ میں محمد بن عمر والشاری دیار ربیعہ میں قتل کیا گیا جسے ایوب بن احمد کے نائب نے قتل کیا۔

اسی سال کنجور پر عتاب ہوا اور محل میں اُس کے قید کرنے کا حکم دیا گیا، پھر بحالت قید بغداد روانہ کر دیا گیا، بعد کو الیمامہ بھیج دیا گیا، وہیں وہ قید رہا۔

اسی سال ابن جستان صاحب الدیلم نے احمد بن عیسیٰ العلوی اور الحسن بن احمد المکوکبی کے ہمراہ رَے پر ڈاکہ ڈالا، قتل بھی کیا اور لوگوں کو قید بھی کیا، اُس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں وہاں عبداللہ بن عزیز حاکم تھا جو وہاں سے بھاگ گیا، اہل رے نے اُن سے ایک ہزار درہم مال غنیمت پر صلح کرلی، جب ادا کر دیئے تو ابن جستان وہاں سے کوچ کر گیا، اور ابن عزیز وہاں واپس آگیا، اُس نے احمد بن عیسیٰ کو گرفتار کر کے نیشاپور روانہ کر دیا۔

اسی سال اسمٰعیل بن یوسف طالبی کی وفات ہوئی، یہ وہی ہیں کہ مکے میں جو کچھ کیا وہ کیا۔

امیر حج محمد بن احمد

اس سال المعتز کی جانب سے محمد بن احمد بن عیسیٰ بن المنصور نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۳ھ کے واقعات

امارت الجبل پر ابن بغا کا تقرر

منجملہ اُن واقعات کے ۴ رجب کو المعتز کا موسیٰ بن بغا الکبیر کو الجبل کا حاکم مقرر کرنا ہے، اُس کے ہمراہ اُس زمانے میں ترک یا اُن کے مثل دو ہزار چار سو تینتالیس آدمی کا لشکر تھا جن میں سے مفلح کے ہمراہ گیارہ سو تیس آدمی تھے۔

اسی سال مفلح نے جو موسیٰ بن بغا کی فوج کے مقدمے پر تھا ۲۲ رجب کو عبدالعزیز ابی دلف پر حملہ آور ہوا، عبدالعزیز تقریباً بیس ہزار بازاری جماعت کے ساتھ تھا۔ دونوں کی یہ جنگ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہمذان کے باہر تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ہوئی، مفلح نے اُسے شکست دے کر تقریباً تین فرسخ تک بھگا دیا، مفلح کے لوگ قتل بھی کر رہے تھے اور قید بھی کر رہے تھے، پھر مفلح اور اُس کے ہمراہی سلامت واپس آئے، اُس نے اُسی روز اپنی فتح کا حال لکھ بھیجا۔

علاقہ کرخ پر مفلح کی فوج کشی

جب رمضان کا مہینہ ہوا تو مفلح نے کرخ کی سمت کے لئے اپنا لشکر تیار کیا اور اُن کے لئے دو گھاٹیاں بنائیں، عبدالعزیز نے ایک لشکر بھیجا جس میں چار ہزار آدمی تھے، پھر مفلح نے اُن سے قتال کیا، پوشیدہ فوج نے گھاٹی سے نکل کر عبدالعزیز کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا، وہ بھاگے تو مفلح نے اُن پر تلوار چلائی، قتل اور قید کیا، عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کی مدد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سامنے آیا تو وہ بھی اُن کے بھاگنے کی وجہ سے بھاگا اور کرخ چھوڑ کر اپنے ایک قلعہ "وزر" میں چلا گیا جو کرخ ہی کے علاقے میں تھا، وہاں محصور و محفوظ ہو گیا، مفلح کرخ میں داخل ہوا، ابی دلف کی اولاد میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا، اُن کی کچھ عورتیں بھی گرفتار کیں جن میں کہا جاتا ہے کہ عبدالعزیز کی ماں بھی تھی، اُس نے سب کو رسی سے باندھ لیا، مذکور ہے کہ اُس نے بہت سے نیزے اور ستر گٹھری سر سامرا روانہ کئے۔

اسی سال موسیٰ بن بغا سامرا سے ہمدان آیا اور وہیں اُتر گیا۔

اسی سال ماہ رمضان میں المعتز نے بغا الشرابی کو خلعت دیا، تاج اور دو تلواریں حمائل کرائیں، وہ تاج لگائے اور دونوں تلواریں حمائل کئے اپنے مکان گیا۔

ترکوں و فرغانیوں کا وصیف و بغا سے مطالبہ

اسی سال وصیف ترک قتل کیا گیا، یہ ۲۰ شوال کا واقعہ ہے، اس واقعے کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہے کہ ترکوں، فرغانیوں اور اشروسنیوں نے بلوہ کیا اور اپنی چار ماہ کی تنخواہیں مانگیں تو بغا اور وصیف اور سیما الشرابی تقریباً تین آدمیوں کی جماعت کے ساتھ نکلے، وصیف نے اُن سے گفتگو کی کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو، کہا اپنی تنخواہیں، وصیف نے کہا، خاک اور کیا ہمارے پاس مال ہے؟ بغا نے کہا کہ اچھا اس معاملے میں ہم امیر المومنین سے درخواست کریں گے، اشناس کے گھر میں گفتگو کریں گے، جو تم میں سے نہ ہو وہ تم سے علیحدہ ہو جائے، وہ لوگ اشناس کے گھر آئے، سیما الشرابی سامرا واپس چلا گیا، خلیفہ سے اُن لوگوں کے دینے کا حکم لینے کے لئے بغا بھی اُس کے ہمراہ ہو گیا۔

قتل وصیف

وصیف اُن لوگوں کے قبضے میں رہ گیا، اُن میں سے کسی نے اس پر حملہ کر دیا، تلوار کے دو ہاتھ مارے، دوسرا آدمی اُس کے پاس چھری لے آیا، اُسے ایک سردار بوشری بن طاجمک اُس کے گھر اٹھا لے گیا، جب بغا نے اُن کے کام میں دیر لگائی تو وہ یہ سمجھے کہ مقابلے کی تیاری میں مشغول ہے، بوشری کے مکان سے اُس کو باہر بلا کر کلہاڑیوں سے اتنا مارا کہ اُس کے دونوں بازو توڑ ڈالے پھر اُس کی گردن مار دی اور اُس کا سر تختہ ہاتھے کی لکڑی پر نصب کر دیا، سامرا کے عوام نے وصیف اور اُس کے لڑکے کے مکانات لوٹنے کا ارادہ کیا، وصیف کے لڑکے واپس آ گئے، انھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے گھروں کو اُن سے بچایا، المقتدر نے وصیف کے کام بغا الشرابی کے سپرد کر دیئے۔

بندار طبری کا باغی حمایت پر فوج کشی کا ارادہ

اسی سال عید الفطر کو بندار طبری قتل کیا گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اسی سال رجب میں ایک شخص کو البوازیج کا حاکم بنایا گیا جس کا نام مساور بن عبدالحمید تھا، المقتدر نے اُس کے پاس ماہ رمضان میں ساتکین کو روانہ کیا، وہ خراسان کے راستے کے علاقے کی طرف مڑ گیا، محمد بن عبداللہ نے اُسے بلا بھیجا، یہ اس لئے کہ خراسان کا راستہ اُسی کے ماتحت تھا، بندار اور مظفر بن سیسل وہاں کے اسلحہ خانے میں تھے، یہ دونوں دسکرۃ الملک جا کر ٹھیر گئے، مذکور ہے کہ بندار رمضان کے آخر دن بقصد شکار نکلا، شکار کی تلاش میں دور چلا گیا یہاں تک کہ الدسکرہ کے مکانات سے قریب ایک فرسخ دور ہو گیا، جب وہ اس حالت میں تھا کہ یکایک دو علم سامنے سے آتے دیکھے جن کے ساتھ ایک جماعت بھی الدسکرہ کی طرف آ رہی ہے، اُس نے بعض ساتھیوں کو بھیجا کہ یہ علم کیسے ہیں، خبر ملی کہ صاحب جماعت کرخ جدان کا عامل ہے اور اُسے یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص مساور بن عبدالحمید جو البوازیج کے دہقانوں میں سے ہے نکلا ہے، خبر ملی ہے کہ وہ کرخ جدان جائے گا۔

بندار کی مظفر سے امداد طلبی

جب اُسے یہ خبر ملی تو وہاں سے بھاگتا ہوا الدسکرہ روانہ ہوا کہ بندار اور مظفر کے پاس بیٹھ کر اپنی وحشت دور کرے، بندار اُسی وقت مظفر کے پاس لوٹ گیا اور کہا کہ:

"وہ باغی کرخ جدان کا ارادہ رکھتا ہے اور ہم لوگوں کا بھی ارادہ رکھتا ہے، آپ کے ساتھ چل کر اُس سے مقابلہ کریں۔"

مظفر نے جواب دیا کہ "اب دیر ہو گئی ہے، ہمارا ارادہ جمعہ کی نماز پڑھنے کا بھی ہے، کل عید ہے، جب عید گزر جائے گی تو ہم اُس کا ارادہ کریں گے۔"

مگر بندار نے انکار کیا اور اس امید میں روانہ ہوا کہ اُس باغی پر بغیر مظفر کے فتح پا جائے گی، مظفر مقیم رہا اور الدسکرہ سے نہ ہٹا، الدسکرہ اور تل عکبرا کے درمیان آٹھ فرسخ کا فاصلہ تھا اور تل عکبرا اور مقام جنگ کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ تھا، بندار تل عکبرا گیا، تہائی رات گئے شب عید الفطر کو وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ گیا، اپنے گھوڑے کو کچھ چارہ دیا پھر سوار ہو کر چلا، رات ہی کو اُس باغی کے لشکر کے سامنے آگیا وہ لوگ نماز پڑھ رہے اور تلاوت قرآن کر رہے تھے، اُس کے کسی خاص ساتھی نے یہ مشورہ دیا کہ "اُن پر رات ہی میں حملہ کر دے جب کہ وہ غافل ہیں" اُس نے انکار کیا کہ "نہیں، تاوقتیکہ میں اُنھیں اور وہ مجھے نہ دیکھ لیں"

بندار کا باغی جماعت پر حملہ

دو تین سوار روانہ کئے کہ اُن کی خبر لائیں، جب یہ سوار قریب پہنچے تو وہ لوگ اُنھیں دیکھ کر تاڑ گئے، ہتھیار ہتھیار پکارنے لگے، اور سوار ہو گئے، مگر صبح تک جنگ سے رُکے رہے، دن نکلے جنگ شروع کیا، بندار کے تقریباً تین سو پیادہ و سوار ساتھی تھے جن کے لئے ممکن نہ تھا کہ صرف تیر ہی چلاتیں، بندار نے اُنھیں میسرہ و میمنہ و ساقہ میں تیار کیا، خود قلب لشکر میں ٹھہرا، مساور اور اُس کے ساتھیوں نے اُن لوگوں پر حملہ کر دیا، بندار اور اُس کے ساتھی جمے رہے، باغی اپنے لشکر گاہ اور شب کی قیام گاہ سے پیچھے ہٹ گئے، کہ بندار اور اُس کے ساتھی لوٹ کے لالچ میں پڑ جائیں، مگر بندار اور اُس کے ساتھی اُن کے لشکر کی طرف نہ بڑھے، پھر باغیوں نے اُن پر دوبارہ تلواروں اور نیزوں سے حملہ کر دیا، یہ تعداد میں تقریباً سات سو تھے، پھر دونوں فریق رُکے رہے، باغی نیزے چھوڑ کر صرف تلواروں پر اُتر آئے، باغیوں کے پچاس آدمی مقتول ہوئے اور بندار کے بھی اتنے ہی۔

بندار کا قتل

باغیوں نے ایک ایسا حملہ کیا جس میں کہ تقریباً سو آدمی بندار کے علیحدہ کر دیئے، وہ سو آدمی اُن کے مقابلے میں کچھ دیر صبر کئے رہے، پھر سب کے سب قتل کر دیئے گئے، بندار اور اُس کے ہمراہی بھاگے، وہ لوگ اُنھیں ایک ایک جماعت میں علیحدہ کرنے اور قتل کرنے لگے، بندار نے بھاگنے کی کوشش کی مگر لوگ اُس کی تلاش میں تھے، وہ اُسے تل عکبرا، سے قریب مقام جنگ سے قریب چار فرسخ فاصلے پر پا گئے اُسے قتل کر دیا اور سر نصب کر دیا، بندار کے ساتھیوں میں سے تقریباً پچاس آدمی بچ گئے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقریباً سو آدمی تھے جو خوارج کے اُن لوگوں میں مشغول ہونے کے جنھیں وہ صدا کر رہے تھے جنگ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

بندار کے قتل کی ابن طاہر کو اطلاع

مظفر کو اس واقعہ کی خبر پہنچی، وہ الدسکرہ میں مقیم تھا، وہاں سے کنارے ہٹ کر اُس مقام پر چلا گیا جو بغداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب تھا۔ اس کے قتل کی خبر محمد بن عبداللہ کو عید کے دوسرے دن پہنچی۔ مذکور ہے کہ اس غم میں اس نے کھانا پینا سیر و تفریح سب کچھ ترک کر دیا، مساور نوذا حلوان چلا گیا، وہاں کے لوگ اس کے مقابلے پر آ گئے اور اس سے قتال کیا، باغی نے تقریباً چار سو آدمی قتل کر دیئے، انھوں نے بھی اس باغی کی ایک جماعت قتل کر ڈالی، خراسان کے بعض حجاج بھی مقتول ہوئے جو حلوان میں تھے انھوں نے اہل حلوان کی اعانت کی پھر واپس چلے گئے۔

وفات ابن طاہر

۱۴ ذی القعدہ کی شب کو چاند گہن پڑا، سب گہنا گیا اس کا اکثر حصہ غائب ہو گیا، بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن عبداللہ بن طاہر کا اسی وقت انتقال ہوا جب چاند اپنے انتہائے خسوف میں تھا، وہ مرض جس میں اس کی وفات ہوئی ایک زخم تھا جو اس کے سرادر حلق میں پیدا ہو گیا تھا، اسی نے اسے ذبح کر دیا، مذکور ہے کہ وہ زخم جو اس کے سرادر حلق میں تھا ایسا تھا کہ اس میں تیاں داخل ہو جاتی تھیں، جب مر گیا تو نماز جنازہ میں اس کے بھائی عبیداللہ اور بیٹے طاہر کے درمیان اختلاف ہوا، بیٹے نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، بیان کیا گیا ہے کہ اس نے یہی وصیت بھی کی تھی، عبیداللہ بن عبداللہ برادر محمد بن عبداللہ اور محمد بن عبداللہ کے اہل و عیال کے درمیان ایسا جھگڑا ہوا کہ ان لوگوں نے عبیداللہ پر تلوار تک کھینچ لی، اسے پتھر مارے گئے، بدمعاش اور عوام اور اسحاق بن ابراہیم کے آزاد کردہ غلام سب طاہر بن محمد بن عبداللہ بن طاہر کے طرف دار تھے، وہ لوگ پکارنے لگے، یا طاہر، یا منصور، عبیداللہ دریا عبور کر کے اپنے مکان چلا گیا، جو سردار تھے محمد بن عبداللہ کے اپنے اعمال پر اسے اپنا نائب بنا دینے، وصیت کر جانے اور اپنے عمال کو اس کے متعلق لکھ دینے کی وجہ سے اس کے ساتھ ہو گئے، المعتز نے خلعت اور بغداد کی ولایت عبیداللہ کو عنایت کی، بیان کیا گیا ہے کہ عبیداللہ نے اس شخص کے لئے جو المعتز کی جانب سے اس کے پاس خلعت لایا تھا پچاس ہزار درہم کا حکم دیا۔

وثیقۂ نیابت

اس خط کی نقل جو محمد بن عبداللہ نے اپنے بعد اپنے بھائی کو نائب بنانے کے متعلق اپنے عمال کو لکھا تھا:

"اما بعد، بے شک اللہ تعالیٰ نے موت کو ضروری اور یقینی بنا دیا، اس کی جو مخلوق باقی ہے اس پر بھی اسی طرح آنے والی ہے جس طرح گزرنے والوں پر آ گئی، لائق ہے وہ شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس امر میں حصہ ملے کہ وہ اُس امر کے آنے کے لیے تیار رہے جس کے بغیر چارہ نہیں، جس سے کسی حالت میں بنا نہیں، میرا یہ خط اُس حالت میں ہے کہ میں ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوں جس سے اندیشہ بڑھتا جاتا ہے اور جس میں ناامیدی امید پر غالب آگئی ہے اگر اللہ تعالیٰ اُسے اچھا کر دے اور دور کر دے تو اُس کی قدرت ہے اور اُس کی کریم عادت کا ایک کرشمہ ہے، اور اگر میرے لئے بھی وہی حادثہ پیش آجائے جو اولین و آخرین کا طریقہ ہے تو میں نے عبیداللہ بن عبداللہ مولیٰ امیر المومنین کو اپنا نائب بنایا جو میرا ایسا بھائی ہے جس پر میرے قدم بقدم چلنے کا اور اس انتظام کے اختیار کرنے کا کہ میں امیر المومنین کی جانب سے جس کے انتظام میں تھا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے، یہاں تک کہ اُس کے پاس امیر المومنین کا حکم آئے جس کے مطابق وہ عمل کرے، اس کا اعلان کر دیا گیا اور ان امور میں مشورہ کر لیا گیا جن کا اُسے والی بنایا گیا جس کے متعلق عبیداللہ کے احکام انشاء اللہ جاری ہوں گے، ۱۳ ذی قعدہ یوم پنج شنبہ ۲۵۳ھ کو لکھا گیا۔

امیر حج عبداللہ بن محمد و متفرق واقعات

اسی سال المتعز نے ابو احمد بن المتوکل کو واسط کی طرف جلاوطن کیا، پھر بصرہ، پھر بغداد لوٹایا گیا اور جانب شرقی قصر دینار بن عبداللہ میں اُتارا گیا۔

اسی سال علی بن المعتصم کو واسط جلاوطن کیا گیا پھر بغداد لوٹایا گیا۔

اسی سال مزاحم بن خاقان کی ذی الحجہ میں مصر میں وفات ہوئی۔

اس سال عبداللہ بن محمد بن سلیمان الزینبی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال ذی القعدہ میں محمد بن معاذ نے علاقہ لطیفہ سے مسلمانوں سے جنگ کی، اُنھیں شکست ہوئی اور محمد بن معاذ قید ہوا۔

موسیٰ بن بغا اور الکوکبی طالبی کی جنگ

اسی سال موسیٰ بن بغا اور الکوکبی الطالبی کا آخر ذی القعدہ یوم دوشنبہ کو قزوین سے ایک فرسخ پر مقابلہ ہوا، موسیٰ نے الکوکبی کو شکست دے دی، وہ الدیلم چلا گیا اور موسیٰ قزوین میں آ گیا۔

مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جو اس جنگ میں موجود تھا کہ الکوکبی کے وہ ساتھی جو الدیلم کے تھے موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آئے تو انھوں نے اپنی صفیں قائم کیں اور اپنی ڈھالیں موسیٰ کے ساتھیوں کے تیروں سے بچنے کے لیے اپنے منہ کے آگے کر لیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب موسیٰ نے یہ دیکھا کہ اُس کے ہمراہیوں کے تیر اُن لوگوں تک نہیں پہنچتے اور وہ بھی دیکھا جو انھوں نے کیا تھا اُس نے اُس مٹی کے تیل کے متعلق جو اُس کے ہمراہ تھا یہ حکم دیا کہ اُس زمین پر پھینک دیا جائے، جس پر دونوں فریق مقابلہ کر رہے ہیں، اپنے ساتھیوں کو اُن کے مقابلے سے ہٹنے کا اور اُن سے اپنی شکست ظاہر کرنے کا حکم دیا، ساتھیوں نے ایسا ہی کیا، الکوکبی اور اُس کے ساتھی یہ سمجھے کہ یہ لوگ شکست کھا کر بھاگے، ان لوگوں نے اُن کا تعاقب کیا، جب موسیٰ کو یہ معلوم ہوا کہ الکوکبی کے ساتھی تیل کے درمیان آ گئے تو اُس نے آگ لگوا دی، وہ مشتعل ہو گئی اور آگ لگ گئی، الکوکبی کے ساتھیوں کے نیچے بھی آگ لگ گئی اور انھیں جلانے لگی، دوسرے لوگ بھاگ گئے۔

اسی سال ذی الحجہ میں خطارمش نے مساور باغی کا علاقہ حلولا میں مقابلہ کیا، مساور نے اُسے شکست دی۔

۲۵۴ھ کے واقعات

بغا کے قتل کا سبب

منجملہ ان کے بغا الشرابی کا قتل ہے۔

مذکور ہے کہ اُس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ وہ المعتز کو بغداد جانے کے لئے ابھارا کرتا تھا، المعتز اُس سے انکار کیا کرتا تھا، بغا اپنے خاص آدمی صالح بن وصیف کے ساتھ جمعہ بنت بغا کی شادی میں مشغول ہوا، صالح بن وصیف نے نصف ذی القعدہ کو اُس سے نکاح کیا تھا، المعتز رات کے وقت کہ اُس کے ہمراہ احمد بن اسرائیل بھی تھا کرخ سامرا کے لئے سوار ہوا۔

بغا اور بایکباک میں رنجش

بایکباک کے اُس سے ناراض ہونے کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ وہ دونوں پینے میں مشغول تھے کہ ایک نے دوسرے پر سختی کی، اس کی وجہ سے دونوں جدا ہو گئے، بایکباک اسی باعث بغا سے بھاگتا اور چھپتا پھرتا تھا جب المعتز مع اپنے ہمراہیوں کے الکرخ پہنچا تو بایکباک کے ہمراہ اہل کرخ اور اہل دور جمع ہوئے، سب لوگ المعتز کے ہمراہ سامرا کے محل میں آ گئے، یہ خبر بغا کو پہنچی تو وہ اپنے غلاموں کے ہمراہ نکلا جو تقریباً پانچ سو تھے، انھیں کے برابر اُس کی اولاد اور اُس کے سردار اور اُس کے ساتھی تھے، نہر نیزک کی طرف چلا گیا، پھر چند مقامات پر منتقل ہوا، پھر الثن چلا گیا، اُس کے ہمراہ اُنیس توڑے دینار اور سو توڑے درہم تھے جنھیں وہ اپنے بیت المال سے اور شاہی بیت المال سے لیتا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اُس میں سے تھوڑا ہی سا خرچ کرنے پایا تھا کہ قتل کر دیا گیا۔

بغا کے ساتھی سرداروں کی برہمی

مذکور ہے کہ جب اُسے یہ خبر ملی کہ المعتز احمد بن اسرائیل کے ساتھ الکرخ آگیا تو اپنے مخصوص سرداروں کے ساتھ نکل کر تل عکبرا تک گیا، پھر روانہ ہو کر السن تک گیا، اُس کے ساتھیوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اُس ظلم کی شکایت کی جس میں وہ مبتلا تھے کہ "اپنے ہمراہ خیمے نہیں لاتے اور نہ کوئی اور شے جس سے سردی سے بچ سکیں، جاڑے میں ہیں اور سردی کھا رہے ہیں" بغا اپنے ایک چھوٹے سے خیمے میں تھا جو دجلے پر تھا، اسی میں وہ رہتا تھا۔

ساتکین کی بغا سے شکایت

اُس کے پاس ساتکین آیا اور کہا کہ "اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے، اہل لشکر نے یہ کلام کیا اور اس معاملے میں اُنھوں نے غور کیا اور میں تیرے پاس اُن کا پیامبر ہوں" اُس نے کہا کہ "کیا سب لوگ تیرے ہم زبان ہیں" اُس نے کہا ہاں، اگر تو چاہے تو اُن کے پاس کسی کو بھیج کر دریافت کرے" اُس نے کہا کہ "آج کی رات مجھے چھوڑ دے کہ میں غور کروں، کل اُن کے متعلق حکم دوں گا"۔

بغا کا فرار

جب رات نے اپنی تاریکی پھیلائی تو اُس نے کشتی منگائی اُس میں مع اپنے خدام کے سوار ہو گیا، کچھ مال بھی اپنے ہمراہ لے لیا، اپنے ہمراہ نہ کوئی ہتھیار، نہ چھری، نہ لاٹھی لی، اور نہ اُس کے اہل لشکر میں سے کسی کو اس کی خبر ہوئی۔

المعتز بغا کی غیر حاضری میں بغیر کپڑے پہنے اور بے ہتھیار لگائے نہیں سوتا تھا اور نہ نبیذ پیتا تھا، اُس کی تمام باندیاں ایک پاؤں پر کھڑی رہتی تھیں۔

بغا کی گرفتاری

بغا رات کے پہلے تہائی حصے میں پل تک گیا، جب کشتی پل کے قریب ہوئی تو پل کے محافظین نے کسی کو یہ دیکھنے بھیجا کہ کشتی میں کون ہے، وہ چلایا کہ غلام ہے، اُن کے پاس واپس آگیا، بغا کشتی سے نکل کر خاقان کے باغ میں پہنچا، ایک جماعت اُس کے ہمراہ ہو گئی، وہ اُن کے لئے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ "میں بغا ہوں" ولید مغربی بھی اُس کے پاس آگیا، اور کہا کہ "تجھے کیا کام ہے میں تجھ پر فدا ہو جاؤں" اس نے کہا کہ "یا تو تو مجھے صالح بن وصیف کے مکان لے چل یا تم لوگ میرے ہمراہ میرے مکان تک چلو کہ میں تمہارے ساتھ احسان کروں" ولید مغربی اس خدمت پر مامور ہوا اور وہ محل جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا، اُس نے المعتز سے اجازت چاہی تو اُسے اجازت دی گئی، اُس نے کہا کہ "اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے سردار، یہ بغا ہے جسے میں نے گرفتار کیا ہے اور اُس پر محافظ مقرر کیا گیا ہوں۔" اُس نے کہا "تو غارت ہو، میرے پاس اُس کا سر لا۔"

قتل بغا ولید واپس آیا اور محل کے محافظین سے کہا کہ "تم لوگ ذرا کنارے ہو جاؤ کہ میں اُسے پیام پہنچا دوں۔" وہ لوگ کنارے ہو گئے تو اُس کے چہرے اور سر پر ایک ضرب ماری، دونوں ہاتھ کاٹ دیئے پھر اُسے ایسا مارا کہ چت گرا، آخر ذبح کر کے اُس کا سر اپنی قبا کے دامن میں اٹھا کر المعتز کے پاس لے گیا، المعتز نے اُسے دس ہزار دینار دیئے اور ایک خلعت دیا، اُس کا سر سامرا میں نصب کیا پھر بغداد میں، مغربی اُس کے دھڑ پر ٹوٹ پڑے، انھوں نے اُسے جلا دیا، اُسی وقت المعتز نے احمد بن اسرائیل اور الحسن بن مخلد اور ابو نوح کو بلا بھیجا وہ لوگ لائے گئے اور اُنھیں اطلاع دی گئی۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر نے بغداد میں اپنے لڑکوں کو تلاش کیا، وہ لوگ ایک جماعت کے ساتھ جن پر اُنھیں بھروسا تھا وہاں بھاگ کر آ گئے تھے اور اُن کے پاس چھپ گئے تھے، مذکور ہے کہ قصر الذہب میں اُس کے لڑکوں اور ساتھیوں میں سے پندرہ آدمی قید کئے گئے اور قید خانے میں دس۔

بغا کا منصوبہ کہا گیا ہے کہ بغا شب گرفتاری میں جب سامرا اترا تو اس نے پوشیدہ طور پر وہاں اُترنے کے متعلق اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تھا، قرار پایا تھا کہ وہ صالح ابن وصیف کے مکان جائے، جب عید قریب ہو تو اہل لشکر وہاں داخل ہوں اور وہ اور صالح بن وصیف اور اُس کے ساتھی نکلیں پھر مغربیوں پر حملہ کریں، پھر المعتز پر حملہ کر دیں۔

متفرق واقعات اسی سال ربیع الاول میں صالح بن وصیف نے دیوداد کو دیار مضر و قنسرین اور العواصم کا حاکم بنایا۔

اسی سال باکیباک نے احمد بن طولون کو مصر کا عہدہ دار بنایا۔

اسی سال مفلح اور باجور نے اہل قم پر حملہ کیا، بہت بڑی جماعت قتل کر دی، یہ واقعہ ماہ ربیع الاول میں ہوا۔

اسی سال ۲۶ جمادی الآخر یوم دوشنبہ کو علی بن محمد بن علی بن موسیٰ الرضیٰ کی وفات ہوئی، نماز جنازہ ابو احمد بن المتوکل نے اُس سڑک پر پڑھائی جو ابو احمد کی طرف منسوب ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔

اسی سال جمادی الآخر میں اپنے والد عبدالعزیز کے روانہ کرنے سے دلف بن عبدالعزیز بن ابی دلف اور سابور کے دو لشکر الاہواز پہنچے۔ اور پوشیدہ ہو گئے، اُس نے دو لاکھ دینار زمین سے کھودے اور واپس چلا گیا۔

اسی سال رمضان میں لوشری مساور باغی کی طرف روانہ ہوا، اُس نے مقابلہ کیا اور شکست دی، اُس کے ساتھیوں کی بہت بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔

امیر حج علی بن الحسین

اس سال علی بن الحسین بن اسمٰعیل بن العباس بن محمد امیر الحاج تھے، اُنھیں نے سب کو حج کرایا۔

۲۵۵ھ کے واقعات

مفلح کی طبرستان میں آمد

منجملہ اُن واقعات کے مفلح کا طبرستان میں داخل ہونا ہے اور وہ جنگ ہے جو اُس کے اور الحسن بن زید الطالبی کے درمیان ہوئی جس میں مفلح نے الحسن بن زید کو شکست دی، زید دیلم چلے گئے، مفلح آمل میں داخل ہوا اور الحسن بن زید کے مکانات جلا دیئے، اس کے بعد وہ الحسن بن زید کی تلاش میں دیلم کی طرف روانہ ہوا۔

علی بن الحسین کی یعقوب بن اللیث کے خلاف شکایت

اسی سال بیرون کرمان یعقوب بن اللیث اور طوق بن المغلس کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں یعقوب نے طوق کو گرفتار کر لیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ علی بن الحسین بن قریش بن شبل نے خلافت میں ایک معروضہ بھیجا جس میں کرمان کا تذکرہ تھا، علی اس کے قبل آل طاہر کے عاملوں میں سے تھا، جو علاقے آل طاہر کے سپرد تھے وہاں کی بدنظمی اور آل طاہر کی سستی و کمزوری کا اس معروضے میں ذکر تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ "یعقوب بن اللیث سجستان میں آل طاہر پر غالب آگیا۔ یعقوب نے فارس کا خراج پیش گاہ خلافت میں روانہ کرنے میں تاخیر کر دی ہے۔"

علی و یعقوب کے نام فرمان خلافت

کارکنان خلافت نے اس معروضے کے بعد ایک طرف تو علی کو کرمان کی ولایت کا حکم لکھ بھیجا، دوسری جانب یعقوب کے پاس بھی عہد ولایت بھیج دیا۔ اور یعقوب کو بھی اُس کی ولایت کا حکم لکھ بھیجا، مقصد ایک کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے پر بھانگیختہ کرنا تھا کہ ان دونوں میں سے ہلاک ہونے والے کی فکر اس سے ساقط ہو جائے اور صرف دوسرے کی فکر رہ جائے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایسا گروہ تھا جو سلطنت کی اطاعت سے باہر تھا۔

طوق بن المغلس کی کرمان میں آمد

سلطنت نے جب ان دونوں کے ساتھ یہ معاملہ کیا تو یعقوب بن اللیث نے سجستان سے کرمان کے ارادے سے لشکر روانہ کیا، علی بن الحسین نے اپنی جانب سے طوق بن المغلس کو روانہ کیا، اُسے یعقوب کی اور فارس کے لشکر عظیم کے ہمراہ اُس کے کرمان کے قصد کی خبر پہنچ چکی تھی، طوق کرمان روانہ ہوا اور یعقوب سے پہلے پہنچ کر وہاں داخل ہو گیا، یعقوب سجستان کی جانب سے مقابلے پر آیا، وہ کرمان کی ایک منزل تک پہنچ گیا۔

یعقوب کی احتیاطی تدبیر

مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے بیان کیا کہ وہ ان دونوں کے حال کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ یعقوب اس طرح اسی مقام پر ٹھیرا رہا جہاں اُس نے کرمان سے ایک منزل پر قیام کیا تھا کہ ایک یا دو ماہ تک وہاں سے وہ کوچ نہیں کرتا تھا، طوق کے حالات کی جستجو کرتا تھا، جو شخص کرمان سے نکل کر اُس کی طرف سے گزرتا تھا اُس سے اُس کا حال دریافت کرتا تھا، کسی ایسے شخص کو جو اُس کے لشکر کی جانب سے کرمان کی طرف جانا چاہے گزرنے نہ دیتا تھا نہ طوق اُس کی طرف اور نہ وہ طوق کی طرف لشکر کشی کرتا تھا۔

طوق بن المغلس کی کم فہمی

جب اسی طرح دونوں کی حالت کو وقفۂ طویل گزر گیا تو یعقوب نے اپنی چھاؤنی سے جانب سجستان اپنی روانگی ظاہر کی، ایک منزل چلا بھی گیا، طوق کو اُس کی روانگی کی خبر پہنچی تو اُس نے یہ خیال کیا کہ یعقوب کو اپنی جنگ کے متعلق کوئی بات معلوم ہوئی اور وہ کرمان کو اُس کے اور علی بن الحسین کے لئے چھوڑ گیا، اس وہم میں مگن ہو کر طوق نے اسلحۂ جنگ تو ایک طرف رکھ دیئے اور شراب نوشی میں منہمک ہو گیا، دشمن کی بے سروسامانی کے وہم میں سامان لہو و لعب میں پڑ گیا۔

یعقوب بن اللیث کی پیش قدمی

ادھر یعقوب کسی حال میں بھی غافل نہ تھا تفتیش احوال میں لگا رہتا تھا، اُسے یہ خبر ملی کہ اُس کی روانگی کے ساتھ ہی طوق نے جنگ کے ہتھیار رکھ دیئے اور شراب اور لہو و لعب میں مشغول ہو گیا، یہ خبر سن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب دوبارہ لوٹ پڑا، کرمان کی جانب ایک دن میں دو منزلیں طے کرلیں۔

کرمان کا محاصرہ

طوق کو جو آخر روز تک اپنے لہو و لعب اور شراب میں مشغول رہا تھا سوائے اس غبار کے کچھ نہ معلوم ہوا جو شہر کرمان کے باہر بلند ہو رہا تھا، جہاں وہ خود تھا، باشندوں سے دریافت کیا کہ یہ غبار کیسا ہے، جواب دیا گیا کہ یہ شہر کے ان مواشی کا غبار ہے جو اپنے مالکوں کے پاس واپس آ رہے ہیں، طوق اس وقت تک اسی خیال میں رہا جب تک کہ سب نے اور حتیٰ کہ یعقوب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے گھیر نہ لیا، یعقوب نے اس کا اور اس کے ہمراہیوں کا محاصرہ کرلیا۔

طوق بن المغلس کی گرفتاری

طوق کے ہمراہی جب ان کا محاصرہ کرلیا گیا تو اپنی جان کی حفاظت کے ارادے سے چل دیئے، یعقوب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان لوگوں کو راستہ دے دو کہ چلے جائیں، راستہ دے دیا گیا، وہ لوگ اپنے سامنے بھاگتے ہوئے چلے گئے اور تمام اشیا جو لشکر گاہ میں تھیں چھوڑ گئے، یعقوب نے طوق کو گرفتار کرلیا۔

ابن حماد البہرانی کا بیان

مجھ سے ابن حماد البہرانی نے بیان کیا کہ علی بن الحسین نے جس وقت طوق کو روانہ کیا تھا تو اس کے ہمراہ بہت سے صندوق بھی روانہ کئے تھے جن میں سے بعض میں سونے کے طوق اور کنگن تھے کہ ان لوگوں کو پہنائے جائیں جو مصائب جنگ میں مبتلا ہونے کا میاب ہوئے ہوں، بعض میں مال تھا کہ اس شخص کو دیا جائے جو اس کا مستحق ہو، بعض میں لوہے کے طوق اور بیڑیاں تھیں کہ انھیں مقید کیا جائے جو یعقوب کے ساتھیوں میں سے گرفتار ہوں۔

طوق بن المغلس کے اثاثہ کا جائزہ

جب یعقوب نے طوق کو اور رؤسائے لشکر کو جو اس کے ہمراہ تھے گرفتار کرلیا تو طوق اور اس کے ساتھیوں کے مال اسباب اور اثاثہ و ہتھیار پر بھی قبضہ کرلیا گیا اور سب اس کے پاس جمع کردیا گیا، جب صندوق لائے گئے تو مقفل لائے گئے، ایک صندوق کھولنے کا حکم دیا، کھولا گیا تو اس میں بیڑیاں لوہے کی طوق تھے اس نے طوق سے کہا کہ اے طوق یہ بیڑیاں اور طوق کیسے ہیں؟ طوق نے کہا کہ علی بن الحسین نے انھیں میرے ہمراہ روانہ کردیا تھا کہ میں انھیں قیدیوں کے پاؤں اور گلوں میں ڈالوں، یعقوب نے کہا کہ اے فلاں سب سے بڑی اور سب سے بھاری زنجیر دیکھ کر طوق کے دونوں پاؤں اور اس کے گلے میں ڈال دے، طوق کے جو ساتھی گرفتار ہوئے تھے سب کے ساتھ یہی برتاؤ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعقوب کی اپنے بہادروں پر نوازشات

اور صندوق کھولنے کا حکم دیا تو اُس میں سونے کے طوق اور کنگن تھے، پوچھا کہ اے طوق یہ کیا ہے، اُس نے کہا کہ علی نے یہ چیزیں میرے ساتھ کردی تھیں کہ جس نے جاں بازی کی ہو اُس کو پہناؤں یعقوب نے کہا کہ اے فلاں اس میں سے اتنے طوق اور اتنے کنگن لے کر فلاں کو پہنا دے، اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا کہ جتنے سرفروش تھے سب کو سونے کے طوق اور کنگن پہنا دیئے، اسی طرح تمام صندوقوں کا جائزہ لیا اور سب کو جائزہ دیا۔

یعقوب بن اللیث کا کرمان پر قبضہ

یعقوب نے طوق کے ہاتھ پھیلانے کا حکم دیا کہ اُسے اسی کے طوق میں جو اُس کی گردن میں پہنا دیا گیا تھا ڈال دے اُس کی باہ پر ایک پٹی تھی، دریافت کیا کہ اے طوق یہ کیا ہے، اس نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کے ساتھ نیکی کرے، مجھے کچھ حرارت معلوم ہوئی تو میں نے فصد کھلوائی، یعقوب نے اپنے کسی ساتھی کو بلایا اور اُسے موزہ اتارنے کا حکم دیا، جب اُس نے اُتارا تو موزے سے سوکھی روٹی کے کچھ ریزے جھڑے، اُس نے کہا کہ اے طوق میں نے دو مہینے سے یہ موزے اپنے پاؤں سے نہیں اُتارے، میری روٹی میرے موزے میں ہے جس میں سے میں کھاتا ہوں میں بچھونے پر نہیں لیٹتا، اور تو شراب اور لہو و لعب میں مبتلا تھا، اس تدبیر سے میں نے اپنی جنگ اور قتال کا ارادہ کیا تھا۔

جب یعقوب بن اللیث طوق کے معاملے سے فارغ ہوا تو کرمان میں داخل ہوا اور اُس پر قبضہ کر لیا، بحستان کے ساتھ کرمان بھی اُس کے علاقے میں داخل ہوگیا۔

یعقوب بن اللیث کی بجانب فارس پیش قدمی

اسی سال یعقوب بن اللیث فارس میں داخل ہوا اور علی بن الحسین بن قریش کو گرفتار کیا۔

مجھ سے ابن حماد البربری نے روایت کی کہ میں اُس دن فارس میں علی بن الحسین ابن قریش کے پاس تھا کہ اُسے اپنے حلیف طوق بن المغلس کے ساتھ یعقوب کی معرکہ آرائی، کرمان میں داخلہ اور اُس پر قبضہ کر لینے کی خبر پہنچی، شکست خوردہ لشکر اُس کے پاس واپس آگیا، اُسے یعقوب کے فارس آنے کا یقین ہوگیا، علی اُس زمانے میں شیراز میں تھا جو علاقۂ فارس میں ہے، اُس نے اپنا لشکر اور طوق کی شکست خوردہ پیادہ فوج کو اپنے ہمراہ کرلیا، اور انھیں ہتھیار دے دیئے، شیراز سے نکل کر میدان کے اُس چشمے تک گیا جو شہر کے باہر آبادی کے بالکل کنارے اور دامان کوہ کے درمیان واقع ہے، اس میں صرف ایک آدمی یا ایک چوپائے کے گزرنے بھر کا راستہ ہے، تنگی کی وجہ سے ایک آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ کا گزرنا ناممکن ہے۔ علی اُسی مقام پر ٹھیر گیا اور اپنے لشکر کو چشمے کے اُس کنارے ٹھیرا دیا جو شیراز کے متصل ہے، شیراز کے اہل بازار اور تجار کو بھی اپنی چھاؤنی تک لے گیا، کہ اگر یعقوب آئے گا تو اُسے کوئی ایسی جگہ نہ ملے گی جس سے وہ بیابان سے گزر کر ہم تک آسکے، اُس کے لئے سوائے اُس میدان کے جو پہاڑ اور چشمے کے درمیان ہے اور کوئی راستہ نہیں اور وہ راستہ صرف ایک آدمی کے گزرنے بھر کا ہے، جب اُس پر ایک آدمی بھی کھڑا کر دیا جائے گا جو اُس سے گزرنا چاہے گا اُس کو روک دے گا، جب اُسے ہم تک پہنچنے کی قدرت نہ ہوگی تو جنگل میں اس حالت میں ہوگا کہ نہ اُس کے لئے کھانا ہوگا اور نہ اُس کے ساتھیوں کے لئے اور نہ چوپایوں کے لئے چارہ ہوگا۔

ابن حماد کا بیان

ابن حماد کا بیان ہے کہ یعقوب اتنا آگے بڑھ آیا کہ اُس چشمے کے قریب آگیا اپنے ساتھیوں کو پہلے دن اُس چشمے سے جو کرمان کے متصل تھا تقریباً ایک میل کے فاصلے پر اُترنے کا حکم دیا، خود تنہا اس طرح آگے بڑھا کہ اُس کے ہمراہ سوائے ایک آدمی کے اور کوئی نہ تھا، اُس نے چشمہ، پہاڑ اور راستے کی طرف نظر ڈالی، چشمے کے قریب آگیا اور علی بن الحسین کے لشکر پر غور کرنے لگا، علی کے ساتھی اُسے گالیاں دینے لگے کہ "او کیڑے ہم تجھے پتیلیوں اور پیالوں کے شگاف تک ضرور ضرور پہنچا دیں گے" وہ خاموش رہا۔ کچھ جواب نہ دیا۔

یعقوب بن اللیث کی حکمت عملی

مقام مقصود کو جب اچھی طرح غور کر کے دیکھ لیا تو یعقوب اپنے ساتھیوں کے پاس واپسی کے ارادے سے لوٹ گیا اور دوسرے دن ظہر کا وقت ہوا تو اپنے ساتھیوں اور آدمیوں کو آگے بڑھا کر چشمے کے اُس کنارے پہنچ گیا جو صحرائے کرمان کے متصل ہے، ساتھیوں کو اُترنے کا حکم دیا، وہ لوگ اپنے گھوڑوں سے اُتر گئے اور اپنا اسباب بھی اتار لیا، یعقوب نے ایک صندوق کھولا جو اُس کے ہمراہ تھا، (ابن حماد نے کہا کہ) گویا میں اُن لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، ایک کتا نکالا جو بھیڑیئے کے مشابہ تھا اس کے بعد برہنہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے، اپنے اپنے نیزے اپنے ہاتھوں میں لے لئے، اس کے قبل علی بن الحسین نے اپنے ساتھیوں کو تیار کر کے اُس راستے پر کھڑا کر دیا تھا جو پہاڑ اور چشمے کے درمیان ہے، وہ لوگ یہ دیکھ رہے تھے کہ یعقوب کے لئے کوئی تدبیر نہیں ہے اور نہ اُس کے لئے کوئی ایسا راستہ ہے جس میں اُس کے سوا کسی اور کا گزرنا ممکن ہو، وہ کتا لائے اور اُسے چشمے میں پھینک دیا، ہم اور علی کے ساتھی اُنھیں دیکھ رہے تھے اور اُن پر اور اُس کتے پر ہنس رہے تھے۔

جب اُن لوگوں نے کتے کو چشمے میں ڈال دیا تو وہ پانی میں تیر کر علی بن الحسین کے لشکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف جانے لگا، یعقوب کے ساتھیوں نے بے تامل اپنے گھوڑے کتے کے پیچھے ڈال دیئے اور اپنے اپنے ہاتھوں میں نیزے لے کر کتے کے پیچھے چلنے لگے، جب علی بن الحسین نے یہ دیکھا کہ یعقوب چشمے کا اکثر حصہ طے کر کے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی طرف آگیا تو اسے کوئی تدبیر بن نہ پڑی حیرت میں پڑ گیا۔

علی بن الحسین کو شکست

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ یعقوب کے ساتھی چشمے سے علی بن الحسین کے ساتھیوں کی پشت پر نکلے، ان کی اگلی جماعت کے نکلنے سے بھی جلد تر علی کے ساتھی اس طرح بھاگے کہ وہ شہر شیراز کی تلاش میں تھے، اس لئے کہ یعقوب کے ساتھیوں کے چشمے سے نکل آنے کی وجہ سے وہ لوگ یعقوب کے لشکر اور چشمے کے درمیان گھر گئے تھے اور کوئی ایسی جائے پناہ نہیں پاتے تھے جس میں بھاگ جائیں، اپنے ساتھیوں کی شکست کی وجہ سے علی بن الحسین کو بھی شکست ہوئی۔

علی بن الحسین کی گرفتاری

یعقوب کے ساتھی چشمے سے نکلے تو علی کو اس کے گھوڑے نے منہ کے بل گرا دیا، وہ زمین پر گر پڑا، ایک بجستانی مل گیا، اپنی تلوار سے چاہا کہ اسے مار دے، علی کا ایک خادم اس کے پاس پہنچ گیا اور کہا کہ یہ امیر ہے، بجستانی اپنے گھوڑے سے اس کے پاس اتر پڑا اور اسی کا عمامہ اس کی گردن میں باندھ کر یعقوب کے پاس گھسیٹ لایا، جب وہ اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے بیڑیاں پہنانے کا حکم دیا، اور جو کچھ اس کے لشکر میں اسباب وسامان اور ہتھیار وغیرہ تھے سب کچھ اس کے پاس جمع کر دیا گیا۔

یعقوب کا شیراز میں قیام

شام تک اسی مقام پر ٹھیرا رہا، اچھی طرح تاریکی پھیل گئی تو وہاں سے روانہ ہو کر رات ہی کو شہر شیراز میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کے ساتھی نقارے بجا رہے تھے مگر شہر میں کسی نے حرکت بھی نہ کی، صبح ہوئی تو اس کے ہمراہیوں نے علی بن الحسین اور اس کے ہمراہیوں کے مکانات لوٹ لئے۔ وہ اس مال کی طرف متوجہ ہوا جو بیت المال میں خراج اور آمدنی جائداد کا جمع تھا، اسے بھی لا دلیا، خراج مقرر کیا اور اسے بھی وصول کر لیا، اس کے بعد وہاں سے بجستان کے ارادے سے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہ علی بن الحسین بن قریش کو اور جو سردار اس کے ساتھ گرفتار ہوئے تھے لے گیا۔

متفرق واقعات

اسی سال یعقوب بن اللیث نے المعتز کو گھوڑے اور باز اور مشک نذر میں بھیجے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کو بغداد اور اس کے مضافات کی پولیس کا والی بنایا گیا۔ یہ واقعہ ۲ ربیع الآخر کا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اس کی خراسان سے سامرا میں آمد ۸ ربیع الآخر یوم پنج شنبہ کو ہوئی اور وہ اپتاخیہ چلا گیا۔

اس کے بعد المعتز کے پاس یوم شنبہ کو گیا تو اس نے خلعت دیا اور وہ واپس گیا۔

اسی سال مساور الشاری اور یارجوخ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں الشاری نے اسے شکست دی اور وہ شکست کھا کر سامرا چلا گیا۔

اسی سال ربیع الآخر میں المعلی بن ایوب کی وفات ہوئی۔

اسی سال صالح بن وصیف نے احمد بن اسرائیل اور الحسن بن مخلد اور ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کو گرفتار کیا انھیں مقید کر کے مال کا مطالبہ کیا۔

ابن اسرائیل کے خلاف صالح بن وصیف کی شکایت

اس کا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا یہ ہوا کہ ان سب کاتبوں نے اسی سال ۲ جمادی الآخر یوم چار شنبہ کو مجتمع ہو کر شراب پی تھی، جب اس کے دوسرے دن پنج شنبہ ہوا تو ابن اسرائیل ایک بڑی جماعت کے ہمراہ سوار ہو کر حاکم کی دولت سرا تک گیا جہاں وہ دربار کیا کرتا تھا، ابن مخلد قبیحہ (والدۂ المعتز) کے مکان گیا جس کا کہ وہ کاتب تھا، ابو نوح دار الخلافت میں حاضر ہوا المعتز سو رہا تھا، قریب نصف النہار کے بیدار ہوا تو سب کو باریابی کی اجازت دی۔

صالح بن وصیف نے احمد بن اسرائیل پر حملہ کیا اور المعتز سے کہا کہ "اے امیر المومنین نہ ترکوں کے لئے تنخواہ ہے اور نہ بیت المال میں مال، ابن اسرائیل اور اس کے ساتھی دنیا کے تمام مال لے گئے۔

احمد نے اسے جواب دیا کہ "اے نافرمان اے نافرمان کے بیٹے!"

اس کے بعد وہ دونوں سوال و جواب کرتے رہے یہاں تک کہ صالح بیہوش ہو کر گر پڑا، اس کے منہ پر پانی چھڑکا گیا، یہ خبر اس کے ساتھیوں کو پہنچی جو دروازے پر کھڑے تھے۔ انھوں نے ایک نعرہ لگایا تلواریں نیام سے نکال لیں اور شمشیر برہنہ المعتز کے حضور میں پہنچ گئے، جب المعتز نے یہ حال دیکھا تو اندر چلا گیا اور انھیں چھوڑ گیا۔

ابن اسرائیل ابن مخلد اور ابن ابراہیم کی گرفتاری

صالح بن وصیف نے ابن اسرائیل اور ابن مخلد اور عیسیٰ ابن ابراہیم کو گرفتار کر لیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں بیڑیاں پہنا دیں، لوہے سے جکڑ دیا اور اپنے گھر لے گیا، ان لوگوں کو لے جانے سے قبل المعتز نے صالح سے کہا کہ احمد کو مجھے دے دے کیونکہ وہ میرا کاتب ہے، اس نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے، مگر صالح نے ایسا نہ کیا، اس نے ابن اسرائیل کے ایسا مارا کہ اس کے دانت ٹوٹ گئے، ابن مخلد کو منہ کے بل گرا دیا، اسے سوتازیانے مارے، عیسیٰ بن ابراہیم پچھنے لگاتے ہوئے تھا، اسے اتنی چھتیں ماری گئیں کہ اس کے پچھنوں کے مقامات سے خون بہنے لگا، انھیں اس وقت تک نہ چھوڑا گیا جب تک کہ ان سے مال کی بہت بڑی مقدار کے رقعے نہ (لکھوا) لئے گئے جس کی ان پر قسط کر دی گئی۔

والدہ معتز کی ابن اسرائیل کے لئے سفارش

ترکوں کی ایک جماعت اسکاف روانہ ہوئی کہ جعفر بن محمود کو لائیں، المعتز نے کہا کہ جعفر سے تو نہ میری کوئی غرض وابستہ ہے اور نہ وہ میرا کوئی کام کرتا ہے، وہ لوگ چلے گئے، المعتز نے ابو صالح عبداللہ بن محمد ابن یزداد المروزی کو بلا بھیجا، وہ لایا گیا کہ وہ اسے وزیر بنائے، اسحاق بن منصور کو بلا بھیجا لیکن بھی روانہ کر دیا گیا، قبیحہ والدہ المعتز نے ابن اسرائیل کے بارے میں صالح بن وصیف سے کہلا بھیجا کہ یا تو اسے المعتز کے پاس بھیج دے ورنہ اس کے بارے میں تیرے پاس سوار ہو کر آتی ہوں۔

ترکوں کا تنخواہ کا مطالبہ

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ ترکوں نے اپنی تنخواہوں کا مطالبہ کیا تھا انھوں نے اسی کو اپنے معاملے کا سبب بنا لیا۔ پیامبر ان کا تبوں اور ان لوگوں کے درمیان آمد و رفت کرتے رہے یہاں تک کہ ابو نوح نے صالح بن وصیف سے کہا کہ تیری یہ تدبیر خلیفہ کے مخالف ہے (یعنی تو خلیفہ کی مخالفت کے لئے بہانہ تلاش کر رہا ہے) بوجہ غیظ و غضب کے صالح پر اسی وقت غشی طاری ہو گئی، لوگوں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، جب اسے افاقہ ہو گیا تو المعتز کے روبرو بڑی طویل گفتگو ہوتی رہی، لوگ نماز کو چلے گئے، صالح تنہا المعتز کے پاس رہ گیا، وہ جماعت بلائی گئی، تھوڑی دیر ٹھیرنے پائے تھے کہ صحن کے ایک خیمے میں نکال دیے گئے۔

ابن اسرائیل وغیرہ پر عتاب

ابو نوح اور ابن مخلد کو بلا کر ان کی تلواریں اور ٹوپیاں لے لی گئیں، کپڑے پھاڑ ڈالے گئے، ابن اسرائیل بھی ان دونوں میں مل گیا، وہ بھی ان دونوں میں شامل کر دیا گیا، اس کی وجہ سے تین کی جماعت ہو گئی، اس کے بعد انھیں ڈیوڑھی میں نکالا گیا اور گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر دیا گیا، ہر ایک کے پیچھے ایک ایک ترک بٹھا گیا، انھیں الخیر کے راستے سے صالح کے مکان پہنچا دیا گیا، صالح ایک گھنٹے کے بعد واپس آیا، ترک منتشر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر واپس چلے گئے، جب اس واقعے کو چند روز ہو چکے تو ان میں سے ہر ایک کے پاؤں میں تیس تیس رطل (یعنی پندرہ پندرہ سیر) اور گردن میں بیس بیس رطل لوہا ڈال دیا گیا، اُن سے مال کا مطالبہ کیا گیا مگر اُن لوگوں نے کچھ بھی قبول نہ کیا، معاملہ ختم نہ ہوا تھا کہ رجب آ گیا، اُن کی اور اُن کے اعزاء کی جائداد مکانات اور اموال کے قبضے پر متوجہ ہوئے اور "یہ کاتبیں خائن" کہلانے لگے۔

جعفر بن محمد دار جمادی الآخر یوم پنج شنبہ کو آیا تو اُسے امر و نہی کا والی بنایا گیا۔ (یعنی حاکم فوج داری)

۲ رجب کو کوفہ میں عیسیٰ بن جعفر الحسنی اور علی بن زید الحسنی ظاہر ہوئے، عمال نے دونوں نے عبداللہ ابن محمد بن داؤد بن عیسیٰ کو قتل کر دیا۔

المعتز کی اپنی والدہ سے امداد طلبی

اسی سال، ۲ رجب کو المعتز کو معزول کیا گیا، ۲ شعبان کو اُس کی موت ظاہر کی گئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اس کی معزولی کا سبب یہ ہوا کہ وہ کاتب جن کا حال ہم نے بیان کیا جب ترکوں نے اُن کے ساتھ وہ جو کیا وہ کیا، بایں ہمہ انھوں نے اُن سے کسی چیز کا بھی اقرار نہ کیا تو وہ لوگ اپنی تنخواہیں مانگنے المعتز کے پاس گئے کہ ہماری تنخواہیں ہمیں دے کہ ہم صالح بن وصیف کو تیرے لیے قتل کر دیں، المعتز نے اپنی والدہ سے کہلا بھیجا کہ وہ اُسے مال دے کہ اُن کے حوالے کرے، والدہ نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

المعتز کی معزولی پر اتفاق

ترکوں نے اور سامرا کے لشکر نے جب یہ دیکھا کہ کاتب اُن لوگوں کو کچھ دینے سے باز رہے اور انھوں نے بیت المال میں بھی کچھ نہ پایا اور المعتز اور اُس کی والدہ بھی انھیں کچھ عطا کرنے سے باز رہے تو ترکوں فرغانیوں اور مغربیوں کی ایک بات ایک ہو گئی، سب کے سب المعتز کے معزول کرنے پر متفق ہو گئے، ۲۷ رجب کو اُس کے پاس گئے۔

المعتز کا ملاقات سے گریز

خلافت کے ایک ملازم نے کہ اُن لوگوں کے المعتز کے پاس جانے کے دن المعتز کے دیوان میں تحریر خادم کے پاس تھا، بیان کیا کہ اُسے صرف الکرخ اور الدور کے باشندوں کی آواز نے ڈرا دیا، ناگاہ صالح بن وصیف اور بایکباک اور محمد بن بغا عرف ابو نصر مسلح ہو کر آ گئے، وہ اُس مقام پر بیٹھ گئے جہاں المعتز بیٹھا کرتا تھا، انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس آجائے، جواب ملا کہ "میں نے شام کو دوائے مسہل استعمال کی ہے جس سے بارہ اجابتیں ہوئی ہیں، ضعف کی وجہ سے بات کرنے کی بھی طاقت نہیں، اگر نہایت ضروری کام ہو تو تم میں سے کوئی میرے پاس آکر مجھے اس سے آگاہ کردے۔

المعتز کی اہانت

وہ یہ سمجھتا تھا کہ اُس کی حکومت اپنے حال پر قائم ہے، کرخ اور دور کے باشندوں کی وہ جماعت اُس کے پاس داخل ہوئی جو سرداروں کے نائب تھے، وہ لوگ اُس کا پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے، حجرے کے دروازے تک لائے، مجھے خیال آتا ہے کہ وہ لوگ اُسے گزوں سے مار بھی رہے تھے، وہ اس طرح نکالا کہ اُس کا قمیص کئی جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور اُس کے شانے پر خون کے نشان تھے، اُنھوں نے اُسے نہایت شدید گرمی کے وقت دار الخلافت میں دھوپ میں کھڑا کردیا، میں اُسے اسی حالت میں دیکھتا رہا کہ وہ اُس مقام کی حرارت سے جہاں کھڑا کیا گیا تھا اپنا قدم تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اٹھا رہا تھا، میں نے اُن میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اُسے تھپڑ مار رہا تھا اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا تھا، وہ لوگ یہ کہنے لگے کہ خلافت سے دست بردار ہو، اُنھوں نے اُسے اُس حجرے میں داخل کیا جو دروازے پر تھا کہ پہلے اس حجرے میں موسیٰ بن بغا رہا کرتا تھا، ابن ابی شوارب کو بلا بھیجا۔

المعتز کی معزولی

ایک جماعت کے ساتھ اُنھوں نے اُسے حاضر کیا، اُس نے صالح اور اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ المعتز کا معزولی نامہ لکھ اُس نے کہا کہ میں اچھا نہیں لکھ سکتا، اُس کے ہمراہ ایک اصبہانی تھا اس نے کہا میں لکھ دوں گا، اُس نے لکھا، سب نے اُس پر اپنی شہادت دی، اور چلے گئے۔

والدۂ معتز کی نگرانی

ابن ابی الشوارب نے صالح سے کہا کہ سب لوگ گواہ رہیں کہ اُس کے اور اُس کی بہن کے اور اُس کے بیٹے کے اور اُس کی ماں کے لئے امان ہے، صالح نے اپنے ہاتھ (کے اشارے) سے کہا "ہاں" اُنھوں نے اُس مجلس پر اور اُس کی ماں پر ایسی عورتیں مقرر کردیں جو اُس کی ماں کی نگرانی کریں۔

بیان کیا گیا ہے کہ قبیحہ (والدۂ المعتز) نے اُس مکان میں جہاں رہتی تھی ایک راستہ بنا لیا تھا، اُس نے اور قرب (خادمہ) نے اور المعتز کی بہن نے حیلہ بنایا تھا، ترک اُسی راستے سے نکلے، اُن لوگوں نے اُس کے تمام راستوں کو بند کردیا تھا، جس دن سے اُنھوں نے المعتز کے ساتھ وہ کیا جو کیا لوگوں کو گزرنے سے روک دیا تھا، یہ دوشنبہ سے ۲۹ رجب چارشنبہ تک تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المعتز کا قتل مذکور ہے کہ جب وہ معزول کیا گیا تو اُس شخص کے حوالے کیا گیا جو اُس پر عذاب کرے، تین دن تک کھانا پانی بند کیا گیا، جب اُس نے ایک گھونٹ کنوئیں کا پانی مانگا تو اُس سے بھی انھوں نے روکا، پھر انھوں نے ایک تہ خانے کو گارے چونے سے پختہ کر کے اُس میں اُسے داخل کر کے دروازہ بند کر دیا، صبح کے وقت وہ مر گیا، اُس کی وفات اسی سال ۲۸ شعبان کو ہوئی، جب وہ مر گیا تو بنی ہاشم کو اور سرداروں کو اُس کی موت پر گواہ بنایا گیا کہ وہ بالکل درست حالت میں ہے، اُس کے جسم میں قتل وغیرہ کا کوئی نشان نہیں ہے (یعنی اپنی طبعی موت سے مرا ہے کسی نے اُسے قتل نہیں کیا ہے) قصر الصوامع میں المنتصر کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

المعتز کی عمر، حلیہ اور مدت حکومت جس دن سے اُس کی بیعت کی گئی اُس کی خلافت کا زمانہ چار سال چھ ماہ اور تیئیس دن ہوا، اُس کی عمر کُل چوبیس سال کی ہوئی، وہ گورے رنگ کا تھا، بال سیاہ اور گھنے تھے، آنکھیں اور چہرہ خوبصورت تھا، پیشانی تنگ تھی، دونوں رخسارے سرخ تھے، جسم خوبصورت اور طویل تھا، اُس کی ولادت سامرا میں ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

خلیفہ المہتدی باللہ

المہتدی کی بیعت

اسی سال ۲۹ رجب یوم چار شنبہ کو محمد بن الواثق کی بیعت کی گئی، اس کا نام المہتدی باللہ رکھا گیا، کنیت ابو عبداللہ تھی، اُس کی والدہ ایک رومی عورت تھی جس کا نام قرب تھا۔

ایک ایسے شخص سے مذکور ہے جو ان لوگوں کے معاملات میں موجود تھا کہ محمد بن الواثق نے اُس وقت تک کسی کی بیعت قبول نہ کی تا وقتیکہ المعتز لایا گیا اور اُس نے اپنے آپ کو معزول کر دیا، اُس نے جو کچھ اُس کے سپرد تھا اُس کے انتظام سے اپنی عاجزی ظاہر کی اور اُسے محمد بن الواثق کے سپرد کرنے میں اپنی رغبت ظاہر کی، المعتز نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور محمد بن الواثق سے بیعت کر لی، لوگوں نے اُس کا نام المہتدی رکھ دیا، المہتدی ہٹ گیا اور خاص خاص موالی سے بیعت لی۔

المعتز کی معزولی کا رقعہ

اپنی معزولی کے بارے میں المعتز کا رقعہ یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ وثیقہ ہے جس پر وہ لوگ گواہ ہیں جن کے نام اسی کے آخر میں ثبت ہیں، وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ ابو عبداللہ بن امیر المومنین المتوکل علی اللہ نے بحالت صحت نفس و سلامت عقل اپنے اختیار سے بخوشی و بلا جبر و اکراہ اُن کے رد بر و اقرار کیا اور انھیں اپنے اوپر گواہ بنایا کہ اُس نے خلافت کے کام اور امور مسلمین کے انتظام پر جو اُس کے سپرد کیا گیا ہے۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اُس کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ وہ اُس کے لئے مناسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ اُن امور کے قیام سے عاجز ہے جو اُس پر واجب ہیں، اور اُس کے مقابلے میں وہ کمزور ہے اس لئے اُس نے اپنے آپ کو خارج کر دیا اور اُس سے علیحدہ ہو گیا، اُسے اپنی گردن سے جدا کر دیا اور اپنے آپ کو اُس سے جدا کر دیا، اپنے تمام دوستوں اور لوگوں کو جن کی گردنوں میں اُس کی بیعت اور عہد و پیمان اور طلاق اور غلاموں کی آزادی اور صدقہ اور حج کی قسمیں اُن سے اور تمام قسموں سے بری کر دیا، اُن سب کو اُن تمام امور سے آزاد کر دیا اور اُنھیں اپنی جانب سے دنیا و آخرت میں گنجائش دے دی، کیونکہ اُسے یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ اُس کی اور تمام مسلمین کی صلاح اُس کے خلافت سے نکل آنے اور اُس سے علیحدہ ہو جانے میں ہے، اُن تمام امور پر جو اس تحریر میں ذکر کئے گئے اور بیان کئے گئے حرفاً حرفاً پڑھوا کر سُن لینے کے بعد ان گواہوں کو جو اس تحریر میں نامزد ہیں اور تمام حاضرین کو اپنے اوپر گواہ بنا دیا، اس میں جو مضمون تھا اُسے سمجھ بوجھ کر بخوشی بلا جبر و اکراہ اقرار کیا، یہ تحریر ۲۷ رجب یوم دوشنبہ ۲۵۵ھ کو ہوئی۔"

المعتز نے اُس پر دستخط کیا، اس طرح کہ "ابو عبداللہ نے اُن تمام امور کا جو اس تحریر میں ہیں اقرار کیا اور اپنے قلم سے لکھ دیا۔" گواہوں نے اپنی شہادتیں اس طرح لکھیں کہ گواہ شد، الحسن بن محمد و محمد بن یحییٰ و احمد بن جناب و یحییٰ بن زکریا بن ابو یعقوب الاصبہانی و عبداللہ بن محمد العامری و احمد بن الفضل بن یحییٰ، و حماد بن اسحاق و عبداللہ بن محمد و ابراہیم بن محمد، یہ شہادتیں ۲۷ رجب یوم دوشنبہ ۲۵۵ھ کو ہوئیں۔

اسی سال رجب کے آخر دن بغداد میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر پر عام لوگوں کا حملہ اور بلوہ ہوا۔

شورش بغداد

اس کا سبب یہ ہوا کہ ختم رجب یوم پنج شنبہ کو محمد بن الواثق کا فرمان لوگوں سے اپنی بیعت کے لئے سلیمان کے پاس بغداد میں آیا، وہیں ابو احمد بن المتوکل بھی تھا، اُس کے بھائی المعتز نے جب وہ اپنے اخیافی (ماں شریک) بھائی المؤید سے ناراض ہوا تھا اُسے بصرہ بھیج دیا تھا، جب تشدد والی جماعت نے بصرے میں جنگ کی تو اُسے بغداد منتقل کر دیا تھا، وہاں مقیم تھا، سلیمان ابن عبداللہ ابن طاہر نے جس کے سپرد اس زمانے میں بغداد کی پولیس تھی اُس کو بلا بھیجا، وہ اُس کے مکان پر حاضر کیا گیا، بغداد کے عوام اور اہل لشکر نے المعتز اور ابن الواثق کا حال سنا تو سلیمان کے دروازے پر جمع ہو گئے، اور شور کرنے لگے، آخر اسی بنا پر واپس چلے گئے کہ اُن سے یہ کہا گیا کہ ہمارے پاس ایسی خبر نہیں آئی جس سے ہمیں یہ معلوم ہو کہ اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا، اسی شور و غل اور اسی قول پر جو اُن سے پنج شنبہ کو کہا گیا تھا جمعہ کا دن ہوا لوگوں نے [illegible] کی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں المعتز کے لئے دعا کی گئی۔

سلیمان بن عبداللہ بن طاہر سے اہل بغداد کا مطالبہ

شنبہ کا دن ہوا تو لوگ پھر سلیمان کے مکان پر جمع ہوئے، ابو احمد کا نام پکارنے لگے اور اُس کی بیعت کی دعوت دینے لگے، سلیمان سے اُس کے مکان میں مل کر درخواست کی کہ انھیں ابو احمد ابن المتوکل کو دکھائے، ابو احمد کے حضور میں سب لائے گئے، اور اُن سے وعدہ ہوا کہ تحمل کے ساتھ ہیں توجو خواہش کی ہے اُس کی تکمیل کی سبیل نکلے گی، ابو احمد کی حفاظت کی تاکید کرنے کے بعد لوگ واپس چلے گئے۔

یارجوخ آیا، البردان میں اُترا، مدینۃ السلام بغداد کے لشکر کے لئے تیس ہزار دینار لایا تھا، بعد کو الشماسیہ چلا گیا، پھر اس نے صبح کو بغداد میں داخل ہونا چاہا تو لوگوں کو خبر پہنچ گئی، وہ شور کرنے لگے اور اسی طرف چل کھڑے ہوئے، یارجوخ کو یہ خبر پہنچی تو البردان واپس جا کے مقیم ہو گیا اور سلطنت کو سارا واقعہ لکھ دیا، مراسلت ہوتی رہی، آخر اُس نے اہل بغداد کو کچھ مال روانہ کیا جس سے وہ راضی ہو گئے، رشعبان یوم پنج شنبہ کو المہتدی سے خاص لوگوں کی بیعت ہوئی۔

سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کی حفاظت

یوم جمعہ ۸ رشعبان کو ایک فتنے کے بعد جس میں ایک جماعت قتل اور دو جلے میں غرق ہوئی اور دوسری جماعت مجروح ہوئی اس کے لئے دعا کی گئی، ایک طبری مسلح جماعت سلیمان کے مکان کی حفاظت کر رہی تھی، اُس سے اہل بغداد نے دجلے کے راستے اور پل پر جنگ کی، اس کے بعد حالت مستقیم ہو گئی اور اُن لوگوں کو بھی سکون ہو گیا۔

قبیحہ والدۃ المعتز

اسی سال رمضان میں قبیحہ (والدۃ المعتز) کا ترکوں سے سامنا ہوا، اُس نے انھیں وہ تمام مال اور خزانہ اور جواہر بتائے جو اُس کے پاس تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ قبیحہ نے صالح کے ناگاہ قتل کا انتظام کیا تھا، کاتبان سلطنت کی ایک جماعت کو جنھیں صالح نے مصیبت میں مبتلا کیا تھا موافق بنا لیا، جب صالح نے انھیں مصیبت میں ڈالا اور قبیحہ کو یہ معلوم ہوا کہ جو مصیبت اُن پر آئی اُس کی وجہ سے وہ لوگ صالح سے اس خبر کے متعلق کوئی بات نہ چھپا سکے، اُسے اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا، اُس نے اپنی برأت کی کارروائی کی، محل کے اندر جو مال جواہر اور قیمتی اسباب خزانوں میں تھا سب اُس نے نکال لیا، اسی قسم کا مال جو پہلے سے امانت رکھا ہوا تھا اُسی کے ساتھ یہ سب بھی امانت رکھ دیا، اس کے بعد وہ جلد بازی سے بے خوف نہ رہی، یہاں تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اُس پر اور اُس کے بیٹے پر مصیبت نازل ہوئی، اُس نے بھاگنے کے لئے ایک بہانہ بنالیا۔

قبیحہ کا فرار محل کے اندر خاص اپنے حجرے سے ایک ایسا راستہ کھدوایا جو ایسے مقام پر نکلتا تھا جہاں تلاش نہ ہو سکے، جب اُسے اس حادثے کا علم ہوا تو اُس نے بغیر تاخیر و خوف ملامت کے بھاگنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اُسی راستے میں پہنچ گئی اور محل سے باہر ہو گئی۔

قبیحہ کی تلاش وہ لوگ جنھوں نے اُس کے بیٹے کے معاملے میں فتنہ برپا کیا تھا اپنے مقاصد کی مضبوطی سے فارغ ہوئے تو وہ اُس کی تلاش میں روانہ ہوئے انھیں اُس پر قابو پا لینے میں مطلق شک نہ تھا، بایں ہمہ محل کو خالی پایا اور اُس کا حال اس طرح پوشیدہ رہا کہ انھیں کچھ معلوم نہ ہو سکا اور نہ کوئی ایسا نشان ملا جو حدِ شناخت تک پہنچاتا، پھرتے پھراتے اُس راستے پر کھڑے ہو گئے، یہ راستہ اُس وقت ظاہر ہوا جب وہاں تک لائے گئے آخر اُس راستے میں چلے اور ایسے مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں سے کسی نشان یا خبر کی اطلاع نہ ہو سکتی تھی۔ تب انھیں نہ ملنے کا یقین ہو گیا، اس کے بعد خیال دوڑانے لگے مگر انھیں اُس کے لئے اگر وہ پناہ لیتی، حبیب سے زیادہ مضبوط و محفوظ جائے پناہ نہ ملی (حبیب، المتوکل کی باندیوں میں سے وہ آزاد عورت تھی جس سے موسیٰ بن بغا نے نکاح کیا تھا وہ اُس علاقے میں آئے، اُس کے اسباب میں سے کسی شے سے تعرض کرنے کو انھوں نے ناپسند کیا اور اُسی قبیحہ پر آنکھ اور نظر لگائے رہے، ان لوگوں کو دھمکیاں دیں جو قبیحہ سے آگاہ ہوں اور خاموش رہیں۔

قبیحہ کی دولت کی پیش کش یہ حال اُن لوگوں سے برابر پوشیدہ رہا یہاں تک کہ وہ رمضان میں ظاہر ہوئی اور صالح بن وصیف کے پاس گئی، اُس کے اور صالح کے درمیان العطارہ واسطہ بن گئی، وہ اُس پر اعتماد کرتی تھی، جو مال اُس کا بغداد میں تھا اُس نے اُسے روانہ کرنے کو لکھ دیا، مال نکالا گیا اور سامرا روانہ کر دیا گیا، مذکور ہے کہ اسی سال ۱۲ رمضان یوم سہ شنبہ کو پانچ لاکھ دینار سامرا پہنچے۔

اس کی وجہ سے وہ لوگ بغداد کے خزانوں سے آگاہ ہو گئے، اُن کے لانے کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ نکالے گئے اور اُن میں سے (کچھ) روانہ کئے گئے، خزانۂ سلطنت میں بہت سا مال بھیج دیا گیا، جو اہل لشکر و شاکریہ بغداد میں تنخواہ کے طلب گار تھے مال کثیر اُن کے حوالے کر دیا گیا، چند ماہ تک پے در پے یہ خزانے بغداد اور سامرا میں دست بدست پھرتے رہے یہاں تک کہ ختم ہو گئے۔

قبیحہ کا مکہ میں قیام قبیحہ، حجاج کے اسی سال مکہ روانہ ہونے تک مقیم رہی، پھر وہ رجا الترکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وحشی غلام آزاد کردہ المہتدی کے ہمراہ روانہ کر دی گئی۔ ایک شخص سے مذکور ہے جس نے اُس کے راستے میں اُسے سنا کہ وہ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ سے صالح بن وصیف کے لئے بد دعا کرتی تھی۔ کہ "اے اللہ تو صالح بن وصیف کو رسوا کر جیسا کہ اُس نے میرا پردہ فاش کیا، میرے فرزند کو قتل کیا، میرے گروہ کو متفرق کیا، میرا مال لے لیا، مجھے میرے شہر سے جلا وطن کر دیا، اور میرے ساتھ نہایت بدی کی" اور لوگ حج کر کے واپس ہو گئے۔ وہ مکہ میں روک لی گئی۔

قبیحہ کا المعتز کو رقم دینے سے انکار

مذکور ہے کہ جب ترکوں نے شورش کی اور المعتز کو قتل کیا تو اس کے قبل انھوں نے اس بنا پر کسی کے ذریعے سے اُس سے پچاس ہزار دینار کا مطالبہ کرا بھیجا کہ وہ لوگ صالح کو قتل کر دیں گے اور اُن کی حالت درست ہو جائے گی۔ المعتز نے اپنی ماں کے پاس کسی کو بھیجا کہ مجھے ان شورش انگیزوں کی طرف سے اپنی جان کا خوف ہے، والدہ نے صاف جواب دے دیا کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے البتہ کچھ ہنڈیاں آئی ہیں، لوگ اتنا انتظار کریں کہ اُن کی رقم وصول ہو جائے تو اُن کو دیدی جائے۔

صالح بن وصیف کی جوہری کو ہدایت

المعتز قتل کر دیا گیا تو صالح نے ایک جوہری کو بلا بھیجا، جوہری کا بیان ہے کہ میں اس حالت میں صالح کے پاس پہنچا کہ اُس کے پاس احمد بن خاقان بھی تھا، اُس نے احمد سے کہا کہ "تیرا بھائی ہو دیکھتا نہیں جس حالت میں ہیں؟ ان لوگوں نے صالح کو ڈرا دیا تھا، اُس سے مال کا مطالبہ کرتے تھے اور اس کے پاس کچھ نہ تھا، اس نے مجھ سے کہا کہ "مجھے یہ خبر ملی ہے کہ کسی ایسے مقام پر قبیحہ کا خزانہ ہے جہاں کا یہ شخص تجھے راستہ بتائے گا" اتفاقاً ایک آدمی اُس کے سامنے موجود تھا، اُس سے کہا "تو جا اور احمد بن خاقان کو بھی اپنے ہمراہ لے جا، اگر تم لوگوں کو کچھ ملے تو اُسے اپنے ہی تک رکھنا، احمد بن خاقان کے سپرد کر دینا اور اُس کے ہمراہ میرے پاس آجانا"۔

قبیحہ کا خزانہ

جوہری نے بیان کیا کہ "میں جامع مسجد کے سامنے کے چبوتروں تک گیا تھا کہ وہ شخص ہمیں ایک ایسے چھوٹے سے مکان کے پاس لایا جو آباد اور صاف ستھرا تھا، ہم اُس میں داخل ہوئے۔ اُس کی ہر جگہ کو ہم نے ڈھونڈھ ڈالا مگر کچھ نہ پایا، یہ امر احمد بن خاقان پر شاق گزرنے لگا، وہ اُس شخص کو ڈرانے اور دھمکانے اور سخت سست کہنے لگا، وہ شخص کلھاڑی لے کر اُس مقام کی تلاش میں جہاں مال پوشیدہ تھا دیواروں پر پھرنے لگا، اسی طرح کرتے کرتے کلھاڑی دیوار میں ایک ایسے مقام پر پڑی جس کی آواز سے اُس نے یہ نتیجہ نکالا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس میں کچھ ہے، اُسے منہدم کیا تو پیچھے ایک دروازہ نکلا، ہم لوگ اُسے کھول کر اندر داخل ہوئے اُس نے ہمیں ایک راستے تک پہنچا دیا، ہم ایک ایسے مکان میں پہنچے جو اُس مکان کے نیچے تھا جس میں ہم داخل ہوئے تھے، اس کی تعمیر و خوبصورتی اُسی اوپر والے مکان کی سی تھی، ہم نے مچانوں پر تھیلیوں میں مال پایا جو تقریباً دس لاکھ دینار تھے، احمد اور اُس کے ہمراہیوں نے اُس میں سے بقدر تین لاکھ دینار کے لے لئے، ہمیں تین تھیلیاں ملیں، ایک تھیلی میں بقدر ڈیڑھ ڈیڑھ صاع (تقریباً ڈھائی سیر) زمرد تھے، یہ ایسے زمرد تھے کہ میں نے ویسے متوکل کے پاس بھی نہیں دیکھے، ایک تھیلی اُس سے چھوٹی تھی جس میں پون پون صاع کے بڑے بڑے دانے تھے جس کے مثل خدا کی قسم میں نے متوکل کے پاس بھی نہیں دیکھے، ایک تھیلی اُس سے چھوٹی تھی جس میں بقدر نصف نصف صاع کے یاقوت سرخ تھے جس کا مثل میں نے نہیں دیکھا اور نہ یہ گمان کیا کہ اُس کا مثل دنیا میں ہوگا، فروخت کے لئے میں نے سب کی قیمت انکوائی تو بیس لاکھ دینار ہوئی، ہم سب صالح کے پاس لے گئے، جب تک اُس نے دیکھا نہ تھا نہ مانتا تھا اور نہ یقین کرتا تھا، یہاں تک کہ اُس کے سامنے لایا گیا اور وہ اُس پر مطلع ہوا، اُس وقت اُس نے کہا کہ "خدا قبیحہ کو تباہ کرے، اور (تباہ) کر دیا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے لئے قتل کے لئے پیش کر دیا حالانکہ اُس کے خزانوں میں سے صرف ایک خزانے میں اس قدر مال تھا۔"

محمد بن الواثق کی والدہ اُس کی بیعت کے قبل ہی انتقال کر چکی تھی، وہ المستعین کی زوجیت میں تھی، جب المستعین قتل کر دیا گیا تو المعتز نے اسے بھی اور بیگموں کے ساتھ قصر رصافہ میں کر دیا تھا، المہتدی والیٔ خلافت بنا تو اُس نے ایک دن اپنے آزاد کردہ غلاموں کی جماعت میں بیان کیا کہ "میری تو ماں بھی نہیں جسے خادمہ لونڈیوں اور اپنے متعلقین کے لئے ایک کروڑ سالانہ کی حاجت ہو، میں اپنی ذات اور فرزند کے لئے صرف بسر اوقات بھر چاہتا ہوں، اس سے زیادہ میں صرف اپنے بھائیوں کے لئے چاہتا ہوں جنھیں تنگی نے گھیر لیا ہے۔"

احمد بن اسرائیل پر عتاب

اسی سال ۲۵۵ھ، ۲۷ رمضان کو احمد بن اسرائیل اور ابو نوح قتل کئے گئے۔

وہ سبب جس نے ان دونوں کو قتل تک پہنچایا ہم اس کے قبل بیان کر چکے ہیں، طریقہ قتل جس سے یہ دونوں قتل کئے گئے، اس کے متعلق مذکور ہے کہ صالح بن وصیف نے جب ان دونوں کے مال اور حسن بن مخلد کی دولت پر پورا قبضہ کر لیا، اُنھیں ضرب و قید کا عذاب دیا، دیکھنے کو تاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی انگیٹھیاں اُن کے قریب رکھ دیں، اور ہر ایک سامان راحت کو اُن سے روک دیا، حالانکہ وہ لوگ اپنی اُسی حالت میں اُس کے قبضے میں تھے۔ اُس نے اُنھیں بڑے بڑے جرائم مثل خیانت سلطنت کی تذلیل کے ارادے، فتنہ و فساد کے باقی رہنے کی خواہش اور عصائے مسلمین کے توڑنے کی کوشش کی طرف منسوب کیا۔ تو المہتدی نے اُن کے معاملات کے متعلق صالح سے کسی امر میں اختلاف نہ کیا اور نہ اُن کے ساتھ اُس کے اس برتاؤ کی موافقت کی جو اُس نے بُرا سمجھا۔

حسن بن سلیمان کی کو دھمکی

ماہ رمضان میں الحسن بن سلیمان الدوشابی کو اُن لوگوں کے پاس بھیجا گیا کہ کچھ وصول کرنے کی ذمہ داری لے بشرطیکہ مال پر اُن لوگوں کا قبضہ ہو، حسن بن سلیمان نے کہا کہ "احمد بن اسرائیل کو میرے سامنے لایا گیا، میں نے اُس سے کہا کہ "او بدکار تو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مہلت دے گا اور امیر المومنین تیرے قتل کو حلال نہ سمجھے گا حالانکہ باوجود خیانت عظیمہ و نیت فاسدہ و ارادۂ بد تو ہی فتنوں کا سبب ہے، اور خونریزی میں شریک ہے کہ اس سے کمترین تو جس چیز کا مستحق ہوتا وہ عذاب ہے جیسا کہ تجھ سے پہلے کے لوگ مستوجب ہوئے اور قتل ہے، فی الحال، اور عذاب و رسوائی ہے آخرت میں اگر تو اللہ تعالیٰ سے معافی اور مہلت مانگنے پر اور اپنے امام سے درگزر اور صبر طلب کرنے پر تیار نہ ہوا، تو اُس مال کے عوض جو تیرے پاس ہے اپنے دل میں اُس مصیبت کے نازل ہونے کو سوچ لے جس کو تو سچائی کے ساتھ مستحق ہے، تو بہ و رجوع کرے گا اور تیری سچائی معلوم ہو جائے گی تو اپنی جان سے سلامت رہے گا۔"

ابن اسرائیل کی دولت کی پیش کش

اُس نے بیان کیا کہ "اُس کے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ وقت تک اُس کے پاس کوئی مال یا جائداد چھوڑی گئی ہے"۔ میں نے کوڑے منگائے اور حکم دیا کہ اُسے دھوپ میں کھڑا کیا جائے، ڈرایا، دھمکایا، اگرچہ قریب تھا کہ میری تیزی اور طاقت رفتار کی کامیابی فوت ہو جائے کہ اُس نے اُنیس ہزار دینار کا اشارہ کیا، میں نے اُس کے متعلق اس کا رقعہ لے لیا۔

حسن بن سلیمان کی ابونوح کو دھمکی

اس کے بعد میں نے ابونوح عیسیٰ بن ابراہیم کو بلایا اور اُس سے بھی تقریباً وہی کہا جو احمد سے کہا تھا، اس میں اتنا اور بڑھا دیا کہ "تو باوجود اس کے اپنے دین نصرانیت پر قائم رہ کر اسلام اور اہل اسلام سے بری ہو کر فروج مسلمات کو استعمال کرتا ہے، تیری نصرانیت پر اس سے زیادہ دلالت کرنے والی کوئی شے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے کہ تیرے جو اہل وعیال تیرے مکان میں ہیں وہ حالت نصرانیت پر قائم ہیں، جس شخص کا یہ معاملہ ہو اللہ نے اُس کا خون حلال کر دیا ہے۔"

اُس نے کچھ قبول نہ کیا اور اپنی کمزوری و محتاجی ظاہر کی۔

الحسن بن مخلد کی طلبی

الحسن بن مخلد کو میں نے نکلوایا، جب اُس سے گفتگو کی تو گویا ایسے شخص سے گفتگو کی جو نرم اور عاجز تھا، جو امر اُس سے ظاہر ہوا اُس پر اُسے رُلایا، میں نے کہا کہ "پارہ پارہ کرنے کا آلہ جس شخص کے سامنے ہو جب وہ تلوار کی دھار پر چلے اور ایسی ہی فکر کرے جیسی تو نے کی اور ایسا ہی ارادہ کرے جیسا تو نے کیا تو وہ اچھا عاجز نہ ہوگا اور نہ وہ نرم منکسر ہوگا۔

الحسن بن مخلد کی پیش کش زر

میں اُس سے یہی کہتا رہا کہ اُس نے مجھے جواہر دینے کا رقعہ لکھ دیا جس کی قیمت تیس ہزار دینار سے زائد تھی، آخر سب لوگ اپنی اپنی جگہ واپس کر دیئے گئے اور میں بھی واپس آگیا۔ الحسن بن سلیمان الدوشابی کی یہ گفتگو آخری گفتگو تھی جو اُن لوگوں سے ہوئی، مجھے خبر ملی کہ زمانۂ المہتدی میں اس کے سوا اُن سے کوئی گفتگو نہیں کی گئی۔

احمد بن اسرائیل اور ابو نوح کی ہلاکت

جب ۲۷ رمضان یوم پنج شنبہ ہوا تو احمد بن اسرائیل اور ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم کو نکال کر باب العامہ لایا گیا، صالح بن وصیف دار الخلافت میں بیٹھ گیا، اُن دونوں کے مارنے پر حماد بن محمد بن دنقش کو مقرر کیا، اُس نے احمد بن اسرائیل کو کھڑا کیا۔ ابن دنقش کہہ رہا تھا کہ دُکھ پہنچا، ہر جلاد اُسے دو دو تازیانے مارتا تھا اور علیحدہ ہو جاتا تھا یہاں تک کہ پانچ سو تازیانے پورے کر دیئے، اس کے بعد ابو نوح کو بھی کھڑا کیا، اُسے اس طرح پانچ سو تازیانے مارے گئے جس سے وہ ہلاک ہو جائے، بعد کو یہ دونوں پانی بھرنے والوں کے دو خچروں پر اس طرح لاد دیئے گئے کہ اُن کے سر اُن کے پیٹ میں گھسے ہوئے تھے اور پشت لوگوں کے سامنے تھی، احمد تو بابک خرمی کی سولی کے مقام تک پہنچ کے مرگیا، ابو نوح کے پاس جب لوگ پہنچے تو مر چکا تھا، احمد دونوں دیواروں کے درمیان دفن کر دیا گیا، کہا جاتا ہے کہ ابو نوح اُسی دن سرخسی کی قید میں مرگیا جو خاص پولیس پر طبرستان کا نائب تھا، الحسن بن مخلد قید میں رہا۔

ایک حاضر الوقت شاہد کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن محمد بن دنقش کو اس حالت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھا کہ وہ جلادوں سے کہہ رہا تھا کہ "اے حرامزادو اپنا ہتھیار رکھو" کسی کا مال نہیں لیتا تھا اور کہتا تھا کہ "دکھ پہنچا۔ تازیانے بدل دو اور آدمیوں کو بھی بدل دو"۔ احمد بن اسرائیل اور عیسیٰ فریاد کر رہے تھے۔

مذکور ہے کہ المہتدی کو جب اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو اس نے کہا کہ "آیا سوائے تازیانے یا قتل کے اور کوئی سزا نہیں ہے؟ کیا اُس کے قائم مقام اور کوئی شئے نہیں ہے؟ کیا قید نہیں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ یہی کہتا تھا اور بار بار "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھتا تھا۔

عبداللہ اور داؤد کی شر انگیزی

الحسن بن مخلد سے مذکور ہے کہ "صالح کے مزاج میں ہم لوگوں کے متعلق سختی نہ تھی، جب تک کہ اُس کے پاس عبداللہ بن محمد بن یزداد نہ آیا، وہ آیا تو اُس کی سختی بڑھتی رہی وہ صالح سے کہا کرتا تھا کہ "مار اور سزا دے کیونکہ پھر ایسا کرنے کے بعد قتل ہی زیادہ مناسب ہے، اگر یہ لوگ رہا ہو گئے تو انجام میں اُن کے مظالم سے امن نہیں ہے خاص کر کینہ رکھنے والوں سے"۔ وہ نار وا باتیں اُسے یاد دلاتا تھا جو اُن لوگوں کے خلاف اُسے پہنچی تھیں۔ اسی کے متعلق خفیہ طور پر بھی کہتا تھا۔ داؤد بن العباس الطوسی ہم لوگوں کو صالح کے پاس حاضر کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں، خدا تجھے عزت دے کہ تیرا غضب اُن کے سبب سے اس حد تک پہنچ جائے، داؤد پر ہم گمان کرتے تھے کہ وہ صالح کو ہم پر مہربان کر دے گا، یہاں تک کہ صالح کہتا تھا کہ "خدا کی قسم میں انھیں جانتا ہوں، یہ لوگ رہا ہو گئے تو ان سے اسلام میں شر کبیر اور فساد عظیم پھیل جائے گا"۔ یہ سن کے داؤد واپس ہو جاتا تھا۔ اسی داؤد نے ہمارے قتل کا صالح کو فتویٰ دیا اور اُسی نے اُسے ہمارے ہلاک کرنے کا مشورہ دیا، اُس کی رائے ترقی کرتی رہی، اُس نے ہم پر غصہ کر کے جواب نہ دیا اور نہ محبت کی وجہ سے ہمارے ساتھ برائی کرنے کو کہا"۔

الحسن بن مخلد کے لئے سفارش

اُس شخص سے دریافت کیا گیا جو اُن کا حال بیان کر رہا تھا کہ الحسن بن مخلد کو اُس آگ سے کیونکر نجات ملی جو اُس کے دونوں ساتھیوں نے روشن کی تھی، اُس نے کہا "دو خصلتوں سے، ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُس نے شروع ہی میں صالح کو سچی خبر دے دی تھی، اور جو کچھ کہا تھا اُسے دلائل سے ثابت کر دیا تھا کہ یہ حق ہے، صالح نے اس سے معافی کا وعدہ کر لیا تھا بشرطیکہ سچ بولے، دوسری یہ ہے کہ امیر المومنین نے صالح سے اُس کے معاملے میں گفتگو کی، صالح کو اُس کی بیوی کے ساتھ اپنا احترام بتایا اور اپنا حال درست کرنے کی وجہ سے اُس کی محبت کی طرف اشارہ کیا، اُس نے اُسے بڑی آفت سے چھڑا دیا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ خیال کرتا تھا کہ اگر وہ زیادہ دیر تک صالح کے قبضے میں رہتا تو وہ اُسے رہا کر دیتا اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا۔

www.KitaboSunnat.com

صالح بن وصیف نے ان کاتبوں کے معاملے میں صرف اُن کے اور اُن کی اولاد کے مال لینے ہی پر اکتفا نہ کیا، اُس نے اُس کے اعزہ و اقارب کو بھی مال چھین لینے کی دھمکی دی، اور اُن سے تعلق رکھنے والوں تک سبقت کی۔

اسی سال ۱۳ رمضان کو بغداد کا قید خانہ کھولا گیا، شاکریہ، بغداد نے محمد بن اوس بلخی پر حملہ کیا

خانہ جنگی کا سبب

بیان کیا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوا کہ محمد بن اوس سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کے ساتھ بغداد آیا، وہ اُس لشکر پر جو سلیمان کے ساتھ خراسان سے آیا تھا اور اُن درویشوں پر جنھیں سلیمان نے رے میں جمع کیا تھا سپہ سالار تھا، عراق کے شاہی دفتر میں اُن لوگوں کے نام بھی درج نہ تھے، اور نہ سلیمان کو اُن کے بارے میں کوئی حکم دیا گیا۔

اُن لوگوں کے بارے میں قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص اُس کے ہمراہ خراسان سے عراق آتا تھا تو اُس کے لئے ذوالیمینین کے ورثے کی جاگیر کے مال سے انتظام کر دیا جاتا تھا جیسا کہ خراسان میں اسی قسم کے لوگوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ پورا واقعہ خراسان لکھ دیا جاتا تھا تاکہ ان ورثا کو وہاں بیت المال سے اُس کا عوض دیدیا جائے جو اُن کے مال میں سے عراق میں دیا گیا، جب سلیمان بن عبداللہ عراق آیا تو اُس نے ان ورثا کے بیت المال کو خالی پایا، عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو جب صحت کے ساتھ اپنے عہدے پر اپنے بھائی سلیمان بن عبداللہ کے کئے جانے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے اپنے باپ دادا کے ورثے سے جو کچھ اُن کے بیت المال میں جمع تھا سب لے لیا، لگان پیشگی لے لیا کہ پھر نہ برآمد ہو سکے، اہل قبالہ سے اُن سالوں کا لگان بھی پیشگی لے لیا جو گزرے نہ تھے۔ سب کچھ وصول کر کے جمع کیا اور روانہ ہو گیا، دجلے کے شرقی جانب محلۂ جویث میں مقیم ہو گیا، اس کے بعد بذریعۂ کشتی غربی جانب چلا گیا۔

سلیمان بن عبداللہ کی پریشانی

سلیمان پر دنیا تنگ ہو گئی، لشکر اور شاکریہ نے تنخواہوں کے مطالبے میں شورش برپا کر دی، سلیمان نے یہ واقعہ ابو عبداللہ المعتز کو لکھ بھیجا، اور تنخواہ کے لئے اُن کے مالوں کا اندازہ کیا، اندازہ مال میں آنے والوں کی مقدار بھی داخل کر دی۔ اس معاملے میں محمد بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن کاتب خراسانی نے اپنے کاتب کو روانہ کیا بہت گفتگو کے بعد اس حد تک قبول کیا گیا کہ اس کے لئے اطراف کے عاملوں سے اس مال کا انتظام کر دیا گیا جس کا مطالبہ کیا گیا تھا، باشندگان بغداد اور اطراف کی پولیس کی طمع کی وجہ سے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا بھی نہ تھا کہ واجب الادا کو کافی ہو سکے، ہمراہ آنے والوں کے لئے کیا کافی ہوتا، اس لئے سلیمان کو کوئی مال وصول کرنا مناسب نہ معلوم ہوا، ابن اوس اور فقرا اور اُس کے ساتھی آگئے تو اُن سے اور اُس لشکر سے جس کو وہ مال دینے کا اندازہ کیا گیا تھا روک دیا گیا، وہ لوگ اس حقیقت حال پر جس میں اُن کے لئے مضرت تھی واقف ہو گئے۔

سلیمان کے ساتھ آنے والے فقرا جب بغداد میں آئے تو اہل بغداد کے ساتھ بری طرح سکونت اختیار کی اور کھلم کھلا برائی کرنے لگے، خواتین اور غلاموں اور بچوں پر بھی حملہ کرنے لگے اور اُن سے عداوت کرنے لگے یہ سب اُنھوں نے دربار میں اپنے تقرب کی وجہ سے کیا، اہل بغداد بھی اُن کے خلاف غیظ و غضب سے بھر گئے۔

سلیمان بن عبداللہ اور الحسین بن اسمٰعیل

سلیمان بن عبداللہ کو الحسین بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مصعب بن رزیق پر اُس کے اُس تقرب کی وجہ سے جو اُسے عبیداللہ بن عبداللہ سے حاصل تھا اور اُس کے ساتھ اس کی مدد و حمایت کی اور سلیمان اور اُس کے اعزہ سے برگشتہ ہو جانے کی وجہ سے غصہ تھا، جب وہ عبیداللہ کی جانب سے لشکر اور شاکریہ پر حاکم ہو جانے کے بعد بغداد واپس آیا تو اُس کا کاتب قید خانے میں اور اُس کا دربان باب الشام کے محبس میں قید کر دیا گیا، الحسین بن اسمٰعیل کے دروازے پر ابراہیم بن اسحٰق بن ابراہیم کی جانب سے ایک لشکر مقرر کر دیا گیا، اس لئے کہ سلیمان نے ابراہیم کو بغداد کے اُن دونوں پلوں اور قطربل اور مسکن اور الانبار کے کناروں کے معاملات پر حاکم بنا دیا تھا جن پر الحسین بن اسمٰعیل عبیداللہ کی جانب سے حاکم تھا۔

الحسین بن اسمٰعیل کے خاص آدمی سے بدسلوکی

جب وہ حادثہ پیش آیا جو المہتدی کی بیعت اور بغداد میں لشکر اور شاکریہ کے ہنگامے کے متعلق تھا اور انھیں ایام میں جنگ واقع ہوئی تو محمد بن اوس نے ایک مروزی پر جو شیعہ تھا حملہ کر دیا۔ سلیمان کے مکان میں ضرب شدید کے ساتھ اُس کو تین سو تازیانے مارے اور باب الشام میں قید کر دیا، یہ شخص الحسین بن اسمٰعیل کے مخصوص لوگوں میں سے تھا، یہ حادثہ پیش آیا تو الحسین بن اسمٰعیل کو اُس کی قوت و جرأت کی زیادت کی وجہ سے ضرورت پڑی، جو لوگ اُس کے دروازے پر مقرر تھے اُنھیں ہٹا لیا گیا تو وہ سامنے آگیا، اُس کے ساتھی بغیر کسی وجہ کے اُس کے پاس واپس آگئے، ساتھیوں نے سرداروں کو مال تقسیم کیا تھا، اُن سرداروں میں سے ایک بڑی جماعت سردار محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی عون کے ساتھ شامل ہو گئی۔

لشکر اور شاکریہ کا مطالبہ زر

بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو محمد بن ابی عون کے ساتھ شامل ہو گئے تھے جب اُس کے دروازے پر پہنچے تو اُس نے اپنے مال میں سے ان لوگوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ پیادے کو دس درہم اور سوار کو ایک دینار، جب وہ لوگ الحسین کے پاس آئے تو ابوعون کے اس واقعے کا ذکر کیا گیا، مگر اس معاملے میں کوئی تعیین یا اور کوئی بات نہ نکلی اور حال یہی رہا، لشکر اور شاکریہ والے ہیبت کے مال کی طلب میں شور کرتے رہے اُن کے لیے اُس پہلی حرص کے مال میں سے کچھ نہ بچا، اُن میں تقسیم کرنے اور اُن کے لینے کا کام الحسین کے سپرد کر دیا گیا جیسا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے زمانے میں ہوا تھا، الحسین اُن لوگوں کو محمد بن اوس کے اور سلیمان کے ساتھ آنے والوں کے اُن لوگوں کا مال دلے لینے اور بغیر اُن کے اس سے فائدہ اٹھانے کے ارادے سے آگاہ کرتا رہا یہاں تک کہ اُن لوگوں کے دل بھر گئے۔

قیدیوں کا جیل خانے سے فرار

سوار رمضان یوم جمعہ ہوا تو لشکر اور شاکریہ کی ایک جماعت جمع ہو گئی اور اُن کے ہمراہ عوام کی بھی ایک جماعت تھی، یہ لوگ رات ہی کو باب الشام کے قید خانے گئے، اُس کا دروازہ توڑ ڈالا اسی رات کو اس کے اکثر قیدیوں کو رہا کر دیا اور محبرین میں سے سوائے کمزور مریض اور بوجھ والے کے کوئی نہ رہا، جو لوگ اس رات میں نکلے اُن میں مسادر بن عبد الحمید النشاری کے گھر والوں کی بھی ایک جماعت تھی، انھیں کے ساتھ وہ مروزی بھی نکلا جسے محمد بن اوس نے مارا تھا، ایک جماعت اُن لوگوں کی بھی تھی جو سلطنت کے رفیق تھے، یہاں تک کہ اُس کے قبضے میں قریب پانچ کروڑ کے ہو گئے۔

جمعہ کی صبح ہوئی، قید خانے کا دروازہ کھلا ہوا تھا، جس میں پا پیادہ چلنے کی سکت تھی وہ چلا گیا اور جو قادر نہ تھا اُس نے اپنے سوار ہونے کے لیے کوئی سواری کرائے پر لے لی، نہ کوئی روکنے والا اس سے روکتا تھا اور نہ کوئی دفع کرنے والا دفع کرتا تھا، یہ واقعہ ان مضبوط امور میں سے ہو گیا جنھوں نے عام اور خاص کو اپنے اور سلیمان کے درمیان سے ہیبت دور کرنے پر برانگیختہ کیا، باب الشام کے قید خانے کا دروازہ اینٹ اور گارے سے بند کر دیا گیا، یہ بالکل نہ معلوم ہوا کہ اس رات کو ابراہیم بن اسحاق یا اُس کے ساتھیوں میں سے کسی میں کوئی حرکت تھی، لوگ یہ کہتے تھے کہ جو جرم باب الشام کے قید خانے پر کیا گیا وہ اُس مروزی کے اُس کے اندر ہونے کی وجہ سے کیا گیا جسے ابن اوس نے مارا تھا کہ وہ رہا ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اوس اور الحسین بن اسمٰعیل میں تلخ کلامی

پانچ دن بھی نہ گزرے تھے کہ ابن اوس نے الحسین بن اسمٰعیل سے مال کے بارے میں جھگڑا کیا جس کا محمد بن اوس نے اپنے ساتھیوں کے لئے ارادہ کیا تھا اور الحسین نے اسے روکا تھا، اس معاملے میں ان دونوں میں سخت کلامی ہوئی، محمد ناراض ہو کر چلا گیا، دوسرا دن ہوا تو محمد بن اوس صبح کے وقت سلیمان کے مکان گیا، الحسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال غلام آزاد کردہ طاہر بھی صبح کے وقت گئے، دوسرے لوگ بھی سلیمان کے دروازے پر آ گئے، ابن اوس کے موجودہ ساتھیوں کے درمیان بہت بلند آواز سے باتیں ہونے لگیں، ابن اوس کے ساتھی اور آنے والے لوگ جزیرے کی طرف بڑھے، ابن اوس اور اس کا بیٹا بھی عبور کر کے ان کے پاس چلا گیا، لوگ آپس میں ہتھیار چلانے لگے، الحسین بن اسمٰعیل اور شاہ بن میکال اور مظفر بن سیسل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نکلے، لوگ عوام کو پکارنے لگے کہ جو لوٹنا چاہے وہ ہم سے مل جائے۔

الکبیر پر حملہ

بیان کیا گیا ہے کہ عوام میں سے ایک لاکھ آدمی اسی وقت دونوں پل کشتیوں کے ذریعے سے عبور کر گئے، لشکر اور شاکریہ بھی مسلح ہو کر پہنچ گیا، سب سے پہلے لوگ جزیرہ پہنچے، لحظے بھر میں سرخس کے باشندوں میں سے ایک شخص نے الکبیر فرزند محمد بن اوس پر حملہ کر دیا۔ اس کے نیزہ بھونک دیا اور گھوڑے سے گرا دیا، تلواروں سے گھیر لیا، اس کے ساتھی بھی اس کے پاس سے بھاگے اور ان میں سے کسی نے کچھ نہ کیا، اس زخمی کو چھین لیا گیا، ایک کشتی میں لاد کر سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کے مکان لایا گیا اور وہاں اسے ڈال دیا گیا۔

الکبیر کے لئے سلیمان بن عبداللہ کا اظہار افسوس

ایک حاضر الوقت شاہد حال کا بیان ہے کہ سلیمان نے جب اسے دیکھا تو آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں، اس کے لئے فرش بچھایا گیا اور اطبا کو بلایا گیا، ابن اوس اپنے مکان چلا گیا، حالانکہ آل احمد بن صالح بن شیرزاد کے کسی مکان میں اترا کرتا تھا جو جعفر بن یحییٰ بن خالد بن برمک کے محل کے متصل ہے۔

خانہ جنگی

اہل بغداد نے پتہ لگانے میں بڑی کوشش کی، سردار بھی ان کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ لوگ انھیں پا گئے، الدور میں ان کے درمیان جنگ ہوئی جس کی ابتدا دو بجے کے آخر میں ہوئی اور انتہا سات بجے کے شروع میں ہوئی، وہ لوگ برابر تیر اندازی اور نیزہ بازی اور تبر زنی کرتے رہے، بازار قطوطا کے پڑوسیوں نے اور الدور کے ملاحوں میں سے کشتی والوں نے ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس کی مدد کی، جنگ نے شدت اختیار کر لی۔

ابن اوس کا فرار

اہل بغداد سلیمان کے گھر سے آتش زنوں کی تلاش میں روانہ ہوئے، انھوں نے بیان کیا کہ دربان نے اندر جا کر خبر دی تو اس نے ان لوگوں کو اپنے پاس آنے سے روک دیا، خود ابن اوس نے نہایت سخت قتال کیا، اسے بھی تیر اور نیزے کے زخم لگے، وہ مع اپنے ساتھیوں کے بھاگا، خواتین کو اپنے گھر سے نکال لے گیا تھا، اہل بغداد اس کا تعاقب کرتے رہے یہاں تک کہ باب الشماسیہ سے نکال دیا، لوگ ابن اوس کے مکان پر پہنچ گئے، جو کچھ اس میں تھا سب لوٹ لیا، بیان کیا گیا ہے کہ اس کا بیس لاکھ درہم قیمت کا مال لوٹا گیا، جو کم اندازہ کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ دس لاکھ پچاس ہزار درہم اور تقریباً اس کے سوا جائے جن کا استر سمور کا تھا جو سوائے ان کے تھے جن کا استر اونٹ کے بالوں کا تھا کہ اسی کا ہم شکل تھا، طبرستان کے دبیز فرش اور مقصور، مدرج اور مقطوع جن کی قیمت دس لاکھ درہم تھی لوٹے گئے، لوگ واپس چلے گئے۔

اہل بغداد کا فقرا کے مکانوں پر حملہ

لشکر والے بہت تھے، سلیمان کے گھر میں گھسنے لگے، ان کے ہمراہ لوٹ کا مال تھا، شور کر رہے تھے، نہ انھیں کوئی روکنے والا تھا اور نہ جھڑکنے والا، ابن اوس اس شب میں اپنے ان ساتھیوں کے ہمراہ جو اس سے مل گئے تھے شماسیہ میں رہا، اہل بغداد نے فقرا کے مکانوں پر بھی حملہ کر دیا تھا، ان کو بھی لوٹ لیا، اور اسے بھی ستایا جو ان میں سے رہ گیا تھا۔ آخر اس جماعت میں بھاگڑ پڑ گئی، دوسرے دن بظاہر ان میں سے کوئی بغداد میں نہیں رہا، مذکور ہے کہ سلیمان نے اس رات کو ابن اوس کو کپڑے بچھونا کھانا بھیجا، بیان کیا جاتا ہے کہ محمد بن اوس نے اسے قبول کر لیا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واپس کر دیا۔

الحسین بن اسمٰعیل کی شاہ بن میکال سے ملاقات

دوسرے دن کی صبح ہوئی، الحسین بن اسمٰعیل اور المظفر بن سیسل صبح کے وقت شاہ بن میکال کے مکان گئے، شاکریہ اور سردار بھی شاہ سے مل گئے تھے۔ لوگ سلیمان بن عبداللہ بن طاہر پر غضب ناک ہو کر وہیں ٹھیر گئے، سلیمان کا مکان خالی ہو گیا، سوائے ایک قلیل جماعت کے اس میں کوئی نہیں آیا، سلیمان نے محمد بن نصر بن حمزہ بن مالک الخزاعی کے ہمراہ جو قوم کے عقیدے سے واقف نہ تھا پیام بھیجا جس میں ان کے طرز عمل کے برے نتائج سے آگاہ کیا تھا جس کا ارتکاب انھوں نے محمد بن اوس کے ساتھ کیا۔ "اگر وہ لوگ اس بات سے آگاہ کر دیتے جو انھیں ناگوار تھی تو وہ اس معاملے میں پیش قدمی کرتا اور اس ارتکاب کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاکریہ کا احتجاج شاکریہ جو شاہ کے مکان میں موجود تھے شور کرنے لگے کہ "ہم لوگ اوس کے یا اُس کے ہمراہیوں کے ساتھ رہنے پر راضی نہیں ہیں، اور نہ اُن فقراء کے ساتھ جو اُس سے مل گئے ہیں، اگر اس بات پر مجبور کیا گیا تو اس سے جدا ہو جائیں گے اور اس کو معزول کر دیں گے۔ وہ انھیں اُس کے حوالے کر دے گا" شاہ بن میکال اور الحسین بن اسمٰعیل اور المظفر بن سیسل نے قوم کی ناگواری کا بہانہ کر دیا۔ قاصد یہ جواب لے کر سلیمان کے پاس گیا تو اُس نے پھر اُسے واپس کیا اور اُن سے وعدہ کیا کہ "میں تم لوگوں کی بات اور ذمہ داری پر بغیر تمھاری قسم اور عہد کے بھروسہ کرتا ہوں۔" اس کے بعد وہ بیٹھ رہا۔

سلیمان کی محمد بن اوس سے بیزاری بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان محمد بن اوس کو اور درویشوں کو جو اُس کے ساتھ تھے، شاکریہ کی بے رغبتی اور اُن کے خراب طریقوں کو جان کر گراں سمجھتا رہا اور خاص کر محمد بن اوس کے ایسا طریقہ پسند کرنے اور شروع کرنے کو جس نے مخالفت اور جدائی کی دعوت دی تھی، اس بات کو خوب سوچا اور اُس میں خوب غور کیا یہاں تک کہ اُس نے کہا کہ "میں اپنی نماز تہجد کی قنوت میں یہ دعا مانگتا تھا کہ مجھے ابن اوس سے فرصت و راحت ملے۔"

محمد بن اوس کی روانگی اس کے بعد محمد بن علی بن طاہر کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے ابن اوس کے پاس جانے اور خراسان کی واپسی کا مشورہ دینے کا حکم دیا کہ اُس کے بغداد واپس ہونے کی کوئی تدبیر نہیں ہے اور نہ اُن امور پر حاکم بننے کی جن پر وہ سلیمان کی طرف سے حاکم تھا، جب یہ خبر ابن اوس کو پہنچی تو اُس نے شماسیہ سے کوچ کیا اور دجلے کی ریگستانی زمین البَرّ دان گیا، وہاں چند روز مقیم رہا، ساتھی جو متفرق ہو گئے تھے جمع ہو گئے تو کوچ کر کے نہروان میں اُترا اور وہیں مقیم رہا، بابکیاک اور صالح بن وصیف کو ایک خط لکھا تھا جس میں اپنے آپ کو اُن کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا اور اپنی مصیبت کی اُن سے شکایت کی تھی، مگر اُس نے جو چاہا تھا اُس میں کامیابی نہ ہوئی۔

محمد بن اوس کی غارت گری محمد بن عیسٰی بن عبد الرحمٰن سامرا میں مقیم تھا کہ سلیمان کے فرائض کو ادا کرے، وہ ابن اوس کو بُرا سمجھتا تھا اور اُس سے بیزار تھا، محمد بن اوس بھی محمد بن عیسٰی کاتب کی بددلی سے پریشان حال تھا، جب ابن اوس اور اُس کے ہمراہیوں کی مدد کی امید منقطع ہو گئی تو انھوں نے دیہات والوں اور راہگیروں کے ساتھ ناروا طریقہ اختیار کیا، خوب لوٹا اور غارت کیا اور آخر نہروان میں جا اُترا۔

ایک ایسے شخص سے مذکور ہے جس کے لوٹنے کا اُن لوگوں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس نے انھیں خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا دلائی اور خدا کا خوف دلایا، اُن لوگوں نے اُسے جواب دیا کہ "اگر قتل و غارت مدینۃ السلام (بغداد) میں جائز ہے، حالانکہ وہ مرکز اسلام اور دار السلطنت ہے تو اسے جنگلوں اور بیابانوں میں کیوں بُرا سمجھا جائے۔

ابن اوس نہروان میں اپنی بُری یادگار قائم کرنے کے بعد وہاں سے کوچ کر گیا، شہر والوں کو مال دینے پر مجبور کیا، کشتیوں میں غلّے بھر بھر کے وسط نہروان میں نبی جنید کے بازار میں لایا کہ وہاں فروخت کرے، محمد بن المظفر بن سیسل مدائن میں تھا، ابن اوس کے نہروان جانے کی خبر ملی تو اُس نے اپنی اقامت النعمانیہ میں کرلی جو الزوابی کے ماتحت تھا، نعمانیہ کی اقامت اُس نے اپنی جان کے خوف سے اختیار کی تھی۔

محمد بن نصر کی جائداد کی تباہی

محمد بن نصر بن منصور بن بسام سے، جس کی جائداد تباہ ہوگئی مذکور ہے کہ اُس کا وکیل قریب پندرہ سو دینار عذاب اور موت کے خوف سے ابن اوس کو ادا کرنے کے بعد وہاں سے بھاگ کر واپس آگیا، ابن اوس وہیں مقیم رہا، کبھی قریب ہوتا کبھی دور چلا جاتا، کبھی آنکھ بند کر لیتا کبھی کھول دیتا، سختی بھی کرتا اور نرمی بھی، شفقت سے بھی پیش آتا اور دھمکاتا بھی تھا، یہاں تک کہ اُس کے پاس بایکباک کا خط آیا، جس میں اُس نے خراسان کے راستے کی حکومت اُسے اپنی جانب سے دی تھی، بغداد سے نکلنے اور حکومت خراسان کا پروانہ ملنے تک اُسے دو ماہ پندرہ یوم ہوئے۔

عاصم بن یونس کی نوشری کو اطلاع

عاصم بن یونس العجلی کے لڑکے سے مذکور ہے کہ اُس کا باپ راہ خراسان کے علاقے میں نوشری کی جائداد کا والی تھا، اُس نے نوشری کو ایک خط لکھا جس میں اُس قوت کا ذکر تھا جو اُس نے ابن اوس کے لشکر کی دیکھی تھی اور اُن کی ظاہری تیاری کی تشریح کی تھی، مشورہ دیا تھا کہ "اس کا ذکر بایکباک سے کردے کہ خراسان کی راہ کو ایسے مرد زور آور و سرکش سے خالی رکھنا چاہیے جو ایک نہ ایک دن اُس پر غالب ہو جائے گا، اُس کے باشندوں کو گھیرے گا، یہ ایک ایسا لشکر ہے جو آدمیوں اور ہتھیاروں اور ہر قسم کی تیاری سے معمور اپنے کام میں مشغول ہے۔"

نوشری کی بایکباک سے درخواست

نوشری نے یہ سب بایکباک سے بیان کر دیا کہ "خدمت راہداری خراسان پر بجائے ابن اوس کے مجھے مقرر کر دیجئے"۔ نوشری نے اس مشورے کو قبول کئے بغیر احکام لکھوا دیئے، نوشری اسی سال یعنی ۲۵۵ھ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذی القعدہ میں حاکم بنایا گیا تھا، موسیٰ جو مسادر بن عبدالحمید الشاری کا نائب تھا تقریباً تین سو آدمی کی جماعت کے ساتھ الدسکرہ اور اُس کے علاقے میں مقیم تھا، اُس کو مسادر نے راہ خراسان اور بطن جوخی، اور دیہات کے اُن کناروں پر جو راہ خراسان کے قریب ہیں والی بنایا تھا۔

متفرق واقعات

اسی سال المہتدی نے گانے والے غلاموں اور گویوں اور گانے والیوں کو سامرا سے نکالنے کا حکم دے کر انھیں وہاں سے بغداد جلاوطن کر دیا۔ یہ اُس حکم کے بعد ہوا جو قبیحہ کی جانب سے اُس کے فرزند پر مصیبت نازل کئے جانے سے قبل ہوا تھا۔

خلیفہ نے یہ بھی حکم دیا کہ درندے جو شاہی محل میں تھے، اور شکاری کتے جو پلے ہوئے تھے، اور لہو ولعب کے سامان جو بہت فراہم تھے اُن سب کو تلف کر دیا جائے۔

خود دربار عام کرتا، معاملات پیش ہوتے، تحقیق کی جاتی اور تصفیہ ہوتا، باایں ہمہ اُس کی خلافت بھی پریشانی میں گزری، اور تمام اسلامی دنیا بھی پریشانی میں مبتلا رہی۔

اسی سال موسیٰ بن بغا اور اُس کے ساتھی آزاد کردہ غلام اور شاہی لشکر رے سے واپس آیا، مفلح نے طبرستان میں الحسن بن زید کو شکست دے کر علاقہ دیلم کی طرف نکال دیا اور پھر خود دارالخلافہ (سامرا) چلا آیا۔

موسیٰ بن بغا کی طلبی

اس کا سبب یہ ہوا کہ قبیحہ والدۃ المعتز نے جب ترکوں کا اضطراب دیکھا اور اُن کی حالت متغیر پائی تو قبل اُس حادثے کے جو اُسے اور اُس کے فرزند المعتز کو پیش آیا، اُس نے موسیٰ بن بغا کو اپنے پاس آنے کو لکھا تھا، موسیٰ نے اُس کے پاس واپس آنے کا ارادہ کیا، عریضہ ایسی حالت میں پہنچا کہ مفلح طبرستان میں تھا، موسیٰ نے جو رے میں تھا مفلح کو اپنے پاس واپس آنے کا حکم دیا تھا۔

مفلح کو مراجعت کا حکم

بعض دوستوں نے جو طبرستان کے باشندے ہیں مجھ سے بیان کیا کہ موسیٰ کا خط مفلح کو ایسی حالت میں ملا کہ وہ الحسن بن زید الطالبی کی تلاش میں دیلم کی جانب روانہ ہو چکا تھا، جب اُسے یہ خط پہنچا تو وہ اُسی مقام پر پہنچنے کے ارادے سے واپس ہوا جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا، یہ امر رؤسائے طبرستان کی اُس جماعت کو شاق گزرا جو اُس کے ہمراہ تھی۔ مفلح کے اپنے پاس آنے سے قبل الحسن بن زید سے وہ خائف تھے، کیونکہ اُن لوگوں کے پاس آنے سے اُنھیں یہ امید ہو گئی تھی کہ وہ الحسن بن زید کے معاملے میں اُنھیں کافی ہوگا، اور وہ اپنے مکانوں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے، یہ امید اس لئے تھی کہ مفلح اُن لوگوں کو الحسن بن زید کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعاقب پر تیار کر رہا تھا کہ جب وہ روانہ ہوا تو یا تو اُس پر فتح پائے گا اور یا اُسے موت آجائے گی۔ کہا کرتا تھا کہ "اگر میں دیلم کے علاقے میں اپنی ٹوپی پھینک دوں تو ان میں سے کسی کی مجال نہیں کہ اُس کے قریب جا سکے"۔ جب اُس جماعت نے اُس کی واپسی کو دیکھا کہ اسے الحسن بن زید کے لشکر نے یا اور کسی دیلمی نے روکا تک نہیں تو جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا اُن لوگوں نے اُس سے اس امر سے باز آنے کا سبب دریافت کیا جو وہ انھیں الحسن بن زید کے تعاقب کے لئے تیار کرتا تھا۔ مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ اس سے گفتگو کرنے لگے۔ اس کی یہ حالت تھی کہ اس شخص کی طرح تھا جس نے ہفتے کے دن خاموشی کا روزہ رکھا ہو۔ انھیں کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ جب وہ اُس سے بہت دریافت کرنے لگے تو انھیں جواب دیا کہ "میرے پاس امیر موسیٰ کا خط آیا ہے۔ اُس کے حقوق میں سے یہ ہے کہ میں اس کے وصول ہونے کے بعد اُسے اپنے ہاتھ سے اُس وقت تک نہ رکھوں جب تک کہ اُس کے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ مجھے تمھارے معاملے کا رنج ہے مگر امیر کی مخالفت کی کوئی گنجائش نہیں" موسیٰ کی وجہ سے رے سے سامرا جانے کی تیاری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ المعتز کی ہلاکت اور اُس کے بعد المہتدی کے حکومت پر قائم ہونے کا خط پہنچ گیا۔ اُس نے اُسے روانگی کے ارادے سے روک دیا کیونکہ اس سفر سے المعتز کے معاملے کا تدارک سوچا گیا تھا اور وہ فوت ہو چکا تھا۔

مفلح کی رے میں آمد جب اُسے المہتدی کی بیعت کا حکم پہنچا تو اُس کے ساتھیوں نے پہلے تو اُس سے انکار کیا پھر بیعت کر لی۔ اسی سال (۲۵۵ھ) ۱۳ رمضان کو اُن کی بیعت کی خبر سامرا پہنچی۔ اُن موالی کو جو موسیٰ کے لشکر میں تھے یہ خبر ملی کہ صالح بن وصیف نے کاتبین اور المعتز اور المتوکل کے اعزہ کے مال نکلوا لئے۔ اس کی وجہ سے انھیں سامرا کے مقیمین پر لالچ آیا۔ انھوں نے موسیٰ سے اپنے ہمراہ سامرا واپس چلنے کو کہا۔ مفلح طبرستان کو الحسن بن زید پر چھوڑ کر رے میں موسیٰ کے پاس آگیا۔

القاشانی سے مذکور ہے کہ "مجھے میرے بھتیجے نے رے سے خط لکھا۔ وہ مفلح سے رے میں ملا اور اُس سے اُس کی واپسی کا سبب دریافت کیا۔ اُس نے بیان کیا کہ موالی نے قیام کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور جب وہ لوگ واپس ہو جاتے تو مفلح کے قیام کی کوئی حاجت نہ ہوتی"۔

اہل رے کی موسیٰ سے درخواست موسیٰ نے یوم یک شنبہ کو رمضان ۲۵۵ھ کے چاند کے وقت ۲۵۶ھ کا خراج لینا شروع کیا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ یوم یک شنبہ ہی کو اُس نے بقدر پانچ لاکھ درہم جمع کر لئے۔ اہل رے نے جمع ہو کر کہا کہ "اللہ امیر کو عزت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔ تو یہ گمان کرتا ہے کہ موالی اس لئے سامرا واپس جاتے ہیں کہ وہاں وہ زیادہ عطا پائیں گے۔ حالانکہ تو اور تیرے ساتھی اُس مقام کی جماعتوں سے زیادہ وسعت و کثرت میں ہیں۔ اس لئے اگر تو مناسب سمجھے تو اُس سرحد کی حفاظت کر باشندوں کی حفاظت میں اجر و ثواب تجھ۔ اور ہمارے خراج میں جو ہمارے خاص مال میں سے ہوتا ہے اپنے ساتھیوں کے لئے ایسی مقدار ہمارے ذمے کر دے جسے تو یہ سمجھے کہ ہم برداشت کر لیں گے۔

یہ درخواست مقبول نہ ہوئی تو پھر انھوں نے کہا "خدا امیر کو نیکی دے کہ جب امیر نے ہمارے چھوڑ دینے اور ہمارے پاس سے واپس جانے ہی کا ارادہ کر لیا تو ہم سے اُس سال کا خراج لینے کے کیا معنی جس میں ہم نے اپنی زندگی بھی شروع نہیں کی اور ۲۵۵ھ کی اکثر آمدنی جس کا امیر نے خراج لے لیا ہے ایسے صحراؤں میں ہے کہ امیر کے ہمارے پاس سے چلے جانے کے بعد ہمیں وہاں تک پہنچنا ناممکن ہو گا، مگر انھوں نے جو کچھ بیان کیا اور جو درخواست کی اس نے کسی پر بھی توجہ نہ کی۔

موسیٰ کے نام فرامین واپس ہونے کی خبر المہتدی کو پہنچی تو اُس نے متعدد فرامین بھیجے جن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ المہتدی نے جب دیکھا کہ رے سے موسیٰ روانہ ہو گیا اور فرامین خلافت کا لحاظ تک نہ کیا تو اُس نے بنی ہاشم میں سے دو آدمیوں کو روانہ کیا جن میں سے ایک کا نام عبدالصمد بن موسیٰ تھا اور دوسرا ابو عیسیٰ یحییٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے نام سے مشہور تھا۔ وہ دونوں پیام لے کر گئے۔ موجودہ حالت ضیق کی تو شق ہو گئی طالبین کے غلبے اور علاقۂ الجبل میں اُن کے پھیل جانے کا اندیشہ پیچ نکلا۔ یہ امور معلوم کر کے موالی کی ایک جماعت کے ہمراہ دونوں صاحب روانہ ہو گئے۔ موسیٰ اور اس کے ساتھی آ گئے۔ صالح بن وصیف اس معاملے میں المہتدی کو اس کی واپسی گراں بتاتا تھا۔ اسے مخالفت اور نافرمانی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اکثر امور میں اُس پر بد دعا کرتا تھا اور اس کے فعل سے خدا سے برأت مانگتا تھا۔

موسیٰ کے رویہ پر المہتدی کا اظہار ناراضگی مذکور ہے کہ جب ہمدان کے ناظم طیفہ (پوسٹ ماسٹر) کا عریضہ موسیٰ کے وہاں سے جدا ہونے کے متعلق المہتدی کے پاس آیا تو المہتدی نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ "اے اللہ میں تجھ سے برأت چاہتا ہوں موسیٰ بن بغا کے فعل سے اور اس کے سرحد میں خلل ڈالنے سے اور اُس کے دشمن کو مباح کر دینے سے کیونکہ میں جو کچھ میرے اور اُس کے درمیان ہے اس سے معذور ہوں۔ اے اللہ اس کے حیلے کو پھیر دے جو مسلمانوں کے ساتھ حیلہ کرے۔ اے اللہ مسلمانوں کے لشکر کی مدد کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جہاں کہیں ہوں۔ اے اللہ میں اپنی نیت اور ارادے سے ہر اُس مقام پر جانے کو تیار ہوں جہاں مسلمان مغلوب ہوں اُن کا مددگار بن کر اور ان کی مدافعت کے لئے اے اللہ مجھے میری نیت کا اجر دے کیونکہ نیک مددگار مجھے نہیں ملے" اُس کے بعد اُس کے آنسو گرے اور رونے لگا۔

المہتدی کے قاصدوں کی موسیٰ سے ملاقات

المہتدی کی مجلس کے شاہد حال کا بیان ہے کہ سلیمان بن وہب نے آکے کہا کہ "کیا مجھے امیر المومنین اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ جو کچھ میں آپ سے سنتا ہوں وہ موسیٰ کو لکھ دوں" کہا "ہاں جو کچھ تو مجھ سے سنتا ہے لکھ دے اور اگر تو پتھر میں کندہ کر سکے تو کر دے" وہ دونوں ہاشمی موسیٰ کو راستے میں ملے اور وہ کچھ بھی کامیاب نہ ہوئے۔ موالی شور کرنے لگے۔ قریب تھا کہ قاصدوں پر حملہ کر دیں۔

موسیٰ بن بغا کا عذر

موسیٰ نے پیام کے جواب میں یہ عذر کیا کہ "اُس کے ہمراہی سوائے امیر المومنین کے دروازے پر حاضری دینے کے اور کوئی بات نہ مانیں گے۔ بصورت مخالفت اُسے اپنی جان کا اطمینان نہ ہوگا" استدلال میں وہ واقعات پیش کئے جو اُس کے پاس آنے والے قاصدوں نے دیکھے تھے۔ پھر یہ جواب لے کر پیامبر آگئے۔ موسیٰ نے اپنے لشکر سے بھی ایک وفد پیامبروں کے ہمراہ بھیج دیا وہ لوگ ۱۰ محرم ۲۵۶ھ کو سامرا پہنچے۔

کنجور کی رہائی

اسی سال (۲۵۵ھ میں) علی بن الحسین بن قریش نے کنجور کو چھوڑا۔ المعتز کے زمانے میں وہ فارس جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ علی بن الحسین نے پہرہ مقرر کر کے اُسے قید کر دیا تھا۔ جب علی بن الحسین نے یعقوب بن اللیث سے جنگ کا ارادہ کیا تو اُسے قید سے نکالا اور سوار اور پیادہ لشکر اس کے ماتحت کیا۔ جب لوگ علی بن الحسین کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو کنجور الاہواز کے علاقے میں چلا گیا۔ اُس نے رام ہرمز کے علاقے میں ایک اثر پیدا کر لیا۔ اُس کے بعد ابن ابی دلف سے مل گیا۔ ہمدان میں اُس کے پاس پہنچا۔ اس علاقے میں اُس نے وصیف کے عزہ اور اُس کے وکلاء اور اُس کی جائداد کے معاملے میں اپنی بداخلاقی ظاہر کی۔ اس کے بعد موسیٰ کے لشکر میں شامل ہو گیا۔ جب موسیٰ اپنے ماتحت لشکر کے ہمراہ آیا تو صالح کو معلوم ہوا۔ اس نے المہتدی کی جانب سے کنجور کے مقید کر کے شاہی دروازے پر بھیجنے کو لکھا۔ موالی نے اس سے انکار کیا۔ اس بارے میں خطوط کی آمد و رفت ہوتی رہی یہاں تک کہ وہ لشکر اقاطوں میں اترا۔ پھر ظاہر ہو گیا کہ صالح اُس کی مخالفت کے لئے بیٹھا تھا۔ موسیٰ صالح اور اس کے ہواخواہوں کی مخالفت کی بنا پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامرا چلا گیا۔ بابکیاک موسیٰ کے لشکر میں مل گیا۔ موسیٰ وہاں دو روز تک ٹھیرا۔ المہتدی نے اپنے اخیافی بھائی ابراہیم کو کنجور کے بارے میں بھیجا کہ وہ اُسے اس امر سے آگاہ کرے کہ سامرا کے موالی نے کنجور کے سامرا داخل ہونے پر قرار سے رہنے سے انکار کر دیا ہے۔ اُسے مقید کرنے اور مدینۃ السلام بھیجنے کا حکم دے۔ مگر اس بارے میں جو کچھ صالح نے سوچا تھا اس کا انتظام نہ ہوا۔ ان کا جواب یہ تھا کہ "جب ہم سامرا میں داخل ہوں گے تو کنجور وغیرہ کے معاملے میں امیر المومنین کے حکم پر عمل کریں گے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

صاحب الزنج کا خروج

علی بن محمد علوی بصری

اسی سال (۲۵۵ھ میں)، نصف شوال کو بصرے کے نواح میں ایک شخص ظاہر ہوا جس کا گمان یہ تھا کہ وہ علی بن محمد ہے یعنی ابن احمد بن علی بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) زنجی اس کے ساتھ ہو گئے تھے جو زمین سے شورہ نکالتے تھے۔ وہ دجلہ کو عبور کر کے الدیناری میں اترا۔

اُس کا نام و نسب جیسا کہ بیان کیا گیا علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا۔ نسب اُس کا عبدالقیس میں تھا اُس کی ماں قرۃ بنت علی بن رہیب بن محمد بن حکیم بنی اسد بن خزیمہ میں سے تھی۔ وہ رے کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ تھا جس کا نام ورزنین تھا یہیں اُس کی ولادت و نشو نما ہوئی۔ خود اُسی کا بیان ہے کہ میرا دادا محمد بن حکیم ان باشندگان کوفہ میں سے ہے۔ جنھوں نے ہشام بن عبدالملک پر زید بن علی بن الحسین کے ساتھ خروج کیا تھا۔ جب زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو وہ بھاگ کر رے میں آ گیا۔ ورزنین میں پناہ لی اور وہیں مقیم رہا۔ دادا عبدالرحیم عبدالقیس کے خاندان کا آدمی ہے جس کی ولادت الطالقان میں ہوئی وہ عراق میں آ گیا اور وہیں قیام کر لیا۔ ایک سندی جاریہ خریدی جس سے اُس کا باپ محمد پیدا ہوا۔

یہ وہی علی بن محمد ہے۔

علی بن محمد کا دعویٰ

یہ اس کے قبل المنتصر کی جماعت میں شامل تھا جن میں غانم السطرنجی اور سعید صغیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یسر خادم تھے۔ اُس کی معاش کا ذریعہ یہی لوگ تھے مصاحبان سلطنت و کاتبان حکومت کی ایک جماعت تھی جن کی وہ اپنے شعر میں مدح کرتا تھا اور ان سے صلے کا خواستگار ہوتا تھا۔

سامرا سے ۲۴۹ھ میں بحرین چلا گیا۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ علی بن محمد بن الفضل ابن حسن بن عبید اللہ بن العباس بن علی بن ابی طالب ہے۔ ہجر میں لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی۔ وہاں ایک بڑی جماعت نے اُس کا اتباع کر لیا۔ ایک دوسری جماعت منکر رہی۔ اس کے سبب سے متبعین اور منکرین میں تعصب پیدا ہو گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فریقین میں جنگ ہوئی۔ کچھ مخالف مارے گئے اور کچھ موالف کام آئے۔

اہل بحرین کی علی بن محمد کی اطاعت

جب یہ حادثہ ہوا تو وہاں سے الاحسا چلا گیا۔ اور بنی تمیم کے ایک قبیلے سے فریاد کی پھر بنی سعد سے جنھیں بنو الشماس کہا جاتا ہے۔ انھیں میں اس کا قیام ہو گیا۔ اہل بحرین نے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اپنی طرف سے اسے بمنزلہ پیغمبر کے مان لیا تھا۔ یہاں تک کہ وہاں اس کے لیے خراج جمع کیا گیا اور ان کے درمیان اُس کا حکم جاری ہو گیا۔ اس کے سبب سے ان لوگوں نے سلطنت کے متعلقین سے جنگ کی۔ اُس نے اُن کی ایک جماعت کثیر سے بدسلوکی کی جس سے وہ لوگ اُس سے برگشتہ ہو گئے تو وہ البادیہ چلا گیا۔ البادیہ جانے لگا تو اہل بحرین کی ایک جماعت اُس کے ہمراہ ہو گئی جن میں ایک شخص اہل الاحسا میں سے بھی تھا کہ وزن کرنے کا پیشہ کرتا تھا۔ اس کا نام یحییٰ بن محمد الازرق البحرانی تھا۔ وہ بنی دارم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ یحییٰ بن ابی ثعلب بھی ساتھ ہو گیا جو تاجر اور ہجر کا باشندہ تھا۔ بنی حنظلہ کا آزاد کردہ ایک حبشی غلام بھی تھا جس کا نام سلیمان بن جامع تھا۔ وہی اس کے لشکر کا سردار تھا۔

علی بن محمد کا البادیہ کے قبائل میں قیام

البادیہ میں ایک قبیلے سے دوسرے قبیلے میں منتقل ہوتا رہا خود اُسی سے مذکور ہے کہ "اسی زمانے میں مجھے میری آیات امامت میں سے کچھ آیات دی گئی ہیں جو لوگوں کے لیے ظاہر ہیں" اسی سے یہ بھی مذکور ہے کہ "مجھے قرآن کی چند ایسی سورتیں دی گئی ہیں جو مجھے یاد نہ تھیں۔ وہ ایک ہی ساعت میں میری زبان پر جاری ہو گئیں۔ کہ انھیں سورتوں میں سے سبحان۔ اور الکہف۔ اور صاد ہیں"

اُس نے کہا کہ "اسی وجہ سے میں نے اپنے آپ کو اپنے بچھونے پر ڈال دیا اور اُس مقام کے بارے میں غور کرنے لگا جہاں کا ارادہ کروں۔ اور وہیں اپنا قیام کروں کیونکہ البادیہ نے میرے ساتھ شر کیا اور میں وہاں کے باشندوں کی نافرمانی سے تنگ آ گیا تھا کہ مجھ پر ایک ابر سایہ فگن ہوا اور چمکنے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر جنے لگا۔ اُس سے رعد کی آواز برابر میرے کان میں آنے لگی۔ اُس میں مجھے خطاب کیا گیا کہ بصرے کا ارادہ کر۔ میں نے اپنے اصحاب سے کہا جو میری حفاظت کر رہے تھے کہ مجھے اُس رعد کی آواز کے ذریعے سے جانے کا حکم ملا ہے۔"

عربوں کی علی بن محمد سے بیزاری

اسی نے بیان کیا کہ اُس کے البادیہ جانے پر وہاں کے باشندوں نے اُس کے متعلق یہ خیال کیا کہ وہ یحییٰ بن عمر ابوالحسین ہے جو کوفہ کے علاقے میں قتل ہوئے تھے۔ یہ وہم دلا کر اُس نے اُن کی ایک جماعت کو دھوکا دیا۔ وہاں اُن کی ایک بہت بڑی جماعت جمع ہو گئی جنھیں وہ بحرین کے ایک موضع میں لے گیا جس کا نام الروم تھا۔ اُن میں آپس میں جنگ عظیم واقع ہوئی جس کا دائرہ اُس پر اور اُس کے اصحاب پر محدود تھا۔ اُس جنگ جنگ میں اس کے اصحاب کا قتل عظیم واقع ہوا جس کی وجہ سے عرب کو اس سے نفرت ہو گئی۔ وہ اُسے برا سمجھنے لگے اور اُس کی صحبت سے علیحدہ ہو گئے۔

البادیہ کی علی بن محمد سے بدسلوکی

عرب اُس سے جدا ہو گئے اور البادیہ نے بھی اُس سے بدسلوکی کی تو وہاں سے وہ بصرے روانہ ہو گیا اور وہاں بنی ضبیعہ میں اترا۔ وہاں کی ایک جماعت اس کی مطیع ہو گئی جن میں علی بن آبان المہلبی اور اُس کے دونوں بھائی محمد اور خلیل بھی تھے۔

علی بن محمد کی بصرہ میں آمد و فرار

بصرے میں اس کی آمد ۲۵۴ھ میں ہوئی۔ محمد بن رجاء الحضاری وہاں حاکم شہر تھا۔ یہ فتنہ اہل بصرہ کے قبیلہ سعدیہ اور قبیلہ بلالیہ کے فتنے کے موافق ہو گیا۔ اس لئے ان دو فریق میں سے ایک کے متعلق یہ طمع ہوئی کہ اُسے اپنی طرف مائل کرے۔ اس نے اپنے اصحاب میں سے چار شخص بھیجے جو نکل کر مسجد عباد گئے۔ اُن میں سے ایک کا نام محمد بن سلم القصاب البحری۔ دوسرے کا بریش القریعی۔ تیسرے کا علی القراب اور چوتھے کا الحسین الصیدنانی تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے بحرین میں اس کی صحبت اٹھائی تھی۔ انھوں نے اُس کی دعوت دی مگر شہر والوں میں سے کسی نے قبول نہ کیا۔ لشکر اُن کی جانب لوٹا تو وہ لوگ منتشر ہو گئے اور اُن میں سے کسی پر کامیابی نہ ہوئی۔ وہ بصرے سے نکل کر بھاگا۔ ابن رجاء نے اُس کی تلاش کی مگر پا نہ سکا۔

اہل بصرہ کی ایک جماعت کی گرفتاری

ابن رجاء کو اس کی جانب اہل بصرہ کی ایک جماعت کے میلان کی خبر دی گئی تو اس نے انھیں گرفتار کر کے قید کر دیا۔ جو لوگ قید ہوئے ان میں یحییٰ بن ابی شعلب، محمد بن الحسن الایادی حاکم الزنج کا بیٹا علی بن محمد الاکبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کی بیوی کہ بیٹے کی ماں تھی، ساتھ ایک بیٹی بھی تھی، کہ اسی ماں کے بطن سے پیدا ہوئی تھی اور ایک حاملہ جاریہ تھی ان سب کو اُس نے قید کر دیا۔

علی بن محمد کی گرفتاری و رہائی

علوی مذکور اپنی ضرورت سے بغداد کے ارادے سے روانہ ہوا اُس کے ہمراہ محمد بن سلم اور یحییٰ بن محمد اور سلیمان بن جامع اور بریش القریعی تھے۔ البطیحہ پہنچے تو البابلیین کا ایک مولی عُمیر بن عمار جو البطیحہ کا حاکم تھا انھیں دیکھ کر کھٹک گیا۔ اس نے انھیں گرفتار کر لیا اور محمد بن ابی عون کے پاس لے گیا جو واسط میں حاکم تھا۔ اُس نے ابن ابی عون سے کوئی حیلہ کیا یہاں تک کہ مع اپنے اصحاب کے اس کے ہاتھ سے رہا ہو کر مدینۃ السلام چلا گیا اور وہاں ایک سال مقیم رہا۔ وہاں اپنے کو احمد بن عیسیٰ بن زید کی طرف منسوب کیا۔ وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اُس کے وہاں کے قیام کے لئے کچھ آیات ظاہر ہوئی ہیں۔ اپنے اصحاب کے دلوں کا حال جانتا ہے۔ ان میں سے ہر شخص جو کچھ کرتا ہے وہ بھی جانتا ہے۔ اُس نے اپنے رب سے ایک ایسی نشانی طلب کی جو حقیقت حال بتا دے۔ تو اس نے ایک تحریر دیکھی جو اس کے لئے لکھی جاتی ہے اور وہ اُسے ایک دیوار پر دیکھتا ہے مگر کسی شخص کو اُسے لکھتے نہیں دیکھتا۔

علی بن محمد کا مدینۃ السلام میں قیام

اُس کے بعض متبعین سے مذکور ہے کہ مدینۃ السلام کے زمانۂ قیام میں ایک جماعت اس کی جانب مائل ہو گئی جن میں جعفر بن محمد الصوفانی جو زید بن صوحان کی طرف منسوب تھا اور محمد بن القاسم اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن خاقان کے دو غلام مشرق و رفیق تھے۔ اس نے مشرق کا نام حمزہ رکھا۔ کنیت ابو احمد رکھی رفیق کا نام جعفر رکھا اور کنیت ابو الفضل رکھی۔ یہ پورا سال مدینۃ السلام ہی میں گزرا۔ یہاں تک کہ محمد بن رجاء بصرے سے معزول کر دیا گیا۔ وہاں سے نکلا تو البلالیہ والسعدیہ کے فتنے کے سرغنوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔ قید خانے کھول دیئے اور جو لوگ اُن میں تھے اُنھیں آزاد کر دیا۔ اس کے اصحاب بھی رہا ہونے والوں میں رہا ہو گئے۔

علی بن محمد کی مراجعت بصرہ

جب اُسے اپنے اصحاب کی رہائی کی خبر ملی تو بصرہ روانہ ہو گیا۔ وہاں اس کی واپسی رمضان ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ اس کے ہمراہ علی بن ابان بھی تھا جو اُس سے جب ملا جب وہ مدینۃ السلام میں تھا اور یحییٰ بن محمد اور محمد بن سلم اور سلیمان بن جامع اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے دونوں غلام مشرق و رفیق بھی تھے۔ ان چھ آدمیوں کے پاس لشکر کا ایک شخص آیا کرتا تھا جس کی کنیت ابو یعقوب تھی اور اس نے اُس کے بعد اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب جربان رکھا تھا۔ یہ سب لوگ چل پڑے۔ جاتے جاتے ایک محل میں اترے جو قصر القرشی کے نام سے مشہور اور نہر کے کنارے بنا تھا۔ موسیٰ بن المنجم کی اولاد نے نہر کھدوائی تھی۔ "عمود بن منجم" کے نام سے اُس کی شہرت تھی۔ اُس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ شورے کی بیع میں الواثق کے فرزند کا وکیل ہے۔ ہمراہیوں کو تاکید کردی کہ فرزند واثق کے وکیل کے نام سے اُس کو مخاطب کریں۔ آخر وہیں مقیم ہو گیا۔

ریحان بن صالح سے علی بن محمد کی گفتگو

"شورجی" (شورہ سار) غلاموں کی جماعت میں ایک ریحان بن صالح بھی تھا۔ جو پہلے مصاحبت میں رہ چکا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ "میں اپنے آقا کے غلاموں پر مقرر تھا بصرے سے آٹا لے جاتا تھا اور اُن میں تقسیم کر دیتا تھا حسب معمول ایک مرتبہ لے جاتے ہوئے میں اس (علوی) کے پاس سے گزرا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے کہ قصر القرشی میں وہ مقیم تھا۔

مجھے اُس کے آدمیوں نے پکڑ لیا اس کے پاس لے گئے اور حکم دیا کہ میں اُسے "امیر المومنین" کہہ کر سلام کروں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔

پوچھا:۔ کہاں سے آرہے ہو؟ بتایا کہ بصرے سے۔

پوچھا:۔ ہمارے متعلق بصرے میں کوئی خبر سنی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔

پوچھا:۔ الزینبی کی کیا خبر ہے۔ میں نے کہا مجھے اُس کا علم نہیں۔

پوچھا:۔ بلالیہ اور سعدیہ کی خبر؟ میں نے کہا اس سے بھی بے خبر ہوں۔

شورجی غلاموں کے حالات دریافت کئے کہ اُن میں سے ہر غلام کو کتنا ستو۔ کس قدر آٹا کتنی کھجوریں ملتی ہیں کتنے آزاد شورہ کا کام کرتے ہیں؟ یہ سب باتیں میں نے بتادیں۔

علی بن محمد کی ریحان کو افسری کی پیش کش

اُس نے مجھے اپنے طریقے کی دعوت دی۔ میں نے اُسے قبول کرلیا تو مجھ سے کہا کہ جن غلاموں پر تو قابو پائے انھیں بہانہ کرکے میرے پاس لے آ۔

وعدہ کیا کہ جن غلاموں کو بہانے سے اُس کے پاس لاؤں گا سب کی افسری مجھ ہی کو ملے گی اور میرے ساتھ انعام واکرام سے پیش آئے گا۔

قسم دی کہ میں اُس کے مقام کی کسی کو اطلاع نہ دوں۔ اور اُس کے پاس واپس آجاؤں۔ ان مراتب کے بعد راستہ کھل گیا۔ میں اُس آٹے کو جو میرے ساتھ تھا منزل مقصود پر لایا۔

علی بن محمد کا علم خروج

اُس دن میں اُس سے جدا رہا۔ دوسرے دن آیا تو میں نے اس طرح پایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اُس کے پاس یحییٰ بن عبدالرحمٰن کا غلام "رفیق" آگیا ہے۔ جس کو اُس نے اپنی کسی ضرورت سے بصرے بھیجا تھا۔ بشر بن سالم بھی تھا۔ جو دباسین (شیرہ ساز) غلاموں میں سے تھا۔ ایک ریشمی رومال لایا تھا جس کے خریدنے کا اُسے حکم ملا تھا کہ اُس کا جھنڈا بنائے۔ اس پارچہ میں سُرخی و سبزی سے آخر تک یہ آیت لکھی:-

إن الله اشترىٰ من المومنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون فى سبيل الله۔ (اللہ تعالیٰ نے مومنین سے اُن کی جان و مال کو جنت کے عوض مول لے لیا۔ اللہ کی راہ میں یہ لڑتے ہیں) اس آیت کے بعد اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھا اور کشتی کھینے کے بانس کے سرے میں اُسے لٹکا دیا۔

غلاموں کی گرفتاری

۲۸ رمضان شب شنبہ کو سحر کے وقت نکلا۔ قصر کے آخری حصے میں پہنچا تو شورہ سازوں میں سے ایک شخص عطار کے غلام ملے جو اپنے کام پر جا رہے تھے۔ حکم کے مطابق سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ اُن کا وکیل بھی ساتھ تھا۔ وہ بھی گرفتار کر لیا گیا۔ یہ سب پچاس غلام تھے۔

اُن سے فارغ ہو کر اُس مقام پر گیا جہاں انسانی (برگ سنا کے دواساز) کام کرتے تھے اُن میں سے پانچ سو غلام گرفتار کر لئے جن میں ایک ابو حُمید مشہور تھا۔ اُن کے وکیل کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جو انھیں کے ساتھ دست بستہ گرفتار کر لیا گیا۔ یہ غلام ایک نہر میں تھے۔ جو نہر مکاثر کے نام سے مشہور تھی۔

یہاں سے موضع سیرانی گیا اور وہاں سے ڈیڑھ سو غلام گرفتار کئے جن میں رزیق اور ابوالفخر بھی تھا۔ موضع ابن عطار گیا اور طریق صبیح الاعسر اور راشد مغربی اور راشد قرماطی کو گرفتار کیا۔ اُن کے ہمراہ اسّی غلام بھی۔ موضع اسمٰعیل آیا۔ جو موضع غلام سہل السلطان کے نام سے مشہور تھا۔

غلاموں سے علی بن محمد کے وعدے

دن بھر اسی شغل میں لگا رہا۔ ہوتے ہوتے شورہ ساز غلاموں کی ایک بڑی جماعت ساتھ ہو گئی۔ اس جمعیت کو اُس نے باقاعدہ بنانا چاہا۔ سب کو یک جا کر کے کھڑے ہو کر وعظ کہا۔ امید دلائی۔ وعدہ کیا کہ انھیں سردار بنائے گا مالک بنائے گا۔ بڑی سخت سخت قسمیں کھائیں کہ اُن سے بد عہدی نہ کرے گا۔ ان کی امداد میں لگا رہے گا۔ اور ہر طرح کی نیکیاں اُن کے ساتھ کیا کرے گا۔

علی بن محمد کی غلاموں کے مالکوں کی دھمکی

آقاؤں کو بلا کر کہا کہ "میرا ارادہ یہ ہے کہ تم لوگوں کی گردنیں مار دوں۔ اس لئے کہ تم ان غلاموں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُرا برتاؤ کرتے ہو۔ تم نے انھیں کمزور سمجھ لیا ہے۔ اِن پر زبردستی قبضہ کیا ہے اور ان کے ساتھ وہ بُرا سلوک روا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے۔ ایسے کام پر اُن کو مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ میرے اصحاب نے تم لوگوں کے بارے میں مجھ سے گفتگو کی ہے۔ اس لئے میں نے تم لوگوں سے کلام کرنا مناسب سمجھا۔"

غلاموں کی آقاؤں کی پیش کش

ان لوگوں نے جواب دیا کہ "یہ سب غلام بھگوڑے ہیں۔ وہ تیرے پاس سے بھی بھاگ جائیں گے۔ نہ تیرے پاس رہیں گے نہ ہمارے پاس۔ اس لئے ہم سے مال لے لے اور انھیں ہمارے لئے رہا کر دے۔"

اُس نے اُن کے غلاموں کو بلانے کا حکم دیا وہ گروہ در گروہ لائے گئے۔ ہر جماعت اپنے آقا اور اپنے وکیل کے سامنے کھڑی کی گئی۔ انھیں اس امر پر اپنی بیویوں کی طلاق کی قسم دی کہ نہ تو کسی کو اُس کا مقام بتائیں گے اور نہ اس کے اصحاب کی تعداد۔ قسما قسمی کے بعد سب کو رہا کر دیا۔ وہ لوگ بصرے چلے گئے۔ ایک غلام کا نام عبداللہ عرف کریخا تھا۔ اُس نے جاتے جاتے نہر دجیل کو عبور کیا۔ اور شورہ سازوں کو ڈرایا کہ وہ اپنے غلاموں کی حفاظت کریں۔ وہاں پندرہ ہزار غلام تھے۔ علوی عصر کی نماز پڑھ کر چلا۔ دُجیل پہنچ گیا۔ بانس کی کشتیاں پائیں جو چڑھے ہوئے دریا میں داخل ہوتی تھیں۔ انھیں سامنے کیا اور اُن میں سوار ہو گیا اور اس کے اصحاب بھی سوار ہو گئے۔ دجیل کو عبور کر کے نہر میمون تک پہنچ گئے وہاں اُس مسجد میں اترا جو نہر میمون کے وسط بازار میں تھی وہیں ٹھیر گیا۔

علی بن محمد کا خطبہ

روز مرہ یہی طریقہ رہا کہ زنجی غلام اُس کے پاس عید الفطر تک جمع ہوتے رہے جب صبح ہوئی تو اُس نے اپنے اصحاب میں نماز عید کے لئے جمع ہونے کی منادی کرادی۔ لوگ جمع ہو گئے۔ اُس نے وہ بانس گاڑ دیا جس پر اس کا جھنڈا تھا۔ انھیں نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔ عوام کی بدحالی کا رونا رویا جس میں وہ مبتلا تھے کہ "اللہ تعالیٰ نے اُس بدحالی سے اس کے ذریعے سے نجات دی۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ اُن کی قدر کو بلند کرے۔ انھیں غلاموں کا اور مالوں کا اور مکانات کا مالک بنائے اور انھیں بڑے بڑے درجات تک پہنچائے۔" اس پر قسم بھی کھائی۔

خطبہ و نماز سے فارغ ہوا تو جو لوگ اُس کی بات سمجھتے تھے انھیں یہ حکم دیا کہ وہ عوام کو سمجھا دیں جو عجمی ہونے کی وجہ سے اُسے نہیں سمجھ سکتے کہ اُس سے ان کا دل بھی خوش ہو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کاموں سے فراغت کر کے محل میں داخل ہو گیا۔ جب ایک دن گزر گیا تو اُس نے نہر بور کا ارادہ کیا۔ اُس کے اصحاب کی ایک جماعت وہاں الحمیری کے پاس پہنچی جو ایک جماعت کے ساتھ تھا۔ ان لوگوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں جنگل کی طرف نکال دیا۔ انھیں صاحب الزنج مع اپنے ہمراہیوں کے مل گیا۔ اُس نے الحمیری اور اُس کے ہمراہیوں سے جنگ کی۔ وہ لوگ بھاگ کے بطن دجلہ چلے گئے۔

ابوصالح زنجی کی اطاعت

زنجی کا ایک سرہنگ ابوصالح تھا۔ قصیر کے لقب سے اُس کی شہرت تھی، تین سو زنجی اُس کے ماتحت تھے۔ وہ مطیع ہو گیا۔ علوی نے اُن کو طرح طرح کی امیدیں دلائیں اور احسانات کے وعدے کئے۔ زنجی جو اُس کے پاس جمع ہوئے تھے جب اُن کی تعداد کثیر ہو گئی تو اپنے سردار اُن پر مامور کئے اور حکم دیا کہ "تم میں سے جو شخص کوئی آدمی لائے گا وہ اور وہ اُسی کے ساتھ شامل کر دیا جائے گا"۔ کہا گیا ہے کہ اُس نے بیان میں الخول کی جنگ اور اپنے القندل کی زمین شور جانے سے پہلے اپنے سردار مقرر نہیں کئے تھے۔

علی بن محمد کی جنگی تیاری

ابن ابی عون ولایت واسط سے ولایت الابلہ اور دجلے کے دیہات کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ مذکور ہے کہ اُسے اس دن کہ اپنے سردار مقرر کئے یہ خبر ملی کہ الحمیری اور عقیل اور نائب ابن ابی عون جو الابلہ میں مقیم تھا سب لوگ اُس کی طرف بڑھے اور نہر طیبن پر اُترے۔ اُس نے اپنے اصحاب کو الرزلقیہ جانے کا حکم دیا جو "باذاورد" کے زیریں علاقے میں ہے۔ وہ لوگ وہاں نماز ظہر کے وقت پہنچے۔ نماز پڑھی اور جنگ کی تیاری کی، اُس دن اُس کے لشکر میں صرف تین ہی تلواریں تھیں۔ ایک علی بن ابان کی اور ایک محمد بن سلم کی۔

علی بن محمد کی المحمدیہ کی جانب روانگی

ظہر و عصر کے درمیان المحمدیہ کی طرف واپس جانے کے ارادے سے وہ مع اپنے اصحاب کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ علی بن ابان کو پیچھے کیا اور حکم دیا کہ جو اُس کے پیچھے آئے اُس سے خبردار رہے۔ خود لوگوں کے آگے روانہ ہو کر المحمدیہ پہنچ گیا۔ نہر پر بیٹھ گیا اور اس کی اجازت سے سب نے پانی پیا۔ ہمراہی بھی اُس کے پاس پہنچ گئے۔ علی بن ابان نے اُس سے کہا کہ "ہم اپنے پیچھے ایک چمک دیکھ رہے تھے اور ایک جماعت کی آہٹ سُن رہے تھے جو ہمارا پیچھا کر رہی تھی۔ معلوم نہیں کہ چلے گئے یا ہمارا ہی قصد کر رہے ہیں"۔ اُس کی بات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ وہ جماعت پہنچ گئی اور زنجی ہتھیار پکارنے لگے۔ مفرح النوبی نے جس کی کنیت ابوصالح تھی اور ریحان بن صالح اور فتح حجام نے سبقت کی۔

شورہ سازوں کی ایک جماعت کا قتل

فتح کھانا کھا ہی رہا تھا کہ شور سن کر اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ جو رکابی تھی لے لی اور کھاتا ہوا آگے بڑھا۔ اُس کے ہمراہی بھی آگے آ گئے۔ شورہ سازوں کا ایک شخص ملا جس کا نام ملیل تھا جب فتح نے دیکھا تو اُس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کر دیا اور وہ رکابی کھینچ ماری جو اُس کے ہاتھ میں تھی۔ بلبل اپنے ہتھیار پھینک کر پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ اُس کے ساتھی بھی بھاگے جو چار ہزار تھے۔ وہ اپنے منہ کے بل چلے گئے اور جو قتل ہونا تھے وہ قتل ہو گئے۔ بعض ان میں پیاسے مر گئے ایک جماعت گرفتار ہو گئی۔ صاحب الزنج کے پاس لائے گئے تو اُس کے حکم سے ان کی گردنیں مار دی گئیں۔ سر اُن خچروں پر لادے گئے جو شورہ سازوں سے لئے تھے۔ جن پر شورہ دھویا جاتا تھا۔

صاحب الزنج کی پیش قدمی

صاحب الزنج آگے بڑھا۔ قادسیہ پہنچا۔ یہ مغرب کا وقت تھا۔ گاؤں سے بنی ہاشم کے کسی آزاد کردہ غلام نے نکل کر اُس کے اصحاب پر حملہ کر دیا اور ایک شخص کو قتل کر ڈالا۔ یہ خبر اُس کے پاس آئی تو اُس کے اصحاب نے درخواست کی کہ "ہمیں اس گاؤں کے لوٹ لینے اور اپنے ساتھی کا قاتل طلب کرنے کی اجازت دے۔" اُس نے جواب دیا کہ "دست اُس کا موقع نہیں۔ جب تک کہ ہم اُس قوم کی حالت نہ معلوم کر لیں کہ اُس قاتل نے جو کچھ کیا اُن کی رائے سے کیا۔ اور اُن سے یہ سوال نہ کر لیں کہ وہ اُسے ہمارے حوالے کر دیں۔ حوالے کر دیا تو خیر ورنہ ہمارے لئے اُن کا قتال جائز ہو گا۔"

صاحب الزنج اور اہل کرخ

چلنے میں جلدی کی۔ لوگ لوٹ کر نہر میمون آ گئے۔ اُسی مسجد میں قیام کیا جہاں ابتدا میں قیام کیا تھا۔ کشتوں کے سر جو اُس کے ہمراہ لدے ہوئے تھے لٹکا دیئے گئے۔ ابو صالح النوفی کو اذان کا حکم دیا۔ اُس نے اذان کہی اور اُسے امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ وہ کھڑا ہوا اور اپنے اصحاب کو عشا کی نماز پڑھائی۔ اُس شب کو وہیں سویا۔ صبح کو چلا کرخ میں گزرا۔ راستہ طے کیا۔ ظہر کے وقت ایک گاؤں میں آیا کہ "جُبّیٰ" کے نام سے مشہور تھا۔ ایک گھاٹ سے جس کا راستہ بتایا گیا تھا دجیل کو عبور کیا۔ گاؤں میں داخل نہیں ہوا اُس کے باہر ہی قیام کیا۔ باشندوں کو بلا بھیجا۔ اُن کے اور اہل کرخ کے بڑے آدمی اُس کے پاس آئے اُنھیں اپنے اصحاب کی مہمان داری کے انتظام کا حکم دیا۔ جو کچھ اُس نے چاہا انتظام کیا گیا۔ شب انھیں میں بسر کی۔

جب صبح ہوئی تو جُبّیٰ کے ایک شخص نے مشکی گھوڑا ہدیۃً دیا۔ گھوڑا تو ملا مگر نہ زین تھا نہ لگام۔ رسی باندھ کر سوار ہوا۔ اوپر کھجور کی چھال کس دی۔ ایک مقام پر پہنچا جو العباسی العتیق کے نام سے مشہور تھا۔ وہاں السیب تک کے لئے ایک رہبر لیا۔ یہ ایک گاؤں کی نہر تھی۔ جو الجعفریہ کے نام سے مشہور تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ کی گرفتاری و پیش کش گاؤں کے باشندے اُس سے ڈر کے وہاں سے بھاگ گئے۔ علوی داخل ہو گیا۔ جعفر بن سلیمان کے گھر میں ٹھیرا جو سربازار تھا۔ اس کے اصحاب بازار میں پھیل گئے اور ایک شخص کو جسے وہ پا گئے تھے اُس کے پاس لائے۔ اُس نے اُن سے ہاشمیین کے وکلا کو دریافت کیا۔ اُس نے بتایا کہ وہ لوگ الاجمہ میں ہیں۔ اُس نے ایک شخص کو بھیجا جس کا لقب جُربان تھا۔ وہ اُن کے رئیس کو اُس کے پاس لایا جو یحییٰ بن یحییٰ عرف الزبیبی الزیادیین کے موالی میں سے تھا۔ پھر اُس نے اُس سے مال مانگا۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ اُس نے اُس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ اُسے قتل کا خوف ہوا تو کسی چیز کا اقرار کیا جسے اُس نے چھپایا تھا۔ اُس نے کسی کو اُس کے ہمراہ روانہ کیا جو دو سو پچاس دینار اور ایک ہزار درہم لایا۔ یہ سب سے پہلی چیز تھی جس میں اُسے کامیابی ہوئی۔

مرکب و اسلحہ وکلائے ہاشمیین کے مواشی کو پوچھا۔ اُس نے اُسے تین ترکی گھوڑے بتائے۔ ایک مشکی۔ ایک شقر۔ ایک ابلق اشہب۔ اُس نے اُن میں سے ایک ابن سلم کو دیا۔ دوسرا یحییٰ بن محمد کو اور تیسرا یحییٰ بن عبد الرحمٰن کے غلام کو۔ رفیق اُس خچر پر سوار ہوتا تھا جس پر اسباب لادا جاتا تھا۔

ایک زنجی کو بنی ہاشم کا ایک گھر مل گیا جس میں ہتھیار تھے۔ اُسے اُن لوگوں نے لوٹ لیا۔ النوبی الصغیر ایک تلوار لایا۔ اُسے صاحب الزنج نے لے لیا اور یحییٰ بن محمد کو دے دی۔ جس سے زنجیوں کے ہاتھ میں تلواریں آگئیں۔ اور ہتھیار میسر آئے۔

پہلی فتح یہ رات اُس نے السیب میں گزاری۔ صبح ہوئی تو یہ خبر آئی کہ رُمیس اور الحمیدی اور عقیل الابلی السیب پہنچ گئے ہیں۔ اُس نے یحییٰ بن محمد کو پانچ سو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا جن میں سلیمان اور ریحان بن صالح اور ابو صالح النوبی الصغیر بھی تھے۔ انھوں نے قوم کا مقابلہ کر کے اُنھیں شکست دی۔ کشتی اور ہتھیار لے لیے۔ جو اُس مقام پر تھا وہ بھی بھاگ گیا۔

محمد بن یحییٰ نے واپس آکر اس واقعہ کی خبر دی۔ وہ اُس دن ٹھیرا۔ دوسرے دن المذار کے ارادے سے روانہ ہوا۔ اہل جعفریہ سے یہ عہد لیا کہ اُس سے وہ قتال نہ کریں گے۔ نہ اُس کے خلاف کسی کو مدد دیں گے اور نہ اُس سے کچھ چھپائیں گے۔

جورمیس غلام کا قتل نہر سیب کو عبور کر کے ایک گاؤں پہنچا جو قریۃ الیہود کے نام سے مشہور اور وبلے کے راستے میں واقع تھا۔ وہاں پھر رمیس کا ساتھ ہو گیا جو ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ساتھ تھا۔ اُس روز برابر اُن سے قتال لڑتا رہا۔ چند ساتھی گرفتار ہو گئے۔ ایک جماعت تیروں سے مجروح ہوئی۔ محمد بن ابی عون کا ایک غلام جو رمیس کے ہمراہ تھا قتل کر دیا گیا۔ ایک کشتی غرق ہو گئی۔ ملاح گرفتار کر لیا گیا اور اُس کی گردن ماردی گئی۔

جبل الشیاطین

وہ اُس مقام سے المنذر کے ارادے سے روانہ ہو کر اُس نہر تک پہنچا جو یا مداد کے نام سے مشہور ہے تو اُس کے آگے بڑھ کر جنگل میں نکل گیا۔ ایک باغ اور ایک ٹیلہ دیکھا کہ جبل الشیاطین کے نام سے مشہور تھا۔ وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ ساتھیوں کو صحرا میں ٹھہرا دیا اور خود نگرانی کرتا رہا۔

صاحب الزنج کو مصالحت کی پیشکش

شبل سے مذکور ہے کہ "میں دجلے پر اُس کا مخبر تھا۔ میں نے اُسے یہ خبر کہلا بھیجی کہ رمیس دجلے کے کنارے کسی ایسے شخص کی تلاش میں ہے جو اُس کا پیام پہنچا دے۔ اُس نے اُس کے پاس علی بن ابان اور محمد بن سلم اور سلیمان بن جامع کو روانہ کیا۔ جب وہ لوگ اُس کے پاس آئے تو اُس نے پیغام دیا۔ سفرائے صلح نے اس گفتگو کے بعد مراجعت کی۔ علوی کے پاس آئے۔ پیغام سنایا۔ وہ اُس پر غضب ناک ہوا اور قسم کھائی کہ "وہ ضرور لوٹے گا۔ رمیس کی بیوی کا شکم چاک کر ڈالے گا۔ اُس کا گھر جلا دے گا اور خونریزی کرے گا۔"

سفرا یہ پیغام لے کر رمیس کے پاس گئے اور وہی جواب دیدیا جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔ رمیس نے یہ سُنا تو دجلے کے بالمقابل موضع میں واپس جا کر ٹھہر گیا۔

ابراہیم بن جعفر جو ہمدانی مشہور تھا پاس آیا۔ علوی اُسی وقت اُس سے مل چکا تھا۔ ابراہیم اُس کے پاس خطوط لایا تھا جو اُس نے پڑھ لئے، عشا کی نماز پڑھ لی تو ابراہیم نے آ کے کہا کہ "المنذر جانے کی رائے نہیں ہے۔"

پوچھا پھر کیا رائے ہے۔

کہا: واپسی، عبادان اور میان رودان کے باشندے تیری بیعت کر چکے۔ سلیمانیوں نے امامت تسلیم کر لی ہے۔ جماعت بلالیہ جو فوہتہ القندل وابرسان میں چھوڑی تھی وہ تیرے منتظر ہیں۔

زنجیوں کا فرار

زنجیوں نے کہ رمیس کے ترغیبی وعدے سُن چکے تھے، ابراہیم کی باتیں سنیں تو خوف زدہ ہو گئے کہ ایسا نہ ہو کوئی حیلہ کیا ہو اور اس بہانے انھیں اُن کے آقاؤں تک پہنچانا چاہتا ہو۔ اس خوف سے کچھ تو نکل بھاگے اور کچھ پریشانی کے ساتھ اِدھر اُدھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل دیئے۔

صاحب الزنج کا غلاموں سے وعدہ

محمد بن سلم آیا اور اُسے ان کی پریشانی سے آگاہ کیا۔ اُن میں سے جسے بھاگنا تھا وہ بھاگ گیا۔ اُس نے اُسی رات کو سب کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ مصلع کو بلایا۔ زنجی اور فراتی کو علیحدہ علیحدہ کیا۔ مصلع کو حکم دیا کہ وہ انھیں یہ بتا دے کہ "وہ سب کو یا کسی ایک کو اُن کے آقاؤں کو واپس نہ کرے گا۔" اس پر سخت سخت قسمیں کھائیں اور کہا کہ "تم میں سے کچھ لوگ مجھے گھیر لیں۔ اگر مجھ سے بدعہدی محسوس ہو تو ہلاک کر ڈالیں۔" بقیہ غلام جمع ہوئے۔ یہ الغراتبہ اور الغرماطیون اور النوبہ کے لوگ تھے جو عربی زبان اچھی طرح بولتے تھے اُن سے بھی اُس نے اسی طرح کی قسم کھائی۔ ذمہ داری کی۔ اپنی طرف سے بھروسا دلایا اور یہ تنبیہ کی میں کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں نکلا۔ اللہ کے لئے غیظ و غضب کے جذبے نے باہر نکالا یہ دیکھ کر کہ لوگوں کے دین میں فساد آگیا ہے خروج کرنا پڑا۔ خبردار ہو کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔ جنگ میں تمھارے ساتھ بذات خود شریک ہوں گا اور اپنے آپ کو تمھارے ساتھ خطرے میں ڈالوں گا۔ سب لوگ خوش ہو گئے اور اُسے دعائے خیر دی۔

ابن ابی عون کا صاحب الزنج کے نام پیغام

صبح ہوئی۔ ایک شورہ ساز غلام کو جس کی کنیت ابو منصور تھی حکم دیا، اُس نے بگل بجایا جس کی آواز پر لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ وہ روانہ ہو کر نہر السیب آیا۔ وہاں الجہبری اور رئیس اور محمد ابن ابی عون کے ایک ساتھی کو پایا۔ اُس نے ایک پوشیدہ پیام کے ساتھ "مشرق" کو اُن کے پاس بھیجا۔ وہ جو لایا تو صاحب الزنج نہر تک گیا۔ محمد بن ابی عون کا ساتھی آیا۔ سلام کیا اور کہا کہ "ہمارے صاحب جزا تیری طرف سے یہ نہ ہونا چاہیے کہ تو اُس کے علاقے میں فساد کرے۔ اُس کی جانب سے واسط تیرے ساتھ جو کچھ احسان ہو چکا ہے وہ تو جانتا ہے۔"

اُس نے کہا کہ "میں تم سے جنگ کرنے نہیں آیا۔ اس لئے اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ راستہ دیدیں کہ تمھارے پاس سے گزر جاؤں۔"

عہد شکنی پر ملامت

نہر سے دجلے کی طرف نکلا۔ دیر نہ ہوئی تھی کہ لشکر اس طرح آیا کہ اہل جنگ بھی مسلح تھے۔ ایک شخص بڑھا جس کی کنیت ابو یعقوب تھی اور جو بان تھا۔ اُن سے کہا کہ "اے اہل جعفریہ۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کیا کیا سخت سخت قسمیں تم نے کھائی تھیں ہم سے نہ لڑو گے، ہمارے خلاف کسی کو مدد نہ دو گے۔ اور جب ہم میں سے کوئی شخص تمھارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس گزرے گا تو اُس کی مدد کرو گے "

جواب میں شور و فریاد کے ساتھ آوازیں بلند ہوئیں "اُن لوگوں نے تیر اور پتھر مارے۔

علی بن ابان کی جعفریہ میں آمد

وہاں ایک گاؤں تھا جس میں تقریباً تین سو لکڑیاں تھیں۔ (جو کنوئیں پر گراری کے لئے لگائی جاتی ہیں) حسب الحکم یہ سب لکڑیاں لے لی گئیں اور اُن میں سے ایک کو ایک سے جوڑ کر تختے تیار کر لئے گئے، جب کام کے قابل ہو گئے تو پانی میں اتار دیئے۔ جنگ آور سپاہی سوار ہو کر اُس قوم سے ملے جو جعفریہ کی تھی انہی لوگوں میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ کنوئیں کی لکڑیوں کے تیرانے سے پہلے علی بن ابان عبور کر کے آیا پھر لکڑیاں جمع کی گئیں، پہلے زنجی پار گئے، وہ نہر کے کنارے سے ہٹ گئے تھے، پھر ان لوگوں میں تلوار چلائی، مخلوق کثیر مقتول ہوئی۔ قیدی لائے گئے جو تہدید و توبیخ کر کے چھوڑ دیئے گئے۔ ایک شورہ ساز غلام کو کہ سالم الزغاوی مشہور تھا، اُن لوگوں کے پاس بھیجا جو جعفریہ میں گھس گئے تھے کہ اُس نے اُنھیں واپس کر دیا ہے، منادی کرا دی کہ "خبردار۔ میں اُس شخص سے بری الذمہ ہوں جو اس گاؤں سے کچھ لوٹے یا اس کے کسی آدمی کو قید کرے۔ جو ایسا کرے گا تو اُس کے لئے دردناک سزا جائز ہو جائے گی"

اہل جعفریہ کے حالات کی ابن ابی عون کو آگاہی

نہر سیب کے مغربی جانب سے مشرقی جانب عبور کر گیا، رؤسائے اصحاب جمع ہو گئے، گاؤں سے بقدر ایک تیر پرتاب کے بڑھا تھا کہ پیچھے سے شور کی ایک آواز سنی جو وسط نہر سے آ رہی تھی، پلٹ کر دیکھا کہ رمیس اور الحمیری اور ابن ابی عون کا ساتھی پاس آ گئے، اُنھیں اہل جعفریہ کا حال معلوم ہو گیا، زنجیوں نے اپنے آپ کو اُن پر ڈال دیا، چار کشتیاں مع اُن کے ملاحوں اور جنگ آوروں کی گرفتار کر لیں کشتیوں کو مع اُن لوگوں کے جو ان میں سوار تھے نکالا۔ جنگ آوروں کو بلا کر دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ "رمیس اور ابن ابی عون کے ساتھی نے اُس وقت تک نہیں چھوڑا کہ انھیں سوار نہیں کر لیا۔ گاؤں والوں نے رمیس کو برانگیختہ کیا۔ اُس سے اور ابن ابی عون کے ساتھی سے بہت بڑے مال کی ذمہ داری لی، شورہ سازوں نے اپنے غلاموں کی واپسی پر ہر غلام پر اُس سے پانچ پانچ دینار کا ذمہ لیا۔

اسیروں کا قتل

"نمیری" اور "حجام" کے نام سے جو دو غلام مشہور تھے ان کا حال پوچھا تو اُس نے کہا کہ النمیری تو اب تک اُن کے ہاتھ میں گرفتار ہے، حجام کے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس علاقے کے باشندوں نے بیان کیا کہ وہ ان کے علاقے میں چوری اور خوں ریزی کیا کرتا تھا اس لئے اس کی گردن ماردی گئی اور لاش کو نہر ابوالاسد پر لٹکا دیا گیا۔

جب اُس نے حال معلوم کرلیا تو سب کی گردنیں مارنے کا حکم دیا، سوائے ایک شخص کے سب کی گردنیں ماردی گئیں، یہ شخص جو بچ گیا اس کا نام محمد بن حسن البغدادی تھا، اُس نے قسم کھائی کہ وہ مطیع ہے نہ اُس پر تلوار کھینچی ہے نہ جنگ کی ہے، اُسے رہا کر دیا گیا۔ سر اور نیزے خچروں پر لاد لیے۔ کشتیاں جلادی گئیں اور روانہ ہو گیا، نہر نرید آیا، پھر ایک نہر تک پہنچا جو الحسن بن محمد القاضی کے نام سے مشہور تھی، اُس پر ایک پل بنا تھا جو مواضع جعفریہ اور القفص کے درمیان واقع تھا۔

بنی عجل کی پیش کش و تعاون

دیہات کے رہنے والوں میں سے بنی عجل کی ایک جماعت اُس کے پاس آئی، اپنے آپ کو پیش کیا۔ جو پاس تھا سب اُسی کی راہ میں لگا دیا۔ اُس نے جزائے خیر کی دعا دی، اُن کی مزاحمت کرنے کی ممانعت کر دی، وہاں سے روانہ ہو کر ایک نہر پر آیا جو لبغا کے نام سے مشہور تھی، گاؤں لب نہر آباد تھا، اُس کے باہر ٹھیرا۔ یہ گاؤں دجیل کے سرواہ تھا۔ اُس کے پاس کرخ کے لوگ آئے۔ سلام کیا۔ دعا دی، اور اُس کی خواہش کے مطابق میزبانی کی۔

ماندویہ یہودی اور صاحب الزنج

ایک شخص خیبر کا یہودی آیا جس کا نام ماندویہ تھا، اس کا ہاتھ چوما۔ سجدہ کیا، وہ سمجھا کہ یہ سجدہ بطور شکرانۂ دیدار کے ہے، یہودی سے اُس نے بہت سے مسائل دریافت کئے جن کے جواب اُس نے دیئے۔ اب یہ گمان ہوا کہ یہودی کو توراۃ میں میرا تذکرہ ملا ہے اور وہ میری موافقت میں (مسلمانوں سے) لڑنا مناسب سمجھتا ہے۔

جسمانی نشانی دریافت کی (کہ ایسا شخص جو اللہ کے لئے مسلمانوں پر خروج کرے گا، توراۃ میں اُس کی جسمانی علامتیں کیا کیا مذکور ہیں، یہودی نے وہی علامتیں بتائیں جو اس خارجی کے جسم میں تھیں، خارجی نے وہ علامتیں اپنے جسم پر دکھائیں، یہودی نے پہچان لیں (کہ واقع میں یہی علامتیں توراۃ میں مذکور ہیں) رات بھر دونوں یک جا رہے اور باتیں کیا کئے۔

صاحب الزنج کے ساتھیوں کی غارت گری

جس دن اترتا تھا مع اپنے چھ ساتھیوں کے لشکر سے علیحدہ رہتا تھا، اُس روز اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روکتا نہ تھا۔ لشکر کی حفاظت محمد بن سلم کے سپرد کرتا تھا۔

آخر شب میں اہل کرخ میں سے ایک شخص آیا کہ رمیس اور المفتح اور دیہات کے رہنے والے۔ جو متصل ہیں اور عقبل اور اہل الابلہ پاس آ گئے ہیں، اُن کے ہمراہ الدبیلا مسلح ہے، الحمیری اہل فرات کی ایک جماعت کے ہمراہ ہے، وہ لوگ اسی شب کو نہر میمون کے پل کی طرف گئے۔ پل کو کاٹ دیا کہ عبور کو روک دیں۔ صبح ہوئی، حسب الحکم زنجیوں کو پکارا گیا، وہ عبور کر کے دجیل گئے، خود اُس نے کرخ کے آخری حصے کی طرف رخ کیا، نہر میمون پر آیا تو نہر کے پل کو کٹا ہوا پایا، لوگوں کو نہر کے شرقی جانب اور پل کی کشتیوں کو نہر کے اندر پایا، الدبیلا کو کشتیوں میں اور دیہات والوں کو مختلف ملاحی کشتیوں میں، اپنے ساتھیوں کو بچتے رہنے کا حکم دیا کہ آویزش کی نوبت نہ آنے پائے، بچ کے گزر جائیں، خود لوٹا اور گاؤں سے سو ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھ گیا، جب اُن لوگوں نے کسی کو نہ دیکھا جو اُن سے قتال کرے، تو حال معلوم کرنے کے لئے ایک جماعت نکلی، اُس نے ایک جماعت کو حکم دیا تھا جو گاؤں میں آ کر اس طرح چھپ گئے تھے کہ سب سے اُن کی آمد پوشیدہ رہی تھی، اُن میں سے جو نکلا اُس کے نکلنے کی جب آہٹ پائی تو حملہ کر دیا۔ بائیس آدمیوں کو قید کر لیا۔ بقیہ کی طرف دوڑے۔ ایک جماعت کو نہر کے کنارے قتل کر دیا، اُس کے پاس سر اور قیدی لے کے پلٹے تو باہمی گفتگو کے بعد سب کی گردنیں مارنے اور دوسروں کے محفوظ رکھنے کا حکم دیا۔ نصف النہار تک مقیم رہا۔ وہ اُن کی آوازیں سن رہا تھا کہ بات بن گئی۔

رمیس کا دجیل میں قیام

ایک بدوی امان مانگتا ہوا آیا، اُس نے اُس سے نہر کی گہرائی پوچھی تو اُس نے کہا کہ "میں ایک ایسی جگہ جانتا ہوں جو پایاب ہے۔ قوم اپنی پوری جماعت کے ساتھ اُس سے قتال کی تیاری کر رہی ہے"، وہ اُس شخص کے ساتھ چل کے ایک مقام پر آیا جو المحدیہ سے بقدر ایک میل کے تھا، وہ اپنے آگے نہر میں گھسا، لوگ اس کے پیچھے گھسے، اُسے اُس کے ناصح نے جو الرملی مشہور تھا اٹھا لیا اور چوپایوں کے ذریعے سے عبور کر گیا، جب نہر کی شرقی جانب پہنچا تو دوبارہ نہر میمون کی طرف پلٹ کر مسجد میں اُتر گیا، سر لٹکا دیئے گئے، اُس روز وہاں مقیم رہا، رمیس کا پورا لشکر دجیل کے وسط میں اُتر گیا، انھوں نے اُس موضع میں قیام کیا جو نہر بردالخیار کے مقابلے میں اقنثی کے نام سے مشہور تھا، کسی کو خبر رسانی کے لئے بھیجا۔ جس نے وہاں قیام کرنے کی خبر دی اُس نے اسی وقت ایک ہزار آدمی روانہ کئے جو اُس مقام کی شور زمین پر کہ اُس نہر کے دہانے پر تھی ٹھیر گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علوی بصری کا رئیس کے نام پیغام

اُن سے یہ کہا کہ اس سے علوی نے کہا کہ اگر وہ لوگ تمہارے پاس مغرب کی جانب سے آئیں تو فیہ ورنہ مجھے اطلاع دو، عقیل کو ایک خط لکھا جس میں یاد دلایا تھا کہ اس نے باشندگان الابلہ کی ایک جماعت کے ساتھ اُس سے بیعت کی ہے، رئیس کو لکھا جس میں اُسے اپنے متعلق السیب کا اس امر کا حلف یاد دلایا کہ وہ اس سے قتال نہ کرے گا۔ اور سلطنت کی خبروں سے آگاہ کرتا رہے گا۔ یہ دونوں خط کسی کاشتکار کے ساتھ اُسے یہ حلف دینے کے بعد کہ وہ اُن کے پاس پہنچا دے گا، اُن دونوں کو بھیج دیئے اور خود نہر میمون سے اُس شورزمین کے ارادے سے روانہ ہو گیا جہاں اُس نے اپنا معسکر تیار کیا تھا۔

قادسیہ و شیفیا کی تاراجی

قادسیہ اور شیفیا پہنچا تو وہاں ایک شور کی آواز سنی اور تیر باری دیکھی، وہ جب روانہ ہوتا تھا تو گاؤں سے بچتا تھا اور اُن میں داخل نہیں ہوتا تھا، اُس نے محمد بن سلم کو حکم دیا کہ ایک جماعت کے ساتھ شیفیا جائے اور وہاں کے باشندوں سے سوال کرے کہ وہ اُس کے ساتھیوں میں سے اُس شخص کے قاتل کو سپرد کر دیں جو گزرنے کے وقت اُن کے ساتھ تھا۔ ابن سلم نے واپس آکر اطلاع دی کہ گاؤں والوں کا ایسا گمان ہے کہ بنی ہاشم اس شخص کے محافظ و نگراں ہیں، اس لئے ہم اُس پر قابو نہیں رکھتے۔ علوی نے غلاموں کو آوازدی اور انھیں دونوں گاؤں لوٹ لینے کا حکم دیا۔

علوی نے غلاموں کو آوازدی کہ دونوں گاؤں لوٹ لئے جائیں۔ اس حکم کے مطابق دونوں گاؤں سے بکثرت سامان، اسباب، دینار، درہم، جواہر، زیور اور سونے چاندی کے برتن لُٹ گئے۔ اہل قریہ کے غلام اور عورتیں گرفتار کر لی گئیں۔ اس سے پہلے کبھی ایسی کارروائی نہیں کی تھی۔ لوگ ایک مکان پر کھڑے ہو گئے جس میں شورے والوں کے چودہ غلام تھے جن پر دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ انھیں گرفتار کر لیا۔ ہاشمیوں کے آزاد کردہ غلام کو لائے جو اُس کے ساتھی کا قاتل تھا۔ محمد بن سلم کے حکم سے اُس کی گردن ماری گئی۔

شراب نوشی کی ممانعت

گاؤں سے عصر کے وقت نکلا اور اُس شورزمین میں اُترا جو برو الخیار کے نام سے مشہور ہے۔ مغرب کا وقت ہوا تو اُس کے پاس چھ ساتھیوں میں سے کوئی آیا اور یہ اطلاع دی کہ اُس کے ساتھی اُن شرابوں اور نبیذوں کے پینے میں مشغول ہو گئے ہیں جو انھوں نے قادسیہ میں پائی ہیں۔ وہ محمد بن سلم اور یحییٰ بن محمد کے ہمراہ اُن کے پاس گیا اور انھیں آگاہ کیا کہ یہ انھیں جائز نہیں۔ اُس دن اُس نے نبیذ کو حرام کر دیا، اور اُن سے کہا کہ تم لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن لشکروں سے لڑو گے جن سے قتال کرو گے، لہٰذا نبیذ کا پینا اور اُس کا شغل ترک کرو۔ انھوں نے اس کی یہ بات مان لی۔

علی بن ابان اور رمیس کی جنگ

صبح ہوئی تو ایک حبشی غلام آیا جس کا نام فاقویہ تھا، اس نے یہ خبر دی کہ رمیس کے ساتھی دجیل کے شرقی جانب پہنچ گئے ہیں اور دریا کے کنارے کی طرف نکلے ہیں۔ اس نے علی بن ابان کو بلا کر حکم دیا کہ زنجیوں کو لے جائے اور اُن لوگوں سے جنگ کرے۔ مشرق کو بلا کر اُس سے اصطرلاب لیا، آفتاب کا اندازہ کیا۔ اور وقت پر نظر کی، اُس کے بعد اُس نہر کے پُل پر گزرا جو بردالخیار کے نام سے مشہور ہے، لوگ اُس کے پیچھے تھے۔ نہر کے شرقی جانب پہنچے تو لوگ علی بن ابان سے مل گئے، رمیس اور عقیل کے ساتھیوں کو انھوں نے دریا کے کنارے اور الدبیلا میں اس طرح کشتیوں پر سوار پایا کہ وہ تیراندازی کر رہے تھے انھوں نے اُن پر حملہ کر کے مقتل عظیم برپا کر دیا، دجیل کی غربی جانب سے ایک آندھی آئی جس نے کشتیوں کو اٹھا کر کنارے کے قریب کر دیا، زنجی دوڑے، کشتیوں میں جسے پایا قتل کر دیا۔ رمیس اور اس کے ساتھی نہرالدیر کی جانب بھاگے جو اقشی کے راستے میں تھی، اپنی کشتیوں کو اس طرح بے حرکت چھوڑ دیا کہ یہ گمان ہو کہ وہ مقیم ہے۔ عقیل اور ابن ابی عون کا ساتھی اس طرح دجلے کی جانب بھاگ رہے تھے کہ کسی طرف رخ نہ کرتے تھے۔

فاقویہ کی کارگذاری

صاحب الزنج نے الدبیلا کی کشتیوں میں جو کچھ تھا اُس کے نکالنے کا حکم دیا۔ فاقویہ اُن کے اندر اُترا کہ تلاش کرے۔ الدبیلا کے ایک آدمی کو پایا جسے حیلے سے نکالنا چاہا مگر اُس نے انکار کیا۔ آلۂ جارحہ (سرنائے) ساتھ تھا۔ جس سے اس کی کلائی پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ ایک رگ کٹ گئی۔ دوسرا وار پاؤں پر کیا اور ایک پٹھا کاٹ دیا۔ فاقویہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سر پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ گر پڑا، اُس کے بال پکڑ لئے، سر کاٹ لیا اور صاحب الزنج کے پاس لایا جس نے چند دینار انعام کے ساتھ یحییٰ بن محمد کو حکم دیا کہ اُسے سوزنجیوں پر سردار بنا دے۔

صاحب الزنج ایک گاؤں کی طرف چلا گیا جو المہلبی کے نام سے مشہور تھا، اُن کے مقابل تھا زنجی جنھوں نے عقیل اور ابن ابی عون کے نائب کا تعاقب کیا تھا واپس آ گئے۔

ملاحوں کی گرفتاری

اُس نے ایک کشتی کو گرفتار کیا جس میں دو ملاح تھے، حال دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم نے اُن کا تعاقب کیا تو انھوں نے اپنے آپ کو کنارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ڈال دیا اور اس کشتی کو چھوڑ دیا تو ہم اُسے لے آئے۔ اُس نے اُن دونوں ملاحوں سے دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ عقیل نے اُن دونوں کو زبردستی اپنی فرماں برداری پر مجبور کیا اور اطاعت کے بر عمل کے طور پر اُن کی عورتوں کو قید کر لیا۔ تمام ملاحوں کے ساتھ جو اُس کے مطیع بنے تھے یہی روش رکھی۔

رمیس کی کشتیوں کی تباہی

اُس نے اُن دونوں سے اہل الدبیلا کے آنے کا سبب دریافت کیا، انھوں نے کہا کہ عقیل نے اُن سے مال کا وعدہ کیا تو وہ اُس کے ساتھ ہو گئے۔ اُن کشتیوں کے متعلق دریافت کیا جو اقشی میں کھڑی تھیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ رمیس کی کشتیاں ہیں اور وہ انھیں چھوڑ گیا ہے اور دن چڑھتے ہی بھاگ گیا ہے۔

المہلبیہ کی تاراجی

یہ سُن کے وہ لوٹا، اُن کشتیوں کے مقابل ہوا تو زنجیوں کو حکم دیا، وہ پانی میں اُتر گئے اور پاس لے آئے جو کچھ اُس میں تھا اُن سے لوٹا لیا اور کشتیاں جلا دی گئیں۔ المہلبیہ گاؤں میں گیا جس کا نام تنغث تھا، اُس کے قریب اُتر گیا اور اُس کے لوٹ لینے اور جلا دینے کا حکم دیا چنانچہ وہ لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔ نہر المادیان پر روانہ ہوا، وہاں اُسے نخلستان ملے جنھیں جلانے کا حکم دیا۔

اُس علاقے میں صاحب الزنج اور اُس کے ساتھیوں کے فساد کے متعلق اور امور بھی تھے جن کا ذکر ہم نے ترک کر دیا کیونکہ وہ بڑے نہ تھے، اگرچہ اُس کے تمام امور بڑے ہی تھے۔

زنجیوں کا ابو ہلال پر حملہ

بڑی جنگوں میں سے وہ جنگ تھی جو بازار الریان میں ترکوں میں سے اُس شخص کے ساتھ ہوئی جس کی کنیت ابو ہلال تھی اُس کے سرداروں میں سے ایک سردار سے جو ریحان کہلاتا تھا۔ مذکور ہے کہ یہ ترک اس بازار میں اُن لوگوں کے پاس اس طرح پہنچا کہ اس کے ہمراہ تقریباً چار ہزار آدمی یا اس سے زائد تھے۔ مقدمے میں وہ جماعت تھی جن کے پاس جھنڈے اور طبل تھے۔ زنجیوں نے اُن پر ایک بہادرانہ حملہ کیا، کسی نے جھنڈے والے کو گرا دیا اور اُن دو لکڑیوں سے اُسے مارا جو اُس کے ہاتھ میں تھیں، اُسے پچھاڑ دیا اور وہ جماعت بھاگی۔ زنجی ٹوٹ پڑے، ابو ہلال کے ساتھیوں میں سے تقریباً پندرہ سو آدمی قتل کر دیئے۔ بعض نے ابو ہلال کا تعاقب کیا مگر اُسے پا نہ سکا کیونکہ وہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر تھا۔ اُن کے اور شکست پانے والوں کے درمیان تاریکیٔ شب حائل ہو گئی، صبح ہوئی تو اُس نے ان لوگوں کے تعاقب کا حکم دیا، متعاقبین اُس کے پاس قیدیوں اور سروں کو لائے تو اُس نے تمام قیدیوں کو قتل کر دیا۔

اس جنگ کے بعد افواج خلافت کے ساتھ اُس کی دوسری لڑائیاں بھی ہوئیں، سب میں اُسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فتح رہی۔

قاصد سیران بن عفو اللہ کی گرفتاری

اس معاملے کی ابتدا، جیسا کہ صاحب الزنج کے ایک قائد (ریحان) کی زبانی مذکور ہے، یہ ہے کہ اس سال کی جس کا ہم نے ذکر کیا کسی رات کو اُن دروازوں میں جو عمرو بن مسعدہ کے نام سے منسوب تھے، کتے کی آواز آئی۔ دربانت کا حکم دیا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ہے۔ ایک شخص پھر پھر اکر آیا اور بتایا کہ مجھے تو کچھ نظر نہ آیا۔ کتے کی آواز پھر آئی۔ ریحان کا بیان ہے کہ اب کے اُس نے مجھے بلایا کہ اس بھونکنے والے کتے کے مقام پر تو جا۔ وہ ضرور کسی آدمی کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ کتا پل پر ہے اور میں نے کچھ نہ دیکھا۔ میں بلند ہوا تو کیا دیکھا کہ ایک شخص وہاں کی سیڑھیوں میں بیٹھا ہے، میں نے اُس سے بات کی جب اُس نے سُنا کہ میں عربی بولتا ہوں تو کہا میں سیران بن عفو اللہ ہوں، تمھارے سردار کے پاس اُس کی بصرے کی جماعت کے خطوط لایا ہوں۔

یہ سیران اُن لوگوں میں سے تھا جنھوں نے بصرے کے زمانۂ قیام میں صاحب الزنج کی صحبت اٹھائی تھی۔

قاصد کا غنیم کی جنگی تیاریوں کا انکشاف

میں نے اُسے گرفتار کر لیا اور اُس کے پاس لے گیا، اُس نے وہ خطوط پڑھے الزنجی اور اُن چند شخصوں کو دریافت کیا جو اُس کے ساتھ تھے۔ اُس نے کہا کہ الزنجی نے تیرے لئے الخول اور المطوعہ اور البلالیہ اور السعدیہ کو تیار کیا ہے، وہ لوگ مخلوق کثیر ہیں۔ اور وہ تیرے مقابلے کے لئے اُن کے ساتھ بیان میں ہے اُس نے اُس سے کہا کہ اپنی آواز آہستہ کرتا کہ غلام تیری خبر سے ڈر نہ جائیں۔

دربانت کیا کہ کون شخص اس لشکر کی سرداری کرے گا؟ اُس نے جواب دیا۔ ایک شخص جو ابو منصور کے نام سے مشہور ہے نام زد کیا گیا ہے، اور وہ ہاشمیوں کا آزاد کردہ غلام ہے۔ پوچھا: کیا تو نے اُن کی جماعت دیکھی ہے؟ اُس نے کہا ہاں، اور اُن لوگوں نے اُن کے باندھنے کے لئے جن پر وہ فتح پائیں گے رسیاں تیار کی ہیں۔ پھر اُس نے اُس مقام پر واپس جانے کو کہا۔

صاحب الزنج کی روانگی

سیران علی بن ابان اور محمد بن سلم اور یحییٰ بن محمد کے پاس واپس آیا، اُن سے باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی۔ اس کے بعد صاحب الزنج روانہ ہوا یہاں تک کہ اُس نے اُن لوگوں کو معلوم کر لیا۔ جب وہ ترے کے پچھلے حصے اور برسونا اور ربیان کی سند دان تک پہنچا تو ایک جماعت اُس کے سامنے آگئی جو اس سے قتال کا ارادہ رکھتی تھی، اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابان کو حکم دیا وہ اُن کے پاس آیا اور اُنھیں شکست دی، اُن کے ہمراہ سوزنجی تھے، اُن سب کو گرفتار کر لیا۔

ریحان نے بیان کیا کہ میں نے خود سُنا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ جو کچھ تم لوگ دیکھتے ہو یہ تم لوگوں کے معاملے کے مکمل ہونے کی علامات میں سے ہے کہ وہ لوگ اپنے غلاموں کو لاتے ہیں اور تمھارے سپرد کر جاتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ تمھاری تعداد کو بڑھاتا ہے، اس کے بعد وہ روانہ ہو کر بیان تک پہنچ گیا۔ مجھے اور اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کو الجرا اس قافلے اور لشکر کی تلاش میں روانہ کیا جو بیان کی غربی جانب النخل کے کنارے تھا، ہم لوگ روانہ ہو گئے، وہاں تیس سے کشتیاں پائیں اور اُن کے ساتھ مجاہدین کی ایک جماعت کو جنھوں نے کشتیوں کو روک لیا ہے جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو کشتیوں کو چھوڑ دیا اور سُلیمان عرایا کو عبور کر کے جوبک کی طرف چلے گئے، ہم نے کشتیوں کو چلایا اور اس کے پاس پہنچا دیا۔ اُس نے فرش کرنے کا حکم دیا جو اُس کے لئے ایک بلند جگہ پر بچھا دیا گیا اور وہ بیٹھ گیا۔

حجاج کی گرفتاری

کشتیوں میں ایک جماعت حجاج کی تھی جو بصرے کے راستے پر جانا چاہتے تھے وہ بقیہ دن سے غروب آفتاب تک ان سے باتیں کرتا رہا، اور وہ لوگ اس کی ہر بات میں تصدیق کرتے رہے۔ اور یہ کہنے لگے کہ اگر ہمارے پاس زائد نفقہ ہوتا تو ہم لوگ ضرور تیرے ساتھ قیام کرتے، اُس نے اُنھیں اُن کی کشتیوں میں واپس کر دیا، جب صبح ہوئی تو اُنھیں کشتیوں سے نکالا اور قسم دی کہ کسی کو اُسی کے ہمراہیوں کی تعداد نہ بتائیں گے اور اُس کی حالت کو اُن لوگوں سے کم کر کے بتائیں گے جو اُن سے اُس کے بارے میں دریافت کرے گا۔

حجاج کی رہائی

ان لوگوں نے اپنے ساتھ کا ایک فرش اُس کے روبرو پیش کیا، چنانچہ اُس نے اُسے اپنے ساتھ کے فرش سے بدل دیا، اور اُنھیں اس امر پر قسم دی کہ اُن کے ہمراہ کوئی سرکاری مال نہیں ہے اور نہ تجارت کا۔ اُنھوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ شاہی ملازمین میں سے ایک آدمی ہے، اُس نے اُس کے حاضر کرنے کا حکم دیا، وہ حاضر کیا گیا تو اُس نے قسم کھائی کہ وہ شاہی ملازمین میں سے نہیں ہے، وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ساتھ جوتے ہیں کہ اُس نے اُنھیں بصرہ لے جانے کا ارادہ کیا ہے، وہ کشتی والا بلایا گیا جس کشتی میں یہ شخص پایا گیا تھا، اُس نے اُس کے لئے قسم کھائی کہ وہ بے شک (جوتے) کا تاجر ہے اس لئے اُس نے اُسے سوار کر لیا ہے۔ اُس نے اُسے چھوڑ دیا اور حجاج کو بھی رہا کر دیا وہ سب چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین الصیدنانی سے جواب طلبی

باشندگان سلیمانان بیان کے راستے پر اُس علوی کے روبرو نہر کی شرقی جانب چل رہے تھے۔ اُس کے ساتھیوں نے اُن سے بات کی اُنھی میں حسین الصیدنانی بھی تھا جو بصرے میں اُس کے ساتھ رہا تھا۔ وہ اُن چار اشخاص میں سے ایک تھا جو مسجد عتبا میں ظاہر ہوئے تھے۔ وہ شخص اُس دن اُس سے مل گیا۔ اُس نے تعجب سے پوچھا کہ اس وقت تک تو نے کیوں دیر کی؟ صیدنانی نے معذرت کی کہ میں پوشیدہ تھا جب یہ لشکر نکلا تو اُسی کے غول میں داخل ہو گیا۔

صاحب الزنج اور صیدنانی کی گفتگو

کہا: مجھے اس لشکر کا حال بتا کہ کون لوگ ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں؟ اُس نے کہا کہ میرے سامنے غلاموں میں سے بارہ سو مجاہد نکلے اور زنجی کے ساتھیوں میں سے ایک ہزار اور بلالیہ اور سعدیہ میں سے تقریباً دو ہزار اور سواروں میں سے دو سو سوار جب یہ لوگ الابلہ پہنچے تو اُن کے اور وہاں کے باشندوں کے درمیان اختلاف ہو گیا، ایک نے دوسرے پر لعنت کی، غلاموں نے محمد بن ابی عون کو گالیاں دیں، میں نے عثمان کے کنارے پر اُنھیں پیچھے چھوڑا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کل صبح کو تیرے پاس پہنچیں گے۔

کہا: جب وہ ہمارے پاس آئیں گے تو اُن کا کیا کرنے کا ارادہ ہے، اُس نے کہا: اُن کا ارادہ سنداد ان بیان سے سواروں کو داخل کرنے کا ہے، اُن کے پیادے نہر کے دونوں کناروں سے تیرے پاس آئیں گے۔

فتح حجام کی پیش قدمی

جب صبح ہوئی تو اُس نے مخبر روانہ کیا کہ حال معلوم کرے، وہ مخبر بوڑھا، کمزور اور معذور منتخب کیا کہ اُس سے مزاحمت نہ کی جائے، مخبر اُس کے پاس واپس نہ آیا۔ پھر جب اُس نے دیر کی تو فتح حجام کو تین سو آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا اور یحییٰ بن محمد کو سنداد ان بھیج کر حکم دیا کہ وہ بیان کے بانار میں نکلے، فتح اُس کے پاس آیا اور خبر دی کہ قوم بہت بڑی جماعت کے ساتھ اُس کی طرف آ رہی ہے، اُنھوں نے نہر کے دونوں جانب کا راستہ اختیار کیا ہے، اُس نے سیلاب کو پوچھا تو کہا گیا کہ اب تک نہیں آیا۔ پھر کہا کہ اُن کے سوار اب تک داخل نہیں ہوئے۔

فتح حجام کا قتل

محمد بن سلم اور علی بن ابان کو اُس نے حکم دیا کہ وہ دونوں اُن لوگوں کے لئے کھجور کے باغ میں بیٹھیں، اور وہ خود ایک پہاڑ پر بیٹھ گیا، کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ جھنڈے اور آدمی نظر آئے، لوگ اُس زمین تک آ گئے جو ابو العلاء البلخی کے نام سے مشہور ہے جو بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کنارہ ہے، اُس نے زنجیوں کو حکم دیا، انھوں نے تکبیر کہی پھر اُن پر حملہ کر دیا، وہ دبیران میں اُن کے پاس پہنچ گئے، اس کے بعد غلاموں نے حملہ کیا جن کے آگے ابو العباس بن ایکن عرف ابو الکباش اور بشیر قیسی تھے، پھر زنجی واپس ہو کر اُس پہاڑ پر پہنچ گئے، پلٹ پڑے اور سامنے جم گئے۔ ابو الکباش نے فتح حجام پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا، اور ایک غلام کو پا گیا جس کا نام دینار تھا، اُسے بھی چند ضربیں ماریں، زنجیوں نے ان پر حملہ کیا اور وہ بیان کے کنارے اُن کے پاس پہنچ گئے انھیں تلواروں پر لے لیا۔

بشیر قیسی اور ابو الکباش کا قتل

ریحان نے کہا کہ میں محمد بن سلم کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ اُس نے ابو الکباش کو مارا، اُس نے اپنے آپ کو زمین میں ڈال دیا، ایک زنجی اُس کے پاس پہنچ گیا اور اُس کا سر کاٹ لیا۔ لیکن علی بن ابان ابو الکباش اور بشیر قیسی کے قتل کا دعویٰ کرتا تھا کہ سب سے پہلے جس نے میرا مقابلہ کیا وہ بشیر قیسی تھا، اُس نے مجھے مارا اور میں نے اُسے مارا۔ مگر اُس کی ضرب میری ڈھال پر پڑی اور میری ضرب اُس کے سینے اور پیٹ میں پڑی۔ میں نے اُس کے سینے کی پسلیوں کو نچ دیا اور اُس کا پیٹ چاک کر ڈالا، وہ گر پڑا، میں نے اس کا سر کاٹ لیا، ابو الکباش نے میرا مقابلہ کیا، ہم میں آویزش ہو رہی تھی کہ ایک زنجی پیچھے سے اُس کے پاس آیا، اُس نے اپنے ہاتھ کی لاٹھی سے اُس کی دونوں پنڈلیوں پر ایسا مارا کہ دونوں ٹوٹ گئیں، وہ گر پڑا، میں اُس کے پاس آیا، کوئی روک نہ تھی، میں نے اُسے قتل کر کے سر کاٹ لیا اور دونوں سروں کو صاحب الزنج کے پاس لایا۔ محمد بن الحسن بن سہل نے کہا کہ میں نے صاحب الزنج سے سُنا کہ اُس کے پاس علی ابو الکباش اور بشیر قیسی کے سر لائے، میں ان دونوں کو پہچانتا نہیں تھا، یہ دونوں آگے آگے تھے، میں نے ان کو قتل کر دیا، یہ حالت دیکھی تو سب ہمراہی بھاگ گئے۔

ریحان سے مذکور ہے کہ لوگ بھاگے اور ہر طرف جانے لگے، اور زنجیوں نے نہر بیان تک اُن کا تعاقب کیا، نہر کا پانی اتر گیا تھا، جب وہاں پہنچے تو کیچڑ میں دھنس گئے جس کے باعث اُن میں سے اکثر قتل ہوئے، زنجی اپنے ساتھی دینار کے پاس سے گزرنے لگے جسے ابو الکباش نے مارا تھا اور وہ زخمی پڑا ہوا تھا، وہ لوگ اُسے غلاموں میں سے سمجھتے تھے اور اُسے نہسلیوں سے مار رہے تھے یہاں تک کہ وہ ادھ موا ہو گیا، ایک شخص اُس کے پاس سے گزرا جو اُسے پہچانتا تھا وہ اُسے صاحب الزنج کے پاس اٹھا لے گیا جس نے اُس کے زخموں کے علاج کا حکم دیا۔

حسین الصیدنانی کا قتل

ریحان کا بیان ہے کہ وہ قوم نہر بیان کے دہانے پر پہنچی، جسے ڈود بنا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ڈوب گیا، وہ کشتیاں پکڑلی گئیں جن میں گھوڑے تھے کہ یکایک ایک شخص کشتی سے اشارہ کرتا نظر آیا، ہم لوگ اُس کے پاس آئے تو اُس نے کہا کہ نہر شرکان کے اندر جاؤ کیونکہ وہاں اُن کا پوشیدہ لشکر ہے، یحییٰ بن محمد اور علی بن ابان داخل ہوئے، یحییٰ نے نہر کا غربی کنارہ اختیار کیا اور علی بن ابان اُس کے شرقی کنارے سے روانہ ہوا، کیا دیکھا کہ قریب ایک ہزار کے مغربی لشکر پوشیدہ ہے اور اُن کے ساتھ حسین الصیدنانی قید ہے، جب ان لوگوں نے ہمیں دیکھا تو حسین پر حملہ کر کے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

جنگ نہر بیان

پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اپنے نیزے دراز کر دیئے، ظہر تک قتال کرتے رہے پھر زنجی ان پر ٹوٹ پڑے، سب کو قتل کر دیا اُن کے ہتھیار جمع کر لئے اور اپنے لشکر واپس آگئے، اپنے سردار کو بیان کے کنارے بیٹھا پایا، اور اُس کے پاس کچھ اوپر تیس جھنڈے لائے گئے تھے اور تقریباً ایک ہزار سر جن میں بہادر غلاموں کے اور بڑے بڑے شجاعوں کے سر بھی تھے، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ اُس کے پاس اُس دن کے بہادر کو لائے، میں نے اُسے نہیں پہچانا، پھر یحییٰ آیا کہ وہ بہادر اُس کے سامنے تھا، اُس نے اُسے پہچان کے مجھ سے کہا کہ یہ غلاموں کا بہادر ہے، کیوں تو نے اُسے باقی رکھا ہے، آخر اُس کی گردن ماردی گئی۔

ابن ابی عون کا پیغام

صاحب الزنج نے اُس دن اور اُس رات قیام کیا، جب صبح ہوئی تو اُس نے مخبر کو دجلے کے کنارے روانہ کیا جس نے آکے خبر دی کہ دجلے میں دو کشتیاں ہیں جو جزیرے سے ملی ہوئی ہیں، جزیرہ اُس وقت قندل کے دہانے پر تھا، اُس نے مخبر کو عصر کے بعد واپس کیا تاکہ حال معلوم کرے، جب مغرب کا وقت ہوا تو اُس کے پاس ابوالعباس آیا جو اس کے بیٹے کا بڑا ماموں تھا، ہمراہ لشکر کا ایک آدمی تھا جس کا نام عمران تھا اور وہ اسی ابوالعباس کی ماں کا شوہر تھا، اُس کے ساتھیوں نے اُن دونوں کے لئے صف باندھ لی اور دونوں کو بلایا، عمران نے اُسے ابن ابی عون کا پیغام پہنچا دیا اور درخواست کی کہ وہ بیان کو عبور کر جائے تاکہ اُس کے علاقے سے جدا ہو جائے، اُسے یہ بتایا کہ اُس نے اُس کے راستے سے تکلیف دور کر دی ہے، اُن کشتیوں کے پکڑنے کا حکم دیا جو جبی سے بیان کو گزرتی ہیں، اُس کے ساتھی الجھ گئے۔

ابو دلف کی کارگزاری

سلبان میں دو سو کشتیاں پائیں جن میں چند پیمانہ آٹا تھا، سب کشتیاں پکڑلی گئیں، اُن میں کپڑے پائے گئے، دس زنجی بھی تھے اس نے لوگوں کو کشتیوں میں سوار ہونے کا حکم دیا، مغرب کے وقت جب مد (پانی کا چڑھاؤ) آیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے عبور کیا، ساتھیوں نے دجلہ قندل کے مقابل عبور کیا، ہوا تیز ہو گئی، ابو دلف چھوٹ گیا، اس کے ساتھ وہ کشتیاں تھیں جن میں آٹا تھا جب صبح ہوئی تو ابو دلف اُس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ ہوا اُسے عمران کے خاروں کی طرف لے گئی تھی، گاؤں والے اُس کو مع ہمراہیوں کے گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر دفع ہو گئے، بچا سس زنجی آ گئے، پاس پہنچے پر وہ روزانہ ہو کے قندل میں داخل ہوا پھر معلی میں ایوب کے گاؤں میں اُتر گیا، ساتھی دجلہ تک پھیل گئے، وہاں انھوں نے تین سو زنجی پائے جن کو پکڑ لائے، انھوں نے معلی بن ایوب کے وکیل کو بھی پایا، وکیل سے مال طلب کیا تو اُس نے کہا کہ میں برسات تک عبور کروں تو تیرے پاس مال لاؤں، اُس نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ چلا گیا، پھر واپس نہیں آیا، دیر ہوئی تو حسب الحکم وہ گاؤں لوٹ لیا گیا۔

صاحب الزنج کی منذران میں غارت گری

ریحان سے مذکور ہے کہ میں نے صاحب الزنج کو دیکھا کہ وہ ہمارے ساتھ اُس دن لوٹ رہا تھا، میرا ہاتھ اور اُس کا ہاتھ ایک بیٹے ہوئے اونی جبے پر پڑ گیا تھا، اُس کا کچھ حصہ اُس کے ہاتھ میں چلا گیا اور کچھ میرے ہاتھ میں، وہ مجھے کھینچنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اُسے اُس کے لئے چھوڑ دیا، اس کے بعد وہ روانہ ہو کے نہر کی غربی جانب قندل کے کنارے زینبی کے اسلحہ خانے تک پہنچ گیا، وہ جماعت اُس کے مقابلے پر جم گئی جو اس اسلحہ خانے میں تھی، وہ لوگ سمجھتے تھے کہ مقابلے کی طاقت رکھتے ہیں مگر عاجز آ گئے، دو سو کے قریب تھے، سب کے سب مارڈالے گئے، وہ رات کو محل میں سویا صبح کو مد (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت قندل کی زمین شور کے ارادے سے روانہ ہوا، اُس کے ساتھیوں نے نہر کے دونوں کنارے اختیار کر لئے، منذران پہنچے تو گاؤں میں داخل ہو کر اُسے لوٹ لیا، یہاں زنجیوں کی ایک جماعت پائی، وہ اُنھیں اُس کے پاس لے آئے اُس نے سب کو اپنے سرداروں میں تقسیم کر دیا۔

محمد بن جعفر المریدی اور صاحب الزنج کی گفتگو

قندل کے پچھلے حصے میں گیا اور کشتیوں کو اُس نہر میں ڈالا جو الحسنی کے نام سے مشہور ہے اور نہر صالحی سے مل جاتی ہے، کسی ساتھی سے مذکور ہے کہ اسی جگہ لوگ سردار بنائے گئے تھے، اس سے اُس نے انکار کیا کہ اس کے قبل سردار بنائے گئے ہوں، اُس کے ساتھی نہروں میں منتشر ہو گئے دجلہ کے چوراہے پر پہنچے تو ایک شخص کو پایا جو ساحل بصرہ کے کھجور والوں میں سے تھا، محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعفر المربدی نام تھا، وہ اسے اس کے پاس لے آئے اُس نے اُسے سلام کیا اور اُسے پہچان لیا، بلالیہ کو پوچھا اُس نے کہا کہ میں اُنھیں کا پیام لے کر تیرے پاس آیا تھا کہ زنجی مل گئے اور وہ مجھے تیرے پاس لے آئے۔ وہ لوگ تجھ سے شرائط دریافت کرتے ہیں، جب وہ شرائط تو اُنھیں بتا دے گا تو وہ تیری بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اُس نے اُسے وہ شرائط سُنا دیئے اور اُن کا سرپرست بننے کی ذمہ داری کرلی، اس کے بعد اُس نے اُسے چھوڑ دیا اور اُس کے ساتھ ایک شخص کو روانہ کیا، وہ وہاں سے واپس آ گیا تھا، چار دن تک اُس کے انتظار میں ٹھیرا رہا مگر وہ نہیں آیا، پانچویں دن روانہ ہوا، اُس نے وہ کشتیاں چھوڑ دی تھیں جو اُس کے ساتھ نہر میں تھیں، خشکی کے راستے کو اختیار کیا جو نہروادر دانی اور نہر حسنی اور نہر صالحی کے درمیان تھا۔

عنترہ اور محمد بن سلم کی گفتگو

ایک لشکر کو نہر امیر کی جانب سے سامنے آتے دیکھا جس میں تقریباً چھ سو سوار تھے، اُس کے ساتھی تیزی سے نہروادر دانی کی طرف چلے گئے، لشکر غربی جانب تھا، اُن سے اُن لوگوں نے طویل گفتگو کی، معلوم ہوا وہ اعراب کی ایک جماعت تھی جس میں عنترۃ بن عجنا دشمال بھی تھا، اُس نے محمد بن سلم کو اُن کے پاس بھیجا جس نے ثرال اور عنترہ سے گفتگو کی، اُن دونوں نے صاحب الزنج کو دریافت کیا تو اُس نے کہا "وہ کیا ہے؟"

اُن دونوں نے کہا ہم اُن سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

وہ اُس کے پاس آیا اور اُسے اُن دونوں کی گفتگو کی اطلاع دے کے کہا کہ اگر تو اُن دونوں سے گفتگو کرے تو مناسب ہے۔

اُس نے اُسے جھڑک دیا کہ یہ مکاری ہے، زنجیوں کو قتال کا حکم دیا، انھوں نے نہر کو عبور کیا تو اس لشکر نے رخ پھیر لیا اور سیاہ جھنڈا بلند کیا اور سلیمان برادر زنجی اُن کے ساتھ تھا، صاحب الزنج کے ساتھی لوٹ آئے اور وہ جماعت بھی واپس ہو گئی، اُس نے محمد بن سلم سے کہا کہ میں نے تجھے بتایا نہیں تھا کہ اُن لوگوں کا ارادہ صرف ہمیں دھوکا دینا ہے۔

شورہ ساز غلاموں کی گرفتاری

دُبا کو کوچ کیا، اُس کے ساتھی نخلستان میں منتشر ہو گئے بھیڑ اور گائے لائے اور ذبح کرنے اور کھانے لگے، اُس رات کو وہ وہیں رہا، جب صبح ہوئی تو روانہ ہو کر الارخج میں داخل ہوا جو المطیری مشہور ہے، یہ وہ ارخج ہے جو نہر امیر کو جاتا ہے جو فیاض کے دونوں جانب سے اُس کے مقابل ہے، وہاں اُنھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہاب بن العلاء العنبری کو پایا، اُس کے ساتھ غلاموں کی ایک جماعت بھی تھی، اُن لوگوں نے جنگ کی، شہاب کو مع اپنی ہمراہی جماعت کے شکست ہوئی، شہاب فیاض چلا گیا، وہاں صاحب الزنج کے ساتھیوں نے چھ سو شورہ سانز غلام پائے، اُنھیں گرفتار کر لیا۔ محافظوں کو قتل کر دیا اور اُن کو اُس کے پاس لے آئے۔

صاحب الزنج کی ہدایات

وہ روانہ ہو کے قصر جوہری پہنچ گیا جو زمین شور برابر کہ پر ہے اُس رات کو وہیں رہا، جب صبح ہوئی تو اُس زمین شور پر پہنچا جو نہر دینار سے شروع ہوتی ہے اور اُس کا آخری حصہ نہر محدث تک پہنچتا ہے، وہاں ٹھیر کے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور انھیں یہ ہدایت کی کہ جب تک میں حکم نہ دوں بصرے جانے کی جلدی نہ کریں، اُس کے ساتھی لوٹنے کے لئے منتشر ہو گئے، وہ رات اُس نے وہیں بسر کی۔

زنجیوں کا ہتھیاروں کا مطالبہ

بیان کیا گیا ہے کہ صاحب الزنج اُس زمین شور سے جو نہر دینار سے شروع ہوتی ہے اور اُس کا آخری حصہ نہر محدث تک پہنچتا ہے اپنے ساتھیوں کو وہاں جمع کرنے کے بعد بصرے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ جب نہر ریاح کے سامنے آیا تو اُس کے پاس زنجیوں کی ایک جماعت آئی اور اُنھوں نے اُسے بتایا کہ نہر ریاح میں تلوار دیکھی ہے، ہنوز تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لوگ ہتھیار ہتھیار پکارنے لگے، پھر اُس نے علی بن ابان کو وہاں جانے کا حکم دیا، وہ جماعت نہر دینار کے شرقی جانب تھی، اُس نے تقریباً تین ہزار کی جماعت کے ساتھ عبور کیا، صاحب الزنج نے ساتھیوں کو اپنے پاس جمع کیا اور علی سے کہا کہ اگر تجھے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہو تو مجھ سے مدد مانگنا، وہ جب روانہ ہوا تو اُس حرکت کی وجہ سے جو زنجیوں نے اُس سمت کے خلاف سے دیکھی جدھر علی روانہ ہوا تھا، چلائے کہ "ہتھیار ہتھیار" واقعہ دریافت کیا تو خبر دی گئی کہ اُس کے پاس ایک جماعت اُس گاؤں کی طرف سے آئی ہے جو نہر حرب جعفریہ کے راستے میں ہے، اُس نے محمد بن سلم کو اُس جانب روانہ کیا۔

معرکہ نہر حرب

ریحان سے مذکور ہے کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا، جو محمد کے ساتھ روانہ ہوئے تھے، یہ ظہر کا وقت تھا، ہم اُس قوم کے پاس جعفریہ میں پہنچ گئے ہمارے اور اُن کے درمیان عصر کے آخر وقت تک جنگ جاری رہی، زنجیوں نے اُن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ اُنھوں نے شکست کھا کر پشت پھیر لی، لشکر اور اعراب اور بصرے کے قبیلہ بلالیہ اور سعدیہ کے پانچ سو آدمی مقتول ہوئے، فتح غلام ابی شیبت بھی اُس دن اُن کے ساتھ تھا، وہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشت پھیر کر بھاگا، فیروز کبیر نے اُس کا تعاقب کیا، جب اُس نے دیکھا کہ اُس کی جستجو میں کوشاں ہے تو خود جو سر پر تھا پھینک مارا اُس نے اُسے اپنی ڈھال کھینچ ماری اُس نے لوہے کی زرہ کھینچ ماری جو اُس کے جسم پر تھی، اور نہر حرب میں اُس کے پاس پہنچ گیا، فتح نے اپنے آپ کو اُس نہر میں ڈال دیا، پھر بھاگ گیا، فیروز واپس آیا، اس کے پاس وہ سب ہتھیار تھے جو فتح نے ڈال دیئے تھے، یہ سب صاحب الزنج کے پاس لے آیا۔

شبل کا بیان ہے کہ ہم نے سنا اُسی دن صبح کو نہر حرب پر فتح ہوئی تھی، میں نے یہ بات الفضل ابن عدی الدارمی سے بیان کی تو اُس نے کہا کہ میں اس دن سعدیہ کے ساتھ تھا، فتح پر لوہے کی زرہ نہ تھی، صرف زرد رنگ کی ایک ریشمی صدری تھی، اُس نے اُس دن اتنا قتال کیا کہ کوئی شخص اُس سے قتال کرنے والا نہ رہا، نہر حرب پر آیا اور اُس پر سے کود کے غربی جانب پہنچ گیا فیروز کا حال نہ معلوم ہوا۔

ابواللیث محمد بن عبداللہ کی گرفتاری

ریحان نے کہا کہ میں فیروز سے اُس کے صاحب الزنج کے پاس پہنچنے سے پہلے ملا تو اُس نے مجھ سے اپنا اور فتح کا قصہ بیان کیا اور مجھے ہتھیار دکھائے، لوگ چھینے ہوئے مال لینے کو بڑھے، میں نے نہر دیناروں کا راستہ اختیار کیا، ایک شخص ایک کھجور کے درخت کے نیچے ملا جو ریشمی ٹوپی، سرخ موزے اور عبا پہنے تھا، میں نے اُسے گرفتار کر لیا، اُس نے مجھے اپنے پاس کے خطوط دکھائے کہ یہ اہل بصرہ کے خطوط ہیں، میں نے عمامہ اُس کی گردن میں ڈال دیا اور کھینچ لایا، اُسے اُس کا حال بتا دیا، نام پوچھا تو کہا کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں، میری کنیت ابواللیث ہے، اصبہان کا باشندہ ہوں تیرے پاس میں محض تیری صحبت کی رغبت سے آیا ہوں، اُس نے اُسے قبول کر لیا۔

ابواللیث القواریری وعبدان کا قتل

کچھ دیر ہوئی تھی کہ تکبیر سنی، یکایک علی بن ابان پاس آیا، اُس کے ساتھ ابواللیث القواریری کا سر تھا، بیان کیا کہ قواریری جماعت بلالیہ کے نامودوں میں تھا، وصیف زنجی اُس کا قاتل ہے، اُس کے ساتھ العبدان المکسی کا سر تھا، جماعت بلالیہ کے سرداروں میں اُس کی شہرت تھی، واقعہ دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ جن لوگوں سے اُس نے قتال کیا اُن میں ابواللیث اور عبدان سے زیادہ جنگجو کوئی نہ تھا، اُس نے اُن لوگوں کو شکست دے کے ایک گزرنے والی نہر میں ڈال دیا، ساتھ جو کشتیاں تھیں اُنھیں غرق کر دیا۔

محمد الارزق القواریری کی گرفتاری ورہائی

محمد بن سلم آیا جس کے ساتھ بلالیہ کا ایک قبیلہ تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے شبل نے قید کیا تھا، اس کا نام محمد الارزق القواریری تھا، اس کے ساتھ بہت سے سر تھے۔

قیدی کو بلا کر دونوں لشکر والوں کو پوچھا تو اُس نے جواب دیا کہ جو لوگ نہر یاح میں تھے اُن کا سردار ابو منصور زنبی تھا اور جو لوگ نہر حرب کے متصل تھے اُن کا سردار سلیمان برادر زنبی تھا جو ان کے پیچھے صحرا کے باہر تھا۔

تعداد دریافت کی تو کہا کہ میں شمار نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ اتنا جانتا ہوں کہ ان کی تعداد بہت تھی۔

بصرہ میں داخلے کی ممانعت

اُس نے محمد القواریری کو رہا کر کے شبل کے ساتھ شامل کر دیا، اور روانہ ہو کر سنجۂ جعفریہ پہنچ گیا، وہیں مقتولین کے درمیان اپنی رات گزاری، صبح ہوئی تو اپنے ساتھیوں کو جمع کیا، انکلو یہ اور زریق اور ابوالخنجر نے تیزی کی اُس دن اُن میں سے کوئی سردار نہیں بنایا گیا تھا، سلیم اور وصیف کوفی نہر شاذان پہنچے، اُن کے پاس اہل بصرہ آئے اور اُن سے بھی زیادہ ہو گئے، یہ خبر پہنچی تو اُس نے محمد بن سلم اور علی بن ابان اور مشرق غلام یحییٰ کو بہت سی مخلوق کے ساتھ روانہ کیا اور خود اُن کے ساتھ چل کر آ گیا، اُس کے ہمراہ کشتیاں تھیں جن میں گھوڑے لدے ہوئے تھے اور غلاموں کی عورتیں تھیں، نہر کثیر کے پل پر پہنچ گیا۔

معرکہ نہر کثیر

ریحان نے کہا کہ میں اس کے پاس اس طرح آیا کہ مجھے ایک پتھر مارا گیا تھا جو میری پنڈلیوں میں لگا تھا، اُس نے مجھ سے واقعہ دریافت کیا تو میں نے اطلاع دی کہ جنگ جاری ہے، اُس نے مجھے واپسی کا حکم دیا، خود بھی میرے ساتھ آیا، نہر سابجہ پر چڑھا مجھ سے کہا کہ تو ہمارے ساتھیوں کے پاس جا اور اُن سے کہہ کہ پیچھے ہٹ آئیں، میں نے اُس سے کہا کہ تو اس مقام سے دور ہو جا کیونکہ میں غلاموں کی طرف سے تجھ پر مطمئن نہیں ہوں، وہ کنارے ہٹ گیا اور میں چلا گیا، میں نے سرداروں کو اس حکم کی خبر دی، وہ لوگ واپس ہوئے، اہل بصرہ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شکست ہو گئی، یہ عصر کے وقت ہوا، لوگ دونوں نہروں نہر کثیر و نہر شیطان میں گر پڑے وہ اُنھیں پکارنے اور واپس بلانے لگا مگر وہ واپس نہیں ہوتے تھے، اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت نہر کثیر میں غرق ہو گئی، ایک جماعت اُسی نہر کے کنارے مقتول ہوئی، اور نہر شاذان میں غرق ہوئی اُس کے جو سردار اُس روز غرق ہوئے یہ تھے، ابوالجون، مبارک البحرانی، عطار البربری، سلام الشامی

صاحب الزنج کی روانگی المعلیٰ

غلام ابی شیبت اور حارث القیسی اور شجیل اُس سے مل گئے اور پل پر چڑھ گئے، وہ اُن کی طرف واپس ہوا، لوگ بھاگے یہاں تک کہ زنجی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے، وہ اُس روز عباؤ عمامہ، جوتے اور تلوار میں تھا، ڈھال اُس کے ہاتھ میں تھی، پُل سے اُتر گیا، بصری چڑھ کر اُسے ڈھونڈ رہے تھے، وہ واپس آیا، اُس کے ہاتھ سے ایک آدمی پل کے پانچویں طاق پر مارا گیا، وہ اپنے ساتھیوں کو پکارنے لگا اور آنکھیں اپنا ٹھکانا بتانے لگا، اور اُس مقام پر سوائے ابوالشوک مصلح اور رفیق غلام یحییٰ کے اور کوئی اس کے ساتھ نہ تھا، ریحان نے کہا کہ میں بھی اُس کے ساتھ تھا، وہ واپس ہوا اور المعلیٰ پہنچ گیا، پھر نہر شیطان کی غربی جانب اُتر گیا۔

صاحب الزنج کا فرار

محمد بن الحسن نے کہا کہ میں نے صاحب الزنج کو بیان کرتے سُنا کہ آج صبح کے ابتدائی وقت میں میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ اپنے ساتھیوں سے گم ہو گیا تھا اور وہ مجھ سے گم ہو گئے تھے، میرے ساتھ سوائے مصلح و رفیق کے کوئی نہ رہا، میرے پاؤں میں ایک سندی جوتا تھا، سر پر ایک عمامہ تھا جس کا ایک پیچ کھل گیا تھا، میں اُسے اپنے پیچھے گھسیٹ رہا تھا، مجھے اُس کے اٹھانے سے زیادہ چلنے کی عجلت تھی، میرے ساتھ میری ڈھال اور میری تلوار تھی، مصلح اور رفیق نے چلنے میں تیزی کی اور میں نے کمی کی تو وہ دونوں مجھ سے غائب ہو گئے میں نے اپنے پیچھے بصرے کے دو آدمیوں کو اس طرح دیکھا کہ ایک کے ہاتھ میں تلوار ہے اور دوسرے کے ہاتھ میں پتھر، جب ان دونوں نے مجھے دیکھا تو مجھ کو پہچان لیا، میری جستجو میں خوب کوشش کی میں اُن کی طرف پلٹا تو وہ دونوں مجھ سے واپس ہو گئے، میں چلنے لگا، اُس مقام تک نکل آیا جس میں میرے ساتھیوں کا مجمع تھا اور جو میرے گم ہو جانے سے پریشان تھے، جب انھوں نے مجھے دیکھا تو مطمئن ہوئے۔

صاحب الزنج کا المعلیٰ میں قیام

ریحان نے کہا کہ پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اُس مقام کی طرف واپس لے گیا جو نہر شیطان کے غربی جانب المعلی کے نام سے مشہور تھا، وہاں اتر گیا، آدمیوں کو دریافت کیا تو اُن میں سے بہت سے بھاگ گئے تھے، فکر کی تو وہ اپنے تمام ساتھیوں میں سے پانچ سو کی مقدار میں تھا، بگل بجانے کا حکم دیا جس کی آواز سے وہ لوگ جمع ہو جاتے تھے، مگر کوئی شخص واپس نہ آیا، اُس نے وہ رات بسر کی، جب کچھ رات گزر گئی تو جربان آیا جو بھاگنے والوں کے ساتھ بھاگ گیا تھا، اُس کے ساتھ تین غلام تھے، اُس سے دریافت کیا کہ کہاں غائب رہا، اُس نے کہا کہ میں مخبر بن کر کشتیوں کی طرف گیا تھا۔

ریحان کا بیان

ریحان نے کہا کہ مجھ کو اُس نے روانہ کر دیا کہ یہ معلوم کروں کہ نہر حرب کے پل پر کون ہے، میں نے وہاں کسی کو نہیں پایا، اہل بصرہ نے اُسی دن وہ کشتیاں لوٹ لی تھیں جو اُس کے ہمراہ تھیں، وہ گھوڑے لے لیے تھے جو وہاں تھے، اُس کے کچھ اسباب پر اور کچھ خطوط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اور اصطرلابوں پر جو اُس کے ہمراہ تھے کامیاب ہو گئے تھے۔

دوسرے دن صبح ہوئی تو اس نے اپنے ساتھیوں کے شمار پر نظر کی، وہ ایک ہزار آدمی تھے جو اگلی رات کو اُس کے پاس واپس آگئے تھے، ریحان نے کہا کہ بھاگنے والوں میں شبل بھی تھا، ناصح الربلی شبل کے بھاگنے کا منکر تھا۔

محمد بن سلم کا قتل

ریحان نے کہا کہ شبل دوسرے دن واپس آیا، اُس کے ساتھ دس غلام تھے اُس نے ملامت کی اور اُسے سخت سست کہا، اُس غلام کو جس کا نام نادر اور کنیت ابو نجبہ تھی اور عنبر البربری کو پوچھا، اُس نے بتایا کہ وہ دونوں بھاگنے والوں کے ساتھ بھاگ گئے، وہ اُسی مقام پر ٹھیرا رہا، محمد بن سلم کو یہ حکم دیا کہ نہر کثیر کے پُل پر جائے اور لوگوں کو نصیحت کرے کہ کس چیز نے اُنھیں خروج اور بغاوت پر آمادہ کیا ہے، محمد بن سلم اور سلیمان بن جامع اور یحییٰ بن محمد روانہ ہو گئے سلیمان اور یحییٰ ٹھیر گئے اور محمد بن سلم عبور کر کے اہل بصرہ کے بیچ میں پہنچ گیا اور اُن سے باتیں کرنے لگا، اُنھوں نے اُس کی پیشانی دیکھی تو اُس پر ٹوٹ پڑے اور اُسے قتل کر دیا۔

الفضل بن عدی کی روایت

الفضل بن عدی نے کہا کہ محمد بن سلم نے اہل بصرہ کی طرف عبور کیا کہ اُنھیں نصیحت کرے، وہ لوگ الفضل بن میمون کی زمین میں جمع تھے، وہ سب سے پہلا شخص جس نے اُس کی طرف سبقت کی اور اُسے تلوار ماری وہ فتح غلام ابی شیبث تھا، ابن التومنی السعدی اُس کے پاس آیا اور اُس نے اُس کا سر کاٹ لیا، سلیمان اور یحییٰ اُس کے پاس واپس گئے، واقعہ بتایا تو اُس نے اُن دونوں کو لوگوں سے اُس کے چھپانے کا حکم دیا، یہاں تک کہ وہ خود اُن لوگوں سے کہہ دے۔

محمد بن سلم کے قتل کی اطلاع

جب عصر کی نماز پڑھی تو محمد بن سلم کی موت کی خبر اُس کے ساتھیوں کو دی گئی اُس کا حال اُسے بھی معلوم ہو گیا جسے معلوم نہ تھا، اُس نے اُن لوگوں سے کہا تم لوگ اس کے عوض کل اہل بصرہ کے دس ہزار آدمی قتل کرو گے، زریق کو اور اپنے غلام ستلبتویا کو اُس نے روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ لوگوں کو عبور کرنے سے روکیں، یہ واقعہ ۱۳ ذی قعدہ یوم یک شنبہ ۲۵۵ھ کو ہوا۔

حماد الساجی کی روانگی نہر ام حبیب

محمد بن الحسن نے کہا کہ مجھ سے محمد بن سمطان کاتب نے بیان کیا کہ جب ۱۴ ذی قعدہ دو شنبے کا دن ہوا تو اہل بصرہ جمع ہوئے ایک شنبے کو جس امر کے اظہار کا فیصلہ کیا تھا اُس کے لئے اکٹھا ہو گئے، اس کام کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بصرہ میں سے ایک شخص قائم مقام ہو گیا جس کا نام حماد الساجی تھا، جو کشتی کے اندر سے دریا میں جنگ کرنے والوں میں سے تھا، کشتی میں سوار ہونا اور اس میں جنگ کرنا خوب جانتا تھا، مجاہدین (رضا کار) و نشانہ باز اور اہل مسجد جامع اور بلالیہ و سعدیہ میں سے قلیل گروہ اس کے ساتھ تھا، ان کے علاوہ ہاشمیوں اور قریشیوں اور بقیہ اقسام کے اہل غور و خوض بھی تھے، تین کشتیاں تیر اندازوں سے بھر گئیں، اس مقام پر حاضر ہونے کی حرص میں کشتی میں لوگوں کا ہجوم ہونے لگا، عام طور پر لوگ پیادہ روانہ ہوئے جن میں ایسے بھی تھے جن کے ساتھ ہتھیار تھے، اور وہ بھی تھے جو میر کو نکلے تھے، اُن کے ہمراہ کوئی ہتھیار نہ تھا، یہ تمام کشتیاں اسی روز زوال آفتاب کے بعد مد (پانی کے چڑھاؤ) کے وقت نہر اُم حبیب میں داخل ہوئیں اور پیادہ اور تماشائی نہر کے کنارے روانہ ہوئے، اپنی کثرت اور ہجوم کی وجہ سے انھوں نے نظر کے گزرنے کو روک دیا تھا، صاحب الزنج نہر شیطان میں اپنے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

زریق اور شبل کو ہدایات

محمد بن الحسن نے کہا کہ ہمیں صاحب الزنج نے خبر دی کہ اُس نے جب اُس جماعت کا اپنی طرف آنا محسوس کر لیا اور اُس کے مخبر بھی اس خبر کو اُس کے پاس لائے تو اُس نے زریق اور ابو الخلیفہ الاعمیانی کو ایک جماعت کے ساتھ نہر کی شرقی جانب چھپا کر روانہ کیا، شبل اور حسین الحمامی کو اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اسی طرح غربی جانب روانہ کیا، علی بن ابان اور اس کی جماعت میں سے جو لوگ اُس کے ساتھ باقی تھے اُنھیں اس جماعت کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا کہ وہ اُن لوگوں کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھے اور اپنی ڈھالوں میں پوشیدہ رہیں، کوئی حملہ آور اُن پر حملہ نہ کرے، یہاں تک کہ وہ قوم اُن کے پاس پہنچ جائے اور اُن کی طرف اپنی تلواروں سے اشارہ کرے، جب وہ لوگ ایسا کریں تو ان پر حملہ کریں، دونوں پوشیدہ لشکروں کو یہ حکم دیا کہ جب وہ جماعت اُن دونوں سے آگے بڑھ جائے اور وہ اپنے ساتھیوں کے اُن پر حملہ کرنے کو محسوس کر لیں تو نہر کے دونوں جانب سے نکلیں اور لوگوں کو پکاریں، عورتوں کو انٹیں جمع کرے گا اور اُس سے مردوں کی مدد کرنے کا حکم دیا۔

یوم الشدا

محمد بن الحسن نے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہتا تھا کہ اُس روز جب وہ جماعت میرے سامنے آگئی اور میں نے اُس کا معائنہ کر لیا تو ایک ایسا ہولناک امر دیکھا جس نے مجھے ڈرا دیا اور میرے سینے کو خوف اور بے قراری سے بھر دیا، میں نے گھبرا کر دعا مانگی، میرے ساتھیوں میں سے سوائے چند کے جن میں مصلح بھی تھا کوئی میرے ساتھ نہ تھا، ہم میں سے کوئی ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا کہ اس واقعے میں اُس کے پچھڑنے کا خیال نہ کیا گیا ہو، مصلح مجھے اُس جماعت کی کثرت سے تعجب میں ڈالنے لگا، میں اُسے اشارہ کرنے لگا کہ وہ رُکے، جماعت میرے قریب آگئی تو میں نے کہا اے اللہ یہ تنگی کا وقت ہے لہٰذا میری مدد کر، میں نے سفید پرندوں کو دیکھا کہ اُس جماعت کو انھوں نے گھیر لیا، کلام ختم نہ کرنے پایا تھا کہ ایک کشتی کو دیکھا کہ مع اُن کے جو اُس میں تھے اُلٹ گئی اور وہ لوگ غرق ہو گئے، کشتیاں اُس کے پیچھے ہوئیں، میرے ساتھیوں نے قوم پر حملہ کیا تو وہ چلانے لگے، دونوں پوشیدہ لشکر نہر کے دونوں جانب سے کشتیوں اور پیادہ لوگوں کے پیچھے نکلے اور اُن سب کو مارنے لگے جو پیدلوں اور سیر دیکھنے والوں میں سے پشت پھیرتے تھے، ایک گروہ غرق ہوا، ایک گروہ قتل ہوا ..... اور ایک گروہ ساحل کی طرف نجات کی طمع میں بھاگا تو اُسے تلوار نے پالیا، جو ٹھیرا وہ قتل ہو گیا اور جو پانی کی طرف لوٹا وہ ڈوب گیا، پیادہ لشکر جو نہر کے کنارے تھا اس نے نہر کی پناہ لی، وہ بھی ڈوب گئے، اور قتل کیے گئے یہاں تک کہ اُس جماعت کے اکثر لوگ ہلاک ہو گئے اور سوائے بھاگنے والے کے کسی نے اُن میں سے نجات نہ پائی، بصرے میں گم ہونے والوں کی کثرت ہو گئی، اُن کی عورتوں کے رونے کی آواز بلند ہوئی یہی یوم الشعثا ہے جس کا لوگوں نے ذکر کیا اور اُس دن جس قدر قتل ہوا اُسے بہت بڑا سمجھا بنی ہاشم میں سے جو لوگ مقتول ہوئے اُن میں جعفر بن سلیمان کی اولاد کی بھی ایک جماعت تھی چالیس مشہور تیر انداز مع مخلوق کثیر کے جن کے عدد کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

اہل بصرہ میں خوف و ہراس

وہ خبیث واپس ہوا، تمام سر اُس کے لیے جمع کیے گئے، مقتولین کے ورثہ کی ایک جماعت اُس کے پاس گئی تو اُس نے وہ سر اُن پر پیش کر دیے، جو اُنھوں نے پہچانے لے لیے اور جو سر اُس کے پاس باقی رہ گئے جن کا کوئی مانگنے والا نہ آیا وہ اُس نے ایک کشتی میں بھر کے اُسے نہر ابی خبیب سے جزر (پانی کے آثار) میں نکال دیا، یہ کشتی بصرہ پہنچی اور اُس راستے میں رُک گئی جو مشرعۃ القیار کے نام سے مشہور ہے، لوگ ان سروں کے پاس آنے لگے اور ہر آدمی کے سر کو اُس کے ورثہ لینے لگے، اُس دن کے بعد وہ اللہ کا دشمن مضبوط ہو گیا، اہل بصرہ کے دلوں میں اُس کا رعب بیٹھ گیا اور وہ اُس جنگ سے رک گئے۔

جو کچھ واقعہ تھا خلافت کو لکھا گیا، اُس نے جعلان ترکی کو اہل بصرہ کی مدد کے لیے روانہ کیا، ابوالاحوص باہلی کو گورنر بنا کر الابلہ جانے کا حکم دیا، جریح ترک کو اُس کا مددگار مقرر کیا۔

صاحب الزنج سے بصرہ میں داخل ہونے کی درخواست

خبیث (صاحب الزنج) کے ساتھیوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعے کے بعد اُس سے کہا کہ ہم نے بصرے کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا، اب کوئی سوائے کمزوروں کے باقی نہیں رہا جو حرکت بھی نہیں کر سکتے، لہٰذا ہمیں بصرے میں داخل ہونے کی اجازت دیدے اُس نے اُنھیں منع کیا اور اُن کی رائے کی مذمت کی کہ نہیں، بلکہ اُس سے دور رہو کیونکہ ہم نے اُنھیں ڈرا دیا ہے اور خوف دلا دیا ہے، تم لوگ اُن کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہو، لہٰذا مناسب رائے اب یہ ہے کہ ان کی جنگ ترک کر دو، یہاں تک کہ وہ خود ہی تمھیں تلاش کریں۔

صاحب الزنج کا شنبہ ابی قرہ میں قیام

خبیث اپنے ساتھیوں کو ایک شور زمین کی طرف واپس لے گیا جو اُن کی نہروں کے آخر میں نہر حاجر کے قریب ہے شبل نے کہا کہ یہ شنبہ ابی قرہ ہے جو نہر ابی قرہ اور نہر حاجر کے درمیان واقع ہے، وہاں اُس نے قیام کیا اور اپنے ساتھیوں کو جھونپڑیاں بنانے کا حکم دیا، یہ شنبہ وہ ہے جس کے درمیان میں کھجور کے باغ اور گاؤں اور عمارتیں تھیں، ساتھیوں کو دانے بانٹ پھیلا دیا، اُنھیں گاؤں پر برانگیختہ کرتا تھا، کاشتکاروں کو قتل کراتا تھا، ان کے مال لوٹ لیتا تھا اور اُن کے مواشی ہنکالے جاتا تھا۔

بس اس سال میں یہ تھا اُس کا واقعہ اور اُن لوگوں کا واقعہ جو اُس کے قریب تھے۔

الحسن بن محمد کی معزولی

اسی سال (۲۵۵ھ) ۲۸ ذی القعدہ کو الحسن بن محمد بن ابی الشوارب قاضی کو قید کیا گیا، عبدالرحمٰن بن نائل بصری کو اسی سال ذی الحجہ میں قضائے سامرا سپرد کی گئی۔

امیر حج علی بن الحسن

اس سال علی بن الحسن بن اسمٰعیل بن العباس بن محمد بن علی نے لوگوں کو حج کرایا۔

۲۵۶ھ کے واقعات

موسیٰ بن بغا کی سامرا میں آمد

منجملہ اُن کے موسیٰ بن بغا کا سامرا آنا، صالح بن وصیف کا اس کی آمد کو چھپانا، اور ان سرداروں کا جو موسیٰ کے ساتھ تھے المہتدی کو محل سے باجور کے گھر تک اٹھائے جانا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال ۱۱ محرم یوم دوشنبہ کو موسیٰ بن بغا کا مع اپنے ہمراہیوں کے سامرا میں داخلہ ہوا، جب وہ داخل ہوا تو الحیر میں رک گیا اور اپنے مسلح ساتھیوں کو میمنہ و میسرہ و قلب میں تیار کر کے باب الحیر گیا جو محل اور قصر احمر کے متصل ہے، یہ وہ دن تھا جس میں المہتدی لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقدمات کے فیصلے کے لئے بیٹھا تھا، اُس روز ردّ مظالم کے لئے احمد بن المتوکل نے ابن فیشاق کو حاضر کیا تھا، حضوری ہی میں وہ تھا کہ موالی داخل ہوئے اور زالمہتدی کو یاجور کے گھر اٹھا لے گئے، احمد بن المتوکل اُس مقام تک اُس کے پیچھے گیا، پھر وہ مفلح کے خیمے میں پہرے کے اندر رکھا گیا یہاں تک کہ معاملہ ختم ہو گیا اور المہتدی محل واپس کر دیا گیا، اس کے بعد آزاد کر دیا گیا۔

دار الخلافت کا منتظم بایکباک تھا، اُس نے اس واقعہ کے چند روز قبل سائکین کے سپرد کر دیا تھا، لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ محض سائکین پر اپنے بھروسے کی وجہ سے ایسا کیا ہے کہ موسیٰ کی آمد کے وقت وہ دار الخلافت اور خلیفہ پر غالب رہے، مگر جب یہ دن آیا تو وہ اپنے گھر ہی میں رہا اور دار الخلافت کو خالی چھوڑ دیا۔

المہتدی کی گرفتاری

موسیٰ اپنے لشکر کے ساتھ اس حالت میں دار الخلافت پہنچا کہ المہتدی ردّ مظالم کے لئے بیٹھا ہوا تھا، اُسے اُس کے آنے کی اطلاع دی گئی، تو وہ تھوڑی دیر اجازت دینے سے رکا، اس کے بعد اُن سب کو اجازت دی، وہ داخل ہوئے، اسی قسم کی گفتگو جاری ہوئی جیسی کہ وصیف اور قاصدوں کے آنے کے دن ہوئی تھی، جب بات طویل ہو گئی تو انھوں نے آپس میں ترکی میں باتیں کیں، خلیفہ کو کھڑا کر دیا، شاکریہ کے ایک گھوڑے پر اٹھا دیا، محل میں جتنے خاصے کے گھوڑے تھے سب لوٹ لئے، کرخ کے ارادے سے روانہ ہو گئے، جب تطاریح میں باب الجسر کے قریب یاجور کے گھر کے پاس پہنچے تو اُسے انھوں نے یاجور کے گھر میں داخل کر دیا۔

موالی میں سے ایک ایسے شخص سے مذکور ہے جو اُس روز ان کے المہتدی کو گرفتار کرنے کا سبب یہ تھا کہ اُن میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ یہ ٹالنا محض تمھارے اوپر حیلہ ہے کہ صالح بن وصیف تم پر اپنے لشکر سے حملہ کر دے، انھیں اس کا خوف ہوا اور وہ اُسے اٹھا کے دوسرے مقام پر لے گئے۔

المہتدی کا موسیٰ بن بغا سے احتجاج

اُس شخص سے مذکور ہے جس نے المہتدی کو سنا کہ وہ موسیٰ سے کہتا تھا کہ "تیرا کیا ارادہ ہے، تیری خرابی ہو، خدا سے ڈر اور اُس کا خوف کر، کیونکہ تو بہت بڑے امر کا ارتکاب کر رہا ہے"!

موسیٰ نے اُسے یہ جواب دیا کہ "ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ صرف خیر ہے۔ قبر متوکل کی قسم کہ ہماری جانب سے تجھے کوئی شر نہیں پہنچے گا"۔

میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اُس کا ارادہ خیر کا ہوتا تو معتصم کی یا واثق کی قبر کی قسم کھاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المہتدی سے عہد و پیمان

وہ لوگ جب اُسے یاجور کے گھر لے گئے تو اس سے اس امر کے عہد و پیمان لئے کہ وہ ان کے خلاف صالح کی طرف مائل نہ ہوگا، اُس نے ایسا کیا تو انھوں نے شب سہ شنبہ ۱۲ محرم ۲۵۶ھ کو اُس کی بیعت کی تجدید کی، سہ شنبہ کی صبح ہوئی تو انھوں نے صالح سے کہلا بھیجا کہ وہ اُن سے گفتگو کرنے آئے، اس نے اُن کے پاس آنے کا وعدہ کیا۔

فرغانیوں کے ایک رئیس سے مذکور ہے کہ اُس سے کہا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کا تم صالح بن وصیف سے مطالبہ کرتے ہو؟

اُس نے کہا کہ کاتبین کے خون اور اُن کے مال اور المعتز کے خون اور اُس کے مال و اسباب کا۔

وہ جماعت باب الحیر کے باہر یاجور کے دروازے کے قریب اپنے امور اور لشکر کے مضبوط کرنے پر متوجہ ہوگئی، پھر جب شب چارشنبہ ہوئی تو صالح چھپ گیا۔

صالح کے متعلق طلمجور کا بیان

طلمجور سے مذکور ہے کہ جب شب چارشنبہ ہوئی تو ہم لوگ صالح کے پاس جمع ہوئے، اُس نے یہ حکم دیا تھا کہ پہرے والوں کی تنخواہیں تقسیم کر دی جائیں، پھر اُس نے کسی سے جو اُس کے پاس حاضر تھا حکم دیا کہ حاضرین موجودین کو نکل کے دیکھ لے، صبح کے وقت وہ تقریباً پانچ ہزار تھے، وہ شخص جائزہ لے کر لوٹا اور کہا کہ وہ آٹھ سو آدمی ہوں گے جن میں اکثر تیرے غلام اور موالی ہیں، یہ سُن کر بڑی دیر تک خاموش رہا پھر کھڑا ہو گیا اور ہمیں چھوڑ دیا اور کوئی حکم نہیں دیا، یہ اس سے آخری ملاقات تھی۔

بختیشوع کہتا تھا کہ وہ موسیٰ کے آنے سے پیشتر صالح سے کہتا تھا کہ ہم نے اس سخت لشکر کو حرکت دی اور اُسے غضب ناک بنایا، یہاں تک کہ وہ جب ہماری طرف متوجہ ہوا تو ہم چوسر، پچیسی اور شراب میں مشغول ہو گئے، گویا کہ ہم خود اپنے ساتھ برا کر رہے تھے، اور ہم چھپ گئے جب وہ قاطول میں وارد ہوا۔

طلتا چارشنبہ کی صبح کو یاجور کے دروازے کی طرف گیا تو اُسے مفلح ملا اُس نے اُسے تیر سے مارا اور اُس کی پیشانی کی داہنی جانب سر کو زخمی کر دیا۔

صالح اور سرداروں کی روپوشی

وہ بڑے بڑے سردار لوگ جو اُس شب میں صالح کے ساتھ مقیم تھے، جہاں وہ پوشیدہ ہوا یہ لوگ تھے: طلتا بن الصیغون، طلمجور المؤید کا ساتھی، محمد بن ترکش، خموش، الوشری، بڑے بڑے کاتبوں میں سے یہ لوگ تھے: ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد، عبداللہ بن منصور، ابو الفرج۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح کی عبداللہ بن منصور کو پیش کش

۱۳ محرم چار شنبہ کو اس حالت میں صبح ہوئی کہ صالح پوشیدہ ہو گیا تھا، صبح کو ابو صالح یاجور کے گھر گیا اور عبداللہ بن منصور آیا، اُس گھر میں سلیمان بن وہب کے ساتھ داخل ہوا، اور اس طرح اُن سے اپنا خلوص ظاہر کیا کہ اُس کے پاس پانچ ہزار دینار کی ہنڈیاں ہیں، بیان کیا کہ صالح نے اُس سے اُس رقم کے اٹھانے کی خواہش کی تھی تو اُس نے انکار کیا کہ حالات کو اپنی جگہ پر قرار ہو جائے، اسی دن کنجور کو خلعت دیا گیا کہ وہ صالح کے مکان کے انتظام اور اُس کی تفتیش کا ذمہ دار ہو جائے، یاجور موسیٰ کا ساتھی گیا اور الحسن بن مخلد کو صالح کے گھر کے اُس مقام سے لایا جہاں وہ قید تھا۔

متفرق واقعات

اسی روز اُسی مہینے میں سلیمان بن عبداللہ بن طاہر کو مدینۃ السلام اور اُس کے مضافات کا والی بنایا گیا، اور اُسے خلعت روانہ کیا گیا، عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کو جو خلعت دیا جاتا تھا اُس سے بھی یہ تشریف بڑھ چڑھ کر تھی۔

اسی دن المہتدی کو محل میں واپس کیا گیا اور عبداللہ بن محمد بن یزداد کو الحسن بن مخلد کے حوالے کیا گیا۔

اسی دن صالح کی نسبت منادی کرائی گئی۔

اسی سال ۲۲ صفر ۲۵۶ھ کو صالح بن وصیف قتل کیا گیا۔

صالح بن وصیف کا خط

اس کا سبب یہ ہوا کہ جب ۲۷ محرم ۲۵۶ھ چار شنبہ کا دن ہوا تو المہتدی نے ایک خط ظاہر کر کے بیان کیا کہ سیما الشرابی نے دعویٰ کیا کہ وہ خط ایک عورت اُس مقام سے لائی جو قصر احمر کے متصل ہے، اور اُسے کافور خادم کو دیا جو حرم پر مقرر ہے۔ اور اُس سے کہا کہ اس میں نصیحت ہے، اور میرا مکان فلاں مقام پر ہے، اگر تمہیں میری ضرورت ہو تو مجھے وہاں سے بلا لینا، اُس نے وہ خط المہتدی کو پہنچا دیا، جب اُس خط کے متعلق اُس سے بحث کی ضرورت ہوئی تو وہ اُس مقام پر تلاش کی گئی جو اُس نے بیان کیا تھا مگر وہ نہیں ملی اور نہ اُس کا کوئی حال معلوم ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ المہتدی اس خط کے پاس پہنچ گیا اور اسے یہ نہ معلوم ہوا کہ اسے کون ڈال گیا ہے، مذکور ہے کہ المہتدی نے سلیمان بن وہب کو بہت سے موالی کے روبرو بلایا جن میں موسیٰ بن بغا، مفلح، بایکباک، یاجور اور بکالیا وغیرہ تھے، وہ خط سلیمان کو دیدیا اور اس سے پوچھا کہ تو یہ خط پہچانتا ہے، اس نے کہا ہاں، یہ صالح بن وصیف کا خط ہے، اس نے حکم دیا کہ اُن کے سامنے پڑھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط میں صالح نے یہ ذکر کیا تھا کہ "وہ سامرا میں پوشیدہ ہے اور صرف اس لئے پوشیدہ ہوا ہے کہ طریق سلامت کو اختیار کرے اور سلامت و عافیت کو موالی پر باقی رکھے، اور یہ خوف کر کے کہ اگر آپس میں جنگ چھڑ گئی تو فتنے آئیں گے، اور یہ ارادہ کر کے کہ قوم اس حالت میں رات کو سوئے کہ جو کچھ اس باب میں بیان کیا گیا ہے وہ اس پر بصیرت کے اُس مقام پر آئے جہاں وہ آنے والی ہے۔"

اس کے بعد اُس نے کاتبین کے مال کا ذکر کیا جو اُس کے پاس پہنچے کہ اُس کا علم الحسن بن مخلد کو ہے اور وہ اُن میں سے ایک ہے جو تمھارے قبضے میں ہے۔"

پھر اُس کا ذکر تھا جسے یہ مال پہنچا اور وہ اُس کی تقسیم کا ذمہ دار بنا۔ قبیحہ کا جو معاملہ ہوا اُس کا ذکر کیا کہ "اس کا علم ابوصالح بن یزداد اور صالح العطار کو ہے۔" اس کے بعد بعض امور بیان کئے جن میں بعض کی معذرت کی تھی اور بعض سے محبت کی تھی، اور خلاصہ کلام اس میں اس کی ذاتی قوت پر دلالت کرتا تھا۔

صالح کے متعلق المہتدی کا اظہار ناراضگی

جب سلیمان اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو المہتدی نے اُسے اپنے اس قول پر ملامت کی جس میں اُس نے صلح و آشتی اور الفت و اتفاق پر برانگیختہ کیا تھا، اور انھیں فرقت اور ایک کے دوسرے کو فنا کرنے کو اور آپس کے بغض کو مکروہ بتایا تھا جس نے اُس جماعت کو اُس کی تہمت کی دعوت دی، اور یہ کہ وہ صالح کے مرتبے کو جانتا ہے اور وہ اُس کے نزدیک اُن سب پر مقدم ہے، اس بارے میں اُن کے درمیان کلام کثیر و گفتگو طویل ہوئی۔

المہتدی کو معزول کرنے کا منصوبہ

۲۸ محرم ۲۵۶ھ یوم پنج شنبہ کو وہ سب کے سب محل کے اندر موسیٰ بن بغا کے مکان جاکرتر کی میں باتیں کرتے رہے، یہ خبر المہتدی کو پہنچی، احمد بن خاقان واثقی سے مذکور ہے کہ میری جانب سے یہ خبر المہتدی کو پہنچی، یا اس لئے کہ میں نے بعض حاضرین مجلس کو یہ کہتے سنا کہ اُس جماعت نے اس شخص کے معزول کرنے پر اتفاق کر لیا ہے، میں اس کے بھائی ابراہیم کے پاس گیا، اُسے یہ سب بتایا تو وہ اُس کے پاس گیا اور میری جانب سے واقعات بیان کئے، میں ڈرتا رہا کہ امیرالمومنین جلدی کر کے میری طرف سے انھیں یہ واقعہ بتا دے، اللہ اُسے سلامت رکھے۔"

برادر بایکباک کا اختلاف

بیان کیا گیا ہے کہ جب کہ انھوں نے بایکباک کے بھائی کو اپنے عزم کی خبر دی تو اُس نے اسی مجلس میں اُن سے کہا کہ "تم نے متوکل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے کو قتل کر دیا حالانکہ وہ خوبصورت، ہاتھ کا سخی، نفس کا فاضل تھا، اب تم بغیر کسی گناہ کے اُس کے قتل کا ارادہ کرتے ہو، حالانکہ وہ مسلمان ہے، روزہ رکھتا ہے، اور شراب نہیں پیتا، بخدا اگر تم نے اُسے قتل کیا تو میں ضرور خراسان میں نکل جاؤں گا اور تمھارے معاملے کو وہاں شائع کروں گا۔

المہتدی کا ترکوں کو انتباہ

جب یہ خبر المہتدی کو پہنچی تو وہ اپنی مجلس میں تلوار لگا کے نکلا، اُس نے صاف کپڑے پہنے تھے اور خوشبو لگائی تھی، اُن لوگوں کو اندر بلانے کا حکم دیا، بڑی دیر تک انھوں نے انکار کیا پھر حاضر ہوئے، اُس نے اُن سے کہا کہ "جو کچھ تم لوگوں نے میرے متعلق قرار دیا ہے مجھے معلوم ہو گیا ہے، میں اپنے پیش رو کی طرح نہیں ہوں، مثل احمد بن محمد المستعین کے اور نہ مثل ابن قبیحہ کے، بخدا میں تمھارے پاس بغیر حنوط (عطر میت) لگائے نہیں نکلا ہوں، میں نے اپنے بھائی کو اپنے بیٹے کے متعلق وصیت کر دی ہے، اور یہ میری تلوار ہے، خدا کی قسم میں ضرور اس سے ماروں گا جس کا کہ قبضہ میرے ہاتھ میں ہے، بخدا اگر میرے بالوں میں سے ایک بال بھی گر گیا تو اس کے بدلے تم میں سے اکثر لوگ ضرور ہلاک ہوں گے یا چلے جائیں گے، کیا دین نہیں ہے، کیا حیا نہیں ہے، کیا تقویٰ نہیں ہے، اس قسم کی مخالفت خلفاء پر کب تک ہوتی رہے گی اور اقدام اور جرأت، اللہ پر تابہ کے کرتے رہو گے؟ جو شخص تم پر رحم کرے اور جو شخص ایسا ہو کہ جب اُسے اس قسم کی خبر تمھاری جانب سے پہنچے تو وہ رطل کے رطل شراب کے منگا کر تمھاری مصیبت کی خوشی اور تمھاری تباہی کی محبت میں پیئے، تمھارے نزدیک دونوں برابر ہیں، اپنی جانب سے مجھے آگاہ کرو کہ آیا تم بھی جانتے ہو کہ مجھے تمھاری دنیا سے یہ شے پہنچی ہے۔

کیا تو نہیں جانتا اے بایکباک کہ تیرے بعض متعلقین میرے بھائیوں اور لڑکوں کی جماعت سے زیادہ امیر ہیں، اگر تیری خواہش ہو کہ تو یہ جانے تو تو غور کر کہ کیا تو اُن کے گھروں میں فرش دیکھتا ہے یا غلام یا خدمت گار یا باندیاں یا اُن کے لئے جائداد ہے یا آمدنیاں ہیں، تمھارے لئے برائی ہو۔

پھر تم کہتے ہو کہ مجھے صالح کا علم ہے، صالح کیا ہے؟ موالی میں سے ایک شخص ہے اور تمھیں میں سے ایک شخص کے مثل ہے، پھر کس طرح اس کے ساتھ قیام ہو سکتا ہے جب کہ اُس کے حق میں تمھاری رائے بری ہے، اگر تم نے صلح اختیار کر لی تو یہ وہ امر ہو گا جو میں تمھاری جماعت کے لئے چاہتا ہوں، اگر تم نے سوائے اس کے جس پر تم لوگ قائم ہو انکار کیا تو تم جانو، لہٰذا تم لوگ صالح کو تلاش کرو اور اپنے نفس کی شفا کو پہنچو، اور میں تو اس کا کوئی علم نہیں رکھتا کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے۔

سازشی امرا کی مراجعت

انھوں نے کہا کہ تو اس پر ہم سے قسم کھا، اُس نے کہا کہ قسم میں ضرور تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاؤں گا مگر اُسے ہاشمیین، قضاۃ، اور گواہوں اور اصحاب مراتب کے آنے پر اکل بعد نماز جمعہ تک مؤخر کرتا ہوں، وہ لوگ کسی قدر نرم ہو گئے، ہاشمیین کے بلانے کو بھیجا گیا تو وہ لوگ رات ہی کو حاضر ہوئے، باریابی کی اجازت دی گئی، انھوں نے سلام کیا، اُن سے اُس نے کچھ ذکر نہیں کیا، انھیں نماز جمعہ کے لئے دارالخلافت جانے کا حکم دیا گیا، وہ واپس گئے۔

جمعہ کے دن صبح کو لوگ اس طرح آئے، انھوں نے کوئی نئی بات نہیں کی، المہتدی نے نماز جمعہ پڑھی اور لوگوں کو سکون ہو گیا اور وہ صبح کی حالت میں واپس گئے۔

المہتدی کا بایکباک پر الزام

اُس شخص سے مذکور ہے جس نے چارشنبہ کی گفتگو سنی کہ وہ کہتا تھا کہ جب صالح کو خائن بنایا گیا تو المہتدی نے کہا کہ "صالح نے کاتبین کے بارے میں اور ابن قبیعہ کے مال کے بارے میں جو عمل کیا اُس میں بایکباک بھی حاضر تھا، لہٰذا اگر صالح نے اس میں سے کچھ لے لیا ہے تو بایکباک نے بھی اس کے مثل لیا ہے" یہ وہ بات تھی جس نے بایکباک کو غضب ناک کر دیا۔

ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے سنا کہ محمد بن بغا نے بیان کیا، اور کہا کہ وہ حاضر تھا اور اُن تمام امور سے واقف تھا جن پر انھوں نے بنیاد قائم کی تھی، اور ان سب میں شریک تھا کہ المہتدی کے اس قول نے ابو نصر کو غضب ناک کر دیا۔

سازش کا عوام پر انکشاف

یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جماعت جب سے موسیٰ آیا ہے اس بات کو چھپائے ہوئے تھی اور فساد کی نیت کئے ہوئے تھی، انھیں صرف پریشانی کا خوف اور مال کی قلت مانع تھی جب فارس اور اہواز کا مال اُن کے پاس آگیا تو انھوں نے حرکت شروع کر دی، اور انھیں اس مال کی آمدنی ۲۰ر محرم چارشنبہ (۲۵۶ھ) کو وصول ہوئی، اُس کی مقدار پونے دو کروڑ درہم تھی، جب ہفتے کا دن ہوا تو عوام میں یہ خبر پھیل گئی کہ قوم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ المہتدی کو معزول کر کے دفعۃً قتل کر دیں، انھوں نے اُس کے ساتھ صرف یہی ارادہ کیا ہے اور اُس پر ظلم کیا ہے، لوگوں نے رقعے لکھے اور جامع مسجد اور راستوں میں ڈال دیئے، کسی ایسے شخص نے بیان کیا جس کا دعویٰ تھا کہ اس نے اُن میں سے ایک رقعہ پڑھا جس میں یہ مضمون تھا۔

رائے عام کی امام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے گروہ مسلمین، اپنے ایسے خلیفہ کے لئے اللہ سے دعا کرو جو عادل اور پسندیدہ ہے اور حضرت عمر بن خطاب کے مشابہ ہے، کہ اللہ اُس کے دشمن پر اُس کی مدد کرے اور اُس کے ظالم کی مشقت میں اس کی کفایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، اپنی نعمت کو اُس پر اور اس امت پر اُس کی بقا سے مکمل کرے، کیونکہ موالی نے اُسے پکڑا ہے کہ وہ اپنے آپ کو معزول کرے، اُس پر چند روز سے سختی کی جا رہی ہے، اس امر کا منتظم احمد بن محمد بن ثواتہ اور الحسن بن مخلد ہے، خدا رحم کرے اُس پر جو اپنی نیت درست کرے، اور دعا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔"

موالیوں کی المہتدی سے درخواست

جب اسی سال ۴ رصفر کو چار شنبہ کا دن ہوا تو موالی کرخ میں متحرک ہوئے، انھوں نے ایک جماعت کو المہتدی کے پاس روانہ کیا جن میں سے ایک شخص کی زبان پر جس کا نام عیسیٰ تھا یہ تھا کہ "ہمیں اس امر کی حاجت ہے کہ ہم امیر المومنین کو کچھ بتائیں۔" انھوں نے یہ درخواست کی کہ امیر المومنین اُن کے پاس اپنے کسی بھائی کو روانہ کرے لہٰذا اُس نے عبداللہ ابو القاسم کو روانہ کیا جو اُس کے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا اُس کے ہمراہ محمد بن مباشر عرف کرخی کو بھی روانہ کیا، وہ دونوں اُن کے پاس گئے اور حال دریافت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ "ہم لوگ امیر المومنین کی بات سنیں گے اور اُس کی اطاعت کریں گے، یہ خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ بن بغا اور بایکباک اور اُن کے سرداروں کی ایک جماعت اس کی معزولی کا قصد رکھتی ہے، ہم اُس کے خلاف اپنی جانیں دیں گے۔ اس کے متعلق چند رقعے پڑھے ہیں جو مسجد اور راستوں میں ڈالے گئے تھے۔"

اسی کے ساتھ انھوں نے اپنی بدحالی اور تاخیر عطا کی بھی شکایت کی کہ "جاگیریں اُن کے سرداروں کو چلی گئیں جنھوں نے جائداد اور خراج کو تباہ کر دیا، بڑوں نے معاون اور رسوم قدیمہ پر قبضہ کر لیا ہے، عورتوں اور گھر والوں کی تنخواہوں نے خراج کی اکثر آمدنی کو گھیر رکھا ہے۔"

درخواست دہندگان کو المہتدی کا جواب

ابو القاسم عبداللہ بن الواثق نے اُن سے کہا کہ تم یہ سب امیر المومنین کے نام ایک معروضے میں لکھ دو، میں تمھارے لئے اُس کے پہنچانے کا ذمہ دار ہوں، انھوں نے یہ لکھ دیا، کاتب محمد بن نقیف الاسود تھا، جو کبھی کبھی رئیس کرخ عیسیٰ کے لئے لکھا کرتا تھا، ابو القاسم اور محمد مباشر واپس ہوئے اور اُس معروضے کو المہتدی تک پہنچا دیا، اُس نے اُس کا جواب اپنے قلم سے لکھا اور اُس پر اپنی مہر لگائی، صبح کو ابو القاسم کرخ گیا اور اُن کے پاس پہنچا تو وہ لوگ اُسے استناس کے گھر لے گئے، اُن لوگوں نے اپنے واسطے مسجد جامع بنا لیا تھا۔ وہ صحن میں ٹھیر گیا، اُس کے لئے وہ بھی ٹھیر گئے، اُن میں سے تقریباً ڈیڑھ سو سوار اور قریب پانچ سو پیادے جمع ہو گئے، اُس نے اُنھیں المہتدی کا سلام کہا کہ امیر المومنین تم سے کہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ "تمھارے نام میرا یہ فرمان میرے قلم اور میری مُہر کا ہے' اُسے سنو اور غور کرو" یہ کہہ کر وہ فرمان اُن کے کاتب کو دیدیا' اُس نے پڑھا' لکھا تھا:

فرمان خلافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' درود بھیجے اللہ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پر اور اُن پر بہت بہت سلام کرے' اللہ تعالیٰ ہیں اور تمھیں ہدایت کرے اور ہمارا اور تمھارا محافظ و مددگار ہو' میں نے تمھارا خط سمجھا۔

اور تم نے اپنی جس فرمانبرداری کا ذکر کیا اُس نے مجھے مسرور کیا' تم لوگ جس امر پر قائم ہو اللہ تعالیٰ تمھاری جزا کو اچھا کرے' اور تمھاری حفاظت کا ذمہ دار ہو' جو کچھ اپنی محبت و حاجت تم نے بیان کی ہے تو یہ تمھارے بارے میں مجھ پر بہت گراں ہے' اور بخدا مجھے یہ پسند ہے کہ تمھاری بہتری و درستی کا سامان مہیا ہو جائے اس طور پر کہ نہ میں کھاؤں اور نہ اپنے بیوی بچوں کو کھلاؤں مگر وہی غذا کہ اُس سے کمتر اور کوئی شے نہ ہو' اور نہ اپنے بچوں کو پہناؤں مگر وہی جس سے ستر عورت ہو' خدا تمھاری حفاظت کرے' بخدا جب سے کہ میں تمھارے امور کا ذمہ دار بنا ہوں خود میرے لئے اور میرے بیوی بچوں کے لئے اور اپنے غلاموں اور خاندان والوں کے مستحقین کے لئے جو میری طرف آیا وہ پندرہ ہزار دینار سے زائد نہیں ہے' تم لوگ بھی اس سے واقف ہو جو آیا اور جو آئے گا' اور وہ سب تم پر صرف کیا جائے گا اور تم سے بچا کے جمع نہیں کیا جائے گا۔

یہ جو تم نے بیان کیا جو تمھیں پہنچا اور جس کے متعلق تم نے وہ رقعے پڑھے جو مسجدوں اور راستوں میں ڈالے گئے اور جو اپنی جانیں تم نے پیش کیں تو تم لوگ اس کے اہل ہو' تم اپنے بیان کی کہاں تک معذرت کرتے ہو حالانکہ ہم اور تم مثل ایک جان کے ہیں اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری جانوں اور عہدوں اور امانتوں کی اچھی جزا دے' اور معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تمھیں پہنچا' اس پر تمھارا عمل ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ جو تم نے جاگیروں اور معاون وغیرہ کا ذکر کیا تو میں اس میں غور کرتا ہوں اور اسے تمھاری پسند کے موافق کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ' والسلام علیکم' اللہ تعالیٰ ہیں اور تمھیں سیدھا راستہ بتائے اور ہمارا اور تمھارا محافظ ہو' اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' اور اللہ تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود بھیجے محمد رسول اللہ اور اُن کی آل پر اور سلام کثیر اُن پر نازل کرے۔"

جب پڑھنے والا اس مقام پر پہنچا کہ "مجھے بھی پندرہ ہزار دینار سے زیادہ نہیں پہنچے" تو ابوالقاسم نے قاری کو اشارہ کیا جس سے وہ خاموش ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ "یہ وہ ہے جس کی یہ مقدار ہے، حالانکہ امیر المومنین اپنی امیری کے زمانے میں اس سے کم مدت میں جتنے کا مستحق ہوتا تھا وہ اس کی پوری تنخواہ اور مہمانی اور معونت سے بہت زیادہ تھا۔ تم لوگ اسے بھی جانتے ہو جو اس سے پہلے گزر گیا کہ وہ مخنثوں اور مطربوں کے اور تماشے والوں کے انعامات اور محلات کی تعمیر وغیرہ میں جو کچھ صرف کیا کرتا تھا، لہٰذا امیر المومنین کے لئے اللہ سے دعا کرو۔"

جمہور کا مطالبہ

اس کے بعد اُس نے پھر پڑھا یہاں تک کہ اُس کے ختم تک آگیا، جب فارغ ہوا تو بہت گفتگو ہوئی، ابوالقاسم نے کہا کہ اُس کے متعلق لکھ دو اور اُسے خلفا کی ڈاک کے ساتھ روانہ کر دو، اور اُسے سرداروں اور اُن کے نائبوں اور کرخ اور سامرا کے واقف کاروں کی طرف سے لکھوا لیا۔ اس میں امیر المومنین کے لئے اللہ سے دعا کرنے کے بعد لکھا کہ جو کچھ اُن کی درخواست ہے یہ ہے:

"تمام امور خاص اور عام کے امیر المومنین کے پاس براہِ راست پیش ہوں۔

تمام رسوم ویسے ہی کر دیئے جائیں جیسے کہ خلفا المستعین باللہ میں تھے۔

اُن میں سے نوتو پر ایک ایک عریف ہو، پچاس پر ایک نائب ہو اور سو پر ایک ایک قائد ہو، عورتیں اور زیادات اور معاون ساقط کر دیئے جائیں، اور کوئی موالی کسی قبالے وغیرہ میں داخل نہ ہو۔ ہر دو ماہ میں مسلمانوں کے لئے اجرائے عطا کا ضابطہ عطا مقرر کر دیا جائے، جیسا کہ پہلے ہوتا رہا۔ جاگیریں باطل کر دی جائیں، امیر المومنین جس کو چاہے زیادہ دیدے اور جس کا چاہے مرتبہ بلند کر دے۔"

جمہور کی ترک سرداروں کے قتل کی دھمکی

انھوں نے بیان کیا کہ وہ اپنے مطالبات کے بعد امیر المومنین کے دروازے پر جائیں گے اور اُس وقت تک وہیں مقیم رہیں گے جس وقت تک اُن کی حاجتیں پوری ہوں، اگر انھیں یہ معلوم ہوا کہ ان امور میں سے کسی پر بھی امیر المومنین کے سامنے کسی نے اعتراض کیا تو وہ اُس کا سر کاٹ لیں گے، اگر امیر المومنین کے سر میں سے کوئی بال گرا تو وہ اُس کے بدلے موسیٰ بن بغا اور بایکباک اور مفلح اور یاجور اور بکا لیا وغیرہ کو قتل کر دیں گے۔ انھوں نے امیر المومنین کے لئے اللہ سے دعا کی اور مطالبہ ابوالقاسم کے حوالے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، وہ اُسے لے کر واپس ہوا اور حضور خلافت میں پہنچا دیا، سامرا کے عوامی میں حرکت پیدا ہوئی، سردار بہت پریشان ہوئے، المہتدی مظالم کے لئے بیٹھا ہوا تھا اور فقہاء اور قضاۃ داخل کئے گئے تھے، وہ اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے اور سردار اپنے اپنے ٹھکانے سے کھڑے ہوئے تھے، ابوالقاسم کا داخلہ دادخواہوں کے داخلے سے پہلے ہوا، المہتدی نے اُس عرض داشت کو کھلم کھلا پڑھا اور موسیٰ بن بغا سے خلوت میں بات کی، سلیمان بن وہب کو حکم دیا کہ وہ ایک رقعے میں اُن کی درخواست کی منظوری کا فرمان لکھ دے، پھر جب اُس نے خط کے ایک یا دو فقرے میں ایسا کیا تو ابوالقاسم نے کہا کہ "یا امیر المومنین اُنھیں صرف امیر المومنین ہی کے دستخط سے تسلی ہو گی"۔

عوامی مطالبات کی منظوری

المہتدی نے رقعہ لے لیا اور اُسے کاٹ دیا جو سلیمان نے اُس میں حکم لکھا تھا اور ہر باب میں اُن کی درخواست کی منظوری کا فرمان لکھا، اس کے بعد اپنے قلم سے ایک خط اور لکھا اور اُس پر اپنی مہر لگائی اور اسے ابوالقاسم کے حوالے کیا، ابوالقاسم نے موسیٰ اور بایکباک اور محمد بن بغا سے کہا کہ تم لوگ اُن کے پاس میرے ہمراہ اپنے قاصد روانہ کرو جو اُن سے اُس خبر کی معذرت کریں جو تمھاری جانب سے اُنھیں پہنچی، ہر ایک نے اُن میں سے ایک آدمی کو روانہ کیا، ابوالقاسم اُن کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ وہ لوگ اپنے مقامات میں تھے اور وہ تقریباً ایک ہزار سوار اور تین ہزار پیادے ہو گئے تھے، یہ اسی سال ۵ر صفر یوم پنجشنبہ کو ہوا، اُس نے اُن لوگوں کو امیر المومنین کا سلام کہا کہ امیر المومنین نے جو کچھ تمھاری درخواست تھی اسے منظور کر لیا، لہٰذا امیر المومنین کے لئے اللہ سے دعا کرو، اس کے بعد اُس نے وہ فرمان اُن کے کاتب کو دے دیا، اُس نے جو مطالب اُس میں تھے انھیں پڑھ کر سنائے، پھر امیر المومنین کا خط پڑھا تو اُس میں یہ لکھا تھا:۔

المہتدی کا فرمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سب تعریفیں اللہ کے لئے جو یکتا ہے، اللہ کی رحمت کاملہ نازل ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت کرے اور تمھاری حفاظت کرے اور تمھیں کامیاب کرے اور تمھارے امور کی اور مسلمانوں کے اُن امور کی جو تمھارے ساتھ ہیں اور تمھارے ہاتھ میں ہیں اصلاح کرے۔ میں نے تمھارا خط سمجھا اور تمھارے رئیسوں کو پڑھ کر سنایا تو انھوں نے وہی بیان کیا جو تم نے بیان کیا، اور وہی سوال کیا جو تم نے سوال کیا اور میں نے تمام امور منظور کر لئے جن کی تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کی، تمھاری بھلائی اور تمھارے اتفاق اور تمھاری یک زبانی پسند ہونے کی وجہ سے اور میں نے تمھاری عطا کا حکم دے دیا کہ وہ تم پر جاری رہے لہذا تم لوگوں کو حرکت کی حاجت نہیں ہے اپنے دل میں خوش ہو جاؤ والسلام۔

اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت کرے، تمھاری حفاظت کرے، تمھیں کامیاب کرے، تمھاری اور مسلمین کے اُن امور کی جو تمھارے ساتھ یا تمھارے اوپر ہیں اصلاح فرمائے۔

جمہور کا پانچ مطالبات پر اصرار

جب پڑھنے والا پڑھنے سے فارغ ہوا تو ابوالقاسم نے کہا کہ یہ لوگ تمھارے رئیسوں کے قاصد ہیں جو تم سے کسی بات کی معذرت کریں گے بشرطیکہ اُن کی طرف سے تمھیں کچھ آزار پہنچا ہو، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ تو بھائی ہو، ہم سے ہو اور ہماری طرف ہو۔ قاصدوں نے بھی اسی طرح کا کلام کیا، ان لوگوں نے بھی بڑی طویل گفتگو کی، ایک عریضہ امیرالمومنین کو لکھا جس میں پہلے کی طرح انھوں نے معذرت کی تھی، اور اس میں چند ایسے امور بھی بیان کئے جن کو اس کے پہلے بیان کر چکے تھے کہ انھیں قناعت نہیں ہو سکتی جب تک یہ پانچ فرمان اُن کے لئے نہ نافذ کر دیئے جائیں:۔

(۱) زیادات کی کی۔

(۲) جاگیریں واپس۔

(۳) موالی بوا بین (دربان) سے نکال کر برانین (مٹی کے برتن بنانے والے) میں شمار ہوں۔

(۴) رسوم کو اُس طریقے پر واپس لایا جائے جیسا کہ وہ زمانہ مقتدر میں تھیں۔

(۵) طریقہ ماتحتی کی واپسی، یہاں تک کہ وہ ایسے شخص کے سپرد کر دیں جس کے ماتحت پچاس اہل بیوتات ہوں اور پچاس اہل سامرا جو زواد ان سے تعلق رکھیں۔

امیرالمومنین لشکر کو اپنے کسی بھائی کے یا کسی غیر کے جس کو وہ مناسب سمجھے سپرد کر دے تاکہ وہ اُس کے اور اُن کے درمیان اُن کے امور کی پیامبری کرے، وہ شخص موالی میں سے نہ ہو، صالح بن وصیف کو حکم دیا جائے کہ وہ حساب دے، اُس سے اور موسیٰ بن بغا سے اُن خزانوں کا حساب لیا جائے کہ جو اُن کے پاس ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کوئی شے اُس سے کم پر رضامند نہیں کرے گی۔ مع تنخواہ کی تعجیل کے، اور ادو وظائف کی ہر دو ماہ میں مسلسل ادا ہونے کے، ہم نے اہل سامرا اور مغربیوں کو سامرا آنے کے بارے میں لکھا ہے، ہم خود امیرالمومنین کے دروازے پر جانے والے ہیں کہ مطالبات پورے کئے جائیں۔"

جمہور کی ترک سرداروں کو دھمکی

یہ عریضہ اُنھوں نے ابوالقاسم برادر امیرالمومنین کو دیدیا۔ ایک دوسرا خط موسیٰ بن بغا، بایکباک، محمد بن بغا، مفلح، یاجور اور بکالیا وغیرہ کو لکھا جنھوں نے بیان کیا تھا کہ بارگاہ خلافت میں ایک عرض داشت پیش کی ہے، امیرالمومنین اُن کی درخواست سے انکار نہیں کرتا سوائے اس کے کہ وہ لوگ اس کی مخالفت کریں" امیرالمومنین کے اگر ایک پھانس بھی چبھ جائے یا اس کے سر کا ایک بال بھی لے لیا جائے تو اُن سب کا سر لے لیا جائے گا، کوئی امر ہمیں مطمئن نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ صالح بن وصیف ظاہر ہو، وہ اور موسیٰ بن بغا جمع ہوں کہ غور کیا جائے کہ خزانے کا مقام کونسا ہے، کیونکہ صالح نے اپنے پوشیدہ ہونے سے قبل وعدہ کیا تھا کہ چھ ماہ کی تنخواہ دے گا۔"

انھوں نے یہ خط موسیٰ کے قاصد کو دے دیا، چند آدمی ابوالقاسم کے ہمراہ روانہ ہوئے کہ وہ اُن کے عریضے کو امیرالمومنین کو پہنچا دیں اور امیرالمومنین کی بات سنیں، ابوالقاسم واپس ہوا تو موسیٰ نے تقریباً پانچ سو سوار روانہ کئے جو باب الحیر، محل اور کرخ کے درمیان کھڑے ہو گئے ابوالقاسم اور اُن لوگوں کے قاصد اور خود اُن کے قاصد اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔

موسیٰ کے قاصد نے موسیٰ کو اُس قوم کا خط دے دیا جو اُس کے اور اُس کے ساتھیوں کے نام تھا، اُس جماعت میں کاتبین میں سے سلیمان بن وہب اور اُس کا لڑکا اور احمد بن محمد بن ثوابۃ وغیرہ تھے، اُس نے وہ خط پڑھ کے سُنایا تو ابوالقاسم نے اُنھیں بتایا کہ اُس کے ہمراہ قوم کا ایک عریضہ امیرالمومنین کے نام بھی ہے جسے اُن کو اُس نے نہیں دیا۔

پانچ مطالبات کی منظوری

وہ سب لوگ سوار ہو کر المہدی کے پاس گئے، اُسے اس حالت میں پایا کہ نماز فرض پڑھ کر دھوپ میں ایک کمبل پر بیٹھا ہوا تھا، محل کے تمام آلات لہو و لعب کو توڑ دیا تھا، وہ لوگ اندر گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُسے عریضے پہنچا دیئے، بڑی دیر تک علیحدہ رہے۔

المہتدی نے سلیمان بن وہب کو ان لوگوں کی درخواست کے مطابق لکھنے کا حکم دیا، المہتدی نے اُنھیں اپنی کتاب میں اپنے قلم سے درج کر کے نافذ کر دیا اور اپنے بھائی کو دے دیا، سرداروں نے اُنھیں اپنے خطوط کا جواب لکھا اور موسیٰ کے ساتھی کو دے دیا ابوالقاسم اُن کے پاس مغرب کے وقت پہنچا، انھیں المہتدی کا سلام کہا، اس کا خط پڑھ کر سنایا۔

جس میں یہ مضمون تھا:

جمہور کے نام المہتدی کا فرمان

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی اطاعت کی اور جو کام اُسے راضی کرے اُس کی توفیق دے، میں نے تمھارا خط سمجھ لیا اللہ تعالیٰ تمھارا نگہبان ہو، تمھاری درخواست کے مطابق تمھارے لئے پانچوں فرمان نافذ کر دیے، تم لوگ اُسے مقرر کردہ دفتروں کا انتظام کرے، انشاء اللہ تعالیٰ، یہ جو تم نے درخواست کی ہے کہ تمھارا معاملہ میں اپنے کسی بھائی کے سپرد کردوں کہ وہ مجھے تمھارے حالات پہنچائے اور مجھ تک تمھاری ضروریات کو پہنچا دے تو بخدا میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کام کو میں خود انجام دوں اور تمھارے حالات سے اور جس میں تمھاری مصلحت ہے خبردار رہوں میں انشاء اللہ تمھاری درخواست کے مطابق کسی شخص کا تمھارے لئے اپنے بھائیوں یا غیروں میں سے انتخاب کرنے والا ہوں لہٰذا تم لوگ مجھے ضروریات اور وہ امور جس میں تم اپنی مصلحت جانتے ہو مجھے لکھ دو کیونکہ میں اُسے تمھاری پسند کے موافق انشاء اللہ کرنے والا ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی طاعت کی اور کاموں کی جو اُسے راضی کریں توفیق دے۔"

موسیٰ بن بغا کا عوام کے نام پیغام

موسیٰ کے قاصد نے موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کا خط بھی پہنچا دیا جس میں یہ مضمون تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خدا تمھیں سلامت رکھے، تمھاری نگہبانی کرے، اور تم پر اپنے انعام پورے کرے، ہم نے تمھارا خط سمجھا، تم تو جانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی اور ہمارے چچا کے بیٹے ہو، ہم وہی کرنے والے ہیں جو تم پسند کرتے ہو، امیر المومنین نے خدا اُسے عزت دے جو کچھ تم نے سوال کیا تمھاری پسند کے موافق حکم دے دیا ہے اور اپنے فرمان نافذ کر دیئے ہیں۔

یہ جو تم نے صالح مولیٰ امیر المومنین کا معاملہ اور ہمارا اُس پر غصہ بیان کیا ہے تو وہ بھائی ہے اور چچا کا بیٹا ہے، اس کے متعلق بھی ہم وہ نہیں چاہتے جو تمھیں ناپسند ہو، اگر اُس نے تم سے چھ مہینے کی تنخواہ تمھیں دینے کا وعدہ کیا تھا تو ہم نے امیر المومنین کی خدمت میں رقعے پیش کر دیئے ہیں۔ جس میں وہی درخواست کی ہے جو تم نے سوال کیا ہے۔

یہ جو تم نے امیر المومنین پر اعتراض نہ کرنے اور معاملے کو اُس کے سپرد کر دینے کے بارے میں کہا ہے، تو ہم لوگ امیر المومنین کا حکم سننے والے اور اُس کی اطاعت کرنے والے ہیں، تمام امور اللہ کے سپرد ہیں اور وہی ہمارا مالک ہے اور ہم اُس کے بندے ہیں، ہم کسی چیز میں بھی اس پر بالکل اعتراض نہ کریں گے۔

یہ جو تم نے بیان کیا کہ ہم لوگ امیر المومنین کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے ہیں، تو جو ایسا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ برائی میں رکھے اور اُسے اُس کی دنیا و آخرت میں رسوا کرے، اللہ تعالیٰ تمھیں سلامت رکھے، اور تمھاری نگہبانی کرے اور تم پر اپنا پورا انعام کرے۔"

جمہور میں اختلاف رائے

جب یہ خطوط انھیں پڑھ کر سنائے گئے تو انھوں نے ابوالقاسم سے کہا کہ اب اس وقت تو شام ہو گئی، ہم رات بھر اپنے معاملے میں غور کر کے صبح کو لوٹیں گے کہ تجھے اپنی رائے سے آگاہ کریں، سب جدا ہو گئے اور ابوالقاسم امیر المومنین کے پاس واپس آ گیا، جب جمعہ کی صبح ہوئی تو جب پہلا گھنٹہ ختم ہوا تو موسیٰ بن بغا امیر المومنین کے ایوان سے سوار ہو گیا اور دوسرے لوگ بھی اُس کے ساتھ سوار ہو گئے، یہ سب تقریباً پندرہ سو آدمی تھے، باب الجر سے نکلا جو محل اور کرخ کی جاگیروں کے متصل ہے، وہاں اُس نے پڑاؤ کیا۔ ابوالقاسم بن ابراہیم بھی نکلا، اُس کے ساتھ کرخی بھی تھا، وہ اُس قوم کے پاس پہنچا جو تقریباً پانچ سو سوار اور تین ہزار پیادے تھے، ابوالقاسم رات ہی میں واپس آ گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، اُس کے ساتھ فرمان بھی تھے، اُن کے درمیان پہنچ گیا تو اُس نے المہتدی کا ایک رقعہ نکالا جس کی تحریر اُس خط کے مشابہ بھی تھی جس میں فرمان درج تھے، رقعہ پڑھا تو لوگ شور کرنے لگے، کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ، پیادہ موالی کا جو علاقہ سامرا کے اطراف میں سے اُن میں شامل ہو رہے تھے کثیر مجمع ہو گیا، ابوالقاسم انتظار کرتا رہا کہ جواب حاصل کر کے واپس ہو اور اُسے امیرالمومنین کو پہنچا دے، مگر عصر تک جواب نہ مل سکا اور وہ لوگ واپس لے۔

ایک گروہ تو یہ کہتا تھا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ امیرالمومنین کو عزت دے اور ہمارا تخواہیں پوری ہمیں دیدے کیونکہ ہم تاخیر سے ہلاک ہو گئے۔

ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم راضی نہ ہوں گے جب تک امیرالمومنین ہم پر اپنے بھائیوں کو والی نہ بنا دے گا کہ ایک کرخ میں ہو ایک ایوان خلافت میں اور ایک سامرا میں ایسا ہم نہیں چاہتے کہ موالی میں سے کوئی شخص ہم پر سردار ہو۔

ایک گروہ کہتا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صالح بن وصیف ظاہر ہو، یہ گروہ بہت قلیل تھا۔

اس قضیے میں جب باتیں بڑھیں تو ابوالقاسم نے واپس آ کر پوری خبر المہتدی کو پہنچا دی، اُس نے موسیٰ کو آگے کیا جو اس مقام پر تھا جہاں اُس نے لشکر جمع کیا تھا وہ بھی اُس کے واپس ہوتے ہی واپس ہو گیا المہتدی نے جمعہ پڑھ لیا تو لشکر کو محمد بن بغا کے سپرد کیا اور اُسے مع اپنے بھائی ابوالقاسم کے قوم کی طرف جانے کا حکم دیا، محمد بن بغا اُس کے ہمراہ تقریباً پانچ سو سواروں کے ساتھ سوار ہوا، موسیٰ اُسی مقام پر واپس آیا جہاں وہ صبح کو تھا۔

ابوالقاسم کا خطاب

ابوالقاسم اور محمد بن بغا روانہ ہوئے، دونوں اُس قوم میں گھس گئے اور اُس نے سب کو اُس کے ذریعے سے گھیر لیا، ابوالقاسم نے اُن سے کہا کہ امیرالمومنین کہتا ہے کہ میں نے اُن تمام امور کے متعلق جو تم نے سوال کیا فرمان نافذ کر دیئے اور تمہاری پسندیدہ کوئی شے ایسی باقی نہیں رہی جسے امیرالمومنین نے حد تک نہ پہنچا دیا ہو، یہ صالح بن وصیف کو ظاہر ہونے کے لئے امان ہے" صالح کا امان نامہ پڑھ کر سنایا کہ "موسیٰ اور بایکباک نے امیرالمومنین سے خدا اُسے عزت دے اس کی درخواست کی تو اُس نے اُن دونوں سے اُسے قبول کر لیا، اور اُسے بڑی تاکید سے مضبوط کر دیا" پھر پوچھا کہ "اب کس بات پر تمہارا اتفاق ہے" اُنھوں نے بہت سی باتیں کیں۔

سرداروں کے عہدوں کے متعلق مطالبہ

وہ بات جو اُس نے اپنی واپسی کے وقت حاصل کی یہ تھی کہ انھوں نے کہا "ہم یہ چاہتے ہیں کہ موسیٰ بغا کبیر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ میں ہو اور صالح وصیف کے اس مرتبے میں ہو جو زمانۂ بغا میں تھا۔ بایکباک اپنے مرتبۂ سابق میں ہو۔ لشکر صالح بن وصیف کے ظاہر ہونے تک اُسی کے ہاتھ میں رہے جس کے ہاتھ میں ہے۔ صالح نکلے تنخواہیں دے، اور فرمانوں کے مطابق اُن کی تنخواہوں کو جاری کر دے۔ سب کچھ مان لینے پر واپس چلے، بقدر پانچ سو گز کے گئے تھے کہ اُن میں اختلاف ہو گیا۔ ایک جماعت نے کہا کہ ہم راضی ہیں اور ایک جماعت نے کہا کہ ہم راضی نہیں ہیں، المہتدی کے قاصدوں نے واپس جا کر کہہ دیا کہ وہ لوگ متفرق ہو گئے اور اس پر تیار ہیں کہ واپس ہو جائیں۔ موسیٰ بھی یہ سن کر واپس ہو گیا۔ کرخ اور سامرا کے لوگ بھی اپنے اپنے مقامات پر واپس گئے۔

صالح بن وصیف کی حوالگی کا مطالبہ

ہفتے کی صبح ہوئی تو وصیف کا بیٹا اس طرح سوار ہوا کہ موالی اور غلاموں کی ایک جماعت اُس کے ہمراہ تھی اور لوگ آپس میں پکارنے لگے "ہتھیار ہتھیار" صالح بن وصیف کے پیادوں کے گھوڑے لوٹ لئے اور چلے گئے، سامرا میں وادی اسحاق بن ابراہیم کے کنارے مسجد الجیش اُم ولد متوکل کے قریب پڑاؤ کیا، اُسی وقت ابوالقاسم بھی المہتدی کے ارادے سے سوار ہوا، اپنے راستے میں اُن کے پاس سے گزرا، لوگ اُس کے۔ اُس کے خادموں اور غلاموں سے لپٹ گئے کہ امیرالمومنین کو ہمارا پیام پہنچا دے، اُس نے جواب دیا کہ کہو، وہ گڑبڑ کرنے لگے، باتوں سے اُسے سوائے اس کے کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ ہم لوگ صالح کو چاہتے ہیں، وہ روانہ ہوا، امیرالمومنین کو اور موسیٰ کو اور سرداران حاضرین کو یہ پیام پہنچا دیا۔

موسیٰ بن بغا کی روانگی

اس شخص سے مذکور ہے جو اُس مجلس میں موجود تھا کہ موسیٰ بن بغا نے کہا کہ وہ لوگ صالح کو مجھ سے مانگتے ہیں، جیسے میں نے اُسے چھپایا ہے، اور وہ میرے پاس ہے، اگر وہ اُن کے پاس ہو تو انھیں مناسب ہے کہ اُسے ظاہر کریں۔ قوم کے جمع ہونے اور لوگوں کے ان کی طرف امنڈ آنے کی خبر کو اُس نے اُن سے بڑی تاکید سے بیان کیا۔ امیرالمومنین ہی کے ہاں سے قتال کی تیاری کرلی، ہتھیار لگا کر سوار ہوئے، اور الحیر کا راستہ اختیار کیا، چبوترے اور جامع مسجد کی پشت کے درمیان جمع ہو گئے، یہ خبر ترکوں کو اور جو اُن کے پاس پناہ گزیں تھے انھیں پہنچی تو وہ اس طرح بھاگتے ہوئے واپس ہوئے کہ نہ کوئی سوار پیادے کی طرف رخ کرتا تھا اور نہ کوئی بڑا چھوٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف، الدروب اور الازوقہ میں گھس کر اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے، موسیٰ اور اس کے سب ساتھی چلے گئے تھے، کوئی سردار سامرا میں نہ تھا جو امیر المومنین کے ہاں سوار ہو کے جائے، الجیرہی میں جمے رہے یہاں تک کہ الحائطین کے متصل سے نکلے اس کے بعد روانہ ہوئے۔ مفلح اور داجن اور جوان دولوں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ بغداد کے راستے پر روانہ ہو کر سوق الغنم پہنچ گئے، اس کے بعد شارع ابی احمد کی طرف پلٹے اور موسیٰ کے لشکر سے مل گئے۔

صالح بن وصیف کی تلاش

موسیٰ اور اُن سرداروں کی جماعت جو اُس کے ساتھ تھی جیسے یاجور، ساتگین، یارجوخ اور عیسیٰ کرخی، یہ لوگ شارع ابی احمد کی طرف چل کر الوادی پہنچے، اور محل واپس آئے، موسیٰ کے ساتھی لشکر کی مقدار جو اُس دن، کہ وہ ہفتے کا دن تھا، چار ہزار سوار تھی جو ہتھیار اور کمانوں اور زرہوں اور جوشن اور نیزوں اور تبروں سے مسلح تھے، اور اکثر سرداران کرخ جو اس لشکر میں تھے وہ موسیٰ کے ہمراہ صالح کو تلاش کر رہے تھے، اُن کا ارادہ اُس سے لڑنے کا تھا جو صالح کو طلب کرے۔

صالح کے متعلق اعلان

کسی ایسے شخص سے مذکور ہے جو ان کے حال سے خبردار تھا کہ اکثر اُن میں کے جو موسیٰ کے ہمراہ سوار تھے اُن کی محبت صالح کے ساتھ تھی، اُس روز کوئی حرکت نہ ہوئی۔ جب یہ جماعت محل پہنچ گئی تو سب سے پہلی چیز جو اُن سے ظاہر ہوئی وہ یہ منادی تھی۔

"کل یک شنبہ کی صبح کو صالح کے اہل و عیال اور اُس کے سرداروں، غلاموں اور ساتھیوں میں سے جو شخص امیر المومنین کے ہاں حاضر نہ ہوگا اُس کا نام کاٹ دیا جائے گا، اُس کا گھر ویران کر دیا جائے گا، مارا جائے گا، قید کیا جائے گا اور قید خانے میں ڈال دیا جائے گا، اس جماعت میں سے تین دن چھپنے کے بعد جو شخص پایا جائے گا اُس پر بھی اُسی قسم کا عذاب نازل ہوگا، اور جو شخص کسی عام آدمی کا گھوڑا لے گا یا راستے میں اُس سے تعرض کرے گا اُس پر بھی دردناک عذاب نازل ہوگا۔"

المسامر الشاری کی آتش زنی

ماہ صفر شب یک شنبہ کو اسی حالت میں شب بسر ہوئی، دو شنبے کی صبح ہوئی تو المہتدی کو یہ خبر ملی کہ المسامر الشاری نے شہر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل و آتش زنی کی ہے، امیر المومنین نے وہیں جماعت مقاتلین کو آوازدی اور موسیٰ و مفلح و بایکباک کو روانگی کا حکم دیا، موسیٰ نے اپنے خیمے روانہ کر دیئے، ۱۱ر صفر یوم چارشنبہ کو موسیٰ اور محمد بن بغا اور مفلح کی روانگی رک گئی، ان لوگوں نے کہا کہ اس وقت تک ہم میں سے کوئی نہ جائے گا جب تک کہ ہمارا اور صالح کا معاملہ طے نہ ہو جائے، سب اس پر متفق تھے، صالح سے ڈرتے تھے کہ وہ ان کے بعد برائی کرے گا۔

صالح بن وصیف کے متعلقین پر حملہ

بعض موالی سے مذکور ہے کہ میں نے وصیف کے ایک بیٹے کو دیکھا، وہ وہی تھا جس نے ان سب جماعتوں کو جمع کیا تھا، موسیٰ اور بایکباک کے ساتھ میدان بغا صغیر میں ۱۱ر صفر چارشنبہ کو گیند تھاپی سے کھیل رہا تھا، یہ لوگ صالح بن وصیف کی تلاش میں کوشش کرنے لگے، اس کے سبب سے اس جماعت پر حملہ کیا گیا جو اس کے قبل اس کے متعلقین میں سے تھی جن کو یہ تہمت لگائی تھی کہ اسے پناہ دی ہے، ابراہیم بن سعدان نحوی، ابراہیم طالبی، ہارون بن عبدالرحمٰن بن ازہر شیعی، ابوالاحوص بن احمد بن سعید بن سلم بن قتیبہ، ابو بکر داماد ابی حرملۃ حجام، شاریہ مغنیہ اور سرخسی سردار پولیس خاص انھیں میں تھے، ان کے علاوہ ایک اور جماعت بھی تھی۔

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن محمد کا بیان

ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مصعب بن زریق سے مذکور ہے کہ ربع القبہ صالح بن وصیف کی حویلی کے قریب ایک عمارت ہے، اس کے مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم لوگ یوم یک شنبہ کو بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک گلی سے ایک غلام نکلا، میں نے اسے خوف زدہ دیکھا تو اچنبھا معلوم ہوا، تو حال دریافت کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ ہمیں چھوڑ گیا، کچھ دیر نہ گزری تھی کہ صالح بن وصیف کے موالی میں سے ایک گزرنے والا سامنے آیا جو روزبہ مشہور تھا، اس کے ہمراہ تین یا چار آدمی تھے، وہ اس گلی میں گھس گئے، اس سے بھی تعجب ہوا، تھوڑی دیر کے بعد وہ نکلے اور صالح بن وصیف کو نکالا، ہم نے واقعہ دریافت کیا، یکایک وہ غلام اس گلی کے کسی گھر میں پانی کی تلاش میں گھس گیا کہ اسے پیے، اس نے کہا کہ اس نے کسی کہنے والے کو سنا جو فارسی میں کہتا ہے کہ امیر کنارے ہو جا، کیونکہ ایک غلام آیا ہے جو پانی ڈھونڈتا ہے، اس غلام نے بھی یہ سنا اس کے اور اس گزرنے والے کے درمیان جان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہچان تھی، وہ اُس کے پاس آیا اور اُسے خبر دی۔ گزرنے والے نے تین آدمی جمع کئے اور اُس پر ٹوٹ پڑا اور اُسے نکال لیا۔

صالح بن وصیف کی گرفتاری

گزرنے والے نے جو اُس پر ٹوٹ پڑا تھا کہا کہ مجھ سے اُس غلام نے جو کچھ کہا وہ کہا۔ میں آگے بڑھا، میرے ساتھ تین آدمی تھے، دیکھا کہ صالح بن وصیف کے ہاتھ میں آئینہ اور کنگھا ہے اور وہ اپنی ڈاڑھی میں کنگھا کر رہا ہے اُس نے مجھے دیکھا تو بھاگا اور ایک گھر میں گھس گیا۔ میں یہ ڈرا کہ کہیں یہ تلوار یا ہتھیار لینے کے خیال میں نہ ہو، میں ٹھیر گیا، دیکھا تو وہ ایک کونے میں چھپا ہے، میں اُس کے پاس گھس گیا اور اُس کو نکال لایا، اُس نے مجھ سے عاجزی و زاری سے زیادہ کچھ نہ کیا جب اُس نے مجھ سے گریہ وزاری کی تو میں نے کہا کہ "مجھے تیرے چھوڑنے کی کوئی گنجائش نہیں لیکن میں تجھے تیرے بھائیوں، ساتھیوں، سرداروں اور تیرے افسروں کے پاس لے چلوں گا اگر ان میں سے دو نے بھی اعتراض کیا تو میں اُن کے ہاتھ میں تجھے چھوڑ دوں گا" پھر میں نے اُسے نکالا مگر مجھے سوائے اُس کے کوئی نہ ملا جو اُس کی برائی پر میرا مددگار تھا، جب وہ گرفتار کیا گیا تو اُسے قریب دو میل کے اس طرح چلایا گیا کہ ساتھ میں سوائے سرکاری آدمیوں کے کوئی نہ تھا جو پانچ سے بھی کم تھے۔

صالح بن وصیف کا قتل

بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت وہ گرفتار کیا گیا تو اس پر ایک کرتا ایک ریشمی تانے کی صدری اور پاجامہ تھا، سر پر کچھ نہ تھا اور وہ برہنہ پا تھا، ترکی ابلق گھوڑے پر لادا گیا، عوام اُس کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور خواص روک رہے تھے، اُنھوں نے اُسے موسیٰ بن بغا کے گھر پہنچایا، موسیٰ بن بغا کے گھر لے گئے تو سرداروں میں سے بایکباک اور مفلح اور یاجور اور ساتکین وغیرہ اس کے پاس آئے، اُسے باب الحجر سے نکالا جو جامع مسجد کے قبلے سے متصل ہے کہ محل لے جائیں، جب وہ اسے منارے کی حد تک لے گئے، تو مفلح کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے اُس کے شانے پر ایک ایسی ضرب لگائی جو قریب تھا کہ اُسے پھاڑ دے، اس کے بعد اُس کا سر کاٹ لیا، دھڑ وہیں چھوڑ دیا، اور اُسے المہتدی کے گھر لے گئے۔

صالح بن وصیف کے سر کی تشہیر

ایوان خلافت میں مغرب کے کچھ ہی قبل پہنچے، سر مفلح کے غلاموں میں سے ایک شخص کی قبا کے دامن میں تھا، خون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹپک رہا تھا، اُسے لے کے پہنچے تو المہتدی مغرب کی نماز کے لئے کھڑا ہو چکا تھا اس نے اُس نے اُسے نہیں دیکھا وہ اُسے نکال لائے تاکہ درست کر لیا جائے، المہتدی نے اپنی نماز ادا کر لی اور انھوں نے اُسے خبر دی کہ صالح کو قتل کر دیا اور وہ اُس کا سر لاتے ہیں تو اُس نے اس سے زیادہ اُن سے کچھ نہ کیا کہ یہ کہا کہ اُسے دکھاؤ اور اپنی تسبیح میں لگ گیا، یہ خبر اُس کے گھر پہنچی تو فریاد بلند ہوئی، وہ لوگ اُس رات کو سو رہے، جب ۲۲ صفر دوشنبے کا دن ہوا تو صالح بن وصیف کا سر ایک نیزے پر چڑھایا گیا اور اُسے گھمایا گیا، منادی کی گئی کہ یہ اُس شخص کا بدلہ ہے جو اپنے آقا کو قتل کرے، تھوڑی دیر کے لئے باب العامہ پر لٹکا دیا گیا اور اس کے بعد بٹھا لیا گیا، پے در پے تین دن تک ایسا ہی کیا گیا، دو شنبے کے دن جب کہ صالح بن وصیف کا سر لٹکایا گیا بغا صنیر کا سر نکالا گیا اور اُس کے اعزاء کو دے دیا گیا تاکہ دفن کر دیں۔

صالح کے قتل پر مفلح کا اظہار افسوس

بعض موالی سے مذکور ہے کہ میں نے مفلح کو اس طرح دیکھا کہ اُس نے بغا کے سر کو دیکھا تو رونے لگا اور کہا کہ خدا مجھے قتل کرے اگر میں تیرے قاتل کو قتل نہ کر دوں، جب ۲۶ صفر پنج شنبہ کا دن ہوا تو موسیٰ نے وہ سر ام الفضل وصیف کی بیٹی کو بھیجا، وہ المزشری کی بیوی تھی اور اُس کے قبل سلمۃ بن خاقان کے پاس تھی۔

بعض بنی ہاشم سے مذکور ہے کہ اُم الفضل نے موسیٰ بن بغا کو صالح کے قتل پر مبارکباد دی، موسیٰ نے کہا کہ وہ امیر المومنین کا دشمن تھا، قتل کا مستحق تھا، ام الفضل نے بایکباک کو مبارکباد دی تو اُس نے کہا کہ یہ مبارکباد میرے لئے نہیں ہے، صالح تو میرا بھائی تھا۔

صالح بن وصیف کے قتل پر السلولی کے اشعار

جب صالح بن وصیف قتل کیا گیا تو السلولی نے موسیٰ کے لئے اشعار ذیل کہے۔

(۱) وثلت وتراث من فرعون حين طغى
تو نے فرعون سے اپنا انتقام لے لیا جب اُس نے سرکشی کی

وجئت اذ جئت يا موسى على قدر
اے موسیٰ تو جب آیا تو اپنے مرتبے پر آیا

(۲) ثلاثة كلهم باغ لاخ حسد
تین ہیں جو سب کے سب باغی ہیں، ہر ایک حسد کا بھائی ہے

يرميك باظلم والعدوان عن وتر
جو ظلم و عدوان کی کمان سے تجھے تیر مارتا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) وصیف بالکرخ ممثول بہ وبغا — بالجسر محترق بالجمر والشرر
وصیف کرخ میں ہے جس کے ناک کان کٹ چکے ہیں وبغا — الجسر پر چنگاری اور شعلے میں جل رہا ہے

(۴) وصالح بن وصیف بعد مقفر — فی الحیر جیفتہ والروح فی سقر
ان کے بعد صالح بن وصیف ہے جو مثلہ میں چھپا ہے — اس کی لاش الحیر میں ہے اور روح جہنم میں

متفرق واقعات

اسی سال جمادی الاولیٰ کی چاند رات کو موسیٰ بن بغا اور بابکیاک نے مساور الشاری کی طرف کوچ کیا اور محمد بن الواثق نے ان کی مشایعت کی۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں مساور بن عبدالحمید اور عبیدۃ العمروسی کا الکحیل میں مقابلہ ہوا، وہ دونوں مختلف الرائے تھے، مساور کی عبیدہ پر فتح ہوئی اور اس نے اسے قتل کر دیا۔

اسی سال اور اسی مہینے میں مساور الشاری اور مفلح کا مقابلہ ہوا، مساور کی جانب سے مجھ سے بیان کیا گیا کہ وہ العمروسی کو قتل کرنے کے بعد اس حالت میں کہ اس کے ساتھی بہت زخمی تھے اور ان کے زخم بھرے نہ تھے اور وہ اس جنگ سے تھک گئے تھے جو دونوں فریق کے درمیان ہوئی تھی، الکحیل سے موسیٰ کے لشکر کی طرف اور جو اس لشکر میں شامل ہو گئے تھے ان کی طرف واپس ہوا، وہ لوگ حفاظت کر رہے تھے، اس نے ان پر حملہ کر دیا، کامیابی کی جو امید تھی بر نہ آئی، یہ مقابلہ جبل زنبی میں ہوا تھا، آخر وہ اور اس کے ساتھی اس پہاڑ کے متصل ہو گئے پھر اس کی چوٹی پر چلے گئے، وہاں آگ سلگائی اور اپنے نیزے گاڑ دیئے، موسیٰ کا لشکر اس پہاڑ کے میدان میں تھا، مساور اور اس کے ساتھی اس راستے کے علاوہ جس میں موسیٰ نے اپنا لشکر اتارا تھا اس پہاڑ سے اترے وہ چلا گیا، موسیٰ اور اس کے ساتھی یہ سمجھتے رہے کہ پہاڑ ہی پر ہے، وہ لوگ ان سے بچ گئے۔

اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار

اسی سال ۱۴ رجب کو المہتدی معزول کیا گیا اور ۱۸ رجب پنج شنبہ کو اس کی وفات ہوئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اسی سال ۲ رجب کو ساکنان کرخ نے سامرا میں اپنی عطا کے لئے حرکت کی، المہتدی نے ان کے پاس طبانیخ کو جو ان کا رئیس تھا اور اپنے بھائی عبداللہ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا، دونوں نے اُن سے گفتگو کی، اُنھوں نے اُن کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم امیرالمومنین سے بالمشافہ گفتگو کریں، ابونصر بن بغا رات میں چھپ کر اپنے بھائی کے لشکر کی طرف نکل گیا جو الشاری کے قریب السن میں تھا، محل میں ایک جماعت داخل ہوئی، یہ چارشنبہ کا دن تھا، المہتدی نے اُن لوگوں سے دیر تک گفتگو کی، اُن کی عطا چارشنبہ و پنج شنبہ کو بند کی گئی تھی، وہ منتظر تھے کہ یہ معلوم کریں کہ موسیٰ بن بغا کیا کرتا ہے، موسیٰ نے اپنے لشکر کو ایک مہینے کی تنخواہ دی تھی، وہ الشاری کے مقابلے پر تھا، اُس کے ساتھی قرار سے ہوئے تو اختلاف پڑ گیا، موسیٰ خراسان کے ارادے سے چلا گیا۔

المہتدی کا بایکباک کے نام پیغام

اسباب اختلاف میں اور ترکوں سے لڑنے کے لئے مہتدی کے نکلنے کے باعث میں مختلف روایتیں ہیں، بعض کہتے ہیں کہ جس وجہ سے الشاری کے سامنے سے موسیٰ ہٹ گیا، اُس کی جنگ ترک کردی اور خراسان چلا گیا، وہ وجہ یہ ہے کہ المہتدی نے بایکباک کو ایسے وقت کہ وہ موسیٰ کے ساتھ مشاور الشاری کے مقابلے میں مقیم تھا اپنی طرف مائل کرنا چاہا، اُسے لکھا جس میں یہ حکم تھا کہ "اُس لشکر کو جو موسیٰ کے ساتھ ہے خود اپنے ماتحت کرلے، اور وہی اُن پر سردار ہو جائے، یہ کہ موسیٰ بن بغا اور مفلح کو قتل کردے یا قید کرکے دونوں کو اُس کے پاس بھیج دے۔"

بایکباک اور موسیٰ بن بغا کی گفتگو

جب وہ خط بایکباک کو ملا تو وہ اُسے لے کر موسیٰ بن بغا کے پاس گیا، اور اُس سے کہا کہ "میں اس سے خوش نہیں ہوں، کیونکہ یہ تدبیر تو ہم سب کے خلاف ہے، جب آج تیرے ساتھ کچھ کیا جائے گا تو کل میرے ساتھ بھی ویسا ہی کیا جائے گا، تیری کیا رائے ہے؟" اُس نے کہا کہ "میری رائے یہ ہے کہ تو سامرا جا کے اُسے اطلاع دے کہ تو اُس کی اطاعت میں ہے اور موسیٰ و مفلح پر اُس کا مددگار رہے، وہ تجھ سے مطمئن ہو جائے گا، پھر ہم سب اُس کے قتل کی تدبیر تدبیر کریں گے۔"

بایکباک کی گرفتاری

بایکباک آیا اور المہتدی کے پاس گیا، وہ لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے، گویا کہ الشاری کے پاس سے آئے ہیں، المہتدی ناخوش ہوا کہ "تو نے لشکر چھوڑ دیا حالانکہ میں نے تجھے یہ حکم دیا تھا کہ تو موسیٰ و مفلح کو قتل کردے، ان کے معاملے میں تو نے ڈھیل دی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس نے کہا "اے امیرالمومنین میرے لئے ان دونوں کے ساتھ یہ کیونکر ممکن تھا، لشکر کے اعتبار سے دونوں مجھ سے بہت بڑے اور بہت زبردست ہیں، میرے اور مفلح کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو میں اُس کا انتقام نہ لے سکا، البتہ میں اپنا لشکر اور اپنے ساتھی اور جس نے میری اطاعت کی سب کو لے آیا ہوں کہ اُن دونوں کے خلاف تیری مدد کروں اور تیرے معاملے کو طاقت پہنچاؤں، اور موسیٰ کے پاس تو بہت تھوڑی تعداد رہ گئی ہے۔"

اُس نے کہا کہ "اپنے ہتھیار رکھ دے۔" اور اُسے کسی گھر میں داخل کرنے کا حکم دیا۔

اُس نے کہا "اے امیرالمومنین مجھ جیسے آدمی کا تو یہ انتظام نہیں ہے جب کہ وہ اس قسم کی وجہ سے آئے، یہاں تک کہ میں اپنے گھر جاؤں اور اپنے ساتھیوں اور عزیزوں کو اپنے کام کا حکم دوں۔"

اُس نے کہا کہ "اس امر کی کوئی گنجائش نہیں کہ مجھے تجھ سے گفتگو کی حاجت ہو۔"

اُس کے ہتھیار لے لئے گئے، ساتھیوں کو اُس کی خبر میں دیر لگی، احمد ابن خاقان دربان بایکباک اُن میں دوڑنے لگا کہ اپنے صاحب کو تلاش کرو قبل اس کے کہ اُس پر کوئی حادثہ گزرے، ترک جوش میں آ گئے، محل کو گھیر لیا۔

صالح بن علی کا مہتدی کو مشورہ

جب المہتدی نے یہ دیکھا اُس وقت اُس کے پاس صالح بن علی بن یعقوب ابن ابی جعفر المنصور تھا، اُس سے مشورہ کیا کہ تو کیا مناسب سمجھتا ہے، اس نے کہا۔ "اے امیرالمومنین، جس شجاعت اور پیش قدمی کو تو پہنچا تیرے بزرگوں میں سے کوئی نہیں پہنچا، ابو مسلم کی شان اہل خراسان کے نزدیک جتنی کہ اس ترک کی اُس کے لشکر میں ہے اس سے بہت زیادہ تھی، مگر کچھ نہ ہوا سوائے اس کے کہ اُس کا سر ان کی طرف پھینک دیا گیا یہاں تک کہ انھیں قرار آ گیا حالانکہ ان میں وہ بھی تھے جو اس کی پرستش کرتے تھے اور اُس کو رب بنائے ہوئے تھے، تو بھی اگر ایسا ہی کرے گا تو انھیں قسرار آ جائے گا، کیونکہ تو پیش قدمی میں منصور سے بھی زیادہ سخت ہے اور دل کی شجاعت میں بھی۔"

بایکباک کا قتل

الکرخی جس کا نام محمد بن البابشر تھا کرخ میں لوہار تھا اور میخیں بنایا کرتا تھا، اس پیشے سے جدا ہو کر بغداد میں المہتدی سے مل گیا تھا، اُس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پھیرو سا کر کے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا، اسے بایکباک کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے اس کی گردن مار دی، ترکوں کی یہ حالت تھی کہ محل میں مسلح صف بستہ کھڑے بایکباک کو طلب کر رہے تھے، المہتدی نے عتاب بن عتاب قائد کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر ان میں پھینک دے، عتاب نے سر لے کر ان کی طرف پھینک دیا، وہ پیچھے ہٹے اور ان میں جوش پیدا ہو گیا، ایک شخص نے عتاب پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، المہتدی نے فراغنہ اور مغاربہ اور اشروسنیہ اور ان ترکوں کو جنھوں نے دودرم اور سنو پر اس سے بیعت کی تھی بلا بھیجا، وہ آئے اور ان میں بہت سے مقتول ہوئے، کہا گیا ہے کہ ان ترکوں میں سے جنھوں نے قتال کیا تقریباً چار ہزار مقتول ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار اور یہ بھی کہ ایک ہزار، اور یہ واقعہ اسی سال ماہ رجب یوم شنبہ کو ہوا۔

ساری قوم یوم یک شنبہ کو اکٹھا ہو گئی، تمام ترک متفق ہو گئے، سب کا معاملہ ایک ہو گیا، ان میں سے تقریباً دس ہزار آدمی آئے، طغوتیا برادر بایکباک اور احمد بن خاقان در بان بایکباک تقریباً پانچ سو آدمی کی جماعت میں آئے جو طغوتیا کے ہمراہ تھے۔

المہتدی اور ترکوں کی جنگ

المہتدی اس طرح تھا کہ صالح بن علی اس کے ہمراہ تھا، لشکر میں قرآت مچی تھی اور وہ لوگوں کو اس امر کی دعوت دے رہا تھا کہ وہ اپنے خلیفہ کی مدد کریں، جب شر بڑھا تو وہ ترک جو المہتدی کے ساتھ تھے اپنے ساتھیوں کی طرف مائل ہو گئے جو برادر بایکباک کے ساتھ تھے، المہتدی فراغنہ و مغاربہ اور ان چند عوام میں رہ گیا جو اس کے ہمراہ تھے پھر طغوتیا برادر بایکباک نے ان سب پر ایک ایسا حملہ کیا جو طالب قصاص اور ایسے شدید پیاسے اور ایسے طالب انتقام کا ہو جسے جلد ملا ہو، صفیں توڑ دیں انھیں بھگا دیا اور بہتوں کو قتل کر ڈالا، وہ لوگ پشت پھیر کر بھاگے، المہتدی بھی اس طرح شکست اٹھا کر بھاگا کہ اس کے ہاتھ میں برہنہ تلوار تھی اور وہ ندا دے رہا تھا کہ اے گروہ انصار اپنے خلیفہ کی مدد کرو۔ اسی طرح ابو صالح عبداللہ بن محمد بن یزداد کے گھر پہنچا جو خشبہ بایک کے بعد تھا اور اس میں احمد بن جمیل صاحب المقونۃ بھی تھا، وہاں داخل ہوا، اپنے ہتھیار رکھ کر سفید کپڑے پہن لیے کہ ایک گھر کے اوپر چڑھ کر دوسرے گھر میں اتر جائے اور بھاگ جائے، ڈھونڈا گیا مگر نہیں ملا۔

احمد بن خاقان تیس سواروں کے ساتھ اسے پوچھتا ہوا آیا آگاہ ہو گیا کہ وہ ابن جمیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر میں ہے، وہاں سے وہ بھاگا کہ چڑھ کر نکل جائے، اُسے ایک تیر مارا گیا اور ایک تلوار اُس کے پیٹ میں بھونک دی گئی، احمد بن خاقان نے گھوڑے یا خچر پر لادا اور اُس کے پیچھے سائیس کو بٹھا کر یہاں تک کہ اُسے اپنے گھر لے گیا، لوگ اُس کے پاس آئے، اُسے چپتیں مارنے اور منہ پر تھوکنے لگے، اسباب و سامان کی قیمت دریافت کرنے لگے، اُس نے چھ لاکھ کا اقرار کیا جنھیں کرخی نے بغداد میں لوگوں کے پاس امانت رکھ دیا ہے، آزار رسانی کا سامان کیا گیا اور چھ لاکھ دینار کا رقعہ لے لیا گیا، ایک شخص کے حوالے کر دیا، جس نے اُس کے خیمے کو مسل کر اُس کو قتل کر دیا۔

بعض نے کہا کہ اس کا سبب اور پہلا اختلاف یہ تھا کہ ترکوں کی اولاد میں سے لاتعین جمع ہوئے کہ ہم لوگ اس پر رضامند نہیں ہیں کہ ہم پر سوائے امیرالمومنین کے کوئی اور رئیس ہو۔

موسیٰ بن بغا اور بایکباک کو اُس وقت اُنھوں نے لکھا جب کہ وہ دونوں الشاری کے مقابل تھے، موسیٰ اپنے آدمیوں کے ساتھ آیا، جمعہ کو الوزیریہ کے علاقے میں ایک پل تک گیا۔ المہتدی نے الجسر میں پڑاؤ کیا اور وہ ان کے قریب ہو گیا، وہ محل کی طرف مسلح نکلا۔

فراغنہ و مغاربہ کا قتل

جب ۱۳ رجب یوم شنبہ ہوا تو بایکباک فرماں بردار بن کے داخل ہوا، موسیٰ تقریباً دو ہزار آدمی کے ساتھ خراسان کی طرف چلا گیا۔ ایک شخص موالی میں سے المہتدی کے پاس آیا کہ بایکباک نے موسیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ تجھے محل میں کسی بہانے سے قتل کر دے گا۔ المہتدی نے بایکباک کو گرفتار کر لیا، اُس کے ہتھیار چھین لینے اور قید کر دینے کا حکم دیا، وہ ہفتے کو عصر تک قید رہا، اہل کرخ اُس کی تلاش میں نکلے اور واپس گئے، یک شنبہ کی صبح ہوئی تو ان میں سے کوئی نہ بچا جو پیادہ یا سوار مسلح ہو کر نہ آیا ہو، جب وہ محل کی طرف گئے تو المہتدی نے نماز ظہر پڑھی اور فراغنہ و مغاربہ کے ہمراہ اُن کی طرف نکلا، ترکوں نے اُنھیں بھڑکایا، انھوں نے اُن پر حملہ کر دیا، جب انھوں نے اُن کا پیچھا کیا تو اُن کا پوشیدہ لشکر نکل آیا جس سے فراغنہ و مغاربہ کی بہت بڑی جماعت مقتول ہوئی۔

المہتدی کا فرار

المہتدی بھاگا، ابوالوزیر کے دروازے پر اس حالت میں گزرا کہ اُس کا غلام چلا رہا تھا کہ اے لوگو یہ تمھارا خلیفہ ہے، ترک اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے، وہ احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جمیل کے گھر میں گھس گیا، المہتدی ایک سے دوسرے گھر پر چڑھ گیا، ترکوں نے اُس تمام علاقے کا محاصرہ کر لیا اُسے انھوں نے عبد اللہ بن عمر البازیار کے ایک غلام کے گھر سے نکالا، اس حالت میں ایک دُبلے سیاہ گھوڑے پر سوار کر دیا کہ اُس کی پسلی میں نیزے کا زخم تھا اور وہ ایک کرتہ اور پاجامہ پہنے تھا، کرخی کا گھر، نیز ایک جماعت عوام اور بنی ثوابہ کے مکانات لوٹ لیے۔

جب دوشنبہ کا دن ہوا تو احمد بن المتوکل عرف ابن فتیان کو یارجوخ کے گھر پہنچایا گیا ترک راستوں میں گھوم رہے تھے اور عوام کی تعریف کر رہے تھے کہ اُنھوں نے ان کی مزاحمت نہیں کی۔

کیغلغ کی گرفتاری

دوسروں نے کہا کہ اس کا سبب یہ تھا کہ کرخ اور سامرا کے باشندوں نے اسی سال ۲ رجب یوم دوشنبہ کو حرکت کی، کرخ میں اور اُس کے اوپر جمع ہوئے، المہتدی نے کیغلغ و طبا یغو بن صول ارتکین اور اپنے بھائی عبد اللہ کو ان کی جانب روانہ کیا، یہ لوگ اُن کے ساتھ برابر رہے یہاں تک کہ اُن میں سکون ہو گیا اور یہ دار الخلافت واپس آ گئے، ابو نصر محمد بن بغا کبیر کو یہ خبر پہنچی کہ المہتدی نے اُس کے اور اُس کے بھائی موسیٰ کے بارے میں کلام کیا ہے اور موالی سے کہا ہے کہ تمام مال ان لوگوں کے پاس ہے، وہ اس سے اور اُن لوگوں سے ڈرا، شب چارشنبہ ۳ رجب کو بھاگ گیا، المہتدی نے اُسے چار رقعے لکھے جس میں اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو پناہ دی تھی، دو خط اُسے اُس وقت پہنچے جب کہ وہ ابرتکین بن برمکاتکین کے ساتھ المحمدیہ میں مقیم تھا، دوسرے دو اُس وقت پہنچے کہ فرج صغیر کے ساتھ تھا، اُس نے اُس پر بھروسہ کیا اور واپس ہوا، وہ اور اُس کا بھائی حبشون اور بکالیا دار الخلافت میں داخل ہوئے تو قید کر دیئے گئے، ان کے ساتھ کیغلغ بھی قید کر دیا گیا۔

ابو نصر کی گرفتاری و قتل

ابو نصر کو اُن سے علیحدہ کر لیا گیا اور اُس سے مال مانگا گیا۔ اُس کے وکیل سے پندرہ ہزار دینار لے لئے گئے اور اُسے ۳ رجب سہ شنبہ کو قتل کر کے القناۃ کے ایک کنویں میں پھینک دیا گیا، ۱۵ رجب دوشنبہ کو اُسے کنویں سے نکالا گیا اور اُس کے گھر پہنچایا گیا، وہ بدبو کرنے لگا تھا، تین سو مثقال مشک اور چھ سو مثقال کافور خریدا گیا اور اُس پر ڈال دیا گیا مگر بدبو بند نہ ہوئی، الحسن بن مامون نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی۔

موالیوں کو دار الخلافہ میں قیام کا حکم

المہتدی نے ابو نصر کو قید کرنے کے وقت موسیٰ بن بغا کو لکھا کہ لشکر کو بایکباک کے سپرد کر دے اور مع موالی کے سامرا آ جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایکباک کو لشکر پر قبضہ کرنے اور انتشاری کے قتال کا انتظام کرنے کو لکھا بایکباک اُس خط کو موسیٰ کے پاس لے گیا، اُس نے اُسے پڑھا تو سامرا کی واپسی پر اتفاق کر لیا، المہتدی کو یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ اُس کی مخالفت پر آمادہ ہیں، اُس نے موالی کو جمع کر کے فرماں برداری پر برانگیختہ کیا اور اُنھیں دار الخلافت میں اپنے ساتھ رہنے اور اپنے سے جدا نہ ہونے کا حکم دیا، ترکوں میں سے ہر شخص کے لئے اور اُن کے قائم مقام تھے ان کے لئے بھی دو درہم یومیہ جاری کئے اور مغربیوں میں سے ہر شخص کے لئے ایک درہم، دونوں فریق اور اُن کے دوست تقریباً پندرہ ہزار آدمی اُس کے لئے خاص محل اور دوسرے محلوں میں جمع ہو گئے اُن میں وہ ترک بھی تھے جو الکالی مشہور تھے۔

کیغلغ کے قید ہونے کے بعد دار الخلافت کا منتظم مسرور بلخی اور سرداروں کا رئیس طبا یغو تھا، منتظم عبد اللہ بن تکین تھا۔ موسیٰ اور مفلح اور بایکباک کو ابونصر اور حبشون اور دوسرے گرفتاروں کی خبر پہنچی تو انھوں نے احتیاط اختیار کی اُن کے اور المہتدی کے درمیان نامہ و پیام و قاصد جاری ہوئے، المہتدی اُس جماعت کے اپنے پاس آنے کی امید میں ۱۱ رجب پنج شنبہ کو اپنی جماعت کے ساتھ نکلا مگر کوئی نہیں آیا۔

احمد بن خاقان کی گرفتاری

جب ۱۲ رجب جمعہ کا دن ہوا تو یہ خبر پہنچی کہ موسیٰ مفلح کے ساتھ سامرا کے راستے سے الجبل کے علاقے میں شام کے وقت داخل ہو گیا ہے، ہفتے کے دن بایکباک اور یارجوخ اور اساتکین اور علی بن بارس اور سیما الطویل اور خطارمش دار الخلافت میں داخل ہوئے بایکباک اور اُس کا نائب احمد بن خاقان قید کر دیئے گئے اور بقیہ کو واپس کر دیا گیا۔ بایکباک وغیرہ کے ترک ساتھی جمع ہوئے اور کہا کہ ہمارا سردار کیوں قید ہے اور ابونصر کیوں قتل کیا گیا۔

طغوتیا کا مہتدی کی جماعت پر حملہ

ہفتہ کو المہتدی اُن کی جانب نکلا، ان کے درمیان کوئی جنگ نہیں ہوئی، وہ واپس گیا اور یک شنبہ کو اس طرح نکلا کہ وہ لوگ اُس کے لئے جمع ہو گئے تھے، خود اُس نے مغربیوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹی کے برتن والے ترکوں اور فرغانیوں کو جمع کیا، میمنہ پر مسرور بلخی اور میسرہ پر یارجوخ تھا، المہتدی اساکین وطبا یغو وغیرہ سرداروں کے ساتھ قلب میں رہا، جب سورج تیز ہو گیا تو بعض آدمی بعض کے قریب ہو گئے اور لڑائی چھڑ گئی، انھوں نے بابکیاک کو طلب کیا تو المہتدی نے اُس کا سر اُن کے پاس پھنکوا دیا، شاب بن عتاب نے اُسے اپنی قبا کے دامن سے نکالا تھا، اُن لوگوں نے اُسے دیکھا تو اُس کے بھائی طغوتیا نے اپنی خاص جماعت سے المہتدی کی جماعت پر حملہ کر دیا، المہتدی کے لشکر کے میمنہ و میسرہ والے پھر گئے اور انھی کے ساتھ ہو گئے، بقیہ لوگ المہتدی کے پاس سے بھاگ گئے، دونوں فریق کی ایک جماعت مقتول ہوئی۔

حبشون بن بغا کا بیان حبشون بن بغا سے مذکور ہے کہ سات سو اسی آدمی مقتول ہوئے اور سب لوگ منتشر ہو گئے، المہتدی دار الخلافت میں داخل ہوا، وہ دروازہ بند کر لیا گیا جس سے وہ داخل ہوا تھا، اُس دروازے سے نکلا جو باب الایتاخ مشہور ہے، بازار مسرور سے واثق کے دروازے سے ہوتا ہوا باب العامہ کی طرف اس طرح نکلا کہ ندا دے رہا تھا کہ اے لوگو میں امیر المومنین ہوں، اپنے خلیفہ کی طرف سے قتال کرو مگر عوام میں سے کسی نے اس بات نہ مانی، اور وہ سڑک پر گزر رہا تھا اور ندا دے رہا تھا، مگر کسی کو اُس کی مدد کرتے نہیں دیکھا، وہ قید خانے کے دروازے پر گیا، قیدیوں کو رہا کر دیا جو اُس میں تھا، گمان کرتا تھا کہ وہ لوگ اس کی مدد کریں گے، مگر اُن سے سوائے بھاگنے کے کچھ نہ ہوا، کسی نے اُس کی بات نہ مانی۔

المہتدی کی گرفتاری لوگوں نے اُس کی بات قبول نہ کی تو وہ ابو صالح عبد اللہ بن یزداد کے گھر گیا، وہاں احمد بن جمیل افسر پولیس بھی اترا ہوا تھا، وہ اُس کے پاس پہنچایا گیا، دیوان الضیاع کی طرف سے نکال کر محل میں لائے، پھر احمد بن خاقان کے پاس قید کر دیا، احمد بن جمیل کا گھر لوٹ لیا گیا، جو شخص مغاربہ کے سرداروں میں سے اس معرکے میں قتل ہوا وہ نصر بن احمد الزبیری ہے، اور شاکریہ کے سرداروں میں سے عتاب بن عتاب ہے جب کہ وہ بابکیاک کا سر اُن کے پاس لایا تھا۔

المہتدی کا معزول ہونے سے انکار بیان کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں المہتدی نے بہت بڑی جماعت کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا، قید ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد سخت کلامی ہوئی، اور انھوں نے اُس سے معزولی چاہی تو اُس نے انکار کیا اور قتل کے لئے تیار ہوگیا۔ انھوں نے کہا کہ اُس نے اپنے ہاتھ سے موسیٰ بن بغا اور بایکباک اور سرداروں کی ایک جماعت کو لکھا تھا کہ اُن کے ساتھ بد عہدی نہ کرے گا۔ اُنھیں فریب نہ دے گا بہانہ قتل نہ کرے گا۔ نہ ان امور کا قصد کرے گا جب اُس نے ایسا ان سب کے بیان میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا اور وہ اُس پر واقف ہوگئے تو وہ اُس کی بیعت سے بری ہوگئے۔ انھیں اختیار ہے کہ جس کو چاہیں نصب کریں۔ انھوں نے اُس کی حکومت توڑنے کو حلال سمجھا۔

یارجوخ کی احمد بن متوکل کی بیعت

یارجوخ لوگوں کے بھاگ جانے کے بعد دار الخلافت گیا تھا۔ وہاں سے اولاد متوکل میں سے اُس نے ایک جماعت کو نکالا۔ اُنھیں اپنے گھر لے گیا۔ ۱۳ رجب سہ شنبہ کو احمد بن المتوکل سے جو ابن فتیان مشہور تھا بیعت کرلی المعتمد علی اللہ نام رکھا گیا۔ ۱۸ رجب یوم پنج شنبہ کو المہتدی محمد بن الواثق کی وفات پر شہادت لی گئی کہ وہ درست حالت میں تھا۔ سوائے اُن دو زخموں کے جو اسے یک شنبہ کو لڑائی میں لگے کہ ایک تیر سے اور ایک تلوار سے اور کوئی زخم نہیں تھا۔ جعفر بن عبد الواحد اور امیر المومنین کے چند بھائیوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ المنتصر کے مقبرے میں دفن کردیا گیا۔

موسیٰ بن بغا اور مفلح ۱۹ رجب یوم شنبہ کو سامرا میں داخل ہوئے۔ اس نے المعتمد کو سلام کیا خلعت ملا۔ وہ اپنے گھر چلا گیا لوگ امن و عافیت سے رہنے لگے۔

اہل کرخ کا المہتدی سے ملاقات پر اصرار

۲۰ رجب کو اہل کرخ دودر سب میں ہیجان پیدا ہوا۔ وہ جمع ہوئے۔ جب وہ حرکت کرتے تھے تو مہتدی اپنے بھائی عبد اللہ کو بھیجا کرتا تھا۔ اس دن بھی حسب معمول عبد اللہ کو اس کے پاس بھیجا اُس نے اُنھیں اس حالت میں پایا کہ محل کے ارادے سے آئے ہیں۔ گفتگو کی اور اُن کے حوائج کے انتظام کی ذمہ داری لی مگر انھوں نے انکار کیا کہ ہم واپس نہ ہوں گے جب تک کہ ہم امیر المومنین کے پاس جاکر اُس سے اپنے واقعہ کی شکایت نہ کریں۔ عبد اللہ ان کے پاس سے واپس ہوا۔ اس وقت دار الخلافت میں ابو نصر محمد بن بغا اور حبشون اور کیغلغ اور مسرور بلخی اور ایک اور گروہ تھا۔ عبد اللہ نے جب یہ خبر پہنچا دی تو حکم ہوا کہ پھر جاؤ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کی ایک جماعت کو ساتھ لائے۔ حسب الحکم عبداللہ ان سے قریب محل کے ملا اور چاہا کہ وہ اپنے مقام پر ٹھہریں اور اُس کے ساتھ ایک جماعت کو روانہ کریں مگر انھوں نے انکار کیا جب ابو نصر کو اور جو اس کے ساتھ دارالخلافت میں تھے۔ یہ خبر پہنچی کہ ان کا گروہ آگیا ہے تو وہ سب کے سب باب الزالہ کے قریب سے دارالخلافت سے نکل گئے۔ دارالخلافت میں سوائے مسرور بلخی کے ابطون نائب کیغلغ کے۔ اور کاتبوں میں سے بجز عیسیٰ بن فرخان شاہ کے اور کوئی نہ رہا۔

افسروں کی معزولی کا مطالبہ

موالی باب القصر الاعمر کے قریب سے داخل ہو گئے اور قریب چار ہزار کے دارالخلافت میں بھر گئے۔ مہتدی کے پاس گئے اپنی حالت کی شکایت کی انھیں اپنی درخواست میں بھروسہ تھا کہ ان کے افسروں کو معزول کر دیا جائے گا اور اُن کا انتظام امیرالمومنین کے بھائیوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ خزانے میں جتنی خیانت کی ہے سب کی تلافی وبازیابی ہوگی۔ جس کی مقدار پندرہ کروڑ بیان کی تھی۔ اس معاملے میں اور اُن کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اُس دن وہ دارالخلافت ہی میں رہے۔ مہتدی نے محمد بن مباشر کرخی کو بھیجا۔ اس نے اُن کے لئے ستو خریدے ابو نصر بن بغا اس کے بعد ہی گیا یہاں تک کہ اُس نے الجزیرہ کے قریب تھا لشکر جمع کیا۔ اس کے ساتھ تقریباً پانچ ہزار آدمی مل گئے۔ مگر اُسی شب کو علیحدہ ہو گئے۔ اب اس کے پاس سوسے بھی کم رہ گئے۔ وہ چلا گیا۔ جاتے جاتے محمدیہ پہنچ گیا۔

مطالبات پر نظر ثانی کا مشورہ

چارشنبہ کی صبح اس طرح ہوئی کہ موالی اپنے پہلے مطالبے پر قائم تھے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کام جس کا تم ارادہ کرتے ہو سخت کام ہے۔ ان امراء کے ہاتھ سے حکومت کا نکال لینا تمھیں بھی سہل نہیں۔ چہ جائے کہ معزول بھی کئے جائیں اور سرکاری مطالبات بھی پورے کرا لئے جائیں۔ اپنے معاملے میں غور کرو۔ اگر تمھیں یہ خیال ہو کہ تم اس معاملے پر اس وقت تک صبر کرو گے جب تک کہ وہ اپنی انتہا کو پہنچے تو امیرالمومنین اسے تمھارے لئے قبول کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں امیرالمومنین ..... تمھارے لئے غور کو اچھا سمجھتے ہیں۔ انھوں نے سوائے اپنی پہلی درخواست کے انکار کیا۔ انھیں اس امر کی بیعت کی قسموں کی دعوت دی گئی کہ وہ اسی قول پر قائم رہیں گے۔ اس سے رجوع نہ کریں گے۔ جو شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن سے اس معاملے میں قتال کرے گا اس سے قتال کریں گے۔ امیرالمومنین کے لئے خیر خواہی کریں گے۔ اس سے وفاداری کریں گے۔ ان لوگوں نے اُس کی یہ بات مان لی بیعت کی قسمیں لی گئیں۔ اس دن تقریباً ایک ہزار نے عیسیٰ بن فرخان شاہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی کہ فرماں روائی کے کاروبار کی عنان اقتدار اُسی کے ہاتھ میں تھی۔

ابونصر کی طلبی

انھوں نے اپنی جانب سے ابونصر کو ایک خط لکھوایا جسے اُن کے لئے عیسیٰ بن فرخان شاہ نے لکھ دیا اس خط میں بے سبب دارالخلافت سے نکل جانے پر اپنی ناگواری کا ذکر کیا تھا کہ صرف اس لئے امیرالمومنین کی جناب میں حاضر ہوئے تھے کہ اپنی حاجت کی شکایت کریں جب دارالخلافت کو خالی پایا تو ٹھیر گئے۔ امیرالمومنین جب معاودت فرمائیں گے تو ہم بھی لوٹ جائیں گے۔ ہرگز ہرگز برانگیختہ نہ کریں گے۔ عیسیٰ نے خلیفہ کی جانب سے بھی اُسے ایسا ہی لکھا۔ وہ الحدیہ سے عصر و عشا کے درمیان آیا اور دارالخلافت میں اس طرح داخل ہوا کہ اُس کے ہمراہ اس کا بھائی عبشون اور کیغلغ اور بکالبا اور اُن میں کا ایک گروہ تھا۔ موالی ان کے مقابلے میں مسلح ہو کر کھڑے ہو گئے اور المہتدی بیٹھ گیا۔

ابونصر کی دربار میں باریابی

ابونصر اور جو اُس کے ساتھ تھے اس کے پاس پہنچے۔ سلام کیا قریب آیا۔ المہتدی کے ہاتھ پاؤں اور فرش کو بوسہ دیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

المہتدی نے خطاب کیا کہ اے محمد اُس معاملے میں جو موالی کہتے ہیں تیرے پاس کیا ہے۔

اُس نے کہا وہ کیا کہتے ہیں۔

فرمایا: وہ بیان کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے تمام دولت کھینچ لی۔ اعمال میں خودسائی کی۔ سلطنت کے کسی امر میں غور نہیں کرتے۔ مصالح عامہ پر کان نہیں دھرتے۔

محمد نے کہا اے امیرالمومنین میں اور اموال ساتھ نہیں ہیں۔ نہ میں دیوان کا کاتب تھا۔ نہ میرے ہاتھ میں اعمال تھے۔

پوچھا: پھر وہ اموال کہاں ہیں۔ وہ ضرور تیرے ہی پاس ہیں۔ یا تیرے بھائیوں کاتبوں اور ساتھیوں کے پاس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونصر کی گرفتاری

موالی قریب آئے عبداللہ بن تکین اور ان میں کی ایک جماعت آگے بڑھی۔ ابونصر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ امیرالمومنین کا دشمن ہے جو امیرالمومنین کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کی تلوار لے لی ابونصر کا ایک غلام اندر آیا جس کا نام تیتل تھا۔ اُس نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قدم بڑھایا کہ اُن لوگوں کو ابونصر سے باز رکھے۔ اُس کا قدم خلیفہ کے قریب تھا۔ عبداللہ بن تکین بڑھا اور اُس کے سر پر ایک تلوار ماری۔ اس کے بعد دارالخلافت میں کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کی تلوار نہ لی گئی ہو۔ المہتدی اٹھا اور ایک کوٹھری میں جو اس کے قریب تھی چلا گیا۔ محمد بن بغا کو گرفتار کر کے دارالخلافت کے ایک حجرے میں داخل کر دیا گیا اُس کے بقیہ ساتھی بھی قید کر دیئے گئے۔ لوگوں نے اُس غلام کے قتل کا ارادہ کیا المہتدی نے انھیں روکا کہ اس کے بارے میں مجھے غور کرنے کی گنجائش ہے۔ پھر حکم دیا تو اُسے خزانے سے ایک کرتہ دیا گیا۔ اُس کے سر کا خون دھونے کا حکم دیا گیا۔ اور قید کر دیا گیا۔

عبداللہ بن الواثق کو الرقیف جانے کا حکم

چار شنبہ کی صبح کو لوگ بہت جمع ہو گئے بیعت لی جا رہی تھی۔ عبداللہ بن الواثق کو ایک ہزار شاکریوں اور فرغانیوں کے ساتھ الرقیف جانے کا حکم دیا۔ خراسان کے ان سرداروں میں سے جنھیں اس نے نکلنے کا حکم دیا تھا محمد بن یحییٰ الواثقی عتاب بن عتاب۔ ہارون بن عبدالرحمٰن بن الازہر۔ ابراہیم برادر ابی عوانہ یحییٰ بن محمد بن داؤد۔ نصر بن شبث کا بیٹا عبدالرحمٰن بن دینار اور احمد بن فریدون وغیرہ تھے۔ عبداللہ بن الواثق کو ان سرداروں کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس تواح میں ان کا جانا مناسب نہیں ہے۔ اس نے ادھر کا جانا ترک کر دیا ان لوگوں نے یہ ارادہ کیا کہ موسیٰ اور مفلح کو واپسی کے لئے اور لشکر کو اپنے میں سے کسی سردار کے سپرد کرنے کو لکھیں سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا کہ ان دونوں کو یہ مضمون اور چند خطوط دوسرے سرداروں کو اُن دونوں سے لشکر پر قبضہ کرنے کو اور چند خطوط چھوٹوں کو اس درخواست کے متعلق جو اُن کے ساتھیوں نے سامرا میں کی تھی اور ان کی وہ درخواست قبول کی گئی تھی۔ اور ان خطوط کے لکھنے کا حکم دیا گیا جو سرداروں کو لکھنا منظور تھے۔ اور اس امر کا کہ وہ انتظار کریں۔ اگر موسیٰ و مفلح نے دارالخلافت مع اپنے غلاموں کے آنے میں اور لشکر کو اس شخص کے جسے سپرد کرنے کا انھیں حکم دیا گیا ہے سپرد کرنے میں جلدی کی تو خیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ اُن دونوں کو گرفتار کر کے دار الخلافت روانہ کر دو ان لوگوں نے یہ خطوط اپنے میں سے تیس آدمیوں کے ہمراہ روانہ کئے وہ لوگ اسی سال ۵ رجب شب جمعہ کو سامرا سے روانہ ہوئے۔

گنجور کی گرفتاری و رہائی

اُن لوگوں پر جن سے دار الخلافت میں فی کس دو درہم یومیہ پر بیعت لی گئی تھی یومیہ جاری کیا گیا تقسیم کرنے کا متولی عبد اللہ بن تکین ہوا جو گنجور کے لڑکے کا ماموں تھا۔ جب یہ خبر موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو پہنچی تو اس نے گنجور کو تہمت لگائی اور اسے مارنے کے بعد قید کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت موسیٰ السن میں تھا۔ جب یہ خبر بابکیاک کو پہنچی جو الحدیثہ میں تھا تو وہ السن گیا اور گنجور کو قید سے نکلوایا۔ لشکر السن میں جمع ہوا۔ پیامبر اُن کے پاس پہنچ گئے خطوط پہنچا دیئے بعض اہل لشکر کو پڑھ کر سنائے ان سے مدد کی بیعت لی۔ ۱۱ رجب پنج شنبہ کو الزفیف کے پل پر اُترے۔ اسی دن المہتدی الحیر کی طرف نکلا۔ لوگوں نے روکا۔ وہ تھوڑا ہی چلا تھا کہ پھر لوٹا اور حکم دیا کہ خیمے اور چھولداریاں اکھاڑ کے الحیر میں لگائی جائیں۔

جمعہ کی صبح ہوئی تو موسیٰ کے لشکر سے تقریباً ایک ہزار آدمی واپس آ گئے۔ جن میں کوتکین و خشنج بھی تھے۔ المہتدی الحیر کی طرف نکلا اس نے اپنا میمنہ بنایا جس پر کوتکین مقرر ہوا۔ میسرہ پر خشنج مقرر ہوا۔ خود قلب میں ٹھہرا۔ پیامبر اس حالت میں واپس آئے کہ دونوں لشکروں کے درمیان آمد و رفت کر رہے تھے۔

ترک سرداروں کی مہتدی کے دربار میں باریابی

موسیٰ بن بغا کو خواہش تھی کہ وہ کسی ایسے علاقے کا والی بنا دیا جائے کہ وہ وہاں واپس چلا جائے قوم کو خواہش تھی کہ موسیٰ مع اپنے غلاموں کے ان کے سامنے آئے کہ ان سے گفتگو کریں۔ اُس دن اُن کے درمیان کوئی بات طے نہ ہوئی۔ جب ہفتے کی رات ہوئی تو شخص موسیٰ کے پاس سے واپس ہونا چاہتا تھا ..... وہ واپس آ گیا موسیٰ و مفلح تقریباً ایک ہزار آدمی کے ساتھ خراسان کے قصد سے واپس ہوئے بابکیاک اور اس کے سرداروں کی ایک جماعت اسی شب عیسیٰ کرخی کے ساتھ روانہ ہوئی۔ اسی کے ہمراہ رات گذاری ہفتے کی صبح ہوئی۔ بابکیاک اور اس کے ساتھی دار الخلافت میں داخل ہوئے تو ان کی تلواریں، بابکیاک اور یارجوخ اور اساتکین اور احمد بن خاقان اور خطار مش وغیرہ کی لے لی گئیں۔ سب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب المہتدی کے پاس پہنچے اور سلام کیا۔

بایکباک کا انجام

سوائے بایکباک کے سب کو واپسی کا حکم دیا گیا۔ المہتدی نے اسے اپنے سامنے ٹھیرانے کا حکم دیا تھا۔ وہ اس کے سامنے اس طرح آیا کہ وہ اُسے اس کے قرضے شمار کرا رہا تھا جو کچھ مسلمانوں کے اور اسلام کے ساتھ کیا تھا۔ سب کا حساب کر رہا تھا۔ موالی اُس پر ٹوٹ پڑے اُسے دارالخلافت کے ایک حجرے میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ پانچ گھنٹے بھی نہ ٹھیرا تھا کہ ہفتہ کو زوال کے وقت قتل کر دیا گیا۔ حالت اپنی اصل پر آ گئی۔ پھر کوئی حرکت نہ ہوئی۔ کسی نے کوئی کلام نہ کیا۔ سوائے چند آدمیوں کے جنھوں نے بایکباک کے معاملے کو برا جانا تھا۔ انھوں نے بھی پوری پوری بے قراری ظاہر نہ کی۔

ترکوں کا دارالخلافہ سے انخلار

جب یک شنبہ ہوا تو ترکوں نے دارالخلافت میں اپنے ساتھ فرغانیوں کی برابری و یکسانی پر ناراضگی ظاہر کی۔ ان کے ذہن میں یہ بات جم گئی کہ یہ تدبیر صرف ان کے رؤسا کے قتل کے لئے جاری ہوئی ہے کہ فرغانیوں اور مغربیوں کو ان پر مقدم کیا جائے وہ سب کے سب دارالخلافت سے نکل گئے جہاں فقط مغربی و فرغانی رہ گئے۔ ترکوں نے کرخ کے علاقے میں جا کر اس کی مذمت کی بایکباک کے ہمراہیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے خود بایکباک کو بھی بلا لیا۔

فرغانیوں کا مہتدی سے اعانت کا وعدہ

مہتدی نے فرغانیوں کی ایک جماعت کو اپنے پاس بلایا ترکوں نے جن امور کو ناگوار سمجھا اس کی انھیں خبر دی کہ اگر تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم ان کے مقابلے پر کھڑے ہو سکو گے تو امیرالمومنین کو تمھاری نزدیکی ناگوار نہیں ہے۔ اور اگر تم لوگ اپنے متعلق اُن سے عاجز رہنے کا گمان کرتے ہو تو محاظہ کے شدت اختیار کرنے سے قبل ہم ان لوگوں کو ان کی خواہش کی طرف چل کر رضامند کر لیں۔ فرغانیوں نے عرض کی کہ ہم ترکوں کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اور ان پر غالب آئیں گے۔ بشرطیکہ ہم میں اور مغربیوں میں اتفاق ہو جائے۔ اُن لوگوں پر اپنے مقدم کئے جانے کی وجہ سے انھوں نے بہت سی اشیاء تیار کیں المہتدی سے ترکوں پر چڑھائی کی خواہش کی وہ ظہر تک اسی طرح رہا۔ بعد ظہر سوار ہوا۔ بہت سے فرغانی سواروں اور بہتیرے مغربی پیادوں کو ساتھ لیا اُن کی طرف روانہ ہو گیا جو کرخ اور قطائع کے درمیان تھے۔ ترک تقریباً دس ہزار تھے اور وہ چھ ہزار۔ ان کے ہمراہ ترک ایک ہزار سے بھی کم تھے جو صالح بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیف کے ساتھی تھے۔ ایک جماعت یارجوخ کے ساتھ تھی۔

مہتدی کی فوج کی شکست وفرار

جب دونوں گروہ مل گئے تو یارجوخ مع اپنے ترکی ساتھیوں کے دوسری طرف مائل ہو گیا۔ صالح بن وصیف کے ساتھی بھاگے اپنے اپنے مکان واپس چلے گئے۔ طاشتمر الدکہ کے پیچھے سے نکلا انھوں نے ایک لشکر پوشیدہ کیا تھا۔ فوج آپس ہی میں ٹکرا گئی۔ دن کے تھوڑے حصے میں جنگ جاری رہی جس میں شمشیر زنی۔ نیزہ بازی اور تیر اندازی ہوتی رہی۔ المہتدی کے ساتھیوں میں بھاگڑ پڑ گئی مگر وہ خود ثابت قدم رہا اور اس طرح مقابلے پر آیا کہ انھیں اپنی طرف بلا رہا تھا اور قتال کر رہا تھا۔ ان کی واپسی سے مایوس ہو گیا تو اس حالت میں واپس چلا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس کے جسم پر زرہ اور ایک قبا تھی جس کا ابرہ سفید حریر کا تھا جس پر بنکیاں تھیں۔ موضع خشبہ بابک تک اس حالت میں پہنچا کہ جہاد کرنے اور اپنی مدد کرنے پر لوگوں کو برانگیختہ کر رہا تھا۔ مگر سوائے ایک آوارہ گرد جماعت کے اور کسی نے اس کی پیروی نہ کی۔ جب وہ لوگ قید خانے کے دروازے پر پہنچے تو اس کے گھوڑے کی لگام انھوں نے پکڑ لی اور اس سے قیدیوں کے رہا کرنے کی درخواست کی۔ وہ تنہا ان کے پاس سے واپس ہوا مگر انھوں نے اسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس نے ان کے رہا کرنے کا حکم دیا۔

لوگ واپس ہو کے قید خانے کے دروازے میں مشغول ہو گئے اور وہ تنہا رہ گیا۔ پھر روانہ ہو کر موضع دارابی صالح بن یزداد پہنچا۔ یہاں احمد بن جمیل تھا۔ گھر میں داخل ہوا۔ دروازے بند کر لیے گئے۔ اپنے کپڑے اور ہتھیار اتارے۔ اور اس کی ران میں نیزے کا ایک زخم تھا۔ ایک کرتہ پاجامہ مانگا۔ جو احمد بن جمیل نے حاضر کیا۔ اپنا خون دھویا۔ پانی پیا اور نماز پڑھی۔

احمد بن المتوکل کی رہائی

ترکوں کی تقریباً تیس آدمیوں کی ایک جماعت یارجوخ کے ساتھ آئی یہاں تک کہ وہ لوگ دارابی صالح پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا اس میں گھس گئے۔ پھر جب اسے ان کی آہٹ ملی تو وہ تلوار لیے ہوئے ایک زینے پر چڑھ گیا۔ وہ جماعت داخل ہوئی تو وہ چھت پر تھا بعض نے اس کے گرفتار کرنے کے لئے چڑھنے کا ارادہ کیا اس نے تلوار چلائی مگر خطا کر گئی وہ آدمی زینے سے گر پڑا۔ انھوں نے اسے تیر مارے ایک تیر اس کے سینے میں لگا اور اسے خفیف سا زخمی کر دیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ موت ہے۔ ناچار خود بخود اپنے کو سپرد کر دیا۔ اتر آیا اور اپنی تلوار پھینک دی انھوں نے اسے پکڑ لیا کسی ایک کے سامنے گھوڑے پر بٹھا کے اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے پر چلے جس راستے سے وہ آیا تھا یہاں تک کہ اسے یارجوخ کے مکان پہنچایا جو القطائع میں تھا۔ محل لوٹ لیا اُس میں کچھ باقی نہ رہا۔ احمد بن المتوکل کو نکالا جو ابن فتیان مشہور تھا اور محل میں قید تھا۔ موسیٰ بن بغا کو لکھا اُس سے واپس آنے کی درخواست کی المہتدی انھیں کے پاس رہا اور انھوں نے اس کے بارے میں کوئی نئی بات نہیں کی۔

المہتدی کی وفات رجب سہ شنبہ ہوا تو انھوں نے القطائع میں احمد بن المتوکل سے بیعت کی اور چہار شنبہ کو اسے محل میں لے گئے۔ ہاشمیوں نے اور خاص نے اس سے بیعت کی۔ انھی دنوں میں انھوں نے المہتدی سے معزولی کی خواہش کی۔ اس نے انکار کیا۔ چہار شنبہ کو وہ مرگیا۔ پنج شنبہ کو اسے ہاشمیوں اور خاصے کی ایک جماعت کے سامنے ظاہر کیا۔ اُس کا چہرہ کھولا اُسے غسل دیا۔ ۸ رجب پنج شنبہ ۲۵۶ھ کو جعفر بن عبدالواحد نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ۲ رجب یوم شنبہ کو موسیٰ بن بغا آیا۔ ۱۲ رجب یوم دوشنبہ کو احمد بن فتیان سوار ہوکر دارالعامہ گیا لوگوں نے عام بیعت کی۔

المہتدی پر عتاب محمد بن عیسیٰ القرشی سے مذکور ہے کہ جب المہتدی اُن کے ہاتھ آگیا تو اُس نے اپنے آپ کو معزول کرنے سے انکار کیا۔ اُن لوگوں نے اُس کے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اُس کی ہتھیلیوں اور تلووں سے جدا کردیں یہاں تک کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں تلوے سوج گئے۔ اُس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا گیا یہاں تک کہ وہ مرگیا۔

ابونصر سے جواب طلبی ابونصر محمد بن بغا کے قتل کے سبب میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ سامرا سے اپنے بھائی موسیٰ کے ارادے سے روانہ ہوا تھا المہتدی نے اپنے بھائی عبداللہ کو مغاربہ و فراغنہ کی ایک جماعت کے ساتھ اُس کی طرف روانہ کیا۔ وہ لوگ اسے الرقیف میں مل گئے۔ اُسے لاکے قید کردیا گیا۔ اُن کی مخالفت سے پہلے سلام کے لئے وہ المہتدی کے پاس آیا۔ پوچھا: اے محمد تیرا بھائی موسیٰ اپنے لشکر اور غلاموں کے ساتھ صرف اس لئے آیا ہے کہ صالح بن وصیف کو قتل کرکے واپس جائے۔

عرض کی: اے امیرالمومنین۔ میں اللہ کے وسیلے سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ موسیٰ تیرا غلام ہے اور تیری فرمانبرداری میں ہے۔ باوجود اس کے ایک دشمن کتے کے مقابلے میں ہے۔

فرمایا: صالح ہمارے لئے اس سے زیادہ مفید تھا اور سیاستِ ملک کے لئے بھی اس سے اچھا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ علوی تورے کی جانب پلٹ آیا۔

عرض کی: اے امیر المومنین۔ وہ کیا کرے؟ اس نے تو اُسے بھگا دیا۔ اُس کے ساتھیوں کو قتل کیا اور اُسے بالکل بھگا کر چھوڑا۔ موسیٰ واپس ہوا تو علوی لوٹ آیا۔ ہمیشہ اسی کا یہی کام ہے۔ یا اللہ کیا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ تو اُسے رے میں ہمیشہ کے لئے ٹھیرنے کا حکم دے۔

فرمایا: یہ تذکرہ رہنے دے۔ تیرے بھائی نے دولت سمیٹنے اور مال جمع کرنے سے زیادہ کچھ نہ کیا۔

ناخوشی نے یہاں تک کہلا دیا کہ جب سے تو والی ہوا اس وقت سے حساب کیا جائے۔ جو کچھ اُس اور اُس کے اہل بیت کو پہنچا واپس لیا جائے۔ اور جو جو تجھے اور تیرے بھائیوں کو پہنچا وہ بھی واپس لیا جائے۔

ابو نصر کا خاتمہ حسب الحکم وہ گرفتار کر لیا گیا۔ مارا گیا۔ اور اُس کا اور ابن ثوابتہ کا گھر لوٹ لیا گیا۔ الحسن بن مخلد اور ابن ثوابتہ اور سلیمان بن وہب القطان کاتب مفلح گفتنی قرار پائے۔ یہ لوگ بھاگ گئے۔ ان کے مکانات لوٹ لئے گئے۔

مہتدی کی سرداروں سے اعانت طلبی مہتدی نے فرغانیوں، اشروسنیوں، طبرستانیوں، دیلمیوں، افشینیوں کو، بقیہ ترکان کرخ کو اور وصیف کے بیٹے کو طلب فرمایا موسیٰ اور مفلح کے مقابلے میں مدد چاہی۔ اُن کے درمیان میں فساد برپا کرا دیا انھوں نے مال لے لئے اور غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیں گے۔ اگر تم لوگ میری مدد کرو گے تو میں جو کچھ تمھارا رہ گیا ہے سب تم کو دوں گا اور تمھاری تنخواہیں بڑھا دوں گا۔

موسیٰ و مفلح کی گرفتاری کا حکم سب نے سر تسلیم خم کیا۔ موسیٰ اور اُس کے ساتھیوں کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ محل کو اختیار کر لیا۔ از سر نو بیعت کی۔ اُس نے شکر اور ستو کا حکم دیا جو ان کے لئے خریدا گیا۔ ہر شخص کو دو درہم یومیہ کے حساب سے جاری کئے۔ بعض بعض دن گوشت روٹی بھی ملی۔ سالار لشکر احمد بن وصیف اور عبداللہ بن بغا الشرابی بنے۔ ان کے ساتھ بنی ہاشم بھی متوجہ ہوئے۔ بنو ہاشم کے ساتھ وہ بھی سوار ہو کر بازاروں میں گھومتے پھرتے اور لوگوں سے مدد مانگنے لگا کہ یہ فاسق لوگ خلفاء کو قتل کرتے ہیں۔ موالی پر حملہ کرتے ہیں غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرا لیا ہے۔ لہٰذا امیر المومنین کی اعانت کرو اور اس کی مدد کرو صالح بن علی بن یعقوب بن المنصور اور اس کے سوا دوسرے بنی ہاشم سے گفتگو کی بایکباک کو خط لکھا جس میں اُسے یہ حکم تھا کہ پورے لشکر کو صالح بن علی کے ماتحت کر دے۔ وہی پورے لشکر کا امیر ہے بایکباک کو موسیٰ و مفلح کے گرفتار کرنے کا حکم تھا۔

ابو نصر اور بایکباک کی تدفین جب المہتدی پاک ہو گیا تو انھوں نے ابو نصر کو تلاش کیا۔ گمان تھا کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہے۔ انھیں ایک مقام بتایا گیا جو کھودا گیا تو ابو نصر کو وہاں ذبح پایا۔ پھر وہ اپنے اعزہ میں لایا گیا یا لکیک کی لاش بھی لاکر دفن کی گئی۔ ترکوں نے محمد بن بغا (ابو نصر) کی قبر پر ایک ہزار تلواریں توڑیں۔ اپنے سردار کے مرنے پر ایسا ہی کرتے تھے۔

مہتدی کی ہلاکت کی دوسری روایت کہا گیا ہے کہ مہتدی نے جب خلافت چھوڑنے سے انکار کیا تو اُن لوگوں نے کسی کو اس کے خصیے ملنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

کہا گیا ہے کہ مہتدی جب قریب مرگ ہوا تو کہا۔

اَھُمُّ بِاَمْرِ الْحَزْمِ لَوْ اَسْتَطِیْعُہٗ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الْعَیْرِ وَالنُّزَوَانِ

(حزم و احتیاط سے کام لینا چاہتا ہوں۔ کاش ایسا کر سکتا۔ افسوس کہ مقصد اور کوشش کے درمیان مادہ حائل ہو گیا)

مہتدی کی تدفین کہا گیا ہے کہ محمد بن بغا کے معاملے میں جس دن وہ قید کیا گیا ان لوگوں نے کوئی نئی بات نہیں کی اُس سے مال کا مطالبہ کیا اُس نے کچھ اوپر بیس ہزار دینار دیئے۔ انھوں نے اُس کے پیٹ میں تلوار بھونک دی۔ گلا گھونٹ کے قتل کر دیا۔ لاش کسی کنوئیں میں ڈال دی۔ موالی نے مہتدی کو قید کرنے کے ایک دن بعد اُسے نکالا۔ پھر دفن کر دیا گیا۔

مہتدی کی مدتِ حکومت مہتدی کی خلافت ختم حکومت تک گیارہ مہینے اور پندرہ دن رہی۔ عمر اڑتیس سال روشن چہرہ۔ کشادہ پیشانی ترش رو نیلگوں آنکھ بڑا شکم چوڑے کندھے داڑھی دراز مگر چھوٹی تھی۔ قاطول میں پیدا ہوا تھا۔

اسی سال حجلان صاحب الزنج سے جنگ کرنے کے لیے بصرہ پہنچا۔

حجلان کی بصرہ میں آمد بیان کیا گیا ہے کہ حجلان جب بصرہ پہنچا تو آہستہ آہستہ اپنے لشکر کو لے چلا یہاں تک کہ اس کے اور صاحب الزنج کے لشکر کے درمیان ایک فرسخ (تین میل) کا فاصلہ رہ گیا۔ اس نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے خندق کھودی جس میں چھ ماہ تک مقیم رہا۔ الزنجی اور بربریہ اور بنو ہاشم اور اہل بصرہ میں سے جس نے جنگ خبیث کو بلا بھیجا اُس دن روداد ہے جس دن حجلان نے اس کے مقابلے کا ان سے وعدہ کیا تھا جب وہ مقابلے پر آگئے تو ان میں سوائے سنگ باری و تیر اندازی کے کچھ نہ ہوا۔ حجلان کو اُس کے مقابلے کا موقع نہ ملا کیونکہ اُس مقام پر کھجور کے درختوں اور دوسرے درختوں کی کثرت کی وجہ سے گھوڑوں کے گذرنے میں تنگی تھی اور اس کے اکثر ساتھی سوار تھے۔

صاحب الزنج کا حجلان پر اچانک حملہ محمد بن الحسن سے مذکور ہے کہ جب حجلان کا قیام اپنی خندق میں طویل ہو گیا تو صاحب الزنج نے کہا کہ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے ساتھیوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت کو اس کے لئے چھاپوں جو اس پر حملہ کرے کہ خندق کے راستے اختیار کریں اور اس میں رات کے وقت اس پر حملہ کریں اس نے ایسا ہی کیا اور رات کے وقت خندق میں اس پر حملہ کر دیا اس کے آدمیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ بقیہ کو سخت خوف لاحق ہوا۔ مجلان نے اپنے لشکر کو چھوڑ دیا اور بصرہ واپس آ گیا۔ زنجی نے اس خبیث کے مجلان پر شب خون مارنے سے پہلے بلالیہ اور سعدیہ کے مجاہدین کو جمع کیا تھا۔ ان کے لئے گذرنے والی نہر اور نہر ہزار درد کی سمت مقرر کر دی انھوں نے دونوں جانبوں سے جنگ کی۔ زنجیوں نے مقابلہ کیا تو مقابلے میں نہیں ٹھیرے زنجی ان پر غالب آ گئے۔ ان لوگوں نے قتل عظیم برپا کیا۔ ہزیمت و شکست اٹھا کر سب بھاگے۔ مجلان بصرہ پلٹ گیا تو وہیں مقیم ہو گیا۔ سلطنت سے اپنی عاجزی ظاہر کر دی۔ اسی سال مجلان کو خبیث کی جنگ سے واپس کیا گیا اور سعید حاجب کو اس کی جنگ کے لئے وہاں جانے کا حکم دیا گیا۔ اسی سال صاحب الزنج اس شور زمین سے جہاں وہ ٹھیرا ہوا تھا نہر ابی خصیب کی غربی جانب منتقل ہو گیا۔

صاحب الزنج کا بحری کشتیوں پر قبضہ

اسی سال جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صاحب الزنج نے چوبیس بحری کشتیاں گرفتار کر لیں جو بصرے کے ارادے سے جمع ہوئی تھیں۔ جب ان کے مالکوں کو اس کی اور اس کے ساتھ والوں کی رہزنی کی خبر پہنچی تو سب کی رائیں اس امر پر متفق ہو گئیں کہ اپنی کشتیوں کو ایک کو دوسری سے باندھ دیں تاکہ اس طرح مثل جزیرے کے ہو جائیں کہ ان کی پہلی کشتی آخری کشتی سے متصل ہو جائے اس کے بعد دجلہ میں چلیں۔ ان کشتیوں کی خبر اسے بھی پہنچی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا۔ انھیں بشارت دی کہ یہ غنیمت بارور ہے۔

مال غنیمت

ابوالحسن نے کہا کہ میں نے صاحب الزنج کو یہ کہتے سنا کہ جب مجھ کو کشتیوں کی اپنے سے نزدیکی کی خبر ملی تو میں نماز کے لئے اٹھا اور دعا و زاری و عاجزی میں مشغول ہو گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ فتح عظیم تیرے نزدیک ہو گئی ہے۔ میں متوجہ ہوا تو کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ کشتیاں نظر آئیں میرے ساتھی چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں ان کی جانب کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ان پر غالب آ گئے۔ لڑنے والوں کو قتل کر دیا جو غلام تھے انھیں قید کر لیا۔ اس قدر کثیر مال غنیمت ملا کہ اس کا شمار نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی مقدار معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ سب اس کے ساتھیوں نے تین دن تک لوٹا اس کے بعد اس نے بقیہ کے لئے حکم دیا تو وہ بھی اس کے لئے جمع کر لیا گیا۔

اسی سال ۲۵ رجب کو زنجی ابلہ میں داخل ہوئے۔ وہاں انھوں نے خلق کثیر کو قتل کیا اور شہر کو جلا ڈالا۔

اہل الابلہ پر صاحب الزنج کے حملے

بیان کیا گیا ہے کہ جب مجلان اپنی اس خندق سے جو شاطی عثمان میں تھی ہٹ کر بصرہ چلا گیا تو صاحب الزنج نے اہل الابلہ پر پے در پے چھاپے مارنا شروع کیے چنانچہ وہ ان لوگوں سے بذریعہ پیادہ شاطی عثمان کی جانب سے اور جو چند کشتیاں اس کو ملی تھیں ان کے ذریعے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دجلے کی جانب سے جنگ کرنے گیا۔ فوجی دستے نہر معقل کے علاقے تک جانے لگے۔

اُبلہ میں آتش زنی

صاحب الزنج سے مذکور ہے کہ اُس نے کہا کہ عبادان اور الابلہ کے درمیان متردد تھا پھر میں نے اپنی توجہ عبادان کی طرف مائل کی آدمیوں کو اسی کے لئے پکارا تو مجھ سے کہا گیا کہ مکان کے اعتبار سے قریب تر اور دلی تر دشمن جسے چھوڑ کے تجھے دوسری طرف مشغول نہ ہونا چاہئے اہل الابلہ ہیں۔ میں نے اپنے اُس لشکر کو جسے عبادان کی جانب روانہ کر دیا تھا الابلہ کی طرف پھیر دیا۔ وہ لوگ اہل الابلہ سے شب چارشنبہ ۲۵ رجب ۲۵۶ھ تک برابر جنگ کرتے رہے۔ جب یہ رات ہوئی تو اسی شب کو زنجی دجلہ و نہر الابلہ کے متصل جگہ کے قریب ہو گئے وہاں ابو الاحوص اور اس کا بیٹا قتل کیا گیا اور آگ لگائی گئی۔ شہر لکڑی سے بنا تھا جس کی عمارتیں ملی ہوئی تھیں اس لئے نہایت تیزی سے آگ لگ گئی اور سخت ہوا چلنے لگی جس نے اس جلتے ہوئے مقام کے شعلوں کو بھڑکایا یہاں تک کہ وہ شاطی عثمان تک پہنچ گئی جس سے وہ بھی جل گیا۔ الابلہ میں مخلوق کثیر قتل ہوئی اور مخلوق کثیر غرق ہوئی۔ چھپنے ہوئے مال جمع کئے گئے۔ جو اسباب جل گیا تھا وہ لوٹے ہوئے اسباب سے زیادہ تھا۔

اسی شب کو عبداللہ بن حمید الطوسی اور اُس کا بیٹا قتل کیا گیا اور وہ دونوں نصیر عرف ابو حمزہ کے ہمراہ نہر معقل میں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار تھے۔

اسی سال اہل عبادان نے صاحب الزنج سے صلح چاہی اپنا قلعہ اُس کے سپرد کر دیا۔

صاحب الزنج کا عبادان پر قبضہ

بیان کیا گیا ہے کہ جب اُس خبیث کے ساتھیوں نے اہل الابلہ کے ساتھ جو کیا وہ کیا تو اہل عبادان کے قلوب کمزور ہو گئے اپنی اور اپنی عورتوں اور بچوں کی جانوں کا خوف ہوا۔ وہ قلعہ اپنے ہاتھوں سے دے دیا اور اپنا شہر اس کے سپرد کر دیا۔ زنجی اس میں داخل ہوئے جو غلام تھے انھیں لے لیا۔ جو ہتھیار ملے۔ وہ سب اس کے پاس لے گئے جو اس نے انھیں کو تقسیم کر دیئے۔ اسی سال اُس کے ساتھی اہواز میں داخل ہوئے اور انھوں نے ابراہیم بن المدبر کو قید کر لیا۔

جبیٰ میں قتل و غارت

خبیث کے ساتھی جب اہل الابلہ پر مصیبت نازل کر کے وہاں جو کرنا تھا کر چکے اور اہل عبادان اُس سے صلح طلب کر چکے تو اُس نے اُن کے غلاموں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھیوں کے ماتحت کر دیا۔ وہ ہتھیار جو اس نے وہاں سے لئے تھے اُن میں تقسیم کر دیئے تو اُسے الاہواز کا لالچ پیدا ہوا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جبیٰ کی جانب قیام کرنے کا حکم دیا مگر وہاں کے باشندے بھی ان کے مقابلے میں نہ ٹھہرے اور بھاگ گئے۔ زنجی وہاں داخل ہوئے۔ قتل کیا جلایا۔ لوٹا اور اُس کے آس پاس کو ویران کر دیا۔

صاحب الزنج کا الاہواز پر قبضہ

یہاں تک کہ الاہواز پہنچے۔ وہاں اُس زمانے میں سعید بن یکسین والی تھا اور اُسی کے سپرد وہاں کی جنگ تھی۔ ابراہیم بن محمد بن المدبر کے سپرد خراج و جاگیر تھی۔ وہ لوگ بھی ان سے بھاگے اور بہت میں سے ایک نے بھی اُن سے قتال نہ کیا۔ سعید بن یکسین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہمراہی لشکر کے ہٹ گیا ما ابراہیم بن المدبر مع اپنے غلاموں اور خادموں کے ثابت قدم رہا۔ وہ لوگ اس شہر میں داخل ہوئے۔ اُسے گھیر لیا۔ ابراہیم بن محمد کے چہرے پر مار مار کے قید کر لیا۔ تمام مال واسباب و غلام جن کا وہ مالک تھا۔ سب پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ یوم دوشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۲۵۶ھ کو ہوا۔

اہل بصرہ میں خوف وہراس

پہلے اُبلہ کا حادثہ پیش آیا۔ پھر سقوط اہواز سے سابقہ پڑا۔ یہ پے در پے حوادث دیکھ دیکھ کے اہل بصرہ سخت مرعوب ہو گئے بہت سے باشندے وہاں سے منتقل ہو کے مختلف شہروں میں متفرق ہو گئے۔ بکثرت خوفناک خبریں پھیلنے لگیں۔

ابن لبطام کی ناکام مہم

اسی سال ذی الحجہ میں صاحب الزنج نے شاہین بن لبطام کی جانب ایک لشکر روانہ کیا سپہ سالار لشکر یحییٰ بن محمد البحرانی تھا۔ مگر یحییٰ کو شاہین سے جو کچھ امید تھی اُس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو خائب و خاسر لوٹ آیا۔

اسی سال رجب میں سلطنت کی جانب سے صاحب الزنج سے جنگ کے لئے سعید حاجب بصرہ پہنچا۔

موسیٰ بن بغا اور مسادر کی جنگ

اسی سال موسیٰ بن بغا کے ان ساتھیوں کے درمیان جو اُس کے ساتھ محمد بن الواثق کے مخالف ہو کر الجبل کے علاقے میں روانہ ہو گئے تھے۔ اور مسادر بن عبدالحمید الشاری کے درمیان خانقین کے علاقہ میں جنگ ہوئی۔ مسادر بڑی جماعت کے ساتھ تھا۔ اور موسیٰ اور اس کے ساتھی دو سو کی تعداد میں تھے۔ مگر ان لوگوں نے مسادر کو شکست دی اور اس کے ساتھیوں کی بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔

---

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
01388
نمبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ نہم



خلافتِ بغداد کا دورِ انحطاط

تصنیف :- ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ترجمہ :- علامہ عبداللہ العمادی

نفیس اکیڈمی۔ کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ